ترا از اقبال تاج تارک با

م تو چون نفس عیسوی مبارک باد

جلوۂ داغ

نمبر ۱

"خطابات شاہی"

فاضل مصنف یہ سرخی قائم فرماکر تحریر کرتے ہین۔

"آپکی شہرت اور ناموری کچھ حیدرآباد کے آنے ہی پر منحصر نہین تھی بلکہ آپ نے ابتدا ہی سے وہ خداداد ناموری پالی تھی جس سے سارے خدائی واقف ہو آپکے اول کی ایسی معجز بیانی سے ملک کو خطاب دینے پر آمادہ کر لیا تھا۔ اور جسکی بنیاد شاہجہان آباد کے دربار شاہی مین پڑی تھی۔ یعنی وہین سے پہلے پہل آپکو (خانی) کا موزون خطاب خلعت کے ساتھ عطا ہوا۔"

اس بیان سے مصنف کی یہ غرض ہی کہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ کے مراحم خسروانہ اور ریاست حیدرآباد کی قدردانی کوئی چیز نہین۔ مرزا صاحب کو دکن کی قدر افزائی سے کوئی ناموری حاصل نہین ہوئی اس کتاب مین بیجا احسان فراموشی کا الزام لائق مصنف نے مرزا صاحب پر لگایا ہے نہایت تعجب ہی کہ مرزا صاحب نے اسکے چھپنے کے واقعات ملاحظہ فرمانے کے بعد مصنف کو کیون تنبیہ نہین کی۔ اس سے یہی مطلب نکلتا ہی کہ مرزا صاحب بجا ... اور حضور فیض گنجور کے قدر دانی کی کچھ ہستی ... سمجھتے ... ہندوستان جانتا ہی کہ رامپور مین مرزا صاحب کو اصطبل کی داروغگی اور کچھ روپیہ تنخواہ کے سوا کوئی عزت اور ناموری حاصل نہین ہوئی۔ یہ اونکی خوش قسمتی تھی کہ قدر رنگراپی کا انتقال ہوگیا اور حضور نظام کو ایک صاحب کمال اور شیر فن سخن کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور ارباب دکن کی عنایتین اور مہربانیان مرزا صاحب کے کام آئین۔ جو کچھ شہرت اور ناموری اسوقت مرزا صاحب کو حاصل ہی وہ صرف شاہ دکن کے الطاف خسروانہ کا سبب ہی۔

یہ اور بات ہی کہ مرزا صاحب رامپور حیدرآباد والون کے احسانات کو بھول جائین۔ اور سمجھنے لگین کہ مجھے جو کچھ ناموری حاصل ہو وہ دہلی کے پایۂ تخت سے۔ کون باور کریگا۔ کہ ایک گیارہ برس کا لڑکا۔ دہلی کی سلطنت سے خطاب و خلعت حاصل کرے۔ اور اوسکا اوستاد چالیس برس کے بعد بادجود بادشاہ کی اوستادی کے خطاب پا سکے ممکن تھا۔ کہ مرزا صاحب شوکت محل صاحبہ کے ساتھ شباب کے عالم مین قلعہ معلی مین داخل ہوتے اور درحقیقت وہ کچھ فکر سخن بھی کرتے ہوتے و لیکن بعد سلطنت اونکو کوئی خطاب دلوا دیتی مگر ایسی کم عمری کے زمانے مین خطاب اور خلعت کا ملنا بغیر کسی تاریخی ثبوت کے الف لیلہ کے عجیب و غریب چراغ سے کچھ کم نہین ہے۔ بہت بڑا ثبوت ہمارے دعویٰ کا یہ ہی کہ نواب مصطفےٰ خان صاحب شیفتہ مرحوم اور اونکے سوا کسی تذکرہ نویس نے مرزا صاحب کے حالات مین اس قصہ کا ذکر نہین کیا اگر اونکو کوئی خطاب ملتا تو مولوی محمد حسین آزاد اپنے تذکرہ آبحیات مین خاقانی ہند حضرت ذوق مرحوم کے علاوہ مرتبت کیواسطے ضرور ذکر فرماتے۔

ایک اور ثبوت بھی یہ ہی کہ مرزا صاحب کا سلسلہ جس خاندان سے ہی وہ سب (خان) ہی لکھے جایا کرتے تھے۔ مثلاً آغا الٰہی بخش خان) (نبی بخش خان) (شمس الدین خان) وغیرہ چونکہ نواب مرزا خان اپنے آبائی سلسلہ کیوجہ سے (خان) کا موزون لقب رکھتے تھے پھر اونکو (خانی) کا خطاب دیا جانا عبث تھا۔

"ریاست حیدرآباد دکن مین خطاب پانے والونکے لیے یہ قاعدہ مقرر ہی کہ خود خطاب پانیوالا اپنے لیے خطابی الفاظ تجویز کرکے پیشگاہ سلطانی مین اپنی درخواست کے ساتھ پیش کرتا ہی اور اوسی کے تجویزہ خطاب کی منظوری عطا ہوتی ہی۔ مرزا صاحب نے اپنے واسطے کوئی خطاب خود تجویز نہین کیا۔ بلکہ آپ کی معمولی درخواست پر اعلیٰحضرت نے پیشگاہ سلطانی سے حسب ذیل خطابات تجویز فرماکر عطا فرمائے۔"

ممکن ہی کہ مرزا صاحب نے اپنے واسطے کوئی خطاب نہ تجویز کیا ہو۔ مگر معمولی درخواست مین معلوم نہین کیا استدعا کی گئی تھی۔ اس سے کہ جب ایک سلطنت کا اصول یہ قرار دیا گیا ہی کہ خطاب پانے والے اپنی حیثیت کے لائق خود ہی خطاب تجویز کر لیا کرین تو مرزا صاحب کو گریز اور احتراز کی کوئی وجہ نہ تھی۔

خطابات کا جوڑ بند اور موزونیت صاف صاف بتا رہی ہی کہ مرزا صاحب نے معمولی درخواست مین معمولی الفاظ کے ساتھ یہ موزون خطاب اپنے واسطے پسند کیا۔

"بلبل ہندوستان جہان اوستاد ناظم یار جنگ دبیر الدولہ فصیح الملک تھا۔"

بلبل ہندوستان۔ بلبل شیراز کا جواب تو ہو نہین سکتا ہی سوا اسکے کہ بلبل ہند لکھنوی کا خطاب مرزا صاحب نے چھین لیا اور اسی وجہ سے عطائی خطاب کے وقت بلبل ہند لکھنوی نے اودھ پنچ مین بہت کچھ غل غپاڑہ مچایا تھا۔ مگر سخن سنج بلبل ہند اور بلبل ہندوستان کی مناسبت کو سمجھ گئے تھے۔

جہان اوستاد۔ یہ ترکیب نرالی ہے۔

ناظم یار جنگ۔ خدا جانے کیا معنے دیتا ہی۔

دبیر الدولہ فصیح الملک۔ واقعی ایک اچھے شاعر کیواسطے نہایت موزون خطاب ہی مگر افسوس ہی کہ وہ شاعر جو فصاحت اور بلاغت مین فرق بھی نہ جانتا ہو اور علم معانی اور بیان سے واقف نہو اوسکے واسطے یہ خطاب کیونکر موزون ہو سکتا ہی۔ مرزا صاحب اپنے نام کی جگہ پر فصیح الملک داغ دہلوی تحریر فرمایا کرتے ہین اس سے اونکی دماغی قوتون کا اندازہ ہو سکتا ہی۔ افسوس ہی۔ ؎

ہر کہ نداند و بداند کہ بداند
در جہل مرکب ابدالدہر بماند

جو اہل کمال خطاب پاتے ہین وہ خود اپنے دستخطون مین کوئی امتیازی فرق قائم نہین کرتے ملک خود ہی اونکو فخر عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہی۔

لکھنؤ اور حیدرآباد کے خطابات پر زیادہ ناز کرنا مناسب نہین۔ ان سرکارون سے ہمیشہ ایسے ایسے لوگون نے خطاب پائے ہین جو کسی طرح مستحق اون خطابون کے نہین تھے۔

انصاف شرط ہی جس شاعر کو چار سطرین نثر مین لکھنا دشوار ہو اور جسکی انشاپردازی کا ایک ورق بھی ملک نے نہ دیکھا ہو اور جو سوا چند شعر کی غزل کہہ لینے کے اصناف سخن پر قدرت نہ رکھتا ہو اور ہمیشہ دہلی کے محاورات اور زبان کو بگاڑنے مین کوشش کرتا ہو کیا وہ دبیر الدولہ فصیح الملک کے معزز خطاب کا مستحق سمجھا جائیگا۔ چونکہ ابتدائی زمانہ تھا حضور نظام عالیمقام کو یہ باتین معلوم نہ تھین اس لیے کہ لاعلمی کے عالم مین یہ خطاب مرزا صاحب کو دیدیا گیا۔ مگر اب جو کچھ اونکو علم ہی اوسکی بنا پر کہہ سکتے ہین کہ ہمیشہ حضور نظام کا سلام بھی نہین ہوتا۔

"انکسار"

ہر کا اہل کمال کی یہ شناخت کی گئی ہی کہ زمانہ کی سچی قدر دانیون سے خواہ وہ کیسے ہی معزز اور ناموری ہو جائین مگر وہ اپنے آپکو معمولی شخص ہی سمجھتے ہین اور واقعی جو لوگ متکبرانہ حالت رکھتے ہین وہ ہرگز صاحب کمال نہین ہو سکتے۔

یہ ایک عجیب و غریب اصول ہی کہ جو شخص خودداری کرے اور اپنے کو بیچے دیدے ... وہ صاحب کمال نہین ہو سکتا۔ علی حزین۔ میر تقی میر۔ خواجہ آتش۔ حضرت غالب وغیرہ جو کسی کو خیال مین نہین لاتے تھے اور ہمیشہ اپنے کمال پر ناز کرتے تھے۔ واقعی وہ لوگ بقول مصنف کے اہل کمال نہین تھے۔ انکے مقابلہ پر نواب مرزا خانصاحب داغ جنکی انکسار کی داستان چار سطرون مین مصنف نے بیان کی ہے بہت بڑے اہل کمال ہین۔

بقول مصنف کے آج تک یہ بھی نہین معلوم ہے کہ دنیا مین لوگ مجکو بھی جانتے ہین۔ نہایت درجہ یہ اخلاقی جرم ہی کہ مصنف نے سوانح عمری کے اصول کے خلاف یہ کتاب لکھی جسمین سچے واقعات لکھنے کا بہت کم التزام کیا گیا۔ بہت سے شعر مرزا صاحب کے ایسے ہم بتا سکتے ہین جنسے اپنے مرتبے کی شناس اپنا کامل ہونا اونسے سوا کسی کو نہ سمجھنا ثابت

اگر کروپ کا تقدم بالحفظ منظور ہو تو وقت پر علاج شروع کرو۔ آواز کا بڑھ جانا مقدمہ ہی پھر ایک خاص ... کی ... بستی ... یہی ... علامت مرض ... زمانہ ... اگر حیض ... کی کھانسی کی دوا کافی مقدار سے دیجائے تو کروپ کیجانب رجحان فوراً دفع ہوجاتا بلکہ اگر ایسی کھانسی شدید بھی لگی ہو تو روک دیگی اس دوا کے دینے پر کوئی نقصان نہین ہر کوئی مضر چیز شامل نہین۔ ہمیشہ مفید ہوتی اور فوری فائدہ کرتی ہی۔ سب دوافروش بیچتے ہین۔

کالیستہ اللغات

باب الرای

روغنی - آنکہ چیزہا آرد و غیرہ کہ بہندی جلیبی گویند مانی سنگھ گوید ؎

آرد خراب ہست بہ بقال زجبر کن
وز روغنی بہ بیزکہ فربہ جسد شود

روغنی - کسیکہ روغن فروشد بہندی تیلی گویند در گلستان آمدہ ؎

ایلیے کور روز روشن شمع کافوری نہد
وقت شب اے روغنی روغن نباشد در چراغ

ریزۂ آب یا آب ریزہ - پارچۂ منقش کہ بہندی چھینٹ گویند فرخ آبادی گوید ؎

ریزۂ آب کجا چادر کشمیر کجا

روستہ - آنکہ کہ صدا از آلات موبکار برند بہندی نورہ گویند چندن لعل گوید ؎

سوئی جیسے چبھیت ہو ویسی ہی موچھین چبھت ہنگی
گا دو روشنہ انہیں یہی کہہ کہہ لڑت ہینگی

باب زای

زن پہلوان - ثمریست ہندی کہ درختش مثل خرما باشد بہندی تاریل گویند و این لفظ مرکب است از ناریل چہ بہندی زن را گویند و یل بمعنی پہلوان - کھجوری مل گوید ؎

ثمرہائے دیگر نہادم بسر
زن پہلوان را گرفتم ببر

زنگلہ مور کسے راکہ موی پیچدار باشد بہندی گھونگروالے بال گویند فرس کا فرستانی گوید ؎

ہشیار بخودی تو گرا ے دل نادان
تا کرد گرفتار ترا زنگلہ موئے

زمین رفتار - بمعنی جنبش زمین کہ از تبدیل کردن شاخ گاو ثری واقع شود - بہندی بھونچال گویند بدانکہ کرۂ زمین بر یک شاخ ثری گاو نہادہ اند چون یک شاخ گاو از بار زمین بدرد آید بشاخ دیگر مید ارد گوبردہن گوید ؎

عروس من چہ سبک رفت چون زمین رفتار

باب السین

سنگ شاشہ - درختے است کہ در ایام باران مانند گلاہ و چتر از زمین بر می آید گویند کہ از شاشیدن سگ می روید بہندی ککرمتا گویند بٹھو گوید ؎

سنگ شاشہ جوش بر آمدہ گرد مزار من
صد با تپیدہ بر قدم شاحیانہ ہا

سر سوگند - دانہ ایست خرد کہ روغن ازان بر آرند بہندی سرسون گویند و فارسیان این دانہ را سرشف نام نہادہ اند چیر انکہ اہل فارس لفظ شف را بمعنی سون بہ دلیل آوردہ اند حالانکہ سون بمعنی قسم و سوگند مشہور عام است مثلاً خدا کی سون رسول سون کعبہ شریف سون انکھین سون دیدن سون بچا میان سون کنجد سنگھ گوید ؎

ہمہ خشکی یبوست دور گردد
از سر سوگند مالش کن بدن را

سمند دوانی - با ہم بشرط اسپ دوانیدن بہندی گھڑ دوڑ گویند کمیت سنگھ گوید ؎

مرے اولیل سے بازی وہ خاک جیتین گے
کرین سمند دوانی علم قسم وہ آج

ستیزہ - رشتہ کہ در ان مروارید کشیدہ باشد بہندی لڑی گویند جواہر لال گوید ؎

ہمسر رشتہ ام بالاے سقف
ستیزہ گوہر بگردن شکست

ستردنی - تقریبے است نزد اہل ہنود کہ موے سر و غیرہ می تراشند بہندی مونڈن گویند بل بہدر گوید ؎

تقریب ستردنی سے فارغ ہوتے
تب چین سے ہم گھر مین لیٹ کر سوتے

باب الشین

شتر بریدہ - گیاہیست خاروار کہ اشتر از ان برغبت میخورد ولیکن از ان ارش گرفتہ میشود بہندی اونٹ کٹارہ گویند - ببیر گوید ؎

کنج بادیہ آن اشتر غریب اے وائے
شتر بریدہ بخورد و نشست صم بکم

این شعر بجواب شعر سعدی شیرازی گفتہ است کہ در گلستان است ؎

زبان بریدہ بکنجے نشست صم بکم

شکست افتادن - از ہر چہار طرف بر چیزے فراہم آمدن چنانکہ درین زمانہ سلاطین یورپ بر مملکت چین فراہم شدہ بودند بہندی لوٹ پڑنا گویند نازبورنگ گوید ؎

فرانس و جرمن و انگریز و روس و امریکہ
بچین رفتہ بہر یک ازان شکست افتاد

شانزدہ آرایش و دوازدہ لگا ابر - عبارت از کمال آرایش زنان کہ بہندی سولہ سنگار بارہ ابرن گویند -

شیخ پارچہ - عبارت از درختے کہ در راہ لبعض جا می باشد و مسافران بران لتہ ہا می اندازند بہندی جتھڑ بابیر گویند - پیوندی لعل گوید ؎

زخار وحشت جیب و آستین دامن شکستہ شد
چو شیخ پارچہ صد لتہ ہا بر تن ہمی دارم

تنگانی - بکسر اول کسیکہ جامہ ہا را قطع کند و بدوزد بہندی درزی گویند - اوستاد گوید ؎

چاک دلہا آنچنان کردہ رفو
آن صنم کز وے تنگانی شرم خورد

باب الصاد

صدا افتادن - درشتی و گرفتگی در آواز پیدا شدن بہندی آواز پڑجانا گویند بکو اسی لعل متخلص بخوش گوید ؎

چنان نالیدہ ام در رنج بھوجی
صدایم در گلو افتادہ واقعہ

صدیق - بکسر اول و تشدید دال چیزیکہ در ان سیم و زر وا شال آن گداختہ ریزند بہندی سانچہ گویند کالبد سنگھ گوید ؎

پے سکہ از ریز را چرخ دادہ
بہ صدیق انداز کلدار گردد

باب الطای

طایر وطنی - کسیکہ وطن گذاشتہ بشہر دیگر رفتہ باشد بہندی پردیسی گویند غریب داس گوید ؎

قبلہ گاہی در سفر شد مادرم بیتاب شد
گفت واپس کن خدایا طایر وطنی من

طفلکہ و طفلکی - بمعنی لونڈا لونڈی بالک رام گوید ؎

از نقد و سیم کاکی من حبۂ نداشت
یک طفلکہ گذاشت و یک طفلکی گذاشت

طویل الازدیاد - شخصے یا چیزیکہ طول او از حد تجاوز کند بہندی لمبوترا گویند بیر اسنگھ ؎

بچشم گوہر صادق درازی کے روا باشد
طویل الازدیاد اور اگر گوئی بجا باشد

باب العین مع الغین

عین بستہ - قسمے از لہو طفلان کہ چشم یک طفل بند کردہ ہمہ بہ بیب می زنند و می پرسند کدام زدہ ست بہندی آنکھ مچولا گویند بلبلی سنگھ گوید ؎

چہ شد کہ لہو دگر را نمے پسند کنی
ز عین بستہ محبا کمال ناشادم

عمر گانی - شیا میکہ در ولادت بہ زنچگان دہند بہندی اچھوانی گویند حریرہ سنگھ گوید ؎

جیمبرلین کی کھانسی کی دوائی

کھانسی کی ہوا زدگی کروپ سوکھے کی کھانسی

سندین نہایت تعریف آئی ہین جنمین کھانسیون سے شفا ہو جانے کے حالات درج ہین اور جس سے بڑھنے والی کھانسی معدوم ہو گئی

کو بھی دبا سکتی ہو - صحت یقینی اور عاجل ہوتی ہے - ہر جگہ بکتی ہے

کاگی من عمدگانی ساخت
یا برائے تجنیس سانی ساخت

مین ایکھ ۔ کسیکہ وقت دیدن مردمک چشم او در گوشہ چشم و سپیدی ظاہر شود یک را دو بیند ہندی بھینگا دیگرا گویند شاعرے متوطن در بہنگا چہ خوش گفتہ ؎

دو چند ان لطف بردارم زعین ایکھ شب وصلت
بہ پہلو یم چو بنشیند دو بینم آن دلبر را

عمۃ زادی ۔ کرمیست کہ بر بدن گوسفند و گاؤ و امثال آن می چسپد و خون می مکد ہندی چچڑی گویند بزبان کشمیری گویند ؎

کلیما گر بہ دار دخت ولیکن
تو چسپید بسان عمہ زادی

عقدۃ السال ۔ رشتہ کہ دران ہر سال عدد سالہاے عمر گرہ ازند و آنرا سالگرہ گویند گنٹھ ہندی لعل گوید ؎

بجشن عقدۃ السال آنکہ میخواہد خطاب را
خوشامد زر نثارش پیش آرد بیحساب را

غلطیدہ ۔ ظرفے آبکہ از ان دست و شویند ہندی لوٹا گویند استاد گوید ؎

تقاضاے اجابت آنچنان شد دو تیمم پر شد
وے غلطیدہ پر آبے نیا وردی تو ریحہ نا

باب الفا

فرنودی ۔ کسیکہ پیشہ چوب تراشی کند ہندی بڑھئی گویند گندہ ناتراش گوید ؎

شکست است یک پایہ کرسی ز بار
فرنودی بیار و درستی کمن

فشان ۔ بکسر اول درخت آبگینہ کہ دران فتیلہ را روشن کنند ہندی جھاڑ گویند کنول رام گوید بجواب مطلع طرزن ؎

داد نہ آن وے نازش در کنار ما
کو نازک است ہمچو نشان مزار ما

فرقہ ۔ بفتح اول و سکون ثانی چیزیست معلی کہ ہندی سیسا گویند چہ سمس ہندی سر یعنی فرق راگویند لہذا فرقہ نام شد و بکسر اول بمعنی گروہ ارزیز سنگھ گوید ؎

نکار پیش نظر ہست گر تفنگ شکست
زفرقہ غائب فتیل باید زد

فشاندو خمسہ ۔ بکسر اول دو اومعروف آلہ ہاے نسب کہ گو ہا کہ ہندی جھاڑ و پنجہ گویند اگرچہ فشاندو خمسہ را علیحدہ علیحدہ شمردہ اند لیکن درین زمانہ متروک شدہ پس ہر دو لفظ را شامل باید خواند خاشاک سنگھ گوید ؎

گرفتہ یک دو فشاندو پنج شش خمسہ
بلی آیم و درگاہ شاہ ر ا رو بم

باب القاف

قسمت ۔ بکسر اول سنگے کہ بدان وزن کنند ہندی باٹ گویند بخت نرائن گوید ؎

جنس کم میداد و عیاری بہر کس مینمود
سنتری بشکست آخر قسمت بقال را

قند سیاہ و زن قند سیاہ ۔ قسمے از قلیان کہ ہندی گڑگڑی گویند ذہنی گوید ؎

بیماران نیست ہیت تو خاطر منیکنی
قند سیاہ زنگ قند سپید یار

قری ۔ بفتحتین چیزیست معدنی سفید رنگ مرغوب بشر ہندی چاندی گویند

قل ایضاً ۔ برگار ی سبز افاغنہ باشد ہندی گوبھی گویند لالہ کپ شب رات در پنج مبینا مطبوعہ اودھ پنچ مورخہ ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء فرمودہ ؎

تن یضاً کھاکے بے بھینیا گئی خانہ کدھر جائیے

قیام السال ۔ مکانیکہ دران سکہ زنند ہندی ٹکسال گویند بیرسیال گوید ؎

لست خلاف رئیسان نہ ناگوار عوام
بکلورت علی بند شد قیام السال

باب الکاف عربی و فارسی

کرمک شب تاب ۔ بکاف عربی مکسور زیور یست معروف کہ در گلو بندند ہندی جگنو گویند جوتی پرشاد گوید ؎

کرمک شب تاب ہو زیب گلو قاتل کے آج
گردن مینا میں ہے عقد ثریا کی بہار

کدوے دراز ۔ قسمے از آتشبازی کہ ہندی لوکی گویند چرخی نرائن ہمشیرہ زادہ مولف گوید ؎

از صد ہزار توپ بدربار قیصری
سنگین بود صداے کدوے دراز من

گسترہ ۔ بضم کاف فارسی جامہ کہ آنرا گسترند بعربی دلبساط و ہندی بچھونا گویند میر فرش گوید ؎

پلنگ[1] بچہ بیار اے دوا چہ حجت ہست
دراز میشود اکنون تو گسترہ انداز

گربہ غلطان ۔ گیاہیست کہ گربہ آنرا دوست میدارد و بران می غلطد ہندی بلی لوٹن گویند او و بلاؤ گوید ؎

گربہ دشتی و شہری چہ فراہم ہستند
ماہی پختہ مگر گربہ غلطان شدہ است

گردونی ۔ قسمے از آتشبازی ہندی چرخی گویند چرخی نرائن

[1] کھٹولا ۱۲

ہمشیرہ زادہ ام گوید ؎

از گل افشانی (پھلجھڑی) و گردونی واکرد و دانہ
بادیان (ہوائی) ما عجب خوش رنگ خوش آہنگ بود

گردیدنی ۔ چیزے ملو باز چوبی کہ طفلان رشتہ در میان باندھ بھر دو دست میگردانند ہندی پھرکی گویند مولف گوید ؎

بصحراے تماشاے للا ئن آنچنان گشتم
بچشم اہل بینش سربسر گردیدنی گشتم

گوش زاغ ۔ کافتے باشد کہ اطفال بر ہیمان ناکشتہ ہوا اندازند ہندی کنکوا گویند ہدوکونیہ سنگھ گوید ؎

جب گوش زاغ ہم نے اڑایا سیاہ رنگ
کنکوہیوں نے زاغ سمجھکے کھا لیا

گردونہ ۔ آلہ رشتن کہ مثل چرخ گردش کند ہندی چرخہ گویند پرکار سنگھ گوید ؎

اے فلک مثل آہ بین دخانہ ام امر بدیع
گردش گردونہ ام تم زرفتار ست سریع

گلو مالا ۔ مرضے ست کہ در گلو پیدا آید ہندی گلگھ مالا گویند مولف گوید ؎

گلو مالا شدہ چون خوشنما ہیکل دران گردن

گوش چرکیہ ۔ سیخکے کہ چرک گوش صاف کنند ہندی کان کھینیا گویند

گوش میل ۔ کرمی است از حشرات الارض بسیار پا ہندی کنسلائی گویند دراز گوش گوید ؎

در خواب او بگوش شدلے گوش چرکیہ
از میل خود برآر تو این گوش میل را

گیاہ دوست ۔ کسیکہ گیاہ براے ستوران فروشد ہندی گھسیارا گویند ہربال سنگھ گوید ؎

تا اسپ من مدام شکم سیر شب کند
باید کنیم دوستی از یک گیاہ دوست

گرفتہ پروریدہ ۔ طفلے کہ او را از دیگر شخص گرفتہ پرورش کنند ہندی لے پالک گویند بالکرام گوید ؎

زرسم تبنیت بازا اللائن کار لا حاصل
گرفتہ پروریدہ مثل صلبی ہمی آید

گلیما ۔ کرمیست از حشرات الارض ہندی کملہ گویند

باب اللام

لخت سبوی شکستہ ۔ بمعنی ٹھیکری بڑھئی رام گوید ؎

زمہر و محبت مکن گفتگو
نہادی تو برچشم لخت سبو

لبن خورانی ۔ بفتحتین زنے کہ بچہ دیگرے را باجرت شیر دہد ہندی دودہ پلائی گویند لالہ شیرخوار گوید ؎

چو شیر مادر او ناقص است و کم آید زلبن خورانی باجرت تلاش باید کرد

کھانسی بیماری
نہیں ہے مقدمہ ہے
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شش
اور تجربے سے یہ ثابت ہوا
اس سے اکثر ذات الریہ
بھی ... اس لازم ہے
کا یقینی علاج زکام اور
کھانسی کی ابتدا میں
چیمبرلین کی دوا استعمال
کرتا ہو
ہمیشہ صحت اور یقینی
صحت بخشتا ہے ہر جگہ
بکتی ہے

نئے میر عسکر کا خیر مقدم

پنچ۔ سلا ملیک یا کچنر۔ خوش آمدید۔ اچھے آدمی ہو۔

لبنان - بفتح اول و سکون نام کوہے کہ قیس بنان جو سے
شیر او معروف است لیکن لبنان نام شد معروف گویدسه
نگاہ او ز خمر زنیدہ مصر از بہر سویز
کوہ لبنان در جہان مشہور از نہر لبین
لنگور - کسیکہ در یک پا لنگ داشتہ باشد بہندی لنگڑا
گویند آنکہ نام درندہ ایست بہمین سبب است کہ از قضا
لنگ شد بر مشہور ہنومان پرشاد گویدسه
از ورجے جست کردہ زین سبب لنگور شد
این برادر زادہ ام ناچار شد مجبور شد

باب المیم

مرغ آتشین - پرندہ ایست کوچک مثل چڑیا بسیار خوش
آواز بہندی اگن چڑیا گویند طوطا رام گویدسه
تب فراق لولوئن جان بسوخت مرا
کہ کردہ خسر بورہ مرغ آتشین نام
مرکب آہنی - رام ریل گاڑی بہندی و انگریزی انجن
گویند اگیا بیتال گویدسه
چرا بپائے غم ہجر نیست من بشکست
صفیر مید ہم اکنون چو مرکب آہن
موی بیزرد - نام گیا ہیست کہ گربہ بران عاشق است
بہندی بالچھڑ گویند اودیلاؤ گویدسه
بہر خام و پختہ گربہ کے در بند می آید
ز بیمش وہ بموئے بیزرد اینک قید میگردد
موتی سلوعے - از زیور کہ از سیم و زر سازند و در گوش آویزند
بہندی بالی گویند بالا بخش گویدسه
کنم چو فکر نجات و چہ فکر یکسو لی
دلم گرفت گرفتار حلقہ موتی
مجنونہ - چاہے را گویند کہ زینہ داشتہ باشد تا بوا سطہ آن
بلبہ آب رسیدہ بنوشند بہندی باؤلی و باوری گویند
قطرب سنگھ گویدسه
بے این السبیلان میکنم تعمیر مجنونہ
مستانہ - زیوریست خوشنما کہ بالائے بندند بہندی
جھومر گویند-
مطبع زدن - وقت شب بر لشکر دشمن تاخت آوردن
بہندی چھاپہ مارنا گویند-
مجموعی کردن - آب در دہان گردانیدہ انداختن بہندی
کلی کرنا گویند مضمضہ پرشاد گویدسه
ز معدہ تا بدہن چون گلاب شد خوشبو

پرنوش کردم از آن طشت آب مجموعی
موی خروس - گلے است مثل کلاہ مرغ بہندی مرغ کیش گویند
مومن دہلوی گویدسه
زبان لال کہاں اور ہیچ موے خروس
گرا ہے خاک پہ کیا لعل افسر کاؤس
درین شعر بعض کاتب از غلطی تاج خروس نوشتہ اند جاہل
بودند کہ معنی کیس ندانستند-
محیطاک - صندوقچہ از چوب باشد کہ سوراخے بر سقف آن
کردہ فلوس و روپیہ می اندازند اکثر بر چوکیات چنگی دیدہ
میشود بہندی گولک گویند گول مول نبگالی گویدسه
کجا زرد ہم منتظر اند دو روز
محیطاک نیا در دشالا ہنوز
اگر کسے اعتراض کند کہ محیط بمعنی گول نیامدہ جوابش اینکہ فصیح الملک
داغ دہلوی شاگرد احسن مارہروی در قصیدۂ آفتاب و ماہتاب
بجواب اعتراض ریویو نگار محیط بمعنی گول تسلیم کردہ است این
سند کافی ست و آن شعر اینست-سه
وصف طبع روشن آصف کو کب ہون یہ محیط
گر جنین اوراق دفتر آفتاب و ماہتاب
محیط انداز - کسیکہ توپ را سر کند بہندی گولنداز گویند-
شہاب ثاقب گوید-
اگرچہ لندن کے فوجی افسر جہان میں اوستاد ہیں کے جنگ
محیط انداز سرحدی بھی غضب کے غضب کے ہیں
مسلمانی - تقریبے است در مذہب مسلمانان زیادہ این
نتوانم نوشت کہ شرمم آید بعربی ختنہ گویند-
مکسن - چیزیست لطیف کہ از شیر برآرند و ازان روغن
زرد سازند بہندی مکھن گویند مکھن لال گویدسه
نام روغن ہائے دیگر بر زبان ناید حضور
میم صاحب یکدری گر ازین مکسن خورند

باب النون مع الواو

نرگاوا - صاف شدن مطلع آسمان از ابر بہندی کھلا گویند
لالہ گاودی ورنگتگا نامہ گفتہ کہ از سہ روز ابر محیط آسمان بود
اکنون کہ نرگاوا شدہ ست عزم سفر میکنم-
وسطاوسطا یعنی بیچو بیچ کے درمیان کے اندر کا آدھا-

باب الہا مع الیا

ہفتاد و ہفتاد دو - کسیکہ از پیری عقل و خرد رفتہ باشد و
بہندی سترا بہترا گویند پیر فرتوت گویدسه
خلاف خرد شد ہمہ گفتگو
شدم چند ہفتاد و ہفتاد دو

یاقت - پایہ چارپائی و پلنگ و تخت و کرسی وغیرہ تخت سنگھ
گویدسه
حدیث طاقت خاوند خود چگویم فاش
کہ وقت صدمۂ آن نیزہ باز یافت شکست
یخنی - بفتح یا و تشدید خا قسمی از شیرینی کہ بدار الشفائی لکھنو
و نیز بشہر دہلی بسیار عمدہ میسازند بہندی برفی و قلاقند گویند
چیتو رمل گویدسه
این قلاقند بہ پیشش گوہر
صاف شفاف چو یخ یخنی ہست
راقم - نیرنگ-

ہمارے اسپشل رپورٹر

(عذر گناہ)

حضرتنا - اودھ پنچ - سال نو کے دربار سے غیر حاضری کی
معافی چاہتا ہون - بڑے دربار مین حاضر تھا - جیسے دربار دہلی
کی طیاریان شروع ہوئین - بندۂ درگاہ نے بھی شروع کردین
شرکت دربار کی دعوت تو نصیب نہوئی لیکن تماشائیو نمین
نام لکھ گیا - دہلی پہونچکر معلوم ہوا کہ سب وہان بارہ نیسری
درباری اور تماشائی سب یکسان بعض حضرات اس فکر مین
تھے کہ سرکار کے سر کھانا پینا ہوگا - خوب کڑا ہی گرم ہوگی - مگر
وہان ذکر ہی نہ تھا - دربار مین نشست کے واسطے بیچینی تھی
اسمین چاہے درباری ہو چاہے تماشائی - خیر یہ تو معمولی شکوہ
شکایت کے قصہ ہین مگر واللہ دربار تھا - خوب - لارڈ کرزن کو
خدا خوش رکھے اور سالسبری اور ڈزریلی سے زیادہ درجہ دے
عجب لطف سے آٹھ دس دن بسر ہوئے - ۲۹ - دسمبر کو سواری
اور جلوس - ۳۰ کو نمائش کا افتتاح - یکم جنوری کو دربار کو ہوا
۳ - جنوری کو جلسہ تقسیم انعامات - ۶ - جنوری کو میون کا ناچ -
الغرض ہر روز عید اور ہر شب شب برات تھی - ۲ - جنوری
کی شب اس لطف کی آتشبازی چھوٹی کہ سبحان اللہ سبحان اللہ
فوجون کی قواعد بھی اس دھوم کی دیکھنے مین آئی کہ بے اختیار
جل جلالہٗ زبان سے نکلتا تھا-
ہان یکم جنوری کو عید کے روز بعض گھرون مین محرم بھی تھا-
وہ سمان قابل دید تھا - رات ہی سے تاکید تھی کہ جہان تک
بنے صبح تڑکے پاینر منگوایا جائے - آخر اکبار گی اخبار بینی
کا شوق کیون چرّا اوٹھا - آجکل ٹرانسوال مین ہے نہ مفت
ہے نہ روم روس کی بم چخ - ابھی یکم جنوری کے اخبار مین خطابات
کی فہرست شائع ہونے والی ہے - جناب دہلی مین کوئی گلی
کوچہ باقی نہ ہا جہان اس فہرست کے تلاش مین امیدوار
خطاب نہ پہونچے ہون - مارننگ پوسٹ یلو فرت - بوتیر - [illegible]

C

سر دی اور انفلوانزا
بڑا خطرہ یہ ہے کہ کوات الخوا
زکمو نیا ہے پیدا ہو جاتا ہے مگر
اگر معقول احتیاط کیجائے
اور اگر جیسپر لین کی کھانسی
کی دوا استعمال ہو تو
سب خطرات سے
حفاظت ہو انفلوانزا
مین بہ نسبت اور دوا کے
کے اس دوا سے جلدتر
فائدہ ہوتا ہے - شفا یقینی
اور جلد ہوتی ہے نہ ہر جگہ
بکتی ہے

ماشاء اللہ تحقیق اسکو کہتے ہین ۱۲ - [illegible] سفیر یعنی سیٹی ۱۲-

ناری آنس الغرض جہاں جہاں گزٹ کے ملنے کی امید تھی تلاش کی گئی ۔ بالنسوں مین کنوین اور کنووئن مین بالنس ڈالے گئے مگر فہرست نہ ملنا تھی نہ ملی ۔ ادھر تو دربار کی جلدی اور ادھر خطاب کی امید و بیم عجب لطف تھا ۔ دربار ہی مین معلوم ہوا کہ انکی خطابات کی فہرست مین ہمارے صوبہ کا صفایا ہے صرف نواب فیاض علیخان بہادر نجم الہند ہو گئے ۔ اور ایک چودھری صاحب خان بہادر ہوے ۔ باقی اللہ کا نام ہے ۔ آئین ۔ راجہ پرتاب بہادر کا نام بھی ندارد ۔ اجی وہ تو ولایت بھی ہو آئے ۔ اور بڑی بڑی امیدون سے دہلی گئے تھے ۔ کیا ؟ ہمارے شیخ جی کو خان بہادری بھی نہ ملی ؟ اور تو اور ہمارے نواب صاحب سی آئی ای نہ ہوے ۔ قبلہ عجب وقت تھا اور عجب سمان تھا ۔ کسیکو اس حماقت پر افسوس کہ محض خیالی امید پر خطاب کی شہرت کیون دیدی کسی کو یہ تاسف کہ خطاب کے بھروسے بندگان خدا کا نقصان کیون کیا ۔ کسی کو یہ پچھتاوا کہ ہزار ہا روپیہ چندون مین دیکے حکام کی موقع بے موقع خوشامد کی ۔ سادرتیہ بھی نہین ۔ کوئی کہتا تھا کہ لارڈ کرزن نے نیاضی سے کام نہ لیا ۔ کسی کا خیال تھا لوکل گورنمنٹ نے سفارش نہ کی ۔ امیدواران خطاب کی مایوسی پر سبھی کو افسوس تھا ۔ ؎

اسطرح سے جسکی لوٹی ہو امید
ناامیدی اوسکی دیکھا چاہیے

زیادہ افسوس یہ تھا کہ اس مرتبہ مدتون سے یہ خبر مشہور تھی کہ خطابات کی بارش ہونے والی ہے ۔ برسون کی سوکھی ہوئی امیدین ہری ہو گئی تھین ۔ مگر وہی مثل ہوئی ۔ ؎

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل را
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

بعض امیدوارون پر واقعی افسوس آتا ہے ۔ ایک صاحب رو رو کر فرماتے تھے کہ "ملکہ مرین تار ہم نے دیا لیڈی اسمتھ فتح ہوا جلسہ ہم نے کیا ۔ بادشاہ کے بیماری سے صحت پائی ۔ محتاج ہم نے کھلائے ۔ اور آج تاجپوشی کے دن خان بہادری تک نہ ملی ۔" ہم نے مسٹر پنچ کی طرف سے ہرچند سمجھایا کہ

امیدوار بودہ بدانند

مگر اونکی حسرت قابل دید تھی ۔ رئیسون کو تو جانے دیجئے بعض سب جج اور ڈپٹی کلکٹرون کو بھی دہلی مین خطاب کا نزلہ تھا وہ بھی خطابات کی فہرست مین اپنا نام بار بار ڈھونڈھتے تھے ۔ اور جب نام نامی نہ دکھائی دیتا تو یہ فرماتے تھے کہ اجی چھاپہ مین غلطی ہو گئی ہوگی ہمارے کلکٹر صاحب نے تو ہماری بڑے زور شور سے سفارش کی تھی ۔

ان بیچارون کا سارا نشہ کرکرا اور مزہ پھیکا ہو گیا ۔ اور کیا حالات لکھون عجب سمان تھا اور عجب لطف تھا

میرے دوسرے خط کا انتظار کیجئے ۔

سل قلم ۔ اسپیشل رپورٹر ۔

غزل

بھی پنچ تمہارے ہان بہت سے شاعر فراہم ہین ۔ ہم اس رقعہ کے ذریعہ سے کل شعرائے مرحوم کو (چیلنج انگریزی لفظ) دیتے ہین ۔ زندون مین تو آپ مشتہر کر دیجئے اور دوسرے جہان والون کے لیے گنگھی لال صاحب مرحوم کو تکلیف دیجئے کہ ہماری پیامبری کرین ہم آپ دونون کے احسانمند ہونگے ۔ جو شاعر کہ ہماری غزل کے ہم قافیہ اور ہم ردیف غزل پنچ مین شایع کرائیگا ہم اوسکو حسب ذیل انعام بلا امتیاز مذہب و ملت تقسیم کرینگے ۔

عیسائی شاعر کو ایک ٹین بسکٹ اور ڈبل روٹی ۔ مرغ کا کٹلٹ اور ولایت کا تازہ بتازہ کیڑے سے بڑا ہوا پنیر آدھے درجن مینلا سگار کے ۔ ہندو صاحب کو دھولی ماش کی دال اور سوئے پالک کا ساگ کچھ پوریان اور کچھ پوہان ان سب کے اوپر آدھ سیر سونٹ کا پانی ۔ اپنے ہم قوم یعنی مسلمان کو پلاؤ ۔ زردہ ۔ مزعفر ۔ بریانی ۔ مسلم مرغ کے کباب لیکن طرفداران حلت زاغ کو ایک ایک سیخ کوے کے تازہ بتازہ کباب کی بھی نذر ہوگی ۔ لیکن یہ سب شرطین انھین کے لیے ہین جو مابدولت کی خدمت مین بیٹھکی یا اپنی اپنی خوراک کا خرچ بھیجدینگے ۔ ورنہ مفت خورے حضرات کو دھتا بتائی جائیگی ۔ فقط ۔

ہجولی غزل

لگائین ڈھیر نہ کیون تکیہ دار لکڑی کا
کٹہرا بنتا ہے گرد مزار لکڑی کا

ہمین تو مشق ہے جو سر پہ لاد پھرتے ہین
ہر اک اٹھا نہین سکتا ہے بار لکڑی کا

اگر یہ فکر ہے دولت کا ڈھیر لگ جاوے
تو آپ پیشہ کرین اختیار لکڑی کا

مرے جلانے کی ہے فکر بعد مرون بھی
بنا رہے ہین وہ میرا مزار لکڑی کا

یہ بے سبب نہین انکا بڑھئی سے ملنا
ہمین خیال ہے کرتے ہین کار لکڑی کا

ملے گا کوئی تو اُس سے نبوٹ سیکھین گے
ہمین ہے شوق نہایت ہی یار لکڑی کا

چتا پہ جل گئے لاکھون ہی دلربا معشوق
تمہین کو ہین کیون ہو نہ پیار لکڑی کا

حضور آپکے دربان نے مار ہی ڈالا
سمجھ کے چور کیا ہم پہ وار لکڑی کا

قضا کے سامنے بیہودہ تھی [illegible]
نہ مرتا ہوتا جو اشتہار لکڑی کا

مل قلم ۔ حضرت بیدم ۔

شکریہ زر علیہ السلام

جن عالی ہمت حضرات نے بلا کسی عذر اور حیلے اللہ للہ سے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء سے آج تک اعانت مالی فرمائی ہے انکے نام بشکر گذاری درج ذیل ہین ۔

نام	رقم
ریاست رامپور ۔	[illegible]
جناب ڈاکٹر گوپی ناتھ صاحب کرشنائی ۔	[illegible]
کارخانہ اصغر علی محمد علی صاحب ۔	[illegible]
جناب محمود علی صاحب ۔	[illegible]
جناب ولایت حسین صاحب ۔	[illegible]
جناب منشی مظہر الحق صاحب ۔	[illegible]
جناب حکیم غلام نبی صاحب ۔	[illegible]
جناب احمد علیخان صاحب ۔	[illegible]

اشتہار (۱)

ہمارے سابق نوٹس کے مطابق دو ہزار پندرہ آدمیون نے نامون کی فہرست روانہ کی تھی جنمیں سے مندرجہ ذیل اشخاص کو انعام ملا ہے ۔

نام	رقم
(۱) بابو برج بھوکن لال ۔ مکرند نگر ۔ ڈاکخانہ سرائے میران ۔	[illegible]
(۲) پنڈت بدری ناتھ ۔ بنارس	[illegible]
(۳) برجموہن تیواری سکندر پور ۔ بلیا ۔	[illegible]
(۴) بابو آوت پرشاد سنگھ ۔ سہولول زلوان ۔	[illegible]
(۵) خادم حسین خان جانثم پٹیہ ۔ حیدر آباد دکن ۔	[illegible]
(۶) ہرگوبند پشاوری ۔ کلکتہ ۔	[illegible]
(۷) لابھو رام محرر ۔ لاہور ۔	[illegible]
(۸) محمد علی سہورا ۔ بھوپال ۔	[illegible]
(۹) حاکم سنگھ ۔ پٹیالہ ۔	[illegible]
(۱۰) کندن لال مشرا ۔ بجنور ۔	[illegible]

المشتہر

ڈاکٹر ۔ ایس کے برمن منشی تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

©

دروزدان

انسان کی طبیعت بے چین کر دیتا ہے ۔ چیمبرلین کے مین بام مین تھوڑی روئی تر کر کے دانت کی خالی جگہہ مین رکھ دیجائے ۔ اور وہ بھی ایک ہی دفعہ درد کا فور ہو جاوے آزما کے دیکھو ہر جگہہ بکتی ہے ۔

©

جل جانے سے چھالے جو پڑ جاتے ہین نہایت خطرناک ہین چیمبرلین کا پین بام خاصکران باتون کا کافی مرہم ہے ایک ہی دفعہ دانہ آزما کے دیکھو ۔ ہر جگہہ بکتا ہے ۔

تازہ سندات
معززانگریزون - میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور
ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق
فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔
ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سیل - سرخی - ابتدائی
موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر
اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک
کی حاجت نہین رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسلیے کم رکھی ہے
کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے
مبلغ دو روپے - میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپے - خالص میرہ
فی ماشہ مبلغ بیس روپے - مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار -
درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین - نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے
اشتہارون سے بچنا چاہیے -
المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے - تو اسی کو
مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا - جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے

مجالس میں خاک اوڑانا ۔ مکانات کی قلت سستہ ضروریہ مین استقلال۔ ریلوے ٹیلیگرات۔ پوسٹ آفیس اور ایام مقررہ اور مواقع معینہ کی ٹکٹون کی افزائش فروخت ۔ کرایہ مکانات دہلی کی افزونی بیجا اخراج ضروری کی گرانی حضور وائسرا کی اسپیچ کے ضمن مین حضور ملک معظم کا پیغام جسمین آیندہ بہ تشریف آوری و رونق افروزی حضور ولیعہد انگلستان و ہندستان (اور جسکے ضمن مین یقیناً لیس۔ یاستون کی سیر و سیاحت دعوت و مدارات نذر و تحائف روشنی و آتشبازی وغیرہ وغیرہ ۔) پھر ابھی بعد اختتام دربار دہلی حضور شاہزادہ ڈیوک آف کناٹ کا بعض ریاستہاے ہند مین نزول اجلال اور ہندوستانی رؤسا بعض والیان ریاست کی خصوصاً اور وہان کی پبلک کی خوش قسمتی ۔ گزشتہ قحط سالی کا اثر اور اوسکے خراب نتائج سے ہندوستان کا ... حسن وجود ... سینہ ۔ طاعون کی سفاکیان اور اوسکے متعلق ہندوستانیون کی بربادی پریشانی ۔ نقصان جان و مال ۔ وغیرہ وغیرہ کو غور کرنے کے بعد کیون جناب اڈیٹر صاحب آپ اپنی ذہانت اور علمیت کے بنا بر کیا فرماتے ہین کہ اس معجون مرکب کا کیا مزاج ہے ۔ فقط ۔

راقم

بک گیا ہون جنون مین کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی ہا

بقلم ۔ ح ۔ م ۔ ز ۔

دہلی جشن

ڈیر پنچ ۔ آپ جانیئے ہمارے شہنشاہ حضور ایڈورڈ ہفتم کے جشن تاجپوشی کی خوشی کچھ ایسی ویسی تو تھی نہین کہ دہلی تک محدود رہتی اور جسکا حظ صرف دیکھنے والے ہی اوٹھاتے ۔ بلکہ اسمین ایک بڑی قوت ایسی تھی کہ جس نے تمام رعایا کے دلون کو مسخر کر لیا اور وہ فرط مسرت سے جامہ مین پھولے نہین سماتے ۔ چنانچہ بندہ درگاہ آپ جانیئے دہلی وہلی تو گئے نہین کیونکہ گرہ مین دام نہ تھے اور نہ کوئی صاحب ایسے سخی داتا نظر آئے کہ جو مفت خدا اپنے ساتھ مع بدولت واقبال کو زبردستی لا دے جاتے ورنہ جاتا اور ضرور جاتا بلکہ بیچ کھیت جاتا مگر ہان عید کے دن علی الصباح اُٹھ کپڑے بدل فرط سے خوشی کے نماز بھی بھول گیا ہان سوئیان تو البتہ یاد رہین اپنے گھر سے اوتر دکن کے رخ چل نکلا ۔ دیکھتا کیا ہون کہ ایک گنوار چرواہا جنگل مین اپنی گائین بھینسین چرا رہا ہے اور بادشاہ کے جشن تاجپوشی کی خوشی کا گیت

اپنی زبان مین الاپ رہا ہے لہٰذا جٹ پٹ نقل بجنسہ مین ٹھانک سے نذر کرتا ہون پسند ہو تو شائع کیجئے ورنہ موم جامہ کر کے کیون کے گلے مین ڈال دیجئے ۔ تاکہ ساون مین ہرا ہرا سوکھے ۔

وہو ہذا

بل بل تمہرے تحصیلدار + خوب کیو تم یہ دربار
پانی کے بدلے اوس پیائیو + کھانے کے بدلے جاڑ کھلائیو
دھوب کیہو سے تم یہ کار
بل بل تمہرے تحصیلدار
کتا بین چپن جھنڈی بنائیو + لونچ پیتورا ڈنڈی لگائیو
ٹھنگے کیہو سے سنگار
بل بل تمہرے تحصیلدار
ٹٹیا بنائیو لونچ پانی + یایان رکھیو تیل اور بانی
... ... نام تمہار
بل بل تمہرے تحصیلدار
باسی پانی روکی روٹی + بھات دیہو تم بکور کھوٹی
شرو پانی اس سرکار
بل بل تمہرے تحصیلدار
بھیگی جاجم بچھائیہ + بھاگر جیکی کیہہ کیہہ
گن لیو جھبکے تارے تار (رئیس) (تیم)
بل بل تمہرے تحصیلدار
چھوڑ بتریا بیڑن لائیو + بھانڈ کے بدلے ہیجڑی نچائیو
بات کے بدلے دیہو گار
بل بل تمہرے تحصیلدار
گودیڑ ساری سبھا تمہارنے + بیٹھے نود ہا ٹھاڑ نیارے
سنگ ممرا نمبردار (لہرے)
بل بل تمہرے تحصیلدار
لالہ[۲] بھائی جگت بیڑان + بھر بھر بیٹو اکھائن پان
پھر س یہ اوکن سر سر بار
بل بل تمہرے تحصیلدار

راقم ۔ چلتا پرزا ۔

تازہ ولایت صاحبزادے ۔ ہائی ایجوکیشن پایا ۔ کیسا بات ۔ البتہ ہائی سوسائٹی مین مؤد کیا ۔ جنٹلمین ہملوگ ریٹ یونمنٹیٹ کا سن سمجھتا تھا ۔ ہائی سویلیزیشن ہے وہان ۔

ہندوستانی مہذب باپ ۔ تم اپنی مادری زبان تو یاد رکھی ہوتی ۔ اُردو بولو ۔ اُردو ۔

۱؎ یہ قصائد کی غزل ہو ۔ ۲؎ یہ تخلص ہے ۔

کھانسی بیماری نہیں ہے مقدمہ ہے
اس سے معلوم ہوتا ہے

نمائش نوادرات ہند

انگلینڈ - اہا ہا - کیا بہار ہے - جی خوش ہو گیا۔

جلوۂ داغ

نمبر ۱۲

انصاف پسندی

مرزا صاحب کی انصاف پسندی اور منصف مزاجی کے نغمے سنئیے۔

،، مزاج مین انصاف پسندی اور راستی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اگر کسی مخالف سے مخالف شخص کا کوئی غلط شعر سنا یا جائے تو سماعت نہ کرتے تھے خود کوئی اعتراض کرین یا دوسرون سے اعتراضات سنکر اپنی طرف سے اس کلام کے معنی بتاتے ہین اور فرماتے ہین بہت اچھا شعر ہے۔ بعض اور شاعرون کی طرح سے کبھی آپ نے کسی کی ہجو مین ایک مصرع بھی موزون نہین کیا۔،،

سبحان اللہ مرحبا۔ صد آفرین۔ کیا اچھی انصاف پسندی و راستی ہے۔ آج تک راستی اور انصاف و دلفظون کے معنی نہین سمجھے تھے اس واسطے دھوکا کھاتے رہے یہ بات آج معلوم ہوئی کہ ظلم کا نام انصاف اور جھوٹ کا نام راستی ہے۔ شاید فصیح اللغات اسی قسم کے لغات سے ترتیب دیا گیا ہوگا۔ غلط شعر کو اچھا کہنا اور اپنی طرف سے معنی بتانا۔ دنیا کو دھوکا دینا۔ اس سے زیادہ ظلم اور نا انصافی کیا ہو سکتا ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ مرزا داغ خود بھی غلط گو ہین اسواسطے انکو ہر شعر کے معنی گڑھنے مین ملکہ ہے اب مناسب ہو مرزا صاحب کی سخن سنجی کے ساتھ سخن فہمی کی بھی حالت کھل گئی جو شخص غلط شعر کو اچھا کہے اور بھٹکے ہوئے آدمی کو شاہراہ بتانے کی عوض کنوین مین ڈھکیل دے اس کو بڑھکر اوستاد جہان اور جہان اوستاد سارے عالم مین کون ہوگا۔ ہم نہین جانتے اس بیان مین ہجو نگاری سے اجتناب و احتراز کے ذکر کا کیا موقع تھا۔ انصاف پسندی کی سرخی کے نیچے ضرور ایسا بھی ایک ہونا چاہئے اس لیے کہ ساری کتاب مین جسقدر واقعات وحالات ہین سبکا ٹیپ کا شعر شعرا پر حسد کرنا برا بھلا کہنا ہے۔ اس موقع پر بھی آپنے یہ شرف حاصل کیا اور شعرا پر حملہ فرمایا اور اوستاد کی فضیلت سودا۔ میر ضاحک انشا۔ مصحفی۔ بلکہ فردوسی۔ وغیرہ شاعرون پر ثابت کردی ہے مگر ابھی آپ اُردو زبان کی ہجو کے معنے بھی نہین سمجھے ہین۔ ہجو اسکا نام نہین ہے کہ کھلم کھلا کسی کو گالیان دیجائین اسکو پھکڑ کہتے ہین ہجو کچھ اور ہی ہے۔ مرزا داغ صاحب بھی اس عیب سے مبرا اور پاک نہین ہین ذوق وغیرہ شاعرون کو جواب گور غریبان مین آسودگی کے ساتھ آرام فرما رہے ہین آپکے اوستاد نے اسی سوانح عمری مین سیکڑون گالیان دی ہین اور نظم مین تو بہت سے شعرا ونکے ایسے نکلین گے جسمین عام طور پر شعرا پر حملے اونھون نے کیے ہین۔ خطوط وغیرہ مین تو انھون نے کھلم کھلا ایسی عبارتین لکھی ہین جس سے سیکڑون آدمیون کے دل دکھے ہین۔ فخر و تعلی کرنا ہمعصرون پر اپنی فضیلت ثابت کرنا یہ سب باتین ہجو گوئی مین داخل ہین۔ کھلم کھلا بھی وہ پھکڑ لڑتے مگر اونکو اس دل ودماغ کے لوگ نہین ملے۔ اور وہ جانتے تھے کہ میری حالت خاندانی اور استعداد علمی لیاقت فن شعر سے زمانہ واقف ہے مین اس میدان مین زک اٹھا جاؤنگا۔

ہجو گوئی بیشک عیب ہے مگر یہ عیب غیبت تقرّیر درازی عیب جوئی بغض نفاق سے بہت کم درجہ رکھتا ہے۔ ہجو گو شعرا جنکا ذکر ہمنے اوپر کیا ہے وہ سب صاف باطن نیک خصلت تھے آپسمین جو شکر رنجی ہوتی تھی اوسکو نظم کے ذریعہ سے ظاہر کر دیتے تھے اور دل کی بھڑاس نکال لیتے تھے۔ یہ نہین کرتے تھے کہ ظاہر مین قبلہ وکعبہ مشفق مہربان کہتے ہون اور دل مین چھریان بھری ہون۔ ان باتون کو اگر آپ اور مرزا صاحب ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائینگے تو پتہ کی سمجھ جائینگے۔

ظرافت طبع

مرزا داغ صاحب ظریف بھی ہین اسکا تذکرہ مؤلف یون کرتے ہین۔

،، باوجود اس پیرانہ سالی اور متعدد امراض لاحقہ کے ہر وقت آپ شگفتہ دل اور خندہ پیشانی رہتے ہین طبیعت مین شوخی اور بذلہ سنجی اسقدر ہے کہ اگر آپکے لطائف وظرائف جمع کیے جاتے یا اب جمع کیے جائین تو ایک جداگانہ کتاب ہو۔،،

ان تین سطرون کے بعد کوئی لطیفہ یا ظرافت اگر مؤلف نے درج فرمادی ہوتی تو آنسو پونچھ جاتے اور لوگون کو مرزا صاحب کی شگفتگی اور خندہ جبینی کا یقین ہوجاتا مگر کوئی لطیفہ درج نہین ہے بلکہ ہم نے صفحہ ۱۳۰ سے صفحہ ۱۳۹ تک دیکھ ڈالا ایک حرف بھی لطائف وظرائف کا نہین پایا۔ مقابلہ تو انشا۔ غالب۔ ذوق۔ سودا۔ کی سوانح عمری سے کیا جاتا ہے اور واقعات کا پتہ نہین۔ چاہتے ہین کہ خواہ مخواہ ملک ہر بات مین اساتذہ ماضی کے برابر داغ کو سمجھ لے۔ ماشاء اللہ اب ملاحظہ فرمائیے لطائف وظرائف کی سرخی قائم فرما کر کتنی بے جوڑ اور بےتکی ہانک لگائی جاتی ہے اور ،،اب جمع کیے جائین تو ایک جداگانہ کتاب ہو،، اس فقرہ کے ساتھ کیسا چسپان اور دست وگریبان جملہ لکھا جاتا ہے ذرا مؤلف کی مندرجہ بالا تین سطرون سے ملاکر ،،ظرافت کی سرخی کے نیچے اس عبارت کو پڑھیے اور لطف اٹھائیے۔

،،جسطرح آپکے یہ کل ظاہری معاملات وحالات صاف وپاک ہین اسی طرح بلکہ اس سے کہین زیادہ آپکا باطن بھی دریا اور آئینے کی طرح روشن ہے۔ کینہ اور حسد وفساد سے آپکی طبیعت کوسون دور ہے۔،،

اول اعتراض تو ہمارا یہ ہے کہ مؤلف نے سوانح کی ترتیب بہت بے قاعدہ کی ہے یہ بھی کوئی موقع ہے کہ ظرافت طبع کی تو سرخی قائم کی جائے اور ایک بات بھی ظرافت کی درج نہو۔ اور صفات ملکوتی کا ذکر شروع کر دیا جائے۔ کیا سوانح عمریان اسی اصول پر مرتب ہوتی ہین۔

دوم یہ کہ ہم نے تو اسوقت تک ایک بات بھی پاک باطنی اور صفائی کی نہین دیکھی۔ دو طرح پر یہ فیصلہ ہو سکتا ہے۔ ایک تجربہ مشاہدہ۔ دوسرے صدور افعال واقوال۔

تجربہ اور مشاہدہ کی کیفیت کو ہم چھوڑے دیتے ہین اس لیے کہ اسکے داغ صاحب کی بڑی لو ہین ملک کے سامنے ہوگی انھون نے اپنے ایک بہت بڑے محسن اور دل کے ساتھ جو سلوک کیا ہے اور جو پاک باطنی کے جوہر دکھائے ہین انکو بہت لوگ جانتے ہین۔

صدور افعال واقوال۔ کا حال ہم ضرور بیان کرینگے اور جہاں موقع پر اس سوانح عمری تحریر کی ملت [illegible] ملک کو دکھا کر اور ایسی سند پیش کرینگے کہ میان احسن اور جناب داغ دونو اپنے اس دعوی پر پشیمان ہو جائین تو سہی۔

تمام شعرا پر اس کتاب مین گالیان دی گئین ہین اور داغ نے اپنی ترتیب ہر حال مین اون مرحوم روحون پر ثابت کرنا چاہی ہے اور کھلم کھلا لکھنؤ والون پر بہت سخت حملے کیے گئے ہین۔ کیا یہی پاک باطنی اور بے ریائی ہے ؎

بڑے پاک طینت بڑے پاک باطن
ریاض آپکو کچھ ہمین جانتے ہین

اب مین ایک ایسا واقعہ بیان کرتا ہون جسکو سارا ملک بڑی دلچسپی سے ملاحظہ فرمائیگا مگر اوسکے پہلے مین یہ چاہتا ہون کہ سوانح عمری کے اور بھی جملے نقل کر دون اوسکے بعد اپنی رائے لکھون۔ مؤلف اپنے سلسلۂ کلام مین فرماتے ہین

،، اگر کسی شخص سے آپ ناراض ہوتے ہین یا کسی مخالف کا ذکر ہوتا ہے تو اسی وقت تک جبتک اسکا ذکر رہے دوسرے وقت کچھ نہین (یعنی ذکر تو فرماتے ہین مگر آپ ہی وقت سب کچھ کہہ سن لیتے ہین پھر ذکر نہین کرتے غرضکہ ذکر ضرور ہوتا ہے) ہم نے بار ہا دیکھا ہے کہ ایک مخالف (نام بھی لکھدیا ہوتا کہ کس بات کا تھا) کی نئی نئی شکایتین ہین تو سب آپ کو ثابت ہو گئین اور اوسکے بیجا نفقت کا کامل ثبوت مل گیا مگر جب وہ آپکے سامنے آیا بخدا (قرآن بھائی) اوسی طرح اوسکی عزت اور قدر کی گئی جیسے پہلے کیجاتی تھی اور پھر اوسکے چلے جانے کے بعد بھی کوئی تذکرہ اسکے متعلق نہین سُنا،،

گویا مرزا صاحب انتہا درجہ کے مہذب اور اخلاق دوست ہونے کے سوا باخدا اور مقدس فرشتہ صفت شخص ہین

سردی اور انفلوانزا کی
بڑا خطرہ یہ ہے کہ
دمہ پیدا ہو
ہے اگر
کیجاسکے اور
کھانسی کی
ہو تو سب
حفاظت ہو اسفلوانزا
مین بہ نسبت
کے اس دوا سے جلد تر
فائدہ ہوتا ہے
اور جلد ہوتی ہے
ہر جگہ بکتی ہے۔

دائرہ انسانی اور صفات بشریت سے بالکل خارج ہیں مگر منفقت پر بھی آپ چشم پوشی فرماتے ہیں اور کبھی کسی مخالف سے عوض اور بدلا نہیں لینا چاہتے۔

اب ملاحظہ فرمائیے مرزا صاحب کو کس اخلاقی ضرورت نے اس سوانح عمری کی ترتیب پر مجبور کیا اور فصیح اللغات کی تالیف کس وجہ سے مرزا صاحب نے اپنے سرلی۔ امیر اللغات کے بعض مقامات منشی ان پڑھ شاگردوں نے دکھلائے اور عرض کیا کہ منشی صاحب مرحوم نے دہلی پر چوٹ کی ہے۔ مرزا صاحب کو عقل و شعور سے کیا کام جو ذرا غور و تامل فرماتے اور منشی صاحب مرحوم کے احسان اور قدیم عنایات و شفقت کا دھیان لاتے بگڑ گئے اور فوراً تالیف لغات پر آمادہ ہوگئے اور شاگرد صاحب سے سوانح عمری تحریر کرا دی تاکہ یہی کھیل کھیل کر اساتذہ سلف اور اہل لکھنؤ کو گالیاں دی جائیں اور اپنی شہرت ہو۔ مگر ع

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد

میلش اندر طعنہ پاکان برد

کا معاملہ ہوا۔ ہماری اس تحریر پر بہت کم لوگوں کو یقین ہوگا اسواسطے ہمکو یہ لازم ہے کہ ایسی سند پیش کریں جسکو دیکھکر کوئی داغی مرتے اوٹھا سکے اور جو کچھ پاک باطنی اور زہد و تقا کی داستان مؤلف نے سنائی ہے وہ نقش بر آب ہوجائے اور ملک کو یقین آجائے کہ نہ داغ پاک باطن ہیں نہ مقتدا اور دشمنوں کے ساتھ مراعات و احسانات وہ کرتے ہیں شاگرد صاحب نے جو طلعت بازی کی ہے وہ صرف نیندر کا حق نمک ادا کیا ہے۔

یہ تحریر جسکا خلاصہ ہم پیش کرتے ہیں مؤلف سوانح عمری کے ایک بزرگ اور قریب تر رشتہ کے عزیز نے پیش کی ہے جو تعلیم یافتہ ہونے کے سوا مؤلف کے خاندان میں ایک نامور شخص لٹریری دنیا میں ہیں۔ ہمکو افسوس ہے کہ ہم بغیر انکی اجازت کے خط نقل کرتے ہیں اور یہ ہمارا جرم بہت سخت ہی کہ ایک دوست کے ساتھ ایسا برتاؤ اسوقت کر رہے ہیں مگر کیا کریں ہمکو اس گھری شہادت سے بڑھکر دوسری شہادت مل بھی نہیں سکتی۔ اور اسیوجہ سے ہم اپنے دوست کا اسم گرامی نہیں لکھتے ہیں اگر میاں احسن یا جناب داغ کو کچھ شبہ باقی رہیگا تو ہم بتا بھی دینگے۔

خلاصہ خط

ماما احسن سلمہ نے حقیقت میں لکھنؤ کو بیٹھے بٹھائے ناحق چھیڑا۔ مینے انکو بہت منع کیا تھا کہ اس بحث کو نہ چھیڑیں مگر ہوتا کیا؟ اس زمانے میں فصیح اللغات لکھا جاتا تھا۔ امیر اللغات پر اعتراضات ہو رہے تھے۔ منشی صاحب قبلہ مرحوم نے شاید بعض لکھنؤ کے خاص محاورات کی مفصل تشریح نہیں کی ہو کہ وہ دلی میں بھی بولے جاتے ہیں لیکن بعض دلی کی محاورات کی یوں تشریح کی ہے کہ یہ لکھنؤ میں نہیں بولے جاتے۔ اسکا مطلب معترض نے یہ نکالا ہی کہ لکھنؤ کے مختص محاورے گویا دلی میں بولے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہی۔ بہرحال ایک غدر مچا ہوا تھا مینے بہت منع کیا مگر میری سنتا کون ہے۔ مینے خود صاحب سوانح عمری سے بھی یہی کہا تھا۔ مگر حقیقت میں وہ ایک سادہ مزاج آدمی ہیں۔ حجاب و حجابچے تھے میرے سامنے ہی شروع ہوگئے تھے۔

ہم نے یہ خط پورا درج نہیں کیا ہی بلکہ بہت ضروری فقرے چن لیے ہیں۔ جسکے مطالعہ سے ناظرین نے خوب اندازہ فرمالیا ہوگا کہ مرزا داغ صاحب کتنے بڑے عالی ظرف اور صاحب حوصلہ مہذب خلیق بزرگ ہیں دشمنوں کے ساتھ مراعات انکا فاتح شیوہ ہے۔

ایک فضول بحث جسکا منشی صاحب کو خیال تک نہ آیا انہوں نے یہ سمجھکر تخصیص کی ہے اگر فن انشاپردازی میں یہ لوگ ملکہ رکھتے ہوتے تو امیر اللغات کو دیکھکر اتنا یوں اور نا قدر خیال نہ جاتے۔ بہرحال ذرا سی بات پر تو اتنا بگڑگئے کہ فصیح اللغات لکھوا دیا گیا سوانح عمری مرتب ہوئی۔ دشمنوں اور مخالفوں پر اگر قابو ملجائے تو خدا جانے کیا حال اُن لوگوں کا کریں۔ سلوک و احسان کرنا چہ معنی دارد۔

اس ظرافت طبع کی مرخی کے نتیجے اور مضامین بھی درج ہیں مثلاً شاگردوں اور احباب کے ساتھ سلوک و مراعات احسانات بہت مرزا صاحب فرماتے ہیں مگر انہیں باتوں کا یہ نتیجہ ہے کہ احسن سا لائق شخص وہ بزرگوں کو ستانے پر آمادہ ہوگیا۔ اور ان پاک روحوں کا کچھ خیال نہ کیا جنکی بدولت آج داغ صاحب ایک ہزار روپیہ سنہ حالی کا پاتے ہیں۔

اس مضمون میں در پردہ تارک الدنیا اور خدا رسیدہ لوگوں پر اعتراض بھی ہیں مطلب یہ ہی کہ تارک الدنیا ہونا گناہ ہے بلکہ جہانتک ممکن ہو داد عیش دیجائے اور دنیا کے لذائذ میں آدمی وقت صرف کرے۔ صرف یہ کافی ہے کہ حقوق عباد کو تلف و غصب نہ کرے۔ خدا کے گناہ کبیرہ صغیرہ جسقدر چاہے کرے۔ ہمکو یہ بات معلوم نہ ہوئی کہ احسن یہ سوانح عمری کس ملک کی تقلید کرکے لکھتے ہیں۔ یورپ۔ اور ہندوستان میں تو یہہ ترتیب اور اصول آجتک دیکھے نہیں گئے۔ اس کتاب کے اصول اور ترتیب اسلوب بیان کو دیکھکر ہر شخص خیال کیا یقین کرتا ہے کہ یہ کتاب متعلق کسی فن کے نہیں لکھی گئی ہے۔ بلکہ درپردہ شعرا اور اہل کمال پر جرح اعتراض کرنے کے واسطے تحریر ہوئی ہے اگر سوانح عمری لکھی جاتی تو ضرور یادگار غالب۔ حیات سعدی۔ الفاروق۔ سیرۃ النعمان یا کم سے کم حیات شیخ علی کے اصول پر لکھی جاتی بلکہ حیات شیخ علی میں بھی ہمارے دوست منشی سجاد حسین صاحب کسمنڈوی نے تین بھوگرنی کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا ہے اور اسی وجہ سے ہم نے اسپر ریویو ریاض الاخبار میں کیا تھا جلوہ داغ تو اوسکے مقابلہ پر کچھ وقعت نہیں رکھتا شیخ علی بات تو ٹھکانے کی کہتا تھا۔ فقط

سید علی تقیم (شوکت جنگ) واسطہ ہند

جو سب کتابوں میں نہ تھی دیکھا وہ سب اس اک کتاب میں ہی

حباب سا میں لاکھوں دیکھی یہ کھو دیا حباب میں ہی

عموماً دنیا میں اسلاف کے کارنامے اخلاف کیواسطے محض موجب فخر و مباہات ہی نہیں بلکہ تقلید و تہذیب کے نمونہ بھی ہوا کرتے ہیں۔ اسیوجہ سے کتب تراجم کا معقول سلسلہ اسلامی تصنیفات میں موجود ہے۔ بالفعل جناب مورخ حاجی محمد احسن صاحب وحشی نگرامی نے کتاب نایاب موسوم بہ

وفیات الاخیار جسکا حجم چار جز ہے برسوں کی محنت و جانفشانی سے اکثر دور دراز سفر کرکے اور جہان تاریخ ہوسکی مختلف بلاد سے حفظ کتابت اور بہت سی کتابوں کا انتخاب کرنے کے بعد کمال احتیاط سے مرتب کی ہے جسمیں مسلمانوں کے حضرات صوفیہ کرام کی تاریخات وفات کے اندراج کا پورا اہتمام و التزام کیا ہے۔ اس کتاب مستطاب کی تقسیم تین جدولوں پر اسطرح کی گئی ہے۔

پہلی جدول - باعتبار اسماے گرامی بترتیب حروف تہجی و رعایت سنہ وفات رکھی گئی ہے۔

دوسری جدول - باعتبار تاریخ وفات رکھی گئی ہے یہ جدول فاتحہ و ایصال ثواب کرنے کے واسطے نہایت کارآمد ہے بصورت اختلاف تاریخ یا سنہ قول قوی کو ترجیح دی گئی ہے۔

تیسری جدول - باعتبار جغرافیہ ہے جسمیں شہر یا قریہ میں جتنے بزرگان مندرجہ جدول اول مدفون ہیں ان کے نام نامی یکجا تحریر کیے گئے ہیں۔

قیمت صرف بارہ آنہ ۱۲/ رکھی گئی ہے اور تاجروں کے ساتھ معقول کمیشن کی رعایت کیجائیگی۔ شائقین سے امید ہی جہانتک جلد ممکن ہوگا اس گوہر نایاب کی خریداری کی کوشش کرینگے ورنہ طبع اول کی کاپیاں ختم ہوجانے کے بعد طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا۔

مینیجر شام اودھ

©

درو دندان

انسان کی طبیعت بیچین کردیتا ہے چھپر لیکے پین بام میں تھوڑی روئی تر کرکے دانت کی خالی جگہ میں صرف رکھدیجئے اور وہ بھی ایک ہی دفعہ درد کافور ہو۔ آزما کے دیکھو۔ ہر جگہ بکتی ہے۔

©

جل جانے سے جو چھالے پڑ جاتے ہیں نہایت خطرناک ہیں چھپر لیکے بام خاکستر ان پر لگانا کافی مرہم ہی ایک ہی دفعہ فائدہ ہوتا ہی آزما کے دیکھو ہر جگہ بکتا ہی۔

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
معزز انگریزوں ۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں ۔ ناموروں اکٹروں ۔ والیان ریاست اور
ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق
فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ۔
ضعف بصارت ۔ تاریکی چشم ۔ دھند ۔ جالا ۔ ککروال ۔ غبار ۔ پھولا ۔ سبل ۔ سرخی ۔ ابتدائی
موتیا بند ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور دیگر آنکھوں کے مریض ہزار
اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک
کی حاجت نہیں رہتی ہے بچپن سے لیکر بڑھاپے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے
کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائیں ۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے
مبلغ دو روپے ۔ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپے ۔ خالص میرہ
فی ماشہ مبلغ بیس روپے ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ۔
درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں ۔ نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے
اشتہاروں سے بچنا چاہیے ۔
المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی اسنادات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے ۔ تو اسکو
مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا ۔ جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کیلیے مارچ ۱۹۰۱ سے جمع کیا گیا ہے

مولانا حالی کی جدید نظم پر ایک نظر

حضرت اودھ پنچ۔

۹ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کے پیسہ اخبار لاہور میں مولانا حالی پانی پتی کی اوس جدید نظم کا ایک حصہ چھپا ہے جو مولانا نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے جلسے میں بمقام دہلی پڑھی تھی۔ پیسہ اخبار کے اڈیٹر صاحب جنکو میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں وہ اس بات کو خیال فرمالیں کہ اودھ پنچ نے نظم کے انتخاب پر پیشتر یہ اعتراض کیا کہ ایسا انتخاب اور بہتات پر پہوائی نہیں کیا تھا۔ وہ انصاف فرمائیں کہ مولانا حالی جنکو آپ اپنے خیال میں شعرا کا سرتاج قرار دیتے ہیں اور جنکی نظم حضرت اڈیٹر نے فخر کے ساتھ درج فرمایا ہے اوس نظم کا کیا حال ہے۔ وہ چلائے کے شعر سمجھ جائیں اور نظم الون کی طرح پریشان ہو۔ اسلئے کیا گیا کہ اب آپ غور کے ساتھ ملاحظہ کیجیے گر انصاف شرط ہے۔

پہلے بند کا پہلا شعر ؎

"دوستو! انکار اگر تمکو ہدایت کا نہیں
عالم اسباب ہے دنیا اسے جانو یقین

صرف "یقین" کا استعمال فصحا کے نزدیک ماننے کے ساتھ بہتر ہے۔ اگر حضرت مولانا "مانو یقین" فرمادیتے تو فصاحت کا لطف بڑھ جاتا اور اگر "جانو" ہی کا لفظ پسند تھا تو یوں کہنا بہتر تھا۔ ع۔

عالم اسباب ہے دنیا یہ جانو بالیقین۔ اگر خیر

دوسرا شعر ؎

کاہ سے لیکر تک ذرہ سے لے تا آفتاب
سب کے ہے جکڑے ہوئے اسباب کی حبل المتین

بندش کسقدر سست ہے۔ اور بجائے "لیکر" فرمانے کے صرف "سے" یہ ترکیب تو مولانا حالی سے اوستاد کے لیے کچھ موزون نہیں کاش یوں فرماتے۔ ع۔

کاہ سے تا کوہ اور ذرہ سے تا مہر منیر

تیسرا شعر ؎

اک مرتبہ سلسلہ پاؤگے وان اسباب کا
دشت میں پتا کھڑکتا تم اگر دیکھو کہین

اس شعر کے دوسرے مصرع میں غلطی اور وہ بندھا ہے جسمین کچھ شک نہیں رہی کہ مولانا حالی سے صریحی دھوکا ہوا "کھڑکتے" کو لوگ سنتے ہیں۔ دیکھتے نہیں۔ کھڑک آواز ہے حرکت نہیں ہے یون فرمانا چاہیے تھا۔ ع۔

دشت میں پتا کھڑکتا تم اگر سنلو کہین۔

یا یون فرماتے۔ ع۔

دشت میں پتے کو ہلتا تم اگر دیکھو کہین

چوتھا شعر ؎۔

یون ہوا چاہے تو سے اسباب کی تاثیر بھی۔
لیکن اوس قیوم بے ہمتا کی یہ عادت نہین

"اسباب کی تاثیر" نہیں ہے بلکہ تاثیر کے اسباب ہیں۔ اگر حضرت مولانا کا یہی مصرع رہے تو ترکیب کی کایا پلٹ سے مطلب بھی ہاتھ سے جاتا رہا۔ لامحالہ مصرع کو یون ہونا چاہیے۔ ع۔

یون خدا چاہے تو سے تاثیر کے اسباب بھی

چھٹا شعر ؎۔

ہے یہ وہ قانون محکم مالک مختار کا
جو کہ سطح خاک سے نافذ ہے تا چرخ برین

حضرت مولانا نے قانون الٰہی کے نفاذ کی ہیئت الٹی بیان فرمائی ہے گو یہ بے ادبی ہے یہ ظاہر ہے کہ پروردگار کا مقام بالا ہے۔ اور قانون قدرت کا نفاذ بھی عالم بالا سے ہوا ہے۔ پھر "سطح خاک سے تا چرخ برین" نافذ نہ کہنا چاہیے تھا بلکہ چرخ برین سے تا سطح خاک نافذ کہنا چاہیے تھا۔ اس صورت میں مصرع کو یون ہونا چاہیے۔ ع۔

جو کہ اوج چرخ سے نافذ ہے تا سطح زمین

آٹھوان شعر ؎

جان لیتے ہین کہ آمد ہے خزان کی باغ مین۔
ٹہنیون سے خود بخود جب پتیان جھڑنے لگین

پہلے مصرع میں "جان لیتے ہین"، دوسرے مصرع میں "جب پتیان جھڑنے لگین"۔ بول چال میں تو یون ہے۔ جب پتیان جھڑنے لگین تب جان لیا۔ یا یون "جب پتیان جھڑنے لگتی ہین تب جان لیتے ہین"۔ بہرحال مصرع اولی کو یون ہونا چاہیے۔ ع۔

ہو گیا ظاہر کہ آمد ہے خزان کی باغ مین

یا یون۔ ع۔

"کھل گیا اور نیز کہ آمد ہے خزان کی باغ مین"

یا یون۔ ع۔

عقل یہ سمجھی کہ آمد ہے خزان کی باغ مین

یا یون۔ ع۔

فہم یون سمجھا کہ آمد ہے خزان کی باغ مین"

کسی نہ کسی ترکیب سے نقص کو رفع کرنا چاہیے۔

نوان شعر ؎

بسکہ ہے اونکو قوانین الٰہی پر وثوق
اسلیئے رکھتے ہین اپنی پیش گوئی کا یقین

"پیشگوئی" ترکیباً غلط نہو مگر بول چال میں جو محاورہ ہے وہ "پیشینگوئی" ہے اس سبب سے "پیشگوئی" کا لفظ دیکھنے میں آنکھون کو کھٹکتا ہے اور سننے میں کانون کو گران معلوم ہوتا ہے۔ اس تخفیف سے عجز طبیعت کا اظہار کیا ضرور تھا۔ مولانا یون فرمادیتے۔ ع۔

اسلیے رکھتے ہین پیشینگوئیون کا وہ یقین۔

دوسرے بند کا دوسرا شعر ؎

رہین روان تیراک سب الخ

"تیراک" کے تے سے شناور کے معنی میں غلط ہے۔ حضرت مولانا کسی اوستاد سخنور کے یہان اسکی مثال نہ پائینگے۔ شناور کے معنی میں "پیراک" ہے۔ "پیرنا" سے آشنائی کے معنی میں ہے۔ اور "تیر" تلا سے جاقو اور چھری وغیرہ کا تیز تا کہ ہے گڑی اور بعیر بلون کے گوشت وغیرہ میں۔ اگر حضرت مولانا کو کچھ شک ہو تو خود تحقیق فرمالیں۔

چوتھا شعر ؎ اور اپنے اپنے جوہر ہین جہان دکھلا رہے
یہ دکھاتے پھرتے ہین جوہر سلف کے جابجا

مولانا حالی خود ہی ملاحظہ فرمائیں ہم کیا کہیں۔ مطلب یہ کہ اور لوگ جہان اپنے جوہر دکھلاتے ہین وہان یہ یعنی مسلمان سلف کے جوہر دکھاتے ہین۔ مگر بجائے "وہان" کے "جابجا" حضرت مولانا نے فرمایا ہے۔ اگر ردیف کے واسطے "جابجا" ہی کی ضرورت تھی تو مصرع اولی میں "جہان" کا لفظ فرمانا کیا ضرور تھا بلکہ یون ہونا چاہیے تھا۔ ع۔

اور اپنے اپنے جوہر ہین دکھاتے ہر طرف

ہم نے ترکیبون کی اولٹ پھیر کو جو حضرت مولانا کی اس نظم میں بکثرت ہی اور جس نے نظم کو پست کر دیا ہے۔ نہین ظاہر کیا ہے۔ اگر مجبوری آپڑے تو خیر۔ نہ یہ خواہ نخواہ اسکی بھرمار کردیجائے۔ مشق جسقدر بڑھے اوسی قدر ترکیب اور بندش کو بھی سلجھی ہوئی ہونا چاہیے نہ کہ الجھی ہوئی۔ فقط۔

باقی اور کبھی۔ بشرط فرصت۔

راقم۔ ایک نظر باز۔

جاکے دربار عجب لطف اٹھائے ہم نے
سردی بھی کھائی بہت دھکے بھی کھائے ہم نے

پیارے پنچ۔

دربار دہلی کی دھوم دھام سنکر بندہ کو بھی شوق شرکت چرایا۔ ٹکٹ کلکٹر سے لیکر کلکٹر ضلع کمشنر قسمت اور گورنر صوبہ سبکی خوشامد کی ہاتھ جوڑے شہنشاہ معظم کی بیماری کے زمانہ میں دس بیس روپیہ خیرات بھی کیا مگر درباریون کی فہرست میں نام داخل نہونا تھا نہ ہوا چند روز بعد معلوم ہوا کہ تماشبیون میں گذر ممکن ہے اوسکی فکرین شروع ہوئین معلوم نہین کس کسکو عرضیان بھیجین خدا جانے کس کس افسر سے سفارش کرائی خدا خدا کرکے منظوری آئی اور حکم ملا کہ ۲۰ دسمبر کو

پھر جانے کے حالات درج
اور جس بڑے مزہ والی
کھانسی معدوم ہو گئی۔
اور ہوا زندگی میں فوری
صحت ہوئی اور بچون کی

دونوں کی پکڑ

کھانسی بیماری
نہیں ہی مقدمہ
اس سی معلوم ہوتا
ہے
مین ورم ہی اس سی
ذات الریہ پیدا ہوتا
ہی اس ورم سی
علاج زکام
کھانسی کی ابتدا
مین چیمبرلین کی دوا
استعمال کرنا بہت بہتر
صحت اور
بخشتا ہی ہر جگہ
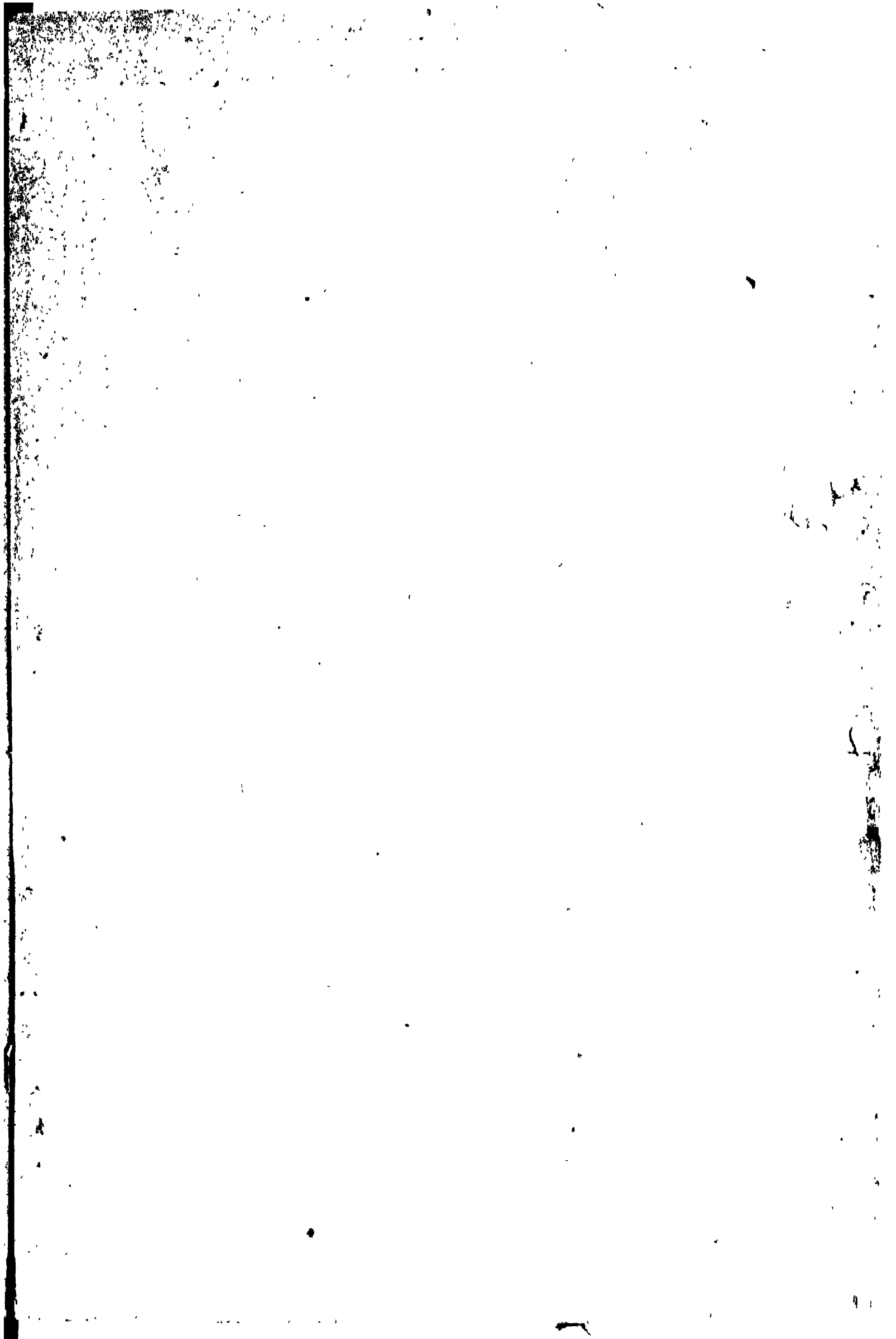
بھلا آپ بتاوین تو سہی کہ سوانح عمری مان خاصکر از جانب داغ کیا بھُس ملا یا گیا جسپر آپ اتنا جہ اغ معہ آتش جہنم زیر پا ہوگئے - البتہ قطعہ ہدایتی مندرجہ سوانح عمری مین ایک شعر سخن گسترانہ طور پر چاپید خا ہوے ہین وے قابل ملال نہین ہو سکت سچ تو یہ ہی کہ داغ اپنے وقت کا داغ ہے بڑا حلیم منکسر نواب شوکت محل سے زیادہ فروتن - ورنہ علم قسم دُسرا ہوتا تو آپکے کب کا الجھ پڑتا اور بتیا لگا قسم ہم تو آپ اشخاص کے رنگ ڈھنگ وطور طاعینی ملاحظہ کرکے کو جیا (کان کی لو) اوسیٹھی کرین تحت بن تحت کون اپنی منی خضاب کرلوے - ایسی تیسی مین گئی زبانزانی چولہے مان گئی شاعری کون بھڑن کا چھتہ چھیڑے جو نیش زنی کا دُکھ اوٹھاوے - لکھنؤ کے حضرات سے عذر اپچاوے احسن مارہروی بہت درست رقم فرماین کہ الحمد للہ مین لکھنؤ کا نہین ہون - ولیکن افسوس ہے کہ نواب شوکت محل اپنے پوتے پر اکثر وندان مبارک کچکچاتے ہین اور تخلیہ مین بے نہایت شکایت فرماتی ہین کہ اس ہمانقبت اندیش کے کارن تمام گذشتہ اسرار مخفیہ واشگاف ہوے جات ہین کہین ایسا نہ ہو کہ دوسرا برخوردار دادی کی سوانح عمری لکھنے کا قصد کرے -

خیر جناب یہ تو جملہ معترضہ تھا اب ہم استفسار فرمادت ہین کہ داغ کے اس مطلع مین سے

خار حسرت بیان سے نکلا + دل کا کانٹا زبان سے نکلا

دل کے کانٹے پر آپ زیرا کسواسطے معترض ہین - کیا یہ مطلب ہی کہ دل کی پھانس سبھون نے باندھی کانٹا کسی نے نہین باندھا - افسوس آپ بڑے ہوشیار بنت ہین مگر سخن فہمی وادا فہمی کی خیر سلا ہے اتنا نہین سمجھت کہ کانٹا بسبب گاودم ہونے کے ذرا مشکل سے بندہ سکت ہی اس لیے کسی نے نہ باندھا - پھانس سیدھی سپاٹ جلدی بندہ جات ہے - ورا ے ازین جبکہ مطلع مین نکلنا ردیف ٹھہری تو نکلنے کا ثبوت سواے کانٹے کے اور کیسے ہوتا زیرا کہ پھانس بڑی مشکل سے نکلت ہو رہا کانٹا یہ ہاتھ بھر کا موٹا جلدی نکل جات ہی لہذا بجاے پھانس کے کانٹا اوے تھا - ماسواے ازین شاہ ظفر بھی فرماتین ہین - سے

خار حسرت قریب دلمین کھٹکتا جائیگا + مرغ بسمل کیطرح لاشہ پھڑکتا جائیگا

پھر داغ کون کھُس ملاٹین یہ ثبوت کافی ہی - اور اگر آپ کسی طرح نہ مانین تو سنیہ نواب شوکت محل اس مطلع کو اسطرح درست فرماتی ہین - سے

پیخ حسرت بیان سے نکلی + پھانس دل کی زبان سے نکلی

اب تو کیل کانٹا مطلع کا درست ہوگیا -

آپ علم قسم گنگا جی کی قسم براے مستقبل اپنی قلم روانی کو روکدین احسن بیہودہ غصہ سے بھوکدین نواب شوکت محل سے ہم بہت انفعال اوٹھاوت ہین بن تحق عیش مخلد مان خلل واقع ہوت ہے - فقط

راقم فیاذ - گھنگھر لال - بقلم - نیرنگ خستہ جگر -

خطاب سے محروم

کنکو ے موں ے کے انگلیون مین پھاڑ پھیر ڈالے - سید سے چپکا کے لٹکا دیے - اکثر ایسا معلوم ہوتا تھا کسی سٹری کا گریبان ہے - یہ تو سب کچھ ہوا پادری دیسٹ صاحب نے اسکول کے لڑکون کو مٹھائی بانٹی کالج کے میدان مین ہیرخ پو جا کھڑا کیا - ہاتھی گھوڑے گھومے - مداری آسے - ہندرکا ناچ ہوا وہ کھا گمس ہولی کہ اصل تو یہ ہے دہلی کے دربار مین بھی نہ ہوئی ہوگی -

اسکول کے ایک ملازم مولوی شاعر صاحب کو جو ٹپخ ہمی چھوٹی تو چند شعر مبارکباد کے چرخ پو جے پہ بیٹھے بیٹھے آنھون نے نظم کرڈالے وہ ہدیہ ناظرین ہین - سلیقہ سخن فہمی شرط ہے - وہو ہذا

مبارک مبارک مبارک مبارک
جناب شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم
یہہ اوس شہ کا ہے جلسہ تاج پوشی
یہہ وہ دن خوشی کا ہے اہل جہان کو
کہ شچہین مسلمان و ہندو وغیرہ
چلو چلے دیکھو مٹھائی اوڑا ڈ
کرکٹ کی بکھٹ پیٹ مسرت کی تالی
رہین سب بکری بندر تماشے دکھاتے
مداری کی لوچنی کی پہرتی صدا سے
رہین شاد عقندار اور منیجر مجلس
شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کا سایہ

خوشی کا یہ جلسہ مبارک مبارک
شہنشاہ شاہا مبارک مبارک
جو منصب ہے اعلیٰ مبارک مبارک
تھی جسکی تمنا مبارک مبارک
بہم سب ہین یکجا مبارک مبارک
ہے لڑکون مین چرچا مبارک مبارک
ہے فٹ بال کھیلا مبارک مبارک
او چلتے ہین کیا کیا مبارک مبارک
رہین خوش یہ مولا مبارک مبارک
یہ جبتکا ہے جلوہ مبارک مبارک
رہے سب پہ ہر جا مبارک مبارک

خوشی کا یہی وقت ہے اے امیر
برابر کہے جا مبارک مبارک

راقم - ندارد

صحیفہ گھنگھر لال بخدمت شوکت جنگ صاحب

مشفقا حضرت شوکت جنگ صاحب - بعد تبلیغ مراسم بے لطفی آنکہ کیون جناب کیا چشم مروت معلقاً فروبستہ ہوگئی یا صفت رعایت قاطع بطن آپ کے پاس نہین پہنچی کہ ایک یتیم کے پیچھے پڑگئے - وے اعتراض - وے اعتراض بیچارے داغ سیدہ کا بوکھلاے دہن ملا احول ولا قوۃ الا باللہ

©

مردی اور انفلوانزا
بڑا خطرہ یہ ہی کہ ذات الریہ (نمونیا) پیدا ہو جاتا ہی مستقل اگر معقول احتیاط کیجا اور اگر چمبرلین کی کھانسی کی دوا استعمال ہو تو سب خطرات سے حفاظت ہو انفلوانزا مین بہ نسبت اور دواؤن کے اس دوا سے جلد تر فائدہ ہوتا ہی شفا یقینی اور جلد ہوتی ہی - ہر جگہ بکتی ہی -

ہیرے کا سرمہ
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
معزز انگریزوں ـ میڈیکل کالج کے پروفیسروں ـ نامور ڈاکٹروں ـ والیان ریاست اور
ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق
فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ـ
ضعف بصارت ـ تاریکی چشم ـ دھند ـ جالا ـ پڑوال ـ غبار ـ پھولا ـ سبل ـ سرخی ـ ابتدائی
موتیابند ـ پانی جانا ـ خارش وغیرہ ـ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر
اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک
کی حاجت نہیں رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے
کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائیں ـ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے
مبلغ دو روپے ـ ہیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپے ـ خالص ہیرہ
فی ماشہ مبلغ بیس روپے ـ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ ـ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ـ
درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں ـ نقلی و جعلی ہیرے کے سرمہ کے
اشتہاروں سے بچنا چاہیے ـ
المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ـ ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص ہیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو انہی کو
مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا ـ جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ 1901ء میں جمع کیا گیا ہے

جلوۂ داغ

تکملہ

"بظاہر اس مختصر سوانح عمری میں جتنی ضروری اور مفید باتیں تھیں سب آگئیں"

بظاہر اس فقرے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جناب مؤلف کو خود بھی یقین نہیں ہے کہ جتنی باتیں چاہیئے وہ اس کتاب میں موجود نہیں ان دیکھنے کے واسطے یہ بظاہر ضروری باتیں لکھدی گئی ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ بظاہر بھی بہت سی باتیں چھوڑ دی گئیں اور جہاں پوچھ کر مؤلف نے پردہ ڈالاہی - اور جو کچھ لکھا ہے وہ ستائش و مدح سے زیادہ نہین ہے -

۱ - شوکت محل کا خاندانی نسب نامہ نہین لکھا گیا - یہ ایک ضروری فروگذاشت ہے -

۲ - یہ نہین بیان کیا گیا کہ داغ اپنے باپ کے گھر مین پیدا ہوے تھے یا مان کے گھر مین -

۳ - مؤلف نے بالکل خاموشی اختیار کی ہے کہ جب داغ صاحب تولد ہوے تو شمس الدین خانصاحب کی محبت و الفت اپنے صاحبزادے کے ساتھ کیسی رہی -

۴ - صاف طور پر مؤلف نے یہ نہین لکھا کہ قلعہ مین داخلہ کے قبل شوکت محل کس زمانہ مین رامپور گئی تھین اور مرزا داغ کی تعلیم رامپور مین کس وقت ہوئی تھی -

۵ - مرزا صاحب کی تعلیم کے بارہ مین کوئی بات دلنشین نہین لکھی گئی کہ فارسی مین کہانتک تعلیم حاصل کی اور مرزا صاحب کو کس درجہ کا تعلیم یافتہ سمجھا جائے -

۶ - شاعری کے متعلق استاد ذوق کی کوئی اصلاح نہین دکھلائی گئی -

۷ - مرزا صاحب کی اولاد کا کچھ ذکر نہین ہے -

۸ - مرزا صاحب کی اہلیہ کا خاندان نہین بتایا گیا -

۹ - یہ بات مؤلف کو لکھنا چاہیئے تھی کہ علم معانی و بیان و عروض و قافیہ صرف و نحو مین مرزا صاحب کو دخل ہے یا نہین -

۱۰ - لطائف و ظرائف کی سرخی تو قائم کی ہی مگر ایک لطیفہ بھی درج نہین کیا گیا - اسیطرح سب ہیڈنگ اپنے اپنے جگہ پر متن کے محتاج ہین - سرخی کچھ قائم کی گئی ہے - بیان کچھ کیا گیا ہے - لہذا یہ ظاہر بھی مؤلف نے کوئی بات فن سیرت کے متعلق اس کتاب مین نہین لکھی ہے - انکا دعوی غلط ہی

"اب آخر مین ہم حضرت استادی مدظلہ کے متعلق جو ملک کے بزرگون اور لائق مورخون اور تذکرون نے مختلف اوقات مین تھوڑی بہت اپنی اپنی راے لکھی ہے وہ بجنسہ یہان نقل کیجاتی ہے جس کے دیکھنے سے اور پڑھنے سے یہ بات ثابت ہو جائیگی کہ آپ کو نہ صرف آپکے تلامذہ و معتقدین ہی استاد مانتا ہی بلکہ ملک مین عموماً بڑے بڑے اساتذہ اور اہل الراے نے آپکا لوہا مان لیا ہے -"

یہ مؤلف کا خیال ہے ہم اُن اسناد سے جو مؤلف نے ہمارے سامنے پیش کیے ہین یہ بات ابھی ثابت کر دینگے کہ کسی نے اونکو برائے نام اوستاد کو استاد نہین مانا ہی بلکہ ایک خوش بیان شاعر لوگون نے لکھا ہے - لوہا تو مرزا صاحب کے سارے خاندان کا ہم لوگ مانے ہوے ہین - اور کیون نہ مانینگے مرزا صاحب کے احسانات سے سب کی گردنین جھکی ہوئی ہین - سارے جہان مین ایک مرزا صاحب کا دم ہی - ہندو - مسلمان - یورپین سب لوہا مان گئے ہین - اب ذرا مؤلف کی خوش بیانی ملاحظہ فرمایئے -

"ملک کے قابل اور لائق بزرگون اور دوستون کی رائین"

"حضرت غالب جیسے اکل کھرے مزاج کے آدمی کو کون نہین جانتا جس شخص کی مخالفت پر آمادہ ہوگئے پھر عمر بھر اُسے اچھا نہ کہا خواہ وہ اچھی ہی بات کیون نہ کہے - قتیل مرحوم سے ہمیشہ چخ رہی اونکو طرح طرح سے اپنے ظرافت آمیز فقرون سے ہمیشہ برا بھلا کہتے رہے -"

اہل دہلی کو مژدہ ہو کہ میان احسن نے آج اپنے دادا استاد ذوق کی خوشی کے لیے غالب پر بھی چوٹ کر ہی دی - مرزا نوشہ سے خوش مزاج ہنس مکھ ظریف شخص کو جسمین بڑا عنصر مذاق کا تھا اُس کو اکھڑا کہا جاتا ہی اور اوسکے بعد یہ بھی ارشاد ہوتا ہی کہ انھین اسد رنہ کے ضد حسد رشک تھا کہ چاہے کوئی اچھی ہی بات کیون نہ کہو وہ اگر مخالفت پر آمادہ ہوگئے تو پھر عمر بھر اُسے اچھا نہ کہا - اور مثال مین قتیل کے قصے کو پیش کیا ہی - مرزا غالب نہ بد باطن تھے نہ کسی سے بغیر سبب کے الجھتے تھے نہ عمر بھر کسی سے وہ لڑے قتیل کی فارسی کو وہ نہین مانتے تھے (جسطرح آجکل مرزا داغ کی اُردو کو کوئی نہین مانتا ہم) اسیوجہ سے قتیل کے طرفدار مرزا صاحب مرحوم سے الجھا کرتے تھے دوسرا واقعہ برہان قاطع کا تھا اسمین بھی بجز دو ایک اعتراضون کے کل اعتراض مرزا صاحب مرحوم کے صحیح تھے مؤیدین برہان مرزا صاحب سے بگڑ گئے انھون نے بھی جواب ان لوگون کو دیے - یہ علمی جھگڑے تھے سکے سوا مرزا صاحب کا کوئی اکل کھرا پن ذرا بتایئے تو سہی - البتہ نواب شمس الدین خانصاحب سے اور مرزا صاحب سے ضرور جھگڑا رہا مرزا صاحب نواب ضیاء الدین خانصاحب مرحوم کے طرفدار تھے اور کیون نہ ہوتے تاہم کبھی مرزا صاحب نے شمس الدین خانصاحب کی نسبت خلاف تہذیب کوئی کلمہ نہین نکالا - جب ولیم فریزر صاحب رزیڈنٹ دہلی کے واقعہ قتل مین شمس الدین خان اور اونکے ملازم گرفتار ہوے ہین تو مرزا صاحب بہت حسرت کے ساتھ شیخ ناسخ کو تحریر کرتے ہین کہ

کرڈالے فیروز پور جھرکہ سے چونکہ مجھے سالشہ تھا اور مجسٹریٹ شہر سے اتحاد و مراسم ہین اب اونکی گرفتاری پر لوگ کہتے ہین کہ میرے مجسٹریٹ کو ادبھارا - حاشا مین جانتا ہی ہی ہم نہین جانتے ایسے صاف باطن شخص پر ایسا حملہ کیون کیا گیا اور اوسکو بدباطنی کا خطاب کس لیے عطا ہوا - وہ تو ایک صلح کل شخص تھے اور کبھی کسی پر حملہ نہین کرتے تھے اور خوش قسمتی سے لکھنؤ کے بھی نہ تھے -

"سُنا گیا ہے کہ منجملہ اور اشعار کے حضرت اوستاد کے دو چار شعر بھی اکثر پڑھا کرتے تھے اور داد سخن دیتے تھے"

مرزا صاحب پر یہ بہتان لگایا جاتا ہی کہ وہ داغ کے شعر پڑھا کرتے تھے اس لیے کہ غالب کا یہ عام قاعدہ تھا جو شعر اونکے پسند آتا تھا وہ اپنے مکاتبات مین ضرور موقع و محل سے درج کر دیا کرتے تھے - مومن و ذوق کے جو شعر اونکے پسند آئے وہ انھون نے عود ہندی اور اردوے معلی مین بار بار لکھے ہین - ایسے ہی [illegible] اونکے شعر بھی تحریر کیے ہین مگر داغ کا ایک شعر بھی چار شعرون مین سے انھون نے نہین تحریر کیا - حالی [illegible] یادگار غالب [illegible] شعر کی نسبت صرف [illegible] لکھا ہی کہ نواب مرزا خان [illegible] کو مرزا صاحب نے [illegible] صحبت مین پڑھکر تعریف کی تھی مگر اوسمین بھی انھون نے یہ نہین لکھا کہ مین بھی اس صحبت مین شریک تھا - میرے سامنے پڑھا گیا - اس قسم کی باتین شہرت دینے کو مشہور کی گئین ہین اسکے سوا جو [illegible] گلزار داغ کے انتخاب کیے گئے ہین [illegible] مرزا صاحب کا کلام بھی نہین ہین - گلزار داغ مین ہین جیسے کلام مرزا صاحب کے رنگ کا نہین ہے - مکاتب الگ ہی علیحدہ کیئے -

بفرض محال اگر یہ تسلیم بھی کرلین کہ داغ کے دو چار شعر غالب مرحوم پڑھتے تھے تو نتیجہ کیا نکلتا ہے اس سے کمال کا اعتراف تو پایا نہین جاتا - دس بیس شعرون کی پسند استادی کی سند و لوائی ہے - تذکرون کے دیکھنے سے ہمکو معلوم ہوا ہے کہ ناسخ مصحفی اور اساتذہ متقدمین نے اکثر بچون کے شعرون پر وجد کیا ہی مگر اسکے ساتھ ہی وہ لوگ اوستاد نہین مانے گئے ہین - غالب مرحوم کا بقول حالی کے ایک شعر پر وجد داغ کی اوستادی کی تصدیق نہین ہوتی ورنہ بازیچہ - ہُد ہُد وغیرہ بھی اوستاد مانے جاتے کیونکہ غالب ان لوگون کی بہت تعریف کیا کرتے تھے -

اسکے بعد مؤلف نے نواب ضیاء الدین خانصاحب بہادر مرحوم نیر درخشان کا قطعہ درج کیا ہی جو گلزار داغ کی تعریف مین ہی اور لکھا ہی کہ مرزا صاحب کے چچا کو بھی اعتراف کمال تھا - اول تو دیوانون اور کتابون کی تقریظون کو سند مین لانا بڑی عقلمندی ہے بغیر دیکھے بھالے تو قطعات تاریخین اور

پیمبر لین کی کھانسی کی دوائی

تقطیعین لکھی جاتی ہین - اسکے سوا گلزار داغ قابل تعریف بھی ہو صرف چند غزلین جو داغ کی فکر کے نتیجہ مین قابل اصلاح نکلینگی باقی کلام قابل تعریف ہی ہے۔

اور یہ تحریر کرنا کہ ایک بزرگ اپنے چھوٹے اور لائق عزیز کی تعریف یون کرتا ہے - بالکل وہ مثل ہے کہ (زمان نہان مین تیر امتحان) سارے قطعہ مین ایک حرف بھی ایسا نواب صاحب بہادر مرحوم نے نہین تحریر فرمایا ہی جسسے یہ بات ثابت ہو کہ انھون نے داغ کو اپنا عزیز تسلیم کیا ہے - اور سیدھی بات یہ ہی کہ نواب احمد سعید خانصاحب بہادر سے دریافت کر لیا جائے کہ مرزا صاحب کو آپکے خاندان سے کیا تعلق ہے۔

بار بار مؤلف کو ایسی باتون پر اصرار کرنا زیبا نہین ہی۔

جناب امیر مرحوم کے ایک خط کا انتخاب سنداً مؤلف نے درج کیا ہی اسلیے کہ یہ خط ہی ایک ایسی چیز ہے جسکے باعث داغ کی عزت فن شعر سے متعلق کچھ ہو سکتی ہے - جناب امیر مرحوم کا اتنا لکھدینا ہی سندون کی ایک سند ہے - مگر ناظرین بالتمکین خدا منشی صاحب مرحوم کے الفاظ پر غور فرمائین کہ کسطرح وہ راست بازی اور صداقت کو ظاہر فرماتے ہین۔

"میرے پیارے یار تمہارا حضرت داغ سلامت - خدا وہ دن دکھائے کہ آپکے اعزاز کو بڑھائے اور اس فن کو چمکائے - ملک کو آپکی قدر ہو یا نہو - میری نظر مین تو جسقدر ہے اسکو آپکا دل بخوبی جانتا ہوگا - آپ حاسدین کو تاہ اندیش کا کچھ خیال نہ کرین ارباب کمال خصوصاً وہ جس سے زمانہ موافقت کرتا ہی ہمیشہ محسود ہوا کرتے ہین - محسود ہونا سرمایہ ناز و فخر ہے حاسد ہونے سے خدا محفوظ رکھے۔

یاد آوری کا منت پذیر امیر فقیر"

یہ خط مؤلف نے پورا درج نہین کیا مگر اتنا پتہ چل گیا کہ داغ نے منشی صاحب کی خدمت مین عریضہ بھیجا اور لوگون کے اعتراض اور نکتہ چینیون کی نسبت شکایت کی اور منشی صاحب سے التجا کی کہ وہ کچھ تحریر کرین - اسکا جواب جناب امیر مرحوم یون تحریر فرماتے ہین کہ ملک کو تمہاری قدر ہو یا نہو مجھے ضرور ہے - یہ بات زیر تجویز ہے کہ منشی صاحب کیون قدر کرتے تھے - اور کس بات کی کرتے تھے اسکا حال مرزا صاحب کا دل جانتا ہی - جیسا کہ جناب مرحوم اشارہ فرماتے ہین پھر ارشاد فرماتے ہین کہ آپ حاسدین کا خیال نہ کرین - ارباب کمال محسود ہوا کرتے ہین خصوص وہ لوگ جنکے ساتھ زمانہ موافقت کرتا ہی - مطلب یہ ہی کہ آپکے ساتھ زمانہ نے موافقت کی ہے اسواسطے آپکا محسود ہونا لازمی ہے - ارباب کمال کے لفظ کا اشارہ مرزا داغ کی طرف نہین ہی یہ عام اصول ہی اور عام طور پر زبانون پر یونہین مستعمل ہی البتہ زمانہ کے موافقت کی تخصیص مرزا صاحب کے ساتھ کر دی -

لہذا اس خط کے انتخاب سے یہ بات تو ثابت نہین ہوتی کہ منشی صاحب مرحوم مرزا داغ کو اوستاد جہان تصور کرتے تھے۔

اگر منشی صاحب کے وہ خطوط مؤلف دیکھین جو انھون نے اپنے شاگردون کو لکھے ہین اور شعراء ہندوستان کو تحریر کیے ہین تو یقین ہی کہ مؤلف کو معلوم ہو جائیگا کہ منشی صاحب مرحوم کے مزاج مین صلح و آشتی کے سوا دوسری بات نہ تھی - اور بذل و احسان کا عنصر اس افراط سے تھا کہ باوجود کمال فن کے اپنے سے سب کو اچھا تصور کرتے تھے - غرور نخوت تکبر انکے مزاج مین نام کو نہ تھا یہی وجہ ہی کہ تمام ملک نے انکو مان لیا اور آج تک کسی نے بھی زبان انکے مقابلہ پر نہین کھولی۔

اسکے بعد چند تذکرون کا انتخاب مؤلف نے فرمایا ہی جسمین نواب مرزا خان داغ کی تعریف ہی - مگر مؤلف کو یہ یاد نہین رہا کہ تذکرون اور تاریخ قطعات سے سند لینا جائز نہین ہی ورنہ داغ سے زیادہ چھوٹے چھوٹے بچے انھین تذکرہ نویسون کے قلم سے قابل مدح و ستائش ثابت ہو چکے ہین۔

یہ عام قاعدہ ہی کہ جب تذکرہ نویس کسی شاعر کا حال دریافت کرتا ہی تو اسکو ایک خط لکھتا ہی اور استدعا کرتا ہی کہ اپنا کلام اپنا حال بھیجدیجیے - شاعر کو انکسار ہی سے کیا کام تیموریہ شاہی خاندان سے تو سلسلہ قرابت لگاتا ہی اور شاعری مین میر کے سوا کسی کا تلمذ نہین ثابت کرتا اور جملہ علوم و فنون مین خود کو کامل بنا کر اپنا ترجمہ بھیجدیتا ہی تذکرہ نویس بھی بغیر تنقیح و تنقید کے سلسلہ وار لکھتا چلا جاتا ہے - یہ سوانح عمری جب اس رنگ سے لکھوائی گئی تو تذکرون مین مرزا صاحب کو اپنا حال لکھوانا کیا مشکل تھا سیاہ صحیفہ زرین مین جو کچھ لکھا گیا ہی وہ کسکی فکر عالی کا نتیجہ ہے - ان باتون سے ملک پر تو اثر ہوتا نہین ہی - البتہ خوشامدی اور جاہل لوگون کی دلون پر سکہ جمانیکی اچھی ترکیب ہی۔

اب مؤلف سوانح اپنی مدح و ستائش کے بوستان خیال کو ختم کرتے ہین اور ارشاد فرماتے ہین۔

"سوانح عمری کے متعلق جو جو باتین تھین وہ سب ان اجزا مین لکھدی گئین - اور ابھی چونکہ فصیح اللغات کا اصلی و اہم کام باقی ہی اسلیے اس بیان مین اختصار کیا جاتا ہے - جن لوگون نے حضرت استادی کو اپنی خوش قسمتی سے دیکھ لیا ہی وہ ان حالات کو پڑھکر یہ شعر پڑھینگے۔ ع

تو بھولنے کی چیز نہین خوب یاد رکھ -
اے داغ کسطرح تجھے دل سے بھلائین ہم

اور جن مشتاقون کو ابھی یہ موقع نہین ملا ہی انکی خدمت مین یہ اجزا دیکھنے کے لیے پیش کیے جائین گے۔ ع

داغ سا دوسرا نہ پاؤ گے -
گل ہزارون مین ایک صورت کے

اس ہذیان سرائی سے یہ معلوم ہوا کہ جن لوگون نے داغ کی زیارت نہین کی ہی وہ بد قسمت ہین لہذا انکی بدقسمتی مین ترمیم کرنے کی غرض سے یہ کتاب تحریر کی گئی ہے - ہم نہین جانتے کہ زیارت سے لوگون کو کیا فائدہ حاصل ہوگا اس لیے کہ اخلاق حسنہ کا حال تو بخوبی لوگون پر ظاہر ہو گیا ہی - دل و دماغ کی حالت ان اجزاء پریشان کے مطالعہ سے معلوم ہوگی بہت بڑا بد قسمت وہ شخص ہے جسکو آرزو ہے زیارت ہو۔

یہ بات بہت درست ہی کہ داغ سا دوسرا سارے ملک مین نہین ہی - آپ اپنی نظیر ہین - پھول تو ایک صورت کے ہوتے ہین انمین تمیز محال ہی مگر دھتورے کے پھول کو اگر گلاب کے انبار مین رکھدیا جائے تو فوراً پہچان لیا جائیگا۔

الراقم - خاکسار سید علی احسن - احسن مارہروی معلم دفتر استادی حضرت نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی حیدرآباد

۳۱ - دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء

یہ عبارت ہم نے اس غرض سے لکھدی ہی تاکہ ملک کو معلوم ہو جائے کہ داغ کے کس غرض ناز مین بیٹھکر مؤلف نے یہ کتاب تحریر کی ہی اور اس حالت مین امید انصاف کی رکھنا نادانی کی بات ہی۔

مرزا داغ کا قطعہ تاریخی

زندگی کے مرے احسن نے سوانح لکھی عمر کے باغ کا یہ آنکھ سے جلوہ دیکھو
داغ نے مصرع تاریخ کہا برجستہ + جلوہ داغ کا یہ آنکھ سے جلوہ دیکھو

باغ کا جلوہ دیکھنا زبان و محاورے کے خلاف ہی۔

چوتھے مصرع تاریخی مین (یہ) کا لفظ بھرتی ہے (جلوہ داغ کا آنکھ سے جلوہ دیکھو) زبان پر ہی (یہ آنکھ سے) غلط - حرف اشارہ کا محل نہین ہی - فصاحت کے بالکل خلاف ہی۔

(آنکھ سے جلوہ دیکھو) مین آنکھ کا لفظ بھی بیکار ہی اسلیے کہ دیکھنے کا فعل تو آنکھ ہی کا ہی جلوہ داغ کا جلوہ دیکھو صاف زبان ہی (یہ آنکھ) بالکل فضول ہی۔

آخری گزارش

آج اس ریویو سے مینے فرصت پائی اگر زندگی باقی ہی تو ضمیمہ لکھونگا جسکو ملاحظہ فرماکر ناظرین انصاف فرمائینگے کہ داغ نے کس وجہ اہل لکھنؤ کی تقلید کی ہے - اور گلزار داغ آفتاب داغ ماہتاب داغ کی شاعری کا رنگ کیون اسقدر بدلا ہوا ہی اور کیا وجہ ہی کہ مثل گلزار داغ کے اور دیوانون مین اثر و تاثیر و فصاحت کا بالکل درجہ گھٹا ہوا ہے۔

میرے اس ریویو کا جواب اگر کوئی صاحب تحریر کرین تو بہت اچھی بات ہی مگر خیال رہے کہ خوشامد چاپلوسی کو دخل نہ دیا جائے بلکہ جو اعتراضات ہین انکا جواب ہو - اس لیے کہ جو کچھ غلطی مجھسے ہوئی ہوگی اسکی اصلاح مین کر سکونگا اور فوراً عذر پیش کرونگا آخر مین حضرت داغ سے معافی چاہتا ہون اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہی کہ آپکے اگر سوانح عمری کو اس رنگ پر

©
کھانسی بیماری
نہین ہے مقوی ہے
اس سے معلوم ہوتا ہی
ستش اور تجربے
مین ورم ہے اس سے
اکثر ذات الریہ پیدا ہوتا
ہی اس ورم سے بچنے کا
علاج زکام اور کھانسی
کی ابتدا ہی مین چیمبرلین
کی دوا استعمال کرنا ہی
ہمیشہ صحت اور یقینی
صحت بخشتا ہی - ہر جگہ
بکتی ہے

اندور راج

ڈاکٹر کرزن - لو یہ شکر پھانک جاؤ - بڑی طاقت کی چیز ہے -

تجربہ کیا ہو وہ ہرگز اس خیال کا موید نہیں ہو سکتا ہی۔ اس موقع پر بیٹھے آپ کے دو شعر لکھے جاتے ہیں اسکے بعد سلسلۂ کلام شروع ہوگا۔ ؎

دیکھا ہے دیکھنے کی طرح اک جہان کو
گزرا ہے اک زمانہ ہماری نگاہ سے

اس پیچ مضمون کو پڑھنے کے بعد اس شعر کا مضمون مان لینے کے قابل ہی۔ ؎

جو کچھ کہا ہے داغ نے وہ سب مان لیجئے
وہ آزمودہ کار ہے تو گر ولی نہیں

اب ناظرین اس ہذیان کی شرح یا علاج کو ملاحظہ فرمائیں۔ مولف کا یہ منشا ہی کہ استاد صاحب صرف شاعر نہیں ہیں بلکہ وہ ایک تجربہ کار۔ آزمودہ کار دو آدمی ہیں اور ہر قسم کے معاملات ملکی اور مالی میں انکو تجربہ حاصل ہو مثل ایک حکیم کے انکی رائے کو مان لینا چاہیئے اور دو شعر بھی استاد کے درج کر دیے ہیں لیکن آج تک ملک کو یہ بات نہیں معلوم ہوئی کہ سوا ے غزل کہنے کے داغ صاحب نے کون مسئلہ ملکی و مالی حل کیا ہی۔ رام پور میں جبتک وہ رہے میر آخور رہے نواب خلد آشیان نے کبھی انکو کسی سفارت پر نہیں بھیجا نہ کبھی انکے متعلق کوئی کام تجویز و تفتیش نہیں سپرد فرمایا نہ وہ کبھی مالی کام میں لگائے گئے نہ ان سے پولیٹیکل امور میں رائے لی گئی۔

۲۰ سال تک رام پور کے پائیگاہ میں مرزا صاحب رہے جب سے حیدرآباد آئے یہاں کوئی معاملہ انکے ہاتھوں سے صاف نہیں ہوا نہ کسی پارٹی میں وہ شریک کیے گئے پھر معلوم نہیں کہ انکو کس بات نے اسوقت ابھارا ہی کہ وہ خواہمخواہ خود کو اہل رائے اور اہل حل و عقد تصور کرتے ہیں شاید یہ کتاب ملاحظہ فرما کر حضور نظام عالی مقام ان سے امور ملکی میں مشورہ لینے لگیں اور داغ صاحب اپنے جوہر نامرئی دکھانا شروع کر دیں تو یہ ہوگا۔ پڑے رہنے سے یہ بہتر ہے کہ ریاست کا کام ان سے لیا جائے شاعری تو ہنوز کہ اسوقت حیدرآباد میں اچھے اچھے شاعر موجود ہیں لیکن تجربہ کار آزمودہ کار حکیم کے خیالات میں کیوں دیمک لگے اور بیچو ندی انکو نذر کر جائے۔ اہالی دکن کے ہاتھ ایسا آفاقی حکیم پھر نہیں آئیگا۔

"آپکے دماغ اور آپکی قابلیت کا اندازہ کرکے ایک عہد میں حاکم نے آپکو عہدیدار کرنا چاہا تھا مگر آپنے ان جھگڑوں میں پھنسنا پسند نہیں فرمایا۔"

اس عمر میں تو مرزا صاحب بقول مولف کے آٹھ کے اندر تھے اور شاعری میں مشق فرما رہے تھے معلوم نہیں پوزیشن جنٹلمین سے کس حاکم اور کس وجہ سے ملاقات ہوگئی اور یہ پوزیشن جنٹلمین سے کیونکر انکی دماغی قوت کا اندازہ کر لیا۔ اگر اس یورپین جنٹلمین کا نام لکھ دیا جاتا تو بہت مناسب تھا۔ چونکہ مرزا صاحب کے تعلقات ہر قوم و ملت و مذہب سے ہمیشہ رہے ہیں۔ ملک محمد بہادر کے آغوش ناز میں اسوقت پرورش پا رہے تھے تحصیلداری کی کیا حقیقت تھی۔ اچھا ہوا کہ منظور نہیں فرمایا ورنہ سب جج تک ترقی فرما کر رہ جاتے رکن کی یہ عزت حاصل نہوتی۔

مرزا صاحب کی شوق کی چیزیں

یہ چیزیں مرزا صاحب کے شوق کی ہیں۔ گھوڑے۔ اسلحہ۔ مکان کی آرائش۔ کتاب۔

گھوڑوں سے مرزا صاحب کو قدیم تعلق ہی۔ انسان کی طبیعت کا خاصہ ہی جس چیز سے مانوس ہو جاتا ہی اوسکی محبت بڑھ جاتی ہے عرصہ تک داروغہ اصطبل رہنے کے باعث اب گھوڑے شوق کی چیزوں میں داخل ہیں۔ باوجود سوار نہونے کے چار پانچ گھوڑے بندھے رہتے ہیں۔ اسلحہ کا اسواسطے شوق ہے کہ مرزا صاحب سپاہی زادے ہیں۔

مکان کی آرائش کا شوق داروغہ فراشخانہ ہونے کے وجہ سے ہے۔ اردو فارسی کتابوں کا شوق اگر ہو تو بڑی تعجب کی بات ہی اسلیے کہ داغ صاحب کو کتابوں سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔ مگر ہمنے ایسے لوگ بہت دیکھے ہیں جنکو ایک قسم کا مرض ہوتا ہے چاہے پڑھنا نہ آتا ہو مگر کتب خانہ ضرور جمع کرتے ہیں چنانچہ بھوپال میں ایک صاحب ہیں کہ سیکڑوں کتابیں منگواتے ہیں اور اعلی درجہ کی قیمت دیتے ہیں۔ مگر خیریت سے کبھی ایک ورق بھی انھوں نے نہیں پڑھا نہ دیکھا مرزا صاحب کا بھی شوق اسی قسم کا ہو۔

"رمل جفر نجوم کی کتابوں سے خاص طور پر آپ کو دلچسپی ہو ایک پنڈت نوکر ہیں جو روز آتے ہیں اور انسے بحث رہتی ہے۔"

چونکہ کسی تذکرہ نویسوں نے جناب امیر کی نسبت یہ لکھا ہی کہ جفر نجوم وغیرہ کو منشی صاحب خوب جانتے ہیں اس لیے مولف نے کہا کہ استاد کو بھی آگے بڑھانا چاہیئے اور کسی طرح منشی صاحب سے کم نہ رکھنا چاہیئے۔ لہذا ایک شاخ بڑھا دی گئی واقعی شاعر کے واسطے نجوم کی بڑی ضرورت ہی۔ منشی صاحب نے تو کبھی دعوی نہیں کیا بلکہ اسکا ترک اولی جانا۔ اس سوانح عمری کے پہلے ہم نے کبھی نہیں سنا تھا کہ مرزا صاحب فن نجوم سے بھی واقف ہیں اسکے بعد علم موسیقی کی فضیلت بیان کی گئی ہی اسکا ذکر کر آدھ گھنٹے روز مرزا صاحب گانا بھی سنتے ہیں اور یہ بیان بجا ہی کہ رزقی مرحوم بھی ایسا کرتے تھے اور شاعر کو فرض ہو گیا گانا سنا کرے اور جو کبھی گانا سنے ورنہ شاعر نہوگا۔ خدا جانے مولف کس دماغ کے آدمی ہیں انکا اصل ہی ایک سمجھ میں نہیں آیا۔ اگر شوق رقص و سرود مرزا صاحب کو ہی تو اسکو یوں لکھ سکتے تھے کہ "مرزا صاحب کو گانے کا بھی شوق ہو" اور وہ گانا سننا برا نہیں خیال کرتے خاندانی حیثیت سے انکو تعلق ہی۔ اور لوگوں پر ور پرواہ رکھنے سے کیا فائدہ ملتا ہے۔ جو لوگ گانا نہیں سنتے اور اس فعل کو بہت برا بلکہ الغنا اشد من الزنا جانتے ہیں۔ کیا وہ انسان نہیں ہیں اور انکو آدمیت سے خارج کر دینا چاہیئے۔ یہ عجیب منطق ہے اسکی داد دینا اور تعریف کرنا بھی مشکل ہی۔ اچھی بات بھی جب مولف صاحب کہیں گے تو برے پہلو سے۔

مرزا صاحب کی وضع

"مرزا صاحب کی وضع اور لباس قدیم طریقہ کا ہی گو اس زمانے کے موافق کچھ معمولی ترمیم ہوگئی ہے مثلاً انگرکھے کی جگہ شیروانی یا بجائے قدیم ٹوپیوں کی منصب داری پگڑی یا ترکی ٹوپی مگر بحیثیت مجموعی یہ وضع ایسی نہیں ہے جس پر نئی روشنی کا اطلاق ہو سکے۔"

معلوم نہیں نئی روشنی والے غریب شیروانی کی جگہ مرزائی پہنتے ہیں اور پائجامے کی جگہ جانگیا یا ترکی ٹوپی کی جگہ خدا جانے کیا اوڑھتے ہیں۔ مولف نے جو کچھ لکھا ہو نئی روشنی والے بھی یہی کرتے ہیں اس بیان میں بھی مولف نے قدیم وضع پر نئی روشنی والوں پر اعتراض کر دیا بہرحال اعتراض سے کوئی فور شیر خالی نہیں ہی۔

"موجودہ قد و قامت اور صورت و شکل کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ شباب کے زمانے میں آپ خوشرو اور خوشرنگ قوی جوان ہونگے اس کتاب میں جو فوٹو دیا گیا ہی۔ وہ حال ہی کا ہی۔"

خوشرو اور خوشرنگ تو مرزا صاحب کسی زمانہ میں بھی نہ تھے وہ خود فرماتے ہیں۔ ؎

زمین سے داغ سیہ بخت کوئی ظلمت
جہاں سے حضرت موسیٰ کے ہاتھ نور آیا

ایک جگہ اور ارشاد ہوتا ہے۔

رع

جسے داغ کہتے ہیں دوستو اسی روسیاہ کا نام ہی

البتہ فوٹو جو دیا گیا ہے وہ بہت نورانی ہے یہ مصور کا کمال ہے۔

"شادی"

"۱۵ برس کی عمر میں آپ کی شادی ہوئی۔ حیدرآباد میں تشریف لائے تھے تو آپ کو چودہ سال ہو چکے تھے ۱۳۱۵ھ میں آپ کی اہلیہ نے وفات پائی۔"

واللہ اعلم اس بیان سے کیا مطلب نکالا گیا ہے اور یہ بات
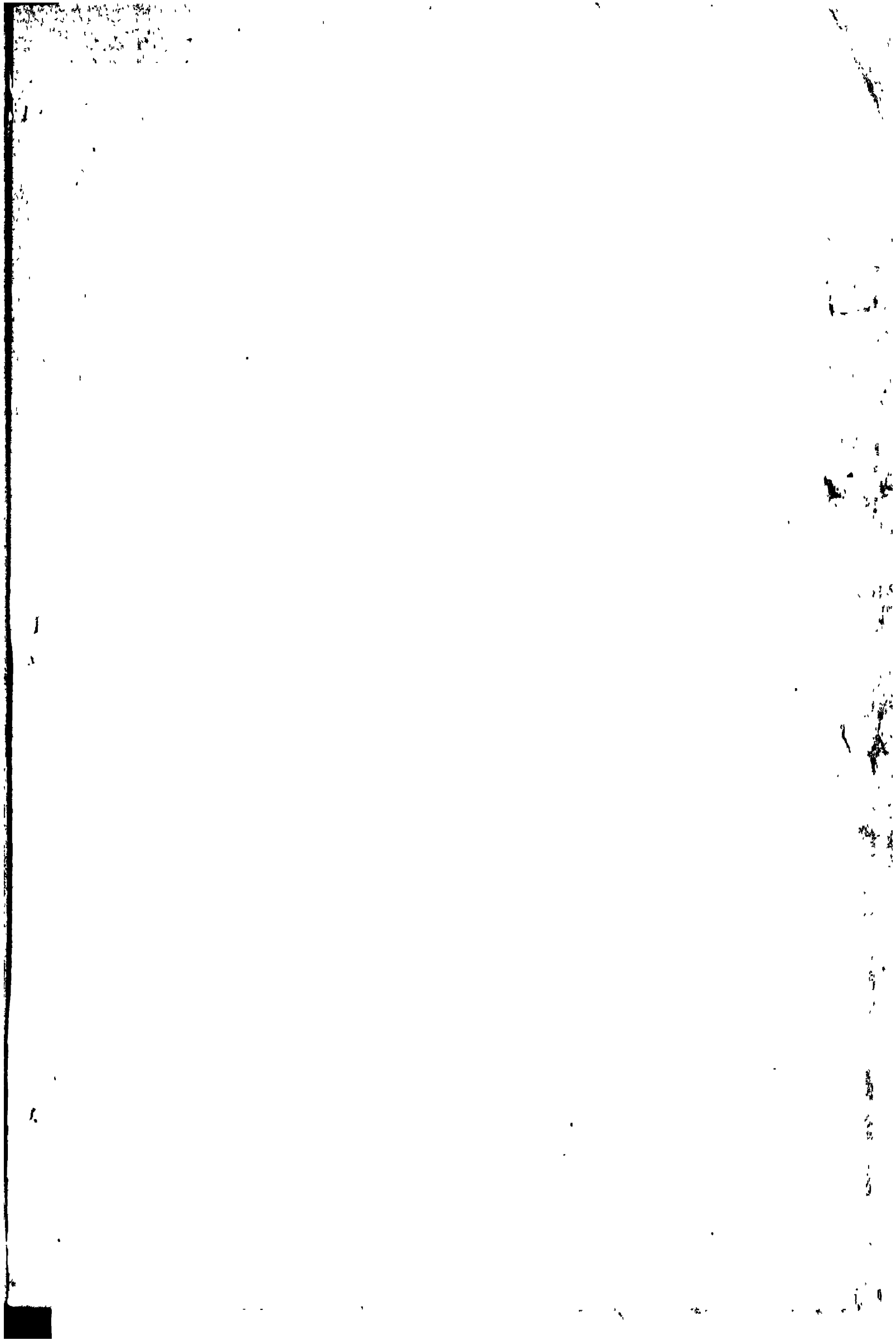
کیون چھپائی گئی کہ اہل خانہ صاحب کس کے خاندان کی تھین اور اُنکے آباو اجداد کون تھے ۔ جب اُنکا ذکر کیا گیا تھا تو یہ بھی ضرور لکھنا چاہیے تھا ۔ والدہ کا کچھ ذکر ہی نہین ۔ بے اصول اور بے ڈھنگے پن سے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے ۔

سفر حج

مرزا صاحب نے منجملہ اور سفرون کے نواب خلد آشیان کے ساتھ سفر حجاز بھی کیا ہے اور چوتھی بار حرمین شریفین زادہا اللہ شرفا و تعظیما سے مشرف ہو کر مناسک حج و زیارت ادا فرمائے ہین ۔ "

اسقدر اور اضافہ کرنا چاہیے تھا کہ بعد واپسی مکہ معظمہ و مدینہ منورہ مرزا صاحب نے سفر کلکتہ منی جان کی زیارت کیواسطے بھی کیا ۔ واقعی ایسے حاجی بہت کم دنیا مین ہونگے جنھون نے بعد توبہ و استغفار اور زیارت حرمین شریفین پر بھی قابل نفرین باتون کو اختیار کیا ہو ۔

پرہیز گاری ،

"امراض لاحقہ کے واسطے ڈاکٹرون نے رائے دی کہ شراب بہت مفید ہوگی مگر آپنے ہرگز منظور نہین فرمایا ڈاکٹری دوا اسی خیال سے استعمال نہین فرماتے ۔ "

یہ بات آج معلوم ہوئی کہ پرہیز گاری صرف شراب کے استعمال نہ کرنے پر منحصر ہے ۔ قمار بازی ۔ عیاشی ۔ غیبت ۔ غضب وغیرہ کیا گناہ کا چاہے انسان مرتکب ہو مگر پرہیز گار رہیگا ہان صرف شراب نوشی نہ کرے یہ فتوی آج بہت اچھا ہاتھ آیا ہے ۔

"یہ عجیب بات ہے کہ باوجود شراب استعمال نہ کرنے کے آپکے کلام مین رندی کا اثر اور کیفیت پائی جاتی ہے جو واقعی پینے والون کی باتون مین ہونا چاہیے ۔ "

شاید مؤلف نے اور ہندوستان کے شعرا کا کلام نہین دیکھا ہے اور اگر دیکھا ہے تو سب کو اُنھون نے شراب خوار تصور کیا ہے اگر وہ ریاض کے کلام کو دیکھتے اور ریاض سے ملتے تو اُنکا یہ تعجب جاتا رہتا کہ باوجود پرہیز گاری اور اتقا کے کیسا رندانہ اور پر تاثیر کلام ہوتا ہے اور لطف یہ ہے کہ ریاض اور حافظ جلیل حسن صاحب جلیل بے انتہا متقی اور پرہیزگار ہین مگر ان لوگون کے کلام جیسا باثر اور پر تاثیر ہوتا ہے وہ بات داغ کو صدہا سال بھی نصیب نہوگی ۔

احباب

"منجملہ اور احباب کے آپ ہمیشہ مولوی عبدالحق صاحب منطقی خیر آبادی مرحوم اور جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی مغفور کے مداح رہے اور ان رفیقون کے انتقال کا واقعی جو صدمہ آپ کو ہوا ہے اسکا اندازہ مشکل ہے " ۔

مولوی عبدالحق صاحب مرحوم شمس العلما اور جناب مرزا صاحب کبھی اتحاد اور دوستی کا برتاو نہین سواے محض اُستادی کی خوشامد ہی لکھا گیا ہے اس لیے کہ داغ مین مولوی صاحب کی دوستی کی قابلیت کسی پہلو سے نہ تھی مولوی صاحب مرحوم سے البتہ جناب منشی صاحب مرحوم سے بہت اخلاق تھا وہ بھی اسوجہ سے کہ منشی صاحب مرحوم علوم و فنون کے ماہر شخص تھے ۔ رہی جناب امیر مرحوم وہ ہر شخص کے دوست تھے اُنکی طبیعت مین اخلاق اور انکسار بھرا ہوا تھا اور ہمیشہ شعرا اور دوسرے لوگون سے اخلاق کا برتاو رکھتے تھے داغ جلال ۔ تسلیم وغیرہ سب ہی کے ساتھ اُنکا برتاو لطف و مدارات کا تھا ۔ مؤلف کا آگے بڑھکر یہ کہنا "کہ زمانہ ہم فنی کے وجہ سے یہ جانتا ہے کہ داغ اور امیر مین مخالفت تھی مگر باہمی ارتباط اور خط و کتابت دیکھنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ منشی صاحب مرحوم مین اور آپ مین یکجہتی تھی جو حقیقی بھائیون مین ہونی چاہیے ۔ " ہم اسکو تسلیم کرتے ہین مگر زمانہ ہرگز منشی صاحب کو مخالف نہین کہتا ہے کہ منشی صاحب نے کبھی مخالفت کے ہان زمانہ منشی صاحب کا ہمعصر یا ہم فن داغ کو نہین سمجھتا اور یہ حق بجانب ہے اسلیے کہ منشی صاحب مرحوم ایک قادر الکلام اور بڑے معرکے کے شاعر تھے داغ کو اُنسے کیا نسبت ہے یکجہتی کے معنی شاید یہی ہونگے کہ دکن مین منشی صاحب کیس مانند کان کے ساتھ مخالفت مرزا صاحب فرما رہے ہین ۔ فصیح اللغات اور یہ سوانح عمری شاہد ہے جسمین کھلی کھلی گالیان منشی صاحب کو دی گئی ہین اور منشی صاحب کو داغ کا شاگرد کیا گیا ہے اور مرزا صاحب بھول گئے کہ جب مشاعرہ مین وہ غلطی کر جاتے تھے اور فن شعر کے خلاف کوئی شعر اُنکی زبان سے نکلتا تھا ۔ اور باکمال حضرت جلال اُنکو ٹوک دیتے تھے تو اسیر اور امیر ہی ایسے شاعر تھے جو فوراً شعر کو درست کر کے پڑھ دیتے تھے اور عیب چھپ جاتا تھا ۔

اسکے بعد ایک قطع منشی صاحب کا ایک مرزا صاحب کا مؤلف نے تحریر کیا ہے جس سے دونون شاعرون کا اتحاد ثابت کیا ہے ۔ ؎ امیر

امیر
کہان ہم اسے امیر اب اور کہان داغ
وہ چلبسے ہو چکے خلد آشیان تک

داغ
اسے داغ ہے دکن سے بہت دور لکھنو
ملتے امیر احمد و سید جلال سے

ناظرین دونون قطعون کو ملاحظہ کرین منشی صاحب قبلہ کا مقطع دیکھکر ناظرین نے سچی اور دلکش تاثیر ملاحظہ فرمائی ہوگی جسمین آورد کا نام نہین ہے اور تاسف کی پوری تصویر کھینچدی ہے مگر مرزا صاحب کا قطع آورد اور تصنع سے خالی نہین ہے اسواسطے کہ منشی صاحب تو رامپور مین تھے لکھنو کی حسرت بیجا کسواسطے تھی اور سید جلال کا نام محض غزل قافیہ پیمائی کیواسطے لایا گیا ورنہ سید جلال پر تو مرزا صاحب نے حملے کیے ہین جیسا اُنکے خطوط مین ناظرین مطالعہ فرما چکے ۔ کیا دوستی و اتحاد اسی کا نام ہے کہ جلال کو جیسے رستم کا خطاب دیا جائے اور اتہام لگایا جائے ۔ غرضکہ صرف ملک کے دکھانے کو داغ صاحب اپنی پاک باطنی ظاہر کرتے ہین ۔ ورنہ دل کا حال خدا پر خوب روشن ہے ۔ اس بیان کے بعد منشی صاحب کی تشریف آوری دکن کی نسبت لکھا ہے کہ داغ کو بڑی خوشی تھی اور ہر وقت مکان کی درستی اور مہمانداری کے فکر مین لگے رہتے تھے ۔ اور جب منشی صاحب نے وفات فرمائی ہے تو بہت صدمہ ہوا اور بڑا غم کیا ۔ مگر وہان کے ضمن واقعات کو مؤلف نے چھوڑ دیا ہے جسکی وجہ سے منشی صاحب مرحوم کو بہت افسوس اُٹھانا پڑا ۔ اگر وہ یہ جانتے کہ ایسا برتاو کیا جائیگا تو شاید داغ کی مہمانداری کو نہ قبول کرتے ۔ ان باتون کو لکھنا ہم پسند نہین کرتے اس لیے کہ منشی صاحب مرحوم اسوقت موجود نہین ہین ۔ فقط

راقم ۔ حکیم برہم ۔

پروفیسر شہباز کے ستم ظریفانہ خیالات

رخصت ساقیہ

ہند سے ہوتی ہین رخصت آج ساقی عورتین
ہون کرورون بھی تو کس مصرف کی باقی عورتین
حسن الو ساقی نہین تو قدر مستی ہو چکی
دختر رز اب مے کشون سے پرستی ہو چکی
مے کے بدلے خون سے لبریز جام دل ہوے
میکدے مین جتنے روشن لمپ تھے سب گل ہوے
ایشیائی وحشتین آئی ہوئی ہین ہر طرف
ظلمتون پر ظلمتین چھائی ہوئی ہین ہر طرف
مے نہین آب بقا بھی چھن جائے تو ہوتا ہے کیا
خضر بھی پیر مغان بنجائے تو ہوتا ہے کیا
اب کہان وہ پھرتیون سے آنے جانے والیان
اب کہان وہ وصل کے پیغام لانے والیان
اب کہان نازون سے وہ بھر بھر کے دینے والیان
اب کہان وہ نقد دل غمزون سے لینے والیان
اب کہان وہ چنچل اور چالاک بالی بھولیان
اب کہان وہ گل فشان ہونٹون پہ پیاری بولیان
اب کہان وہ بگڑی گر شیرین سے گری نہ رنیان
اب کہان بولین ... ... پھرتی سے پھرتی ہرنیان

(C)

کھانسی کی بیماری بہت معمولی نہین ہے

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سینے اور پھیپھڑے مین ورم ہے اسی سے اکثر ذات الریہ پیدا ہو جاتا ہے اس مرض سے بچنے کا علاج زکام اور کھانسی کی ابتدا مین چیمبرلین کی دوا استعمال کرنا ہے ۔ ہمیشہ صحت بخشا ہے اگر استعمال کی گئی ہو

(C)

سردی اور انفلوئنزا سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ ذات الریہ (نمونیا) پیدا ہو جاتا ہے اگر معقول احتیاط کیجائے اور اگر چیمبرلین کی کھانسی کی دوا استعمال ہو تو سب خطرات سے حفاظت ہو انفلوئنزا مین بہ نسبت اور دواؤن کے اس سے جلد تر فائدہ ہوتا ہے ۔ شفا یقینی اور جلد ہوتی ہے ۔ ہر جگہ بکتی ہے ۔

C

پروٹیکشن

انسان کی طبیعت
پر چین کردیتا ہے پھر لین
گھوڑے باہم مین تھوڑی
دیر تک کرکے دانت
کی خال بیگم صرف رکھ کیجائے
اور وہ بھی ایک نئی شعر
صدکا فورہو سانرما کے دیکھو
ہر جگہ ملکتی ہے ۔

C

جل جانے سے چھالے
پڑ جاتے ہین نہایت
خطرناک ہین تیل لین
کا مین باہم ملا کر ان
بالون کا کافی مرہم کو
ایک ہی دفعہ فائدہ
ہوتا ہے آزما کے دیکھو
ہر جگہ بکتا ہے ۔

نئے مہذب (۱)

میم صاحب نے خوب گدا بنایا

آؤ بیٹھین

ارے یہ کیا

اب کہان وہ گرپہ مسکین کی نیلی پیتو نین
اب کہان خون ستہ جیون کے وہ رنگیلی چیتو نین
پونی کٹ چوٹی کمر تک اب کہان آئی ہوئی
اب کہان وہ دل ربا گلگون گھٹا چھائی ہوئی
اب کہان وہ اجلے دانتون کی چمکتی بجلیان
اب کہان بھوری بھنوون کی وہ چمکتی مچھلیان
نے کشتون کی ہرزہ گوئی ہے نہ اب وہ لاف ہے
میکدے کو دیکھئے جا کر تو مطلع صاف ہے
جام کو دیکھو تو گویا ڈبڈبائی آنکھ ہے
یا اثر سے دھوپ کے دیکھنے کو آئی آنکھ ہے
گردن مینا جھکی ہے پر تفکر کا ہے طور
جیل مین سقراط کے گویا تصور کا ہے طور
غرق ہے پیر مغان کی آجکل پونجی ہوئی
ماتم میکش کی خم مین ہے صدا گونجی ہوئی
نے نہین بوتل کے دل مین سوز غم سے آگ ہے
آہ ہے کب زور مین آکر یہ اڑتا کاگ ہے
کب یہ ملر ہے بیر کے جھاگ کا سرپوش ہے
دل امڈ آیا ہے یون سمجھو کہ غم کا جوش ہے
کالون پہ گوردن نہ گوبدن پر ہی یہ کالون کا ظلم
اصل مین دیکھو تو ہے یہ سب مشن والون کا ظلم
تم اسی سے بس سمجھ لو عقل کتنی تیز ہے
گڑ کھلا دو گلگلون سے پرہین پرہیز ہے
کیا سمجھ سے کہتے ہین ہان میکدے باقی رہین
لیکن ان مین عورتین ہرگز نہ یون ساقی رہین
میکدے پر منحصر کیا اور بھی تو فرم ہین
وان بھی تو بازار ناز و عشق اونکے گرم ہین
فائدے کو سڈ کے کیون عام فرماتے نہین
ہر جگہ سے جا کے کیون انکو نکلواتے نہین
ہے اگر کچھ بعض کی بے اعتدالی پر نظر
تو بڑھاؤ دور تک یہ دیدۂ عبرت مگر
عقل مین ہے شک نہین گر شک کرو اس قول مین
کون سی بے اعتدالی ہے نہین جو بول ہے
عورتین بھی ہین وہان ہے بھی وہان مینا بھی ان
مل رہا ہے خاص ادا سے سینے سے سینہ بھی ان
نقص کیا اس رقص جوش افزا مین تم پاتے نہین
یان سے بھی تم عورتون کو کیون نکلواتے نہین

باقی آئندہ

راقم ۔ نشیمن شہباز ۔

(۳) ۲۹-۱-۳

بمبئی بڑودہ و سنٹرل انڈیا ریلوے و راجپوتانہ ریلوے کمپنی ٹھیکہ بنا بر خریدی شہتیر لٹھہ

چونکہ ڈپٹی اسٹور کیپر صاحب راجپوتانہ ریلوے اجمیر کو ایک کمپنی خریدنا سال کے لٹھون کا منظور ہے لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جس کسی کو ٹنڈر لینا منظور ہو وہ درخواست اپنی دفتر صاحب موصوف مین معہ ایک روپیہ قیمت ٹنڈر فارم کے روانہ کرے ۔ ٹنڈر فارم مین شمار و تشریح معہ شرائط ضروری کے موجود ہے ۔ ٹنڈر بتاریخ ۲۰ ۔ فروری سنہ ۱۹۰۳ء کو قبل دوپہر کے دفتر صاحب موصوف مین پہونچ جانی چاہیگر اور کل لٹھہ ۳۱ ۔ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء تک دیدینی ہونگے ۔ ٹھیکہ دارون کو بعد ارسال ٹنڈر معہ زربیعانہ اپنا اسٹاک لٹھون کا معائنہ کرانا ہوگا تب ٹنڈرون پر غور کیا جاوے گا ۔ ٹنڈرون کے لفافہ پر یہ الفاظ انگریزی مین لکھے ۔

Tender for supply of timber logs

اور اوسکے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ بطور زربیعانہ پیوند کرنے یا پر دلیسری کا نوٹ مین روانہ کرنے چاہیے ورنہ ٹنڈر پر کچھ لحاظ نہ کیا جاویگا ۔ اگر پر دلیسری نوٹ روانہ کیا جاویگا تو نام ایجنٹ صاحب ۔ بی بی سی آئی ۔ و راجپوتانہ ریلوے منتقل کیا جاوے ۔ جس کسی کا ٹھیکہ منظور کیا جاوے اور وہ عہدنامہ کمپنی پر ٹکٹ چسپان کرکے دستخط کرنے سے انکار کریگا تو ایک ہزار روپیہ زربیعانہ اوسکا ضبط کیا جاویگا اور جسکا ٹھیکہ منظور ہوگا اوسکا زربیعانہ کمپنی کی تحویل مین بطور ضمانت تا اختتام ٹھیکہ جمع رہیگا اور اگر ٹھیکہ دار لٹھہ مہیا نہ کر سکیگا یا کوئی بدمعاملگی ظہور مین آویگی تو ٹھیکہ کا فوراً منسوخ کرکے زرضمانت ضبط کیا جاویگا ۔ ٹنڈر کھولے جانے کی تاریخ سے ایک ماہ کے اندر بابت منظوری یا بغیر منظوری ٹھیکہ کے اطلاع دیجائیگی ۔ ایجنٹ صاحب کو اختیار ہے کہ بہ نرخ کمی یا بیشی جسکا ٹھیکہ چاہین منظور اور قبول کرین ۔ فقط ۔

Deputy Store Keeper
B. B. & C. I. R.

کتاب وفیات الاخیار

بالفعل جناب مورخ نامی حاجی محمد احسن صاحب حشی بگرامی نے کتاب نایاب موسوم بہ وفیات الاخیار ۔ جسکا حجم بارہ جزو ہے برسون کی محنت و جانفشانی سے اکثر دور دراز سفر کرکے اور جہان نہ پہونچ ہو سکی مختلف ذریعے خط کتابت اور بہت سی کتابون کا انتخاب کرنے کے بعد کمال احتیاط سے مرتب کی ہے جسمین مسلمانون کے حضرات صوفیہ کرام کی تاریخات وفات کے اندراج کا اور اہتمام و التزام کیا ہے ۔

پہلی جدول ۔ باعتبار اسمائے گرامی بترتیب حروف تہجی و رعایت سنہ وفات رکھی گئی ہے ۔

دوسری جدول ۔ باعتبار تاریخ وفات رکھی گئی ہے ۔

تیسری جدول ۔ باعتبار جغرافیہ ہے جس شہر یا قریے مین جتنے بزرگان مندرجہ جدول اول مدفون ہین اونکے نام نامی یکجا تحریر کیے گئے ہین ۔

قیمت صرف بارہ آنہ ۱۲ رکھی گئی ہے اور تاجرون کے ساتھ معقول کمیشن کی رعایت کیجائیگی ۔

منیجر شام اودھ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ ڈاکٹر امیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
معزز انگریزون۔ میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور
ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق
فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔
ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھندہ۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی
موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر
اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چندروز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک
کی حاجت نہین رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اسلیے کم رکھی ہے
کہ خاص وعام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے
مبلغ دو روپے۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپے۔ خالص ممیرہ
فی ماشہ مبلغ بیس روپے۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔
درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔ نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے
اشتہارون سے بچنا چاہیے۔
المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص میرے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے۔ تو اسی کو
مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے

ہمارے شہر مین بھنیرون کا ناچ

ہندمین رفتہ رفتہ حالت اسلام

اطمینان سے رفتار

خطرہ

حالت موجودہ

عالیجاہا

سبب تکلیف دہی ملاحظہ عرضی ہذا میرے خیالات ملی نسبت فیاضی حضور کے ہین جنکو اسوقت بعض لوگ سنکر منصوبات شیخ چلی سے تعبیر کرتے ہین مگر مجکو یقین واثق ہے کہ ادھر میری عرضی ملاحظہ حضور والا مین گزری نہین اودھر میری مطلب برآری مین ذرا بھی تعویق نہوگی کیونکہ شاہ او شہریاروں کا ہمیشہ زمانہ سلف سے یہی قاعدہ رہا ہے کہ کوئی نہ کوئی بات ایسی کر جاتے ہین کہ صفحہ روزگار پر یادگار رہجاتی ہے دربار دہلی مین حضور والا کے کیمپ کی تیاری کی یادگاری بہت ہی تھوڑی دنون تک لوگون کے طون پر رہیگی کیونکہ یہ نانوس خیالی ہمیشہ روشن نہین رہتی لیکن اگر حضور بہ نظر فیض گستری ایک چوب طلائی اپنے اوس خیمہ فلک فرسائی کہ جسمین دربار دہلی مین حضور رونق افزا رہتے مجکو عطا فرما دین گے تو نہ تو اوسکی خوبصورتی مین چندان فرق آویگا اور نہ خدا نخواستہ دوسرے ویسی حضور کے دشمنون کو نا ممکن ہے مگر مجھ غریب کا خاندان مدتون تک بدولت اوسکے پرورش پا کر دعائے ترقی دولت و اقبال مملکت حضور مین مصروف رہیگا اور جو کمبخت مجکو شیخ چلی اسوقت کہ رہے مین اونکے منھ مین بھی خاک پڑجاویگی اور یہ فیاضی حضور والا کی تاریخی یادگار دربار دہلی مین تشریف آوری کی ہوجائیگی۔ اور اگر کسی وجہ سے بسبب میری شومی طالع کے یہ عرضی شرف منظوری حاصل نہ کرسکے تو ریاست کے کسی اخبار مین یہ درخواست مع حکم مناسب حضور شایع کرادیجائے تاکہ میری جرات مثل اوس بڑھیا کے یادگار رہے کہ جو حضرت یوسف کی خریدار چند سوت کی پھینٹیون سے ہوئی تھی اگرچہ حضرت یوسف نہ ملے مگر حضرت کے خریدارون کی فہرست مین آج تک اوسکا نام درج ہے یقینی یہ غلغلہ فیاضی حضور موفور السرور تمامی اخبارات مین ایسا ہوگا کہ دربار دہلی بھی ایسا مشہور نہین ہوا۔ شعر

نماند حاتم طائی ولیک تا بہ ابد * بماند نام بلندش بہ نیکوئی مشہور

مختصر حالات کمترین یہ ہین کہ بعد اوجڑنے دہلی کے شہر لکھنؤ مین وارد ہوا بسر اوقات اسوقت محض کتابت نسخ و نستعلیق و ہر دو خط معکوس جو بوجہ ضعف بصارت و کبر سنی کے بسر اوقات متعلقین کے کافی نہین ہوتی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ شعر

میری تغیر حال پر مت جا ‖ اتفاقات ہین زمانے کے

عرضی
یاد آیگا — عیش رفتہ سے میری زندگی ہو اسطرح ہون ‖ جیسے کوئی پھول کملایا ہوا
کمترین محمد حسین یادگار خاندان شاہی دہلی
متعلقہ سعادت گنج متصل مکان
مورخہ ۲ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء

اودھ پنچ — واقعی آپ چوب کے مستحق ہین۔

مزید صفائی

ہماری میونسپلٹی نے صفائی کا عملہ بڑھا یا ہی ہے یہ کہ جس محلے مین طاعون ہے وہان وہان مزید صفائی ہوگی یون طاعون خود ہی صفائی کیواسطے کیا کم ہے سیلی صفائی کے شوہر مسٹر صفایا تک اس کے قدمون سے لگے ہین مگر جس محکمے کے سپرد خاکروبون کی خدمت ہو اوسکے قبضے مین ہونا سنگلیا خالی از ہم کیسے مطرح دوکان پر جھاڑو دے دل لگی باز نہتے ہین شہر کے کچھ لوگ شہر چھوڑ کے باہر نکلے جاتے ہین - خیر جان بچانے کی غرض سے یا صرف مارے بوکھلاہٹ حسن کم جہان پاک کی کار روائی بہتر ہو سکتی ہے -

انتقال جناب انجم

ہم نے نہایت افسوس کے ساتھ سنا کہ اودھ پنچ کے پرانے نامہ نگار منشی محمد سجاد حسین انجم اہلکار سرکار نظام نے جو دکن سے علیل ہوکے لکھنؤ مین علاج کیواسطے کئی مہینے سے مقیم تھے انتقال فرمایا - مرحوم ابتدا سے دکن پنچ اور منظور جارہ کے نام سے نامہ نگاری کرتے تھے - حیات شیخ چلی اور ناول نشتر و رسالہ کائنات کے مصنف تھے طبیعت مین شوخی اور جودت خداداد تھی مرض الموت تک آپ نے سال نو کا مضمون امسال لکھا تھا جسمین اپنی بیماری کا بھی مذکور کیا تھا - افسوس یہ ہی ایسے ایسے زندہ دل نوعمر بھی موت کے پنجے سے زندہ نہین بچتے خدا غریق رحمت کرے جسطرح اس زندگی مین ہنستے ہنساتے تھے - بعد مردن بھی روح خوش اور مسرور رکھے -

توکل علیہ الطاعون

ارے یار شہر کی کیا پوچھتے ہو مثل مشہور ہی ادھ گنے کو کھیلنے کا بہانہ ایک تو سلامتی سے پہلے ہی سے اگلی پچھلی باتون کو یاد کرکے بزبان حال شہر کہتا تھا -

فراق یار مین دن زندگی کے اپنے بھرتے ہین
سسکتے ہین پڑے عاشق نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین

دوسرے اب طاعون آندھی کیطرح سے موت کا بگل بجا دیا ہے جو ماندہ ہین اونکا بھی دم ترع کرسے زلزلہ راہ فرار اختیار کیے تھے - یہان یہان اطمینان و سکون خاطر سے یکی پیری کے تلے مرنے والے ٹھہرے - اس حیث بیث ایک بولی تین کا م (یعنی بیمار پڑنے میں اول منزل

بچ جانے) سے وحشت کیون نہ کرین -

غرضکہ اب اگر اطمینان ہے تو اسی قدر ہلکا ہمین رہگیا ہے کہ محلون کی تفریق رہگئی ہے - حضرت گنج - سعادت گنج - امین آباد - حسین گنج - مقبول گنج مین بشدت پائی جاتی ہے اور باقی محلے زیر تجویز ہین - رہین بی چینیک وہ تو ہمیشہ سے دو ہی زینے کی عاشق - کاہی اور حلوان کی شائق ہوکو لنکا شکار کھیلنے والی یہ بھی بچون کو بددعا سمجھ کے بسبیاق ہضم کرلے پر ایسی تلی ہین کہ مجلسے قانون خود مردم شماری کی ساری محنت خاک مین ملا دی ہین

ایک قابل دید کتاب

مولوی فیروز الدین صاحب مولف یادگار سعدی و یادگار وکٹوریہ نے دربار دہلی کی ایک ایسی جامع تاریخ مہیا کی ہے کہ غالبا اس کے دیکھ لینے کے بعد پھر اس مضمون سے متعلق کسی دوسری کتاب کی ضرورت نہین رہتی - اسمین دہلی دربار کی مفصل کیفیت کے علاوہ شہنشاہ معظم کے سوانح عمر اور انگلستان کے دربار تاجپوشی کے حالات بھی تمام و کمال معہ ہندی درباروں کے مناظر اور شہنشاہ و شہنشاہ بیگم - لارڈ و لیڈی کرزن - مکینزلا و کچنر وغیرہ معتدد اعیان گورنمنٹ کی تصاویر و نقشہ جات ضروری ایسی عمدگی سے فراہم کیے گئے ہین - کہ شاملین دربار بھی اس سے زیادہ کچھ نہ دیکھ سکے ہونگے - ساتھ ہی تمام ہندوستان و انگلستان کے درباریون خطاب یافتون اور مہمانون کی ایک مکمل فہرست معہ پتہ سکونت دی گئی ہے اور مشہور و ممتاز والیان ریاست مثلاً نظام دکن - میسور - کشمیر - اودیپور - رامپور - سردہنا - بہاولپور - ٹونک - بارودہ - دوجانہ - مالیر کوٹلہ - کپور تھلہ - نابھہ و جھنید وغیرہ کی تصاویر بھی شامل کتاب ہین اور تصاویر سب انگریزی طریق پر خلل فوٹو کے ہاف ٹون قسم کی طیار ہوئی ہین قیمت اعلی ولائتی کاغذ اور عمدہ جلد والی کی دس روپیہ فی نسخہ - اور معمولی کاغذ اور معمولی جلد والی چھ روپیہ فی جلد ہے - اخیر مارچ تک درخواست کرنے والون سے محصول اور خرچہ وی پی بھی نہین لیا جائیگا - شائقین کو منیجر صدائے ہند پریس لاہور سے طلب فرمانی چاہیئے -

اشتہار

بحکم جناب منصف صاحب بہادر اوناؤ

عدالت دیوانی بمقام منصفی اوناؤ -

نمبر مقدمہ ۲۵ سنہ ۱۹۰۳ع

گنگا بخش ولد منوہان دین قوم برہمن پانڈے ساکن موضع

تونان نوکران پرگنہ ہڑہہ تحصیل و ضلع اوناؤ - مدعی

بنام

ٹھو ولد درگا قوم اہیر ساکن موضع رونا پور پرگنہ ہڑہہ حال مقیم شہر بمبئی بمقام سنڈا کورس تاب جی کی باڑی مہا بیر مچھی والے کے طبیلہ مین - مدعا علیہ

دعوی دلاپانے مبلغ سے اصل سود بر آتمسک

اشتہار

بنام للو ولد درگا قوم گوالا ساکن رونا پور پرگنہ ہڑہہ حال مقیم شہر بمبئی بمقام سنڈا کورس تراب جی کی باڑی مہا بیر مچھی والے کے طبیلہ مقدمہ مندرجہ عنوان سمن بنام تمہارے بنا بر تعمیل بمقام شہر بمبئی حسب ہدایت مندرجہ بالا العدالت صاحب جج بہادر خفیفہ شہر بمبئی عدالت ہذا مین بھیجا گیا تھا لیکن بلا تعمیل واپس آیا اب حسب درخواست حسب دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی منجانب مدعی عدالت ہذا مین تسلیم کی گئی جس سے معلوم ہوا کہ تم تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو اور روپوش ہوجاتے ہو لہذا یہ اشتہار بنام تمہارے شائع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۳ع وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً معہ ثبوت کے حاضر عدالت ہو ورنہ تمہاری عدم موجودگی مین فیصلہ مقدمہ کا یکطرفہ کیا جاویگا -

المرقوم ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۳ع - حسیم اللہ خان اہلمد اول

مہر و دستخط حاکم

اشتہار

بحکم جناب منصف صاحب بہادر ضلع اوناؤ -

نمبر مقدمہ ۸ سنہ ۱۹۰۳ع

للو ولد بنسگوپال قوم برہمن ساکن موضع پٹھان پرگنہ ہڑہا ضلع اوناؤ - مدعی

بنام

بدرے ولد کاشی قوم برہمن ساکن پٹھان پرگنہ ہڑہا - مدعا علیہ

دعوی بقدر ... پیشی ٦ مارچ سنہ ۱۹۰۳ع -

مقدمہ مندرجہ عنوان مین سمن بنام بدرے مدعا علیہ عدالت ہذا سے واسطے حاضری عدالت ۲۳ جنوری سنہ ۱۹۰۳ع کو بمقام جج خفیفہ شہر بمبئی بنا بر تعمیل روانہ کیا تھا جو کہ بلا تعمیل واپس آیا اور مدعا علیہ کا پتہ نہین ملا اب بموجب درخواست مدعی مورخہ ۱۴ فروری سنہ ۱۹۰۳ع جو اوس نے اپنے بیان حلفی سے تصدیق کی ہے معلوم ہوا کہ مدعا علیہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے لہذا یہ اشتہار بذریعہ اخبار اودھ پنچ شائع کیا جاتا ہے کہ بتاریخ ۱٦ مارچ سنہ ۱۹۰۳ع کو وقت دس بجے دن کے مدعا علیہ مذکور اصالتاً یا مختارتاً معہ ثبوت کے حاضر عدالت ہو ورنہ بصورت عدم حاضری مین مقدمہ یکطرفہ فیصل ہوگا اور پھر کوئی عذر سماعت نہ کیا جاویگا -

المرقوم ۱۴ فروری سنہ ۱۹۰۳ع لصدق علی اہلمد

مہر و دستخط حاکم -

تازہ سندات | مصنفہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اکزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب | تازہ سندات

معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔

ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپے - میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپے - خالص ہیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپے - مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین - نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ - ضلع گورداسپور (پنجاب)

(۱) جناب پروفیسر صاحب سلام نیاز - میرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجاے کم ہے مین نے آنکھون کی بیماری کے لیے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی - ایک مریض پر تو اس نے جادو کا اثر کیا - اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک سر سے دس سال سے بے نور ہوگئی تھین صرف کسی قدر طاقت بینائی اندھے کے رہ مین موجود رہ گئی تھی - پہنا اور انٹرس کورٹ مین بہت نقصان تھا - اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا - مہربانی کر کے ایک تولہ سرمہ سفید میرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین -

راقم - ڈاکٹر شیخ اسد بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری - ضلع ساگر

(۲) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم - مین نے آپکے میرے کے سرمہ کو تقریبا ۲۰ مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیابند - دھند - پھولا - ناخنہ - آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے سب مریضون پر اسکا استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا

میری راے مین آپکا سرمہ قابل قدر ہے - بذریعہ ڈاکخانجات اور سرکاری شفاخانون کے اسکی فروخت ہونی چاہیے کہ ہر غریب آپکے سرمہ سے مستفید ہو کر آپکو دعاے خیر دیا کرے براہ مہربانی ایک تولہ میرے کا سرمہ سفید اعلی قسم وی - پی پوسٹ بھیجدو

راقم چودھری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب بعد از شکر تسلیم - مزاج شریف آپکے بیان سے بذریعہ ویلیو ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا صاحب کا مفید ثابت ہوا - بلکہ صحت کلی ہوگئی - آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی سکنے چشم - دھند خارش چشم - پڑوال سے کھجلاہٹ - ٹریکوم - شروع کیٹرکٹ (ابتدائی موتیابند) مین بھی مفید ہے بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا - واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدے -

راقم ڈاکٹر ... مقام ... ضلع ... سرحد ملک چین

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو انھی کو مبلغ پانچہزار روپے انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے

حلت زاغ

مولانا اودھ پنچ
السلام علیکم۔ کچھ دنون سے دیکھتا ہون کہ آپکے ہان کوتے کی حلت و حرمت کی بحث چھڑی ہوئی ہے۔ اور بعض وقت یہ بحث اس ہنگامہ آرا طریقے پر ہونے لگتی ہے کہ زاغ قلم کی کاؤن کاؤن سے کان پڑی آواز سنائی نہین دیتی۔ مین نہین سمجھتا اس بیسوی صدی کے روشن آغاز مین اس قسم کے تاریک خیالات کی کیا ضرورت ہو۔ آپکو معلوم ہے کہ بعض ایسی قومین جنکے ہان نباتات خوری گویا مذہبًا فرض اور گوشت خوری مذہبًا ممنوع ہے اب روشن خیالی کیوجہ سے دھڑلے سے نہ فقط مرغی اور بطخ اور فاختہ اور بھیڑین ہی کھاتے ہین بلکہ اوس گوشت سے بھی انھین پرہیز نہین جسکی بنا پر بقر عیدون اکثر خونریزیان واقع ہوتی رہتی ہین۔ پس انکی دیکھا دیکھی وہ محدود دائرہ حلت کا مسلمانون کے لیے کافی نہین۔ ضرور ہے کہ اسمین باقتضاے زمانہ کچھ وسعت پیدا کیجائے تاکہ جبر نقصان یا حسبی العنوان ہوجائے۔ ؎

روشن خیال ہندوؤن کے شوق و ذوق سے
اِس دور مین کہ مرغی اور انڈے کا کال ہے
جی چاہتا ہے دور کے منہ چوم لیجیے
جب مولوی یہ کہتے ہین کوا حلال ہے

غور کرکے دیکھیے تو کوئی نص قطعی کوتے کی حرمت کی نسبت وارد بھی نہین۔ صورۃً اسکو کبوتر اور فاختہ وغیرہ سے بہت مناسبت ہے۔ عجب نہین کہ علماے علم الحیوان نے اسکو جنس کبوتر مین شامل کیا ہو۔ پس اصل اعتبار سے بھی اسکو حلال ہونے کا پورا استحقاق حاصل ہو۔ بڑے ظلم کی بات ہے کہ کبوتر قمری اور فاختہ جیسا معصوم پرند تو حلال کیا جاے اور یہ ظالم ہنگامہ آرا مفسد حقیقہ خوار یامین ہمہ شور و شغب محفوظ رہے۔ پھر یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ خود اپنی قوم مین بہت سے اشخاص ایسے پیدا ہوگئے ہین کہ لحم الخنزیر سے پرہیز نہین۔ شراب سے گریز نہین حالانکہ ان دونون کی حرمت پر نص قطعی وارد ہے۔ پس ایسے آزادون کے تفنن طبع کے لیے علما کو کچھ فکر مناسب ضرور تھی۔ اسی مصلحت سے شاید بعض روشن خیال علمانے ادھر توجہ کی ہے۔ پس انکا شکر گزار ہونا چاہیے نہ گلہ مند۔

اب کوتے کے گوشت کے کچھ فوائد اپنی راے ناقص کے مطابق بیان کرتا ہون۔ کہتے ہین یہ جانور نہایت ہوشیار اور پیش بین ہے چنانچہ وہ نقل مشہور ہے کہ کسی بڈھے کوتے نے اپنے بچے سے جب اڑنے کے قابل ہوا تو کہا کہ بیٹا یہ بات یاد رکھنا کہ جب کوئی آدمی ڈھیلا اٹھانے کو جھکے بس اسیوقت پھرسے اڑجانا۔ بچے نے کہا اور جو ڈھیلا گھر ہی سے لیتا آے۔ باپ نے کہا جب تو اتنا مآل اندیش خود ہی ہے تو پھر تجھے نصیحت کی کیا ضرورت اب جہاں تیرا جی چاہے جا اور مزے کر۔ غرض اس جانور کے گوشت سے مسلمانون مین قومی طور پر پیش بینی اور دور اندیشی کا مادّہ پیدا ہوگا جس سے اس قوم کے افراد بسبیل اکثر محروم ہین۔ دوسرے یہ بھی بطور خاصہ بیان کیا گیا ہے کہ اس جانور کے گوشت سے عمرین دراز ہوتی ہین اور آثار شیب نمایان نہین ہوتے۔ طاعون اور دوسری آفتون نے رشتۂ حیات کو بالکل کمزور کردیا ہے اور ضعف کی وجہ سے نزلہ ہر وقت آمادہ ریزش ہی رہتا ہے۔ ہزار طبیب کوشش کرتے ہین مگر کوئی علاج کارگر نہین ہوتا۔ مین کہتا ہون ہزار طبیبون کے اشتہار ایکطرف اور ایک زاغ نا ہنجار ایک طرف۔ نہ معجون کھا لیجیے نہ ماء الجبن مین اوقات گنوائیے صرف روزانہ دونون وقت زاغ علیہ السلام کو نوش فرمائیے پھر دیکھیے ایک گوشت کسطرح خضاب سے بھی مستغنی کردیتا ہے۔ ماء اللحم سے بھی اور ہر قسم کی اکسیر تاثیر معاجین اور جوہر سے بھی اسکو کیا ہے بڑے سے بڑے زبدۃ الحکماؤن کے مطلب کی پوری روح ہے۔ تیسرے کوتے کو شعراے ہند نے نامہ بر بھی باندھا ہے اس لحاظ سے زاغ خوری سے ممکن ہے قوم مین مادہ سفارت بھی پیدا ہوجاے۔ جسکی اس کثرت اور تعلقات بین الاقوام کے زمانہ مین سخت ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے فوائد ہین جو قوم کے پیشہ ور طبیب اپنی تحقیق اور تجربے کے رو سے تفصیل کے ساتھ بیان کرسکتے ہین۔ الغرض بنابر مصالح چند در چند آیندہ حلت زاغ کی مخالفت موقوف ورنہ علی رغم انف مخالفین مین زغن اور کرگس کی حلت کے فتوے بھی طیار کرا دونگا کہ بمرگش گیر تا بہ تپ راضی بشود کی مثل صادق آے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

راقم مصلحت اندیش۔

ضمیمۂ داغ داغ

"تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم"

خدا جانے وہ کونسی گھڑی تھی جب مجھے جلوۂ داغ پر ریویو کا خیال ہوا تھا۔ ایک دفتر کا دفتر لکھ ڈالا اور ابھی قصہ ناتمام ہے اور یہ بھی سچ ہے کہ اسکی ہر بات کی اصلاح اصول کے موافق مین نے کردی ہے مگر اساتذۂ فن شعر کی پاک روحین اپنی روحانی تعلقات و تصرفات میرے وجدان سے نہین اٹھاتی ہین اور اون فرشتہ خصلت برگزیدۂ خدا بزرگون ہی کا یہ احسان ہے کہ ایک گمنامی مین بسر کرنے والا مشہور زمانہ شاعر بلکہ شاعرگر کے خیالات کی اصلاح کررہا ہے اور ملک کے گوشے گوشے سے آفرین کی صدائین آرہی ہین کوئی مجھے ضعیف الاعتقادی کیون نہ کہے مگر مین یہ کہونگا کہ جناب فصیح الملک کی سوانح عمری پر جو کچھ لکھا گیا ہے یہ انھین بزرگون کا فیض تصرف ہے جب جلوۂ داغ کو مین دیکھتا ہون تو دل پر برچھی لگتی ہے اور آنکھون کے سامنے اندھیرا ہوجاتا ہے۔ نعوذ باللہ افسوس دنیا مین ایسے لوگ بھی موجود ہین جو اپنی نیک نامی اور شہرت کی دھن مین سلف پر حرف گیری کرتا اور اونکے صاف ستھرے خیالات کو نکتہ چینی کی نظر سے دیکھنا عبادت جانتے ہین۔ وہ یہ نہین خیال کرتے کہ جب انھین کا دامن کمال گرد آلود ہوگا تو اونکی تقلید کرنے والا اپنے خس و خاشاک کو کیونکر گلہاے چمن بنا سکتا ہے۔

جناب داغ کو جلوۂ داغ لکھواتے وقت یہ خیال بھی نہ گزرا ہوگا کہ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ۔ حضرت بیدل میر تقی میر۔ سودا۔ حضرت میر درد۔ جناب ذوق مومن۔ حضرت غالب۔ آتش۔ ناسخ۔ اسیر۔ دبیر۔ انیس۔ منیر۔ امیر۔ پر جو اعتراضات مین لکھوانے بیٹھا ہون انکا جواب بھی کوئی دیگا۔ انسان کو کبھی ایسا خیال نہ کرنا چاہیے۔ ؎

خطاے بزرگان گرفتن خطا ست

چیمبرلین کی کھانسی کی دوا

نزلہ کیوجہ سے ہر طرح کی کھانسی بحراش حنجرہ اور سرسراہٹ اور حنجرہ کی تمام پیچیدہ شکایتون مین تیر بہدف دوا ہے خوش ذائقہ ہے۔ اس سے صحت یقینی ہوتی ہے۔ یہان کی آب و ہوا مین یہ خطرہ کی بات ہے کہ اگر صحت تمام مین غفلت کیجائے تو بہت جلد ترقی کرکے دق ہوجاتا ہے پہلے ایسی بیماریون کے بہت سے امراض انکے ذریعہ سے واقع ہوچکے ہین جب تمام سیدا ہو چیمبرلین کی کھانسی کی دوا فورًا استعمال کیجائے مرض کی ترقی روک دی۔ چیمبرلین کی کھانسی کی دوا مین کوئی مضر جز شامل نہین بچون کے لیے جو الٹی نک کو نہایت آسانی اور اطمینان کیساتھ دیجاسکتی ہے۔ ہر حال مین تیر بہدف اور بہتر ہے۔ بس ایک بوتل آج ہی خرید کر دو قیمت درو ۵ سبے اور چھوٹی بہتر ہین چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر یوسف خانصاحب کی دوکان مین جو مقام نظیر آباد ہے چیمبرلین کے سب دوا اوکا ذخیرہ ہے۔

CHAMBERLAIN'S COUGH REMEDY
Coughs Colds CROUP.
SORE THROAT
[illegible]
THROAT and LUNGS

تو [illegible] توقع پر لوگ کسی اہل کمال نے مرزا داغ کے ساتھ کوئی برائی بھی نہین کی مین باوجود استقدر شور و شر کے جو مرزا داغ کی طرف سے ظاہر ہوا اور ہو رہا ہی حافظ جلیل حسین صاحب جلیل کے اخلاق و تہذیب نے یہ گوارا نہین کیا کہ اپنے تصنیف مین لکھنؤ والون کی غزلون کے تو شعر لکھین اور داغ کو چھوڑ دین۔

جناب مرزا داغ کا بھی ایک مطلع تحریر کر دیا اور وہ بھی غلط مطلع لکھا تا کہ ارباب نظر کو موقع اعتراض کا نہ ملے اور جناب جلیل کی سند کو مسلم سمجھکر کوئی چون و چرا نہ کرے مگر ہم قادر الکلام حضرت جلیل سے بہ ادب گذارش کرینگے کہ آپ کا کسی غلط شعر کو صحیح نہ بنا دینا نامناسب ہے۔ گو آپنے زبان سے کچھ نہین فرمایا ہے مگر لکھ دینا بھی جلوہ یہی بتاتا ہے کہ آپنے داغ کی [illegible] ساری غزل سے یہ مطلع انتخاب فرماکر لکھا ہی ؎

ہر ادا مستانہ سر سے پاؤن تک چھائی ہوئی
اُف تری کافر جوانی جوش پر آئی ہوئی

بندش اور ترکیب الفاظ کو دیکھکر ہر شخص لوٹ جاتا ہے۔ واہ کیا معشوق کی تصویر مرزا صاحب نے کھینچ دی ہے یہ داغ ہی کا حصہ ہے مگر ناواقف لوگ مطلع کے عیب پر نظر نہین کرتے۔ ادا چھانا۔ غمزہ چھانا۔ عشوہ چھانا۔ ناز چھانا۔ کسی ملک کی زبان پر نہین ہے۔ دہلی اور لکھنؤ مین تو قطعًا نہین بولتے نہ مرزا داغ صاحب کسی لغت سے سند لیسکتے ہین بادل گھٹا کے ساتھ تو استعمال بیشک ہی مگر ادا و ناز کے ساتھ اس لفظ کا استعمال ہمنے نہین دیکھا اور اسی غلطی کی وجہ سے دامن گلچین کے انتخاب سے یہ مطلع نکال دیا گیا تھا۔ قدیم شعرا نے بھی ایسا نہین کہا ہی۔ اب فرمایئے ایک غلط مطلع کو تحریر فرماکر آپنے کیسا الجھن مین ڈالا ہی مگر لکھنؤ والون کی طرف سے رشک و حسد کا خیال اب بھی داغ صاحب کے دل سے نہین نکلا۔

جب مین سوانح عمری پر ریویو کر چکا تو مجھے اپنے وعدون کا خیال آیا کہ مین نے ملک سے چند وعدے اور بھی کیے ہین انکا ایفا کرنا مجھپر فرض ہے اسلیئے مینے پھر قلم اوٹھایا اور آج وہ خیالات ملک کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہون جنسے داغ کی شاعری کی ماہیت اور اصل فلاسفی معلوم ہوجائیگی۔

[illegible] جلوہ داغ کا ایک جنرل [illegible] ہی اسلیئے [illegible] جلوہ داغ نے اپنی تالیف مین کئی باتون کا دعوی کیا اور بغیر ثبوت انکو چھوڑ دیا ہے ضرور ہے کہ [illegible] دعوی تسلیم کرلیا جائے یا اسکے جواب کیطرف توجہ کیجائے مثلاً مؤلف نے ایک سرخی قائم کی ہے (مرزا صاحب کے کلام کا اور شعرا سے مقابلہ) لیکن مقابلہ مین دوسرے شاعر کے چار شعر بھی نہین لکھے۔ اب مجھے لازم ہوا کہ پہلے مرزا صاحب کے کلام پر ایک سرسری نظر ڈال جاؤن اور انکے کلام کی ایک مجسم تصویر ناظرین کو دکھاؤن کہ انکا کلام جو کہا جاتا ہی وہ کس قسم کا ہے اور اوسکی کیا شان ہے۔ اسکے بعد اور شعرا سے انکے کلام کا مقابلہ کرون اور دکھاؤن کہ نتیجہ کے خلاف بمقابلہ اور شاعرون کے مرزا صاحب کسطرف جا رہے ہین۔ مؤلف نے یہ بھی کہا ہی اور بہت زور دیکر کہا ہے کہ لکھنؤ والے مرزا داغ کو اپنا استاد بتاتے ہین (اور مؤلف طمبر اسطے مین گالیان دیکر ستاتے ہین) کہ ہم نہین جانتے مرزا صاحب نے کس بات مین لکھنؤ والون کی تقلید کی ہے۔

مجھے چاہئے کہ مین یہ بھی بتادون کہ مرزا داغ نے کہانتک لکھنؤ والون کی تبعیت فرمائی ہے۔ تا کہ مؤلف کی الجھن مٹ جائے۔

مؤلف نے مرزا صاحب کو دہلی کا زبان دان نہین بلکہ اہل زبان کہا ہے اور عام طور پر لوگون کو اس امر مین مغالطہ بھی ہوگیا ہے لہذا مجھے ضرورت پڑی کہ مین مرزا صاحب کے کلام اور اسالیب بیان سے یہ بات دکھادون کہ دہلی کی تشبیہین اور سادہ زبان سے اونکو کچھ لگاؤ بھی نہین ہے۔ اب ناظرین ان باتون کا خیال رکھین کہ مجھے کیا کیا لکھنا ہے اور کیا ثابت کرنا ہے۔

اول۔ مرزا صاحب کے کلام پر بسیط گر انصافانہ نظر ڈالنا چاہیئے اور یہ بات دکھانا چاہیئے کہ تغیرات و حوادث زمانہ کا اثر انکے کلام پر پڑا ہے یا وہ قادر الکلام نہین ہین اور انکے تینون دیوان مین کس دیوان کا رنگ اور زبان دہلی کی ہے۔

دوم۔ مرزا صاحب اہل زبان ہین یا زبان دان ہین۔

سوم۔ مرزا صاحب نے لکھنؤ والون کی تقلید کس کس جگہ اور کن کن باتون مین کی۔

چہارم۔ مرزا صاحب کے کلام کا دوسرے شعرا کے کلام سے مقابلہ۔

یہ چار باتین اگر مرزا صاحب کے موافق فیصل ہوئین تو بیشک وہ استاد ہین۔ اور اگر یہ تنقیحات مرزا صاحب کے خلاف ثابت کیے گئے تو دعوی استادی فضول ہے۔

اس بات کا اعتراف ہم اسوقت بھی کرتے ہین کہ مرزا داغ کے دو ایک شعر ہر غزل مین تیر و نشتر ہوتے ہین اور ایسے کلام کی ہمنے بار ہا تعریف کی ہے۔ مگر مرزا صاحب ہم لوگون پر ہمیشہ الزام اور بہتان ہی لگاتے ہین۔

قبل اسکے کہ مین نفس مضمون پر آؤن چند باتین مجھے بیان کر دینا لازم ہین تا کہ اُن باتون کا خیال اور اصول ناظرین کو آگے چل کر مدد دے اور زیادہ وقت امور تنقیح کی فیصلہ مین ناظرین کو نہ اٹھانا پڑے۔ محاکمہ تو مین کرتا ہون مگر مین اُردو کے ہمہ انشاپرداز علاوہ دہلی و لکھنؤ کے اہل زبان اور اساتذہ سے التماس کرتا ہون کہ جو باتین مینے خلاف تحریر کی ہون انکی اصلاح فرمادی جائے تا کہ مجھے غلط نگاری سے بچنے کے لیے آیندہ کو اچھا سبق مل سکے۔ اسواسطے کہ مین دہلی کا نہ رہنے والا ہون نہ لکھنؤ کا البتہ دونون جگہ کے ارباب کمال کے اونی نیاز مندون مین ہون اور دونون جگہ کے اہل نظر کی آنکھین دیکھنے کا فخر حاصل ہے۔

(الف) اس بات کا ثبوت کہ مین مرزا داغ کا مخالف نہین ہون۔ بہت آسان ہے۔

مرزا صاحب سے نہ میری شناسائی ہی نہ مین کسی قسم کا کوئی تعلق انکی ذات بامفات کے ساتھ رکھتا ہون البتہ اُنکے خویش ممتاز الدین احمد خانصاحب مرحوم سے ربط اتحاد تھا۔

مخالفت۔ کی جگہ پر مین مرزا صاحب کی غزل سرائی کا ہمیشہ معترف رہا ہون انکا یہ ثبوت ہی کہ جب مہتاب داغ نکلا تو مینے سب سے پہلے۔ ریاض الاخبار مین اسپر ریویو کیا اور مرزا صاحب کو غزل سرائی کی داد دی ۱۸۹۳ء مین مینے تذکرہ گوہر لکھی ہی اسمین ایک ریمارک موجودہ شاعرون پر دیا ہے اسمین مرزا صاحب کی غزل سرائی کو سراہا ہی اسیطرح اکثر مضامین مین مینے مرزا صاحب کی شوخ اور چلبلی طبیعت کی ستایش کی ہی لہذا یہ فیصلہ تو مرزا صاحب کی موافقت پر ہوگا کہ مین انکا ہمیشہ معترف رہا ہون۔ اور مجھے ان کے ذات باصفات کے ساتھ مذاق مخالفت نہین ہی اس حالت مین جو کچھ مین عرض کرونگا وہ مکابرہ اور مجادلہ نہ تصور کیا جائیگا۔ بلکہ انصاف کے پہلو پر نظر ڈالکر ناظرین خود تصفیہ فرماینگے۔

(ب) اہل زبان وہی شخص کہا جائیگا جسکی مادری زبان دہلی یا لکھنؤ کی ہو یعنی اس شاعر کی ماں دہلی یا لکھنؤ کے ایسے ممتاز طبقہ کی ہو جسکی زبان پر دوسری زبان کا اثر پڑنا ناممکن ہو اور کبھی اپنی اعلی سوسائٹی کے سوا کسی دوسری سوسائٹی کا اثر اسکی زبان پر نہ پڑا ہو مرزا داغ صاحب کی نسبت جو یہ دعوی مؤلف نے کیا ہو

یک نہ شد دو شد

دلچسپ کرسی

تو ہو تو عیب بھی نظر ہین گنتی مخلوق ہے ہنر مین
اور تو نہین گر جہان مین یار قدسی ہو بشر اگر تو ہو نہار
کب تک ہو وصف حضرت زد
اعجاز قلم کو روک بس کر
راقم - لارینٹ آف انڈیا -

لوکل علیہ الطاعون

ہمارے لکھنو مرحوم و مغفور کا دل ول تو طاعون کی ہلان سے یون ہین تھوڑا تھوڑا اور ہی جیجک ہے گرما گرم نظرون سے پکا پھوڑا ہو رہا تھا اسپر دم ہی سننے کہ کسی منچلی بانکی ادا نے ... کی جو سوجھی ہے ایک اشتہار انگریزی مین ... تی از کمنگ - چھپا کے جا بجا چسپان کرا دیا صبح کو جو خلقت نیند کے جھونک سے بیدار ہوتی ہے طرفہ امر کی خبر معلوم ہوئی - ابھی کوئی صاحب تشریف کا ٹوکرا لائے ہین۔

معقول! ارے صاحب کون ہین کیسے ہین - کیون آتے ہین - کیا نام ہے - ! اور خبر دینے والے صاحب کون خدائی فوجدار ہین - خدا شہر اور رعیل کو سلامت رکھے سیکڑون آتے جاتے رہتے ہین اگر کوئی صاحب تشریف لائین بچشم ما روشن دل ما شاد - خانہ ما خانۂ شما - بسم اللہ تشریف لائین - اور دھوم دھام سے آئین یا ٹٹرون ٹون سادی وضع سے چلے آئین - یہ کیا کہ

یہان مین دو سعتو اذر کی آمد آمد ہے

آپ جانیے آجکل آفتون کی آمد کا تو ہر وقت انتظار ہی رہتا ہی ادہر اکے بھی یہی کہتا ہی کوئی نہ کوئی آفت آنے والی ہے - پھر اسیر افیون اور پینڈکی بدولت بلند پروازیان عقل آرایان ایسی ویسی کہ باید و شاید - کوئی صاحب فرماتے ہین - اس بیماری اور مرنے کے زمانہ مین حضرت عیسیٰ آتے ہین - کوئی دو ہی زینہ کا عاشق کہتا ہی کہ ارے بھی کوئی بڑے ڈاکٹر صاحب آتے ہین جو طاعون سے بچا لینگے۔

کہ ابھی کہتا ہو ملک الموت صاحب آتے ہین غرضکہ جتنے منھ اتنی باتین - مگر ہمکو تو ان بزرگوار کی حماقت پر ہنسی معلوم ہوتی ہے - بس ایسے وقت مین جب سارے شہر کی طبیعتین ہیجان کے دریا مین غوطہ کھا رہی ہین - ایسا اشتہار دینا کیا معنی - یہان کہ اور ملکون مین کھیل تماشہ کے ہراول یا ہرق کیطرح ایسی خوشخبری دیجاتی ہے مگر ایسے زمانہ مین ہرگز مناسب وقت نہین ہے - اور حکام کو ضرور توجہ فرمانا چاہیے لکھنو اسشہر خلقی ذرا یک اسیر موت کے اس زم بازاری نے اور بھی دل تھوڑے کر رکھے ہین حکام ہر طرح سے اطمینان قلب اور تسکین کے انتظامات کر رہے ہین بس ایسے وقت مین رندان عالم سوز کو ایسی کارروائی کرنا سراسر بیجا تھا۔ جیسا غلط افواہون کے اڑانے والو کا طرح طرح کی خبرین گڑھ گڑھ کے مشہور کرنا۔

ہمارے صوبے کے لاٹ صاحب شہر مین تشریف لائے ہین اور سنتے ہین اس مہینے کے آخر تک قیام فرمائینگے۔

لکھنو مین طاعون ترقی کرتا جاتا ہی - پنجشنبہ گذشتہ کو کسیقدر ابر تھا باران رحمت کی جگہ

میان طاعون صاحب نے یہ سمجھ کے
کی فرشتون کی راہ ابر نے بند
جو گنہ کیجیے ثواب ہے آج
اپنی کارروائی کا زور بڑھا دیا۔

تازہ سندات
مستعملہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور
ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق
فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے -
ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی
موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر
اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک
کی حاجت نہیں رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیئے کم رکھی ہے
کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے
مبلغ دو روپے - ہیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپے - خالص ہیرہ
فی ماشہ مبلغ بیس روپے - معری سرمہ فی تولہ چار آنہ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار -
درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی و جعلی ہیرے کے سرمہ کے
اشتہاروں سے بچنا چاہیے -
المشتہر
پروفیسر میاں اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسی کو
مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا - جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ء میں جمع کیا گیا ہے

ہمارے کون کام کی۔ فلہذا ایک تدبیر سوجھی ہو کہ ایک جلد کا نصر اللغات کی بیڑا لی جائے اسکی قیمت سے پوری کچوری اور قدرے قلیل قلیہ تیار کرکے بجاہ کنور کانگ بھسنڈجی کی اولاد کو مثل سہرا دھرا اور ستر پیش کے تقسیم کردیا جاوے تو ثواب بلاکمیشن انجانب کو پہونچ جائے مگر ہمیا چکھے حلال خور سے بساہشاری واجب ہو ایسا نہو کہ بچہ ہم دعوت مین کوئی کوا جھپٹ کرجائے تو سارا ثواب دھرا رہے۔ خیر اب غزل ملاحظہ ہو۔

غزل

بڑھایا ابر نے مسن و بہار لکڑی کا
ہر ایک شئت بنا سبزہ و نار لکڑیکا

تماشا دیکھئے کیمپ سنٹپونکا لطف آیا
غضب کا کرتے ہین ظالم سنگار لکڑیکا

یہ دقتین نو بزین تکنو نے مین بنش کے
لگا مین کا گر اگر ہیدا ر لکڑیکا

کرکرے چہو کو گنگا قسم عدو بھیلا
جو باہر ہی سے کیا تمنے وار لکڑیکا

لٹامین تمہیان مجہر عدو کی غیبت سے
بنا ہی میرے لیے پشت خار لکڑیکا

جنابہ جو عدو کی ہماری ہیزم
تو آج سے ہی کرینگے کاروبار لکڑیکا

دیکھی طاقت ترکی تو دیکھیے باغی
یہ سچ کہا ہی کہ سندر دیا ر لکڑیکا

کسان کال ہو مرتے ہین بیحر یورپ
بنا یہ کل کرنے کا غمگسار لکڑیکا

بسا کے بالون مین کنگھی کو وہ گھماتی ہین
بنا کرنے ہین مشک تتار لکڑیکا

قضا کے سامنے سوئیون نی سنکا مین کی
نہ رہا ہوا اسفندیار لکڑیکا

ہزار دورچہ بلنگڑی سی تخت بہتر سے
شب وصال کسی پائدار لکڑیکا

کبھا کی نہ خوشامد کرینگے شیخ جگر
بنائے شب وقت تار لکڑیکا

راقم منشی [illegible] لال اقلیم نیرنگ خستہ جگر

الخبیثات للخبیثین

آپ جانیے میان طاعون صاحب کو اس ملک مین پیدا ہوے کئی سال کا زمانہ گزرا مشکل سے کوئی شہر سیر سے چھوٹا ہوگا۔ یہان پہلے تو لوگون کو خیال تھا کہ بطور سیاحت تشریف آئے ہین جیسے سیکڑون ہزارون سیاح یورپ اور امریکا سے آیا کرتے ہین دو چار مشہور مقامون کو دیکھکے تشریف لیجائینگے مگر ہندوستان کی آب و ہوا کچھ ہونگی خاصیت رکھتی ہی جہان تو وارد زیادہ ٹھہرا اور ہندوستان سے لنگوٹا کھول کے ملا۔ پھر اسکا نکلنا دشوار ہی اسی طرح طاعون صاحب بہادر بھی یہان کی سیرون مین ایسے پھنسے کہ خدانخواستہ یہین چھاونی چھانے کا ارادہ ہوگیا۔ اور سامان تو خیر جیسے ہین آیندہ دیکھے جائینگے مگر ہمارے ہندوستانیون کو یہ فکر اور بھی روح فرسا ہی کہ ارے صاحب چھاونی تک مضائقہ نہ تھا فوجی قواعد

لہ واہ رے پہلوان ۲ہ شب برات

کی رو سے تو مائین سال کے بعد بدلی ہوجاتی ہو۔ انکی نیت تو ہندوستان مین گھر بنانے کی ہی یا کہ بنا ناکیا بسانے کی فکر ہے خدا کی عنایت سے سامان گھر بسانیکے معلوم ہوتے ہین کیا وجہ صاحب لوگون کی طرح صفائی وغیرہ تو یہان ہزارون کوس نظر نہین آتی۔ بلکہ ملک کی آب و ہوا کچھ گندگی کو زیادہ ہی پیدا کرتی اور نہایت ذوق و شوق سے اسکو گود مین لیے رہتی ہو۔ نہ یقین ہو تو محکمہ حفظان صحت سے فتوی لے لیجئے ایک طرف تو ڈاکٹر صاحبان سرتاپا اس خبط مین مبتلا ہین کہ جسطرح ہو شہر بستی کیا معنی گرین گانون تک مین صفائی جاری کرین اور پھر بھی دیکھئے تو بقول شخصے وہی سوت کا چلو ہاتھ مین خوفناک جتنے عارضے نجاست کے کیڑونکی وجہ سے پیدا ہوتے ہین سب ہندوستان ہی مین ڈھکیل دیے گئے ہین

اس سامان کو دیکھکے بقول ایرانی کے ہندوستان عجب ملکیست ڈھول و دمامہ مفت۔ فوج طفلان مفت۔ سواری خر مفت۔ آپکو بھی گھر بسانے بیاہ رچانے کی سوجھی اور پھا ہر اسباب ایسا معلوم ہوتا ہی۔ بمبئی پونا مین بستے رہتے یا مدراس کراچی پنجاب کا دورہ کرتے کرتے بی چیچک صاحبہ سے نسبت بھی ٹھہر گئی ہمارے سہاگ والے شہر حضرت لکھنؤ بحسن یا سوء اتفاق سے اس منحوس تقریب کے واسطے قرار پائے یعنی یہین ان دونون کے گٹھ بندھن یا نکاح کی تقریب ٹھہری

کہان تو سارے ہندوستان مین ادھر ادھر دورہ کرتے شکار کے لیے پھرتے تھے (مگر تن تنہا) یہان انکی بدقسمتی دیکھئے کہ تشریف جولاتے ہین تو بقول شخصے ع

تنہا نہین ہون بھائی بانا لہ و فغان ہون

بی چیچک بھی انداز سفاکانہ سے وارد ہوئین۔ اور نیچے و انچے سے فرصت کرکے برات کی ساعت بھی آگئی۔ آپ جانئے میان طاعون صاحب تمام بیمارو کے بادشاہ ٹھہرے نوشاہ کی سواری بھی ایک خاص شان کے ساتھ نکلا جاتا ہی جتنے عارضے اطبا ڈاکٹرو بیدون کے قرابادین مین پڑے تھے شرکت کیواسطے اٹھ کھڑے ہوے نزلہ کا سہرا باندھے تپ شدید کا جامہ پہنے۔ برص و جذام کی گوری اور کالی پلٹن جلوس مین ضیق النفس اور دمہ کی شہنائی ریاح کا نقارہ طحال ورم کبد استسقا وجع مفاصل کے ڈھولے ہمراہ لیے آتشک اور سوزاک کی آتشبازی چھوڑاتے تا لگرت۔ جنازہ نکلی۔ بجائے بادبہاری جلوس مین ہمراہ سمند تیز گام پر سوار ہمراہ بی چیچک کے گھر پہونچے۔ بعد مراسم ضروری التہاب قلب نے ایجاب قبول کیا۔ سرسام اور ہذیان گواہ بنے اور جناب تقدس مآب حضرت قاضی عزرائیل نے صیغہ نکاح پڑھا اور بی چیچک صاحبہ آبلون اور چھالون کے موتیون مین تلی ہوئی۔ نوشاہ کا موہن مالا گلے مین ڈالے اور درد سر اور تپ محرق کے سولہ سنگار بارہ ابرن کیے حبالہ نکاح مین آئین۔

خیر صاحب یہ تو جو کچھ قسمت مین بدا تھا ہوا اب ہمارے شہر کو تشویش یہ ہو کہ اس قران السعدین مین جوانون اور بچون نے رونمائی مین نقد جان تک حاضر کیا اب کچھ باقی نہ رہا۔ اگر دونون کا جی لگ گیا اور یہین کی آب و ہوا پسند آئی اور شادی کا پیچھا بھاری والی مثل بھی ہوئی تو ہمی مون اور چوتھی کا کنگر کسکے اٹھائے اٹھیگا بقول شخصے۔

دگر نماند کسے تا بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

شیطان کے کان بہرے اگر اس سے زیادہ لڑ دڑا چلا اور میان طاعون و بی چیچک کے جینگی پوتے نیچے بچے بڑھے اور طاعون کے کیڑون کی طرح ہر سکنڈ مین ہزارون لاکھون پیدا ہوے یعنی انھون نے نئے چھول نکالنا شروع کیے تو بڑی آفت آئیگی۔ پس اگر کوئی ڈاکٹر صاحب اسکی دوا تجویز کرین کہ انکی اولاد نہ بڑھے تو گویا لکھنؤ کے حق مین مسیحائی ہوجاے ورنہ خیریت نہین۔

اور چکمہ دیا اس شوخ نے آتے آتے

ارے میان پنچ تم بھی کیا صاحب بہادر ہو۔ ہم تو تجھیں بڑا بہادر بنگال جانتے تھے۔ ''اس وہ آرہا ہو'' کی دم مین ولایتی سوت کا لمبا چوڑا چپٹا موٹا پتلا سارے کے سارے لوگون کو آدھمکایا اور سب کے پیٹ مین پانی کردیا۔

پچھلے ہفتہ مین جو یارخان کا بیٹھے بیٹھے جی اکتایا تو دل مین کہا کہ چلو مسٹر پنچ سے ملاقات کرآوین ایسے بڑے لمبے چوڑے آدمی کی ملاقات کو جانا کچھ ہنسی ٹھٹھا نہین۔ کوئی ایسی فکر کرو کہ بیڑا بھاڑ تو ساتھ نہ جائے فوراً یہ خیال ایک خیالی جوہری کی دوکان سے منگایا کہ اپنے آنے کا ایک نوٹس چھپوا کر لکھنؤ کی گلیون مین چسپان کرادو۔ ایک آدمی کو انگلینڈ بھیجا دوسرے دن نوٹس چھپوا کرلے آیا دو ہزار کا لے عسایرین

اندور

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را

چندان امان نہ داد کہ شب را سحر کند

کو پکڑ دھکڑ کے نوٹس چسپان کرا دیئے اب سنو تشریف بری کا
حال سب سامان تو تیار ہو گیا تھا کہ رہنے کے واسطے کوٹھی مع
باغات اور سپاہیوں کی جمع بیرات غرض سب لدوا دیے جب سب
ڈھور ڈنگر لدلدا گئے اور یار خان کے سوار ہونیکی نوبت آئی
تو ہزار پہیوں کی سائکل تھی، تو مدار دہ ہزار پہیوں کی سائکل
اسوجہ سے سواری مین ہے کہ کہان تک پہنچے راستہ مین دھوکہ
دیکے بھاگین گے۔ ہمنے تو جناب پنچ کی نصیحت کو سات تالون
بند کیا پچھلے کسی پرچہ مین اسکل کی ٹانگ ٹوٹنے کی تصویر
بھی تھی اُسکا سوار تو اچھا خاصہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گومتی
مین سے مینڈک نہین بلکہ مینڈکا لا پکڑا یا ہے خیر صاحب جب
بائیسکل کے فرار ہونیکا حال معلوم ہوا تو فوراً ڈاکخانہ مین رپٹ
کرا دی کہ اگر کوئی خط مین تہہ کر کے بھیجے تو پکڑ لیا جاے۔ بعد کو
معلوم ہوا کہ وہ گاڑی ہمارے ہمراہ دہلی دربار مین گئی تھی اور وہ
قلعہ کے بارغ اس مین دہان ہم ٹھہرے تھے پچکن کی پتلون
مین کھونٹی پر لٹک گئی۔ فوراً ایک آدمی کا پارسل وی پی کر کے
دہلی بھیجا۔ آج خدا جانے کونسی تاریخ ہے نہ وہ آدمی آیا نہ وہ
گاڑی آئی۔ حضرت مسیح کی پیدائش سے پہلے کا ذکر ہے اب
فرمایئے کا ہے پر سوار ہو کر بندہ آپکی ملاقات کو جائے وہ آ رہا ہے،
کے سر پر سوار ہو کر جاؤن سے جیسے بات ملتوی رہا۔ مارچ کے آخر مین
کہین ملاقات ہو تو ہو۔ ایک نظم پیش ہے مصالحہ۔ ابھی سماعت فرمایئے
نواب ادھر اُنکا نہین پتا دین کون آتا ہے۔ اے میان آنا کون
ہم ہی آتے ہین۔ یعنی کون ہم۔ ہم ہم۔ ہزار دفعہ ہم ہم۔

مین اقم { وہ آتا ہے - وے آتے ہین
تو آتا ہے تم آتے ہو
مین آتا ہون - ہم آتے ہین }

ہات تیرے وہ آتا ہی گی۔
بھیجو بھیجو پکڑ لو پکڑ لو یہ جا رہا جا۔
بقلم بلے سر کا غبی شیشی
م - ع - ح -

اردو شاعری کی سفارش

ایک صاحب مرزا پور سے ایک مضمون بعنوان "تاجپوشی
گورنمنٹ پر شعرا" تحریر فرماتے ہین اور شد و مد سے اگلے پچھلے
بادشاہان مغلیہ کے دستور کا حوالہ دیکے سفارش کرتے ہین
کہ اس جشن کی خوشی مین سرکار کو شعرا اور اردو کی عزت افزائی
فرمانا چاہیے تاکہ انکا دل بھی خوش ہو جاے اور کچھ ہمین
ہمارے لٹریچر کی اعلی خوبی کی قدردانی ہمارا شہنشاہ بھی
کرتا ہے مگر ہمارے نزدیک یہ آرزو صرف "قیاس از آب گیر فتن"
ہے۔ اول تو اس زمانہ مین اردو شاعری ہی کیا رہی ہے جو کچھ

ہو سکے۔ آجکل۔ زمانہ ہی ان خیال اور فضول باتون کا نہین ہے
ہان نفع عام اور مدنیت کے فائدہ کی کوشش کرنیوالے گورنمنٹ
سے بہرہ یاب ہو سکتے ہین شعر شاعری ایک ایسی چیز ہے کہ افلاطون
نے بھی اپنی جمہوری سلطنت مین اسکی کوئی خدمت نہ رکھی تھی اور غور سے
اگر دیکھا جائے تو شاعر خود بھی ایسی باتون سے مستغنی ہے وہ اپنے
تخیل مین ورڈس مین بادشاہ شہنشاہ بناتا اور انکے جشن مناتا
ہے بیسیون شہنشاہون کو تخت سلطنت سے اُٹھا کے خاک مذلت
پر گراتا ہے - یہ بھی زمانہ کی غلط بخشی تھی جو بادشاہ اور والیان ملک
شعرا کو ہزارون لاکھون دیتے تھے ورنہ محض بے سخن خوش کردن
کا لطیفہ تو مشہور ہی ہے گورنمنٹ ان فضولیات کی جانب متوجہ
ہونیکی مہلت اور دولت رکھتی ہے نہ بغیر شعرا کی قدردانی کے اسکا
خدانخواستہ پولیٹکل یا عاملانہ ہرج ہو سکتا ہے -

یکے ہمی رود و دیگرے ہمی آید

تمام کون و فساد کا انتظام نیچر کی کفایت شعاری دنیا کی پیداوار
کی صورت نوعیہ کے تغیر و تبدل کا کچھ ایسا اسلوب ہے کہ انسان
کے مرنے جینے کا کو سکھ دھکدا مدانکی شبدھی نئی چال معلوم ہوتا
ہے مگر بشریت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ اسطرح کے تغیر کو اسکا دل
اکثر خوشی کے ساتھ مشکل سے دیکھ سکتا ہے وہ اپنی جگہ پر یہی
سمجھتا ہے کہ جان شیرین جبتک ہے غنیمت ہے مگر آپ جانتے
نیچر کے انتظام کچھ انسان کے منشا سے تو ہوتے نہین۔ اسکی
تیغ بے پناہ ہر طبقہ بے روک ٹوک چلتی ہے اور ابھی آلٹ انجنیئر کا نام
دنیا ہی اور [illegible] معاملات دنیا کا دار و [illegible] ہے۔ انھین باتون کو سوچ سمجھ کے
ڈاکٹر مالتھس نے یہ فلسفہ قائم کیا ہے کہ جس جگہ انسان کی آبادی وہانکی
پیداوار سے بڑھ جاتی ہے نیچر انسان کی تعداد کو تخفیف کر کے اتنی ہی
رکھتا ہے جتنی وہانکی پیداوار کیواسطے کافی ہو۔
ماحصل اس سب کا یہی ہے کہ آجکل ہندوستان مین کئی سال سے
جو طاعون آیا ہوا ہے اور ہزار ہا دن لاکھون آدمیونکو ہضم کرتا جاتا
ہے کیا عجب اسی قانون کے مطابق نیچر نے صفائی کرنیکے واسطے
بھیجا ہو۔ اگلے زمانہ مین جب تک جدل خانہ جنگی تیراندازی
کا بازار ملک مین آئے دن گرم رہا کرتا تھا نہ حفظان صحت کا کوئی
محکمہ تھا۔ نہ ویکسین ڈاکٹرونکی برکت سے قویات اور تولید
بنی نوع کی کثرت تھی بلکہ نہ آجکل کیطرح رد سے دوجا کے ایام حمل
ہی سے قوت اور صحت کی دوائین ماں کے ذریعہ سے پہونچائی جاتی
تھین نہ دختر کشی کی حفاظت ایسی تھی نہ ستی کی ممانعت کا قانون
جاری تھا نہ حکومت کیجانب سے صحت اور عافیت کا ایسا اہتمام تھا
جینا مرنا محض اتفاق پر منحصر تھا انسان کی صحیح اعتدال کے ساتھ
اسیطرح ہوتی جاتی تھی جیسے سٹیم انجن سیفٹی والو یا بالٹی کے
پیندے مین چھید سے مگر گورنمنٹ انگریزی کی بدولت ان اسباب
بادونکا سدباب کر دیا گیا۔ سارے سوراخ اور درزین استحکام

کے ساتھ بند کر دی گئی بی رنج صاحبہ لاکھ زور مارین
مگر جسم کی کال کوٹھری سے نکل ہی نہین سکتین -
لیکن نیچر کا قاعدہ تو کسی نہ کسی طرح چلا ہی چاہے مرنے جینے
کا سلسلہ کیون ٹوٹنے لگا حضرت ملک الموت اپنی کارروائی
پوری کیا چاہین۔ انھی دنون طاعون کے ٹڈے پیادہ کو لیکے
کارروائی شروع کر دی۔ مالتھس صاحب کے اصول کو اختیار
کیا۔ یہان ملک بہت چلاتے تھے یہانکی پیداوار دوسرے ملکونکو بیچے نکل
چلی جاتی ہے اہل ملک فاقہ کرتے ہین ہم چوبیس گھنٹہ مین ایک وقت
کھانے کو رزق پا سکتے ہین -
برکفاست ڈنر تفن لنچ سپر تو بڑے خوردون کی قسمت مین ہے یہان
ایک وقت بھی مشکل سے نصیب ہوتا ہے اور وہ بھی اکثر اوقات کھانے
اور استعمال کرنیوالا غلہ نہین آخر پھر اسکا علاج کیا تھا بجز اسکے
کہ کھانیوالونکی تخفیف بولدیجائے اور گرو صاحب کے مقولہ کے
مطابق چیلے بھگا دیے جائین پس ہمارے نزدیک گرانی و قحط
کا رونا نہ طاعون کی صفائی کا دھونا۔ اب جو کچھ ممکن ہے وہ
پیداوار کا بڑھانا یا ہوسکے انسانونکا گھٹانا باقی ہے اسکا حال یہ ہے
کہ ملکی پیداوار بڑھانا کچھ ایکدن کی بات نہین بہاسال کی مدت چاہیے
برسونکی محنت درکار ہے۔ بظاہر اسباب اسکی کوئی امید نہین۔
ہاں پیداوار گھٹانیکی تدبیر ممکن ہے اسکی یہ صورت ہے کہ وہ تمام
افعال و حرکات جو انسان کے جھول کے جھول نکال لینے مین معاون
ہو سکتے ہین اگر کسی کے لیے ہو سکے موقوف کیے جائین بہت مدرسہ تک
نہین جن کم سے کم ایکدس برس پورے دیکھئے ملک مین قحط پڑے نہ طاعون
آئے بقیۃ السیف مرنے سے ڈرتے ہین اور اگر خدانخواستہ یہ تدبیر
بھی پیش نہ گئی تو آنجناب کو اطلاع دین دوسرا نسخہ تجویز کیا جائیگا

لوکل علیہ الرحمۃ

سردی کا ڈیرہ خیمہ لدتے معلوم ہوتا ہے دن کو دھوپ تڑاقے کی
ہوتی ہے کچھ ہوا کی تیزی اور کچھ رات کی خنکی سردی قائم رکھے ہین
مگر طاعون کے سباب کا زمانہ معلوم ہوتا ہے
۲۸ فروری کو ۱۲ گرفتار اور ۲۲ نذر طاعون ہوے
یکم مارچ کو ۲۰ مبتلا اور ۲۳ فوت ہوے -
پوسٹ آفس واقعہ حضرتگنج کے ایک کلرک کام کرتے کرتے
دفعتہ کرسی سے گرے اور فوراً ڈاکخانہ عدم کو جسکا میل
آجکل بڑی تیزی سے روانہ ہے پوسٹ پیڈ ہو گئے۔ لوگونکو
نہایت تعجب ہوا اگرچہ ڈاکٹر میکلی کی راے ہے کہ
آخر اس بیماری دل نے انکا کام تمام کیا
مگر ہمارے نزدیک صرف موت کی گرم بازاری ہے محکمہ کی عجلت اور
چستی تو مشہور ہی ہے۔ کیا عجب انکو میان طاعون صاحب دفعتاً
لاحق ہوئے ہون بہرحال ڈاکخانہ مین حضرت نے جیتے جی کارروائی کی

تبرک الاخبار

(ہندوستان مین روحانی ترقی)

ہندیون کا یہ خیال بالکل غلط معلوم ہوتا ہے کہ یورپ کے اثر سے ہندوستان مین روحانی ترقی کا بیج مارا گیا۔ دیکھیے مہاراجہ ہلکر نے ہماری ریاست سے سبکدوشی حاصل کی اور گوشہ نشین ہوگئے۔ لوگ ہزار کہین کہ انگور کھٹے تھے مگر میرے نزدیک انھون نے دنیا کے جھمیلون پر تنہائی کی ریاضت کو زیادہ ترجیح دی۔ ولایت کے پہلے ہی سفر مین روحانی روشنی کی جھلک مہاراجہ صاحب کے دل مین پہونچ گئی تھی رفتہ رفتہ اس زمانہ کے مہاتماؤن نے اونکے دل کو ایسا صاف کردیا کہ انھون نے اتنی بڑی ریاست پر لات ماردی اور جوگ سا دھر لیا۔

ادھر حال مین بمبئی کی جانب ریل کے اول درجہ مین ایک پارسی جنٹلمین اور اونکی بیوی سوار تھین۔ ایک فوجی صاحب بہادر بھی اسی درجہ مین داخل ہوئے۔ پارسی لیڈی کے جسم سے اپنا جسم بھڑا کے کھڑے ہوئے۔ پھر اوس لیڈی کی گود مین جھکنے لگے۔ لیکن اوس کی سنگر پارسی جنٹلمین نے کان نہ ہلائے اوسکے بعد مجسٹریٹی مین استغاثہ کیا اور صاحب بہادر پر پچاس روپیہ جرمانہ کیے گئے مگر اوسوقت غصہ کو ضبط کیا۔ لوگ کہتے ہین کہ اب نوبت تو یہانتک پہونچ گئی ہے کہ اب کسی قسم کے اشتعال سے اونکی رگون مین حرارت نہین پیدا ہوتی مگر میرا خیال یہ ہے کہ اونکو نفس پر قابو حاصل ہوگیا ہے۔ اگلے زمانہ مین نفس کشی کا مادہ برسون کی ریاضت سے پیدا ہوتا تھا اور اب قدرتی طور پر موجود ہے۔

نیا خطاب

دواؤن کا اشتہار دینے والے دعوے کرتے ہین کہ اونکی مجرب آزمودہ اور شرطیہ دواؤن سے دنیا کے سارے امراض اچھے ہوسکتے ہین اس فن کے بانی ایک ڈاکٹر صاحب تھے جنھون نے ایک قسم کی گولیان بنائی تھین۔ ہسپتال مین جاکر ہر مرض کے مریض کو دیکھا اور اپنے اسسٹنٹ کو حکم دیا کہ "دیدو" ہر قسم کے مریض مین یہی گولیان استعمال ہوتی تھین۔ لوگون نے ڈاکٹر صاحب کا نام "ڈاکٹر دیدو" رکھ دیا تھا۔ مین گورنمنٹ سے سفارش کرونگا کہ ان اشتہار دینے والون کو "ڈاکٹر دیدو" کا خطاب عطا کیا جاے۔

محبت مین سبھی یکسان ہین جسکی جس سے بن آئی

یورپ کے مزدور بھی اچھے۔ ایک ہنگیریا کا مزدور تلاش معاش مین سوئٹزرلینڈ گیا۔ بیچارہ ایک جھیل کے کنارے اس فکر مین ٹہل رہا تھا کہین روپیے کی مزدوری لگ جاے تو بیٹ پالے قریب ہی ایک پل تھا۔ ادھر ایک گاڑی نکلی گاڑی کے گھوڑے بگڑے اور ایک لیڈی صاحبہ جو اوسپر سوار تھین پانی مین گرین۔ اس مزدور نے لپک کر اونکو پانی سے باہر نکالا۔ یہ لیڈی ایک اعلیٰ طبقہ کی معزز اور دولتمند خاتون کو بیکس اپنا ادیبانہ تھین۔

اونکا مزدور کی بھرتی کچھ ایسی بھا گئی کہ اوسیر لٹو ہوگئین اور شادی کرلی۔ لیڈی کی عمر چالیس سال اور مزدور کی پچیس سال ہے۔ اوس مزدور کی ماں دھوبن کا کام کرتی ہے مگر وہ مزدور اب لیڈی صاحبہ کی خدمتگاری کرتا ہے۔ سچ کہا ہے

کہ مزدور خوشدل کند کار بیش

(عشق ازین بسیار کردست و کند)

اعلیٰ درجہ کی شہزادیون اور رئیس زادیون کا معمولی عشق پیدا کرنا کچھ ہندوستان ہی کا حصہ نہین ہے۔ سیکسنی کی شاہزادی اپنے شوہر کو چھوڑکر اپنے لڑکے کے معلم کو چھوڑ دین گئی تیر یاد ہے مشہور ہے ایک زمانی بجاے شہزادی کے ہندوستانی بھی ہوا منظور کیا۔ اور اپنے شوہر کو صاف جواب دیا۔

تم نے چاہا مجکو مین نے غیر کو

اپنا اپنا جی اسے کیا چاہیے

راقم۔ دوبین

ہمارا مارے

کوئی پورا دورنگا ہے کوئی بیگن ہرتھالی کا

مزا ملتا ہے پھاگن مین نیا ہرسال پالی کا

اوستاد پنچ۔ ہاتھ لانا۔ بھئی مارے ہنسی کے پیٹ ٹہار کی دھونکنی ہو رہا ہے۔ سانس نہین سماتی آتی اور نکل جاتی ہے۔ دیوار قہقہہ زعفران کا کھیت اور نہین معلوم کیا کیا دکھائی دیتا ہے۔ درخت انار کے دانون کیطرح نکلے پڑتے ہین پھولون نہین سماتا جیسا پاجامہ سے نکلا بھاگتا ہون سارا سمان پیش نظر ہے۔ وہ بجرم بٹیر بازون کا آنا اپنے اپنے کرتب لانا۔ وہ بدنے والون کا ریلا۔ وہ جواریون کا میلا۔ وہ "ہمارا مارے" کی صدائین۔ وہ "اچھے آتے ہین" کے ہنگامے۔ وہ لوگ ناخن بنبا۔ وہ ایک ایک کھلاڑی کا ٹمٹنا۔ وہ طرفدارونکا بلوہ وہ موٹے تازون کا جلوہ غرضکہ یہ وہ سبھی کچھ تھا کوئی کہانتک بکے اور کوئی کہانتک سنے۔ خلاصہ سبکا اور اوس خلاصہ کا لب لباب یہ ہے کہ حکومت کمرمین ایک سخت پہرے کے ساتھ جلوہ انتظام اور صورت اہتمام دکھاکر پالی کی ابتدا ہوئی۔ دونون کی جانب سے بٹیر بازون کی رسد لگی۔ دانہ دنکا پھینکا گیا۔ کثرت اور قید کی وجہ سے دو سے کم پانچ سے زیادہ نہین کی شرط ہوئی۔ اور نوکار کسائے جانے لگے۔

ادھر منھ جوڑ ہوئے اور برابر دو لاتین چلین اور بیچ مین ہاتھ آپڑا۔ ایک کا بابسے نکلے دوسرے مین چھوڑے گئے۔ بجوری مٹہ سفید بڑی بڑی۔ جو دروازہ ادھر سلگتی پھرتی تھی۔ ڈر سے مار نہین نکالی گئی۔ کہ پرانے کریز اگر بیٹھ کر بیٹھے تو یہ پھر سے پالی باہر ہوجائیگی۔ رہی دومنزلی اوسکے گھر کی کاٹ اور وہی اوسکی بتیا بیان۔ اوسکے علاوہ چتھے گنجے۔ لنگڑے لولے لنگ۔ ٹیڑے چھدرے۔ سیاہ ناخونے۔ کلنجے۔ بھورے۔ خوبصورت بدصورت۔ چینک پوٹے۔ گھنگولوٹے۔ قددار۔ بڑی دار وغیرہ وغیرہ سب ایکدم سے خانے خالے ڈربے ڈبے کر دیے گئے۔ ایک ٹوری نے دو لاتین مارین اور مٹریان دین۔ واہ جی واہ منشی لات لوپس اور نہین معلوم کون کون شمار یے اور ساہیے جمع تھے لکھتے لکھتے تنگ آگئے اور [illegible] بڑھنے لگی بٹرا مالدار بٹیر ہاتھ جدا اپنی چال چلے [illegible]

[illegible]

[illegible]

لکھ نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن

بہت بے آبرو ہوکر تیری محفل سے ہم نکلے

اسکا دنبا اور دوسرے کریز کے لات لگانا تھا [illegible] بازگاہ کا ایک بانس ٹرکیا۔ زور لوٹا اور [illegible] جکنے لگے پھر کیا تھا۔ کریز اور نوکا کی لڑائی کیا۔ [illegible] طراولو کبھی دانے پر دھارا کبھی منہ پھیر دیا۔ کبھی مشتعل [illegible]

چیمبرلین کا پین بام

چیمبرلین کے پین بام سے بڑھکر کوئی دوا ایسی نہین جو ہر گھر مین ضروری اور مطلب کیواسطے مفید ہو۔ مثلاً۔ مثلاً کسی چیز سے کوئی عضو کٹ جائے یا ضرب پہونچے چیمبرلین کا پین بام ملنے سے بہت جلد اندمال ہوجاتا ہے درد سر درد دندان ورم اینٹھن جو پیر وغیرہ مین ہوتے ہین سکو فائدہ کرتا ہے کمر مین درد اگر ہو تو اس دوا کی مالش سے ورم جاتا رہتا ہے علی ہذا پہلو یا سینہ کے درد مین اکیلا اوسکے استعمال سے شفا ہوتی ہے۔ وجع مفاصل سے بہت جلد صحت ہوجاتی ہے پس چیمبرلین کے پین بام کی بوتل ہر گھر مین موجود ہونا ضروری ہے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایک ہی دفعہ کے استعمال سے شفائے کلی حاصل ہوتی ہے قیمت معمولی ہے سب دوا فروش بیچتے ہین۔ چنانچہ لکھنو مین ڈاکٹر یوسف خان کی دوکان ہے جو بمقام نظیرآباد ہے چیمبرلین کی سب دوائیں اونکا ذخیرہ ہے

کبھی فرو ری دی کبھی ٹیک پر کس کے لگائی ۔ کبھی جھنجھوڑی پیچھے کی غرض پھوراتے برسا پھرتے اڑا او پلی باہر جا و جا ۔ تالی بھی سرخرو ہوا او ر دھوم دھام سے پڑا لے کر مرکو لیکر بیٹھ رہے گھر گئے ۔ الحمد للہ خیر سلا ۔ فقط " راقم تماشبین ۔

مرزاپور کی شاعری

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم ۔

اخبار گلزار ہند لاہور میں ایک قصیدہ فارسی میری نظر سے گزرا جو ۹ فروری ۱۹۰۳ء کو مرزاپور کے لوکل دربار میں غالباً پڑھا گیا تھا شاعر صاحب مرزاپور کے مشن اسکول کے مدرس اول ہین ۔ کیا مرزاپور با مذاق حضرات سے ایسا خالی ہے کہ فارسی کا ایک قصیدہ جو ایسے عالیشان دربار مین پڑھنے کے قابل ہو نہ لکھ سکتے افسوس

سنم آن فیض روح حضرت خاقان شروانی
کہ آید دست بستہ پیش من حسن سخندانی

شاعر صاحب نے تو بڑی دوان کی لی ہے شاعری کا خاتمہ ہی کر دیا خالی شروانی کا نام تو ضرور سنا تھا مگر خاقان شروانی یہ تو کوئی نیا جاد کم

صریر خامہ ام گا بانگ عشرت میزند پیدا
زریر عصفر طبعم برزرو رنگ فتا آتی

گا بانگ کے ساتھ پیدا کی قید بھی لطف سے خالی نہین کیا کوئی گا بانگ غیر پیدا بھی ہوتا ہے ۔ زریر کی اضافت عصفر کی طرف کیسی ہے ۔ ایجاد بندہ ہے ۔

حسینان مضامین شیر میدان و غا ہستند
پسند طبع شان آویزہائے لال رمانی

حسینان مضامین کو جب آپنے شیر میدان وغا قرار دیا ہی تو شیر کے لیے آویزہ ہائے لال رمانی کیا حسینان مضامین کوئی محرم تو سنا نہین جسین کے لیے آویزہ لعل درکار ہو ۔ رمانی یاقوت کی صفت ہوئی ہے ۔ نہ لعل کی ۔

مداد خامہ ام اشک سیہ بختی مرزا ہندم
بہ الے نور مضمون دست مال رنج خندانی

مصرع اول کو ثانی سے کوئی تعلق نہین معلوم ہوتا اگر یہ تکلف کھینچ تان کے معنی درست کیے جائین تو مطلب خبط ہوتا ہے سپاہی خندانی پر تو بیساختہ ہنسی آتی ہے مصرع کا ہیکوہی خاصہ زعفران زار کر یا قہقہہ دیوار ۔

مرا شعر مرتب طرۂ ترکانہ را زیبد
مرا نظم مرصع جوشن بازوے دستانی

اس شعر کا مطلب فلک نہم سے بھی کئی ہاتھ اونچا پہونچ چکا ہے ۔ اسکے الفاظ تو تو سیر ایک بجائے خود بے مثل واہو اہے مین مگر لفظ (آنہ بھی قابل ملاحظہ ہے ۔ شعر کے ساتھ مرتب کی قید کس قدر موزون ہے

بہ نظم پارسیم نظم عالم اقطع و اجزم
بیا اے مدعی بین جوہر تیغ صفاہانی

سبحان اللہ ۔ فصاحت بلاغت ہر ہر لفظ سے ٹپکی پڑتی ہر نظم عالم کا اقطع اجزم ہونا بھی انوکھا مبالغہ نرالا فخر ہے ۔

کجی بند خطابت کجا بندد طبایم +
کجا این بند مضمون کجا آن پیچ پالانی

اس شعر مین مضمون کی شوخی کی دلفریبی تو ہے ہی پیچ پالانی بھی ایک نرالی ادا پیدا کر رہا ہے ۔

کجا حسب تقبل لفظ و معنی ہمچو کشرانی
کجا از پنجہ مغز بہاے این دم بخت بریانی

کشر انزالانغت سے مصرعۂ ثانی کا ہر لفظ با در جنانہ معلوم ہوتا ہے یہ شعر چاشنی سے خالی نہین ہے مضمون کی پروازی او سپر طرہ ہے ۔

مجیا در کلام آب و نمک چیزے دگر باشد
الا برکس نیابد این مگر از فیض تر وانی

آب و نمک نے محاورہ کی ملاحت اور سہہ مضمون کی چاشنی تو غضب ڈھائی ہے ۔

نیاز و فخر من خندہ نیا ید طرز شعر این است
گر این قاعدہ رفت از دلت برطاق نسیانی

الفاظ کی بندش مضمون کی تلاش سبحان اللہ ۔ طاق نسیان کی فصاحت قابل دید ہے ۔

غلو شاعرانہ در ثنا زیبائے دارد
خصوصاً در ثناے آنکہ او را کالعدم ثانی

اس مرصع شعر کا یوں تو ہر ہر نقطہ موتیون مین تولنے کے قابل ہے مگر کالعدم ثانی پر تو بیساختہ منہ سے صل علیٰ نکلتا ہے ۔

باقی

راقم ۔ نعیم اللہ دہلوی از ہمیر پور

ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے رونق گھر کی
نوحۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نہ سہی

آپ جانیے کہ دنیا ہنگامہ زار ۔ ہنگامہ پسند ۔ اور اصل مین پوچھیے تو اس تسلسل ہنگامہ ہی کا نام دنیا ہے ۔ یعنی اگر آج نیچر کے تمام پیچیدہ کارخانہ مین ہنگامہ زائی کے پٹ نہو تو بالکل اک سرے سے دوسرے تک عالم کون و فساد سپاٹ بیزہ بیٹھا ہے ۔ بقول شخصے " جینے کا مزہ نہ مرنے کا لطف " ، چنانچہ ایک عرصہ دراز سے ہمارے ملک مین مختلف وجوہ اور اسباب سے اب ہنگامہ زائی مین کچھ کمی سی پائی جاتی تھی لیکن طاعون کا شگوفہ ہرگز نہ پھر ایک وقت مین پھوٹ ہی نکلتا ہے " مثلاً کبرتی اور آتش کبیر

مادہ اگر برابر چندے دبا رہے اور اپنا اثر خارج مین باطنیہ نہ دکھا سکے ۔ بلکہ اسپر تودہ کے تودے انبار کے انبار ہون کہ بڑے بڑے آسمان سے باتین کرتے ہوئے پہاڑ لیکر جمع ہون تب بھی ایک زمانہ مین زمین کے پیٹ مین قرار ہو کے اقتدار جو ہے تو لا محالہ کسی نہ کسی زلزلہ اور بھونچال پیدا ہو مادہ کسی نہ کسی پہاڑ کی چوٹی سے کرٹیر نکلے پھوٹ بہے ۔ اسیطرح اس ملک مین بھی امن و امان کا زمانہ گزرتے گزرتے ایک دفعہ طاعون بن کے جو پھوٹ نکلا ۔ آتش عالمگیر طرح سے شروع ہوا چھ سات برس کے عرصہ مین یوقدمی چال چلتا بلکہ میون میون رینگتا ہمارے شہر مین آ دھمکا ۔ اور سلامتی کیسے ایسے وقت مین جب ہندو اور مسلمانون کے دونون تہوار ان قران السعدین منانے کا ارادہ کیا تھا انکے لیے کلیل مین خلیل یا بہت اچھا موقع ملا ۔ مولوی بکر عید صاحب اور ہولی مائی اپنی اپنی طرف بہت کچھ اہتمام کیا کرتے تھے ۔ ابکی دفعہ ان حضرات نے حد فاصل بنکے دو پار شگن شامل (بم کا گولہ) رسید کیا اور دو دو ہاتھ کارروائی شروع کی کہ اگر ایک طرف انکے مظالم سے مسلمان تنگ رہے تھے تو دوسری طرف ہندو بھائی بھی تڑپ رہے ہین ۔ ع ۔

بسمل پڑا تڑپتا ہے بسمل کے سامنے

معلوم ہوتا ہے رستم کا دو شاخہ خدنگ بمدت انھی کے ہاتھ لگا ہے ۔ خیر یہ قطعہ تو طول طویل داستان غم بے پایان ہے " بیان سفاکی طاعون آسان نیست " مگر ایک حکایت سننے کے لائق ہے ۔

ایک مسلمان بھائی کو بکرعید صاحب کی خاطر مدارات کی فکر بیحد دامنگیر ہوئی اور اتفاق کی بات گھر کے لوگون نے بھی بہت اصرار کیا جسطرح بنے قربانی کیواسطے اور کچھ نہین ایک بکرا ضرور آ جائے ۔ یون ہونا تو کٹی ایک جان خدا کی عنایت سے دو نون بہم تم تنہی ۔ اور سنئے منہ اٹھائے چار چار جو خیوہ تو بیچے مین ۔ مین چل کمر لٹا پر پیدل ہی چلی جاؤنگی ۔ مگر تمہارے لیے تو ایک بکرا چاہیئے ۔ تم کچہری دربار جاتے ہو تو بے ایکہ گاڑی کے نوالہ نہین توڑتے اوسدن تمہاری خدائی کسی نہ کسی سواری پر ہوگی تمکو دنبہ اونٹ نہین میسر تو کیا ایک بکرے سے بھی گئے گزرے ۔ بھلا یہ بھی کوئی عید ہے بکرا ایک قربانی نہو نہ گوشت کے حصے دوستون عزیزون کے ہان بھیجے جائین ۔ نہ گھر مین کلیجی پکے ۔ یہ سنت تو کبھی چھوڑی نہین ۔ ایک ایک ایسے مقبول بندے تھے جنھون نے اپنے بیٹے تک کی قربانی کر دی ۔ ایک ایسے مسلمان مین ذرا سی کوئی بات نہ ہوئی سب باتون کی تخفیف قربانی پر آ رہی ۔ خدا کو کیا منہ دکھاؤ گے حیثیت مین کیا پیدل جاؤ گے ۔

آدمی تھے مسلمان اور پکے مسلمان قربانی کے حکم کو ضرور سمجھتے

دیر آید درست آید

روس۔ تو کب اصلاح ہوگی۔ ٹرکی۔ تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔ سنا نہیں ع کہ تعجیل کار شیاطین بود

لاڈلا لڑکا اور معلّم

اور آپکی تعریف کرینگے اگر اسپر قناعت نہو تو کمائی مین سے دو تہائی آپکا اور ایک تہائی ہمارا سہی اب بھی منظور ہے یا نہین اگرچہ مسٹر اودھ پنچ نے اور اخبارونکی طرح بھرت کے مضمون کو نقل نہین کیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ضعیف الاعتقاد نہین ہین لیکن اودھ پنچ کے وہ ناظرین جنکے پاس اور بھی اخبار آتے ہین اور جو ضعیف الاعتقاد بھی ہین انھون نے ضرور اسکو یاد کر لیا ہوگا اور آپکے عقیدہ والے انگریزی خوان بھی ایک شک و شبہ کی حالت مین ضرور ہونگے پس ایسے لوگون کی تشفی کیلیے ہم ایک نہایت سچا واقعہ جو ہمپر گزر چکا ہے ہفتہ آیندہ مین ہدیہ ناظرین کرینگے ہمارا دعوی ہے کہ اُسکے ملاحظے کے بعد پھر اس قسم کے توہمات اُنکے دل مین راہ نہ پائینگے۔

راقم حضرت بیدم بقلم ص ۔ ف۔

مرزا داغ کے کلام پر بسیط نظر

ایک فاضل کا مقولہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے ڈاکٹر جانسن کا خیال ہے کہ حریف کی تردید کے لیے معمولی پیش قدمی بھی گویا اُسکے دعوی کو وقعت دینا ہے لیکن جہان کلئے مین استثنا بھی ہے کسی موضوع پر اگر منصفانہ بحث کیجاے تو ملک کے لیے بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔

نواب مرزا خانصاحب داغ کے کلام پر ریویو کرتے ہوے یہ کہنا پڑتا ہے کہ کسی کی کلام کی ضخامت اور حجم کو اُسکی عمدہ شاعری اور استادی کا معیار قرار دینا نامناسب بات ہے اگر کتاب کے اجزا اور تعداد صفحات کا لحاظ کیا جائیگا تو غالب۔ ذوق اور انکے پہلے حضرات خواجہ میر درد مرحوم کو اردو شاعری کی دنیا سے خارج کر دینا پڑے گا مگر ایسا غیر ممکن ہے۔ کلام تھوڑا ہو یا بہت۔ شاعری کے مرتبے سے نہ گرا ہو۔ اسالیب بیان کو دیکھکر ہر شخص شاعر کے مرتبے کو ذہن نشین کر لے نازک خیالی یعنی آفرینی دل و دماغ پر تاثیر کی روشنی ڈالتی ہو زبان کی صفائی اور اسکی شائستگی اور تہذیب ایک خوش فکر شاعر کی طباعی کا نتیجہ معلوم ہو۔ اخلاق اور اشکال سے کلام پاک ہو۔ اگر کوئی مسئلہ علمی بیان کیا جاے تو نثر کا لطف آئے اور حشو و زوائد سے کلام معرا ہو۔ انسان کو شعر ہی تڑپا دیتا ہے اور شعر ہی خاموش کر دیتا ہے۔ اثر اور صرف اثر ہی کی ضرورت شاعر کے کلام کو ہے۔ اگر اثر نہین ہے تو وہ کلام بے نمک کی دال ہے مشکل سے حلق کے نیچے اُتر سکتا ہے بلکہ بے نمک کی کھچڑی ہے جسکا کھانا بہت دشوار ہے۔ میر درد جرأت۔ مصحفی۔ آتش۔ ناسخ۔ اسیر۔ انیس۔ امیر کے کلام مین یہ باتین بہ کثرت نظر آتی ہین ذرا نظر انصاف چاہیے موزون کلام جو علم قافیہ و عروض کی بنیاد پر نمایان کیا جاتا ہے اسکی موزونیت کے یہ معنی نہ ہونا چاہیے کہ الفاظ کا مجموعہ ہو بلکہ الفاظ اسطرح مترتب کیے جائین کہ مسلسل طور پر موتی کی لڑی معلوم ہون۔ اور چستی و بندش مین حسینونکی چوٹی۔ ٹکڑے ٹکڑے اور اکھڑے اکھڑے الفاظ کا موزون مجموعہ کلام کی بلندی اور شاعری کی وقعت کو خاک مین ملا دیتا ہے۔ اگر بندش سُست ہے اور افعال توابعات و روابط بے ڈھنگے طور پر لائے گئے ہین اور اسالیب بیانکے پہلو بے تکے پن سے دکھائے گئے ہین تو وہ شعر موزون ضرور کہا جاے گا مگر دل و دماغ پر اسکی تاثیر نہوگی مثلاً خواجہ الطاف حسین حالی کا یہ شعر

سایے مین برگد کے جیسے جلکے رہجاتی ہے گھاس
ہے یونہی ہوتی زبردستون مین مٹی انکی خوار

عروض و قافیہ کا کوئی عیب اس شعر مین نہین ہے گو دونون مصرع اکھڑے ہوے ہین اور الفاظ کی بندش بہت ہی سُست ہے کسی نے اچھی اصلاح دی ہے اور شعر کو سانچے مین ڈھال دیا ہے ناظرین اصلاح ملاحظہ فرما کر حالی کے شعر کی ترکیب بخوبی سمجھ لین گے۔

گھاس جیسے سایۂ برگد مین جلکر خاک ہو
یونہی ہوتی ہے زبردستون مین ہستی اصلی خوار

یا داغ کے ایک مطلع کا پہلا مصرع فرماتے ہین۔ ع۔

صبح تک دل کو دلاسے شب غم دیتے ہین

گو یہ مصرع موزون بھی ہے اور کوئی عیب بھی اسمین نہین ہے مگر چست نہین ہے اگر دلاسے اور دیتے ہین کے درمیان شب غم ہوتو سستی رفع ہو سکتی ہے مگر قافیہ کی ضرورت نے بندش مین سستی پیدا کر دی نثر مین یہ مضمون یون ہوگا۔

"صبح تک شب غم مین دل کو دلاسے دیتے ہین"

دوسرا مصرع ملاحظہ ہو اور پھر دونون کو ملا کر پڑھا جائے تو مضحکہ خیز رکاکت پیدا ہوتی ہے۔

جسکو تم دے نہین سکتے اُسے ہم دیتے ہین

محذوفات و مقدرات اگر باقاعدہ ہون تو حسن کلام کی گرمی دلپذیر بھی کر دیتی ہے مگر اسطرح کے محذوفات زبان پر ستم ڈھاتے ہین۔ یہ عیب داغ کے کلام مین بہت کثرت سے ہے۔ فرمائے داغ دیکھو معشوق کی صفت کا بیان ہے۔

وہ اکڑتی ہوئی نظر آتی
وہ لچکتی ہوئی کمر آتی

ذرا اس آ ہا کی ادا کو دیکھیے شاعر کے تمکین و وقار پر افسوس کرنا پڑیگا اور زبان کی فصاحت پر رونا ہوگا۔ اسکے سوا آہا دونون مصرعون میں کچھ معنی بھی نہین دیتا اکڑتی ہوئی نظر بھی کتنی اچھی صفت معشوق کی ہے۔ یہ وہ زبان ہے جو نواب مرزا شوق نے اپنی مثنویون مین لکھی ہے اہل لکھنؤ اسکو نقات کی زبان نہین کہتے بلکہ بازاریونکی زبان کہی جاتی ہے۔ اسی کی مناسبت سے نواب مرزا داغ نے پوری پوری تقلید کی ہے۔

شوخیان ہین حباب مین کیسی
لن ترانی جواب مین کیسی

حجاب کی تعریف ادا مصرعہ مین ترا ذوق گرفت نہین مگر دوسرا مصرع بے ربط ہو اگر لن ترانی حجاب کا مقولہ ہو اور اسی کا نام شوخیان رکھا گیا ہو تو دوسرے مصرع کی (کیسی) برائے بیت ہو حشو ہو بھرتی ہو۔

ہاے تیرا کلام مستانہ
ہاے تیرا خرام مستانہ

مستانہ کلام دیوانون المجذوب کے کلام کو تو کہہ سکتے ہین مگر کسی نے معشوق کے کلام کو مستانہ نہین کہا ہو اور اگر متقدمین نے کہا بھی ہو تو قابل تقلید نہین ہو یہ زمانہ زبان کی تہذیب اور شائستگی سلجھانے کا ہو نہ یہ کہ زبان مین عیب پیدا کیا جاے۔

اک قیامت کی چال چل جانا
دل چھلاوہ کی طرح چھل جانا

چھل جانا بول چال مین بھی اب نہین ہو قدیم زمانہ مین دو ایک نے باندھا ہو مگر آخری دور مین بالکل ترک کر دیا گیا اک کا لفظ چال کے ساتھ ہوتا تو زبان کا مزہ تھا قیامت کے ساتھ یہان پر لطف نہین دیتا۔ اسکی جگہ پر اگر (وہ) لکھدیتے تو اس سے اچھا حسن پیدا ہوتا۔

نازجلوے دکھائے جاتا ہو حسن چہرے پر چھائے جاتا ہو

حسن چھانا بھی۔ ادا چھانا سے کچھ کم بے معنی نہین ہو حسن کی گھٹا شاید ہو۔

رقص طاؤس باغ سے اچھا
شعر کا لطف داغ سے اچھا

یعنی جناب طاؤس سے اچھا ناچتی ہو اور شعر داغ سے اچھا کہتی ہے۔ ممکن ہو کہ یہ دونون صفتین ہون اور نہون تب بھی کوئی اعتراض نہین ہو۔ اعتراض یہ ہو کہ صرف قافیہ کے واسطے باغ کا لفظ آپ لائے اور یہ خیال نہ رہا کہ اسی قسم کی بھرتی سے داغ لگتا ہو۔ طاؤس باغ کی تخصیص کون ہو اسواسطے کہ طاؤس جس آزادی اور خوش فعلی سے صحرا مین ناچتا ہو۔ اسطرح باغ مین آیند و رند کے خوف سے ناچتا بھی نہین۔ اسکے سوا معشوق کی رقص کے واسطے طاؤس کے ساتھ طناز کی صفت مناسب تھی۔

ذرا اپنی حجاب کے صفت کا نچوڑ دیکھئے۔ رنڈی کے واسطے اس سے بڑھکر اور کیا تعریف ہو سکتی ہو۔

وضع کے ہو خلاف کیا مقدور
ایک سے ناکہ تک نہین منظور

یہ وہ مثنوی ہو جو ملک کے آیندہ اور موجودہ نسلون کو تہذیب اور شائستگی کا سبق پڑھائیگی اور میان احسن نے استاد کو نیچرل رنگ کا ماہر ادیب فرمایا ہو۔

ہمنے معشوق کی تعریف مین کپڑی یا نرخ کی ارزانی و گرانی نہین سُنی تھی۔

فراق معشوق یعنی بی حجاب کا نبگالہ ظلمت کو سدھارنا اور جناب مولوی داغ صاحب کا بیقرار ہونا اور حالت ہجران مین چرخ کج رفتار سے گلا کرنا ملاحظہ فرمائیے۔

وہ نکیلی ادائین دھیان مین ہین
وہ شریلی صدائین کان مین ہین

نکیلی ادا بھی ایجاد بندہ ہو۔ شعرا نے استعارہ ضرور کیا ہو مگر معمولی طور پر بھی کوئی استعارہ یہان پر نہین ہو۔ دہلی کے شعرا کے کلام سے سند دینا چاہیے۔

تیغ حسرت اُتر گئی دل مین
بیقراری ٹھہر گئی دل مین

تیغ اُترنا کیا محاورہ ہو۔ دہلی کی زبان سے سند ملنا محال ہے شاید فسانہ آزاد یا سیر کہسار۔ الف لیلہ سے کوئی سند دیجائے ہجر یار مین بیقراری کا ٹھہر جانا کیا معنی۔ ہجر مین تو بیقراری اور زیادہ بڑھجاتی ہو

یہ چند شعر تو ہمنے زبان و محاورہ ترکیب کی سستی کے متعلق دکھلائے ہین۔ اب ایک بیان سے ہم یہ بات دکھاتے ہین کہ اسلوب بیان مرزا داغ کا کتنا بھونڈا اور شان اُستادی کے خلاف ہو۔

نالہ جگر دوز درمیان ناوک فگنی عشق سینہ دوز

دوستو حال دل کہون کہ کہون ماجراے ستم کہون نہ کہون
مختصر واردات کہتا ہون سو کی مین ایک کہتا ہون
مدتون ہمنے خون دل کھایا دل لگانیکا خوب پھل پایا

اسکے بعد اور بھی دو چار شعر لکھے ہین جنمین واحد متکلم ضمیر ہے مگر اسکے بعد فرماتے ہین۔

اب کسی سے نہ دل لگائینگے ہم
عہد پر عہد تھا قسم پہ قسم

یہان پر جمع متکلم کا صیغہ موجود ہو۔ اور دو شعر کے بعد پھر کہتے ہین۔

ان بتون سے مجھے بچائے خدا
حاصل دین نہ حاصل دنیا

پھر ارشاد ہوتا ہو۔

توبہ کرلی پیام سے مین نے ہاتھ اُٹھایا سلام سے مین نے
جل گیا جب کسی سے بولے ہم چھوڑتے ہین جلے پھپھولے ہم

اب ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ یہ اسلوب بیان کسقدر خراب ہو اور فصاحت و بلاغت کے اصول سے تو عیب مین داخل ہو۔ کہ ایک سلسلہ بیان مین واحد متکلم اور جمع متکلم کے صیغے صرف کئے جائین۔ اسے کمزوری کہتے ہین۔ شاعر کی کمزوری اسکے اسلوب بیان سے ظاہر ہوا کرتی ہو۔

یہ بات چاہیے تھی کہ جب سلسلہ کلام مین صیغہ واحد متکلم کا اختیار کر لیا تھا تو اپنے واسطے آخر تک خاص اس بیان مین وہی خطاب رکھا ہوتا مگر چونکہ بیان پر قدرت نہین حاصل ہے الفاظ ملتے نہین اسواسطے۔ مین مین۔ ہم ہم۔ پر اس بحث کو ختم کیا۔

جو شخص استادی کا دعوی کرتا ہو اسکو لازم ہو کہ اپنے کلام کو فصیح بنانے مین فروگذاشت نہ کرے۔

عام طور پر اسوقت اخبارون اور رسالون کی زبان اردو کو خراب کر رہی ہو اسکی اصلاح تو مشکل ہو مگر سند کے واسطے اس قسم کا کلام ضرور ان مدعیون کو ملتا ہو۔

جس شخص کی زبان سے ہم سند لینگے اسکی خوبی کلام کو پہلے درایت کے اصول پر جانچینگے اگر وہ اپنے کلام کو ٹکسال باہر دکھلائے گا تو ہم اسکے قائل نہین۔

(باقی آیندہ)

راقم۔ حکیم برہم۔

شکریہ زر علیہ السلام

جن عالی ہمت حضرات نے بلا کسی عذر اور حیلے اور وعدے کے، ۲ فروری سے آج تک اعانت فرمائی ہو انکے نام نامی بشکر گزاری درج ذیل ہین۔

عالیجناب مہاراجہ صاحب بہادر اجودھیا [illegible]
عالیجناب شیخ اصغر علی صاحب تعلقدار [illegible]
جناب لائف سکرٹری اڈورڈ سوشل کلب
جناب شمشاد علی صاحب
جناب عبد المنان صاحب
جناب سکرٹری کارنیگل لائبریری
جناب رگھبر مہراج پاٹھک
جناب منشی ولایت علی صاحب سب انسپکٹر
جناب لالہ کنج بہاری لال صاحب مہاجن
جناب جمنادت صاحب جوشی۔
جناب حفیظ الکریم صاحب
جناب ایس ایم دولت
منصفی اناو

بی بی سی آئی۔ ریلوے۔

مرزا داغ کے کلام پر بسیط نظر

بقیہ مضمون ۱۹ - مارچ سنہ ۱۹۰۳ء

اس بات کا ہم دعویٰ کرتے ہین کہ زبان اُردو کی شائستگی بہ لکھنؤ نے بڑھائی ہی اور یہ دوستی ان لوگون نے زبان بڑھائی ہی اسکا اعتراف اہل دہلی کے لائق لوگون نے کیا ہی جنمین مولوی محمد حسین آزاد و جناب مرزا نوشہ غالب شامل ہین - بیشک لکھنؤ مین ایک زمانہ وہ تھا کہ تشبیہات و استعارات کے گھونسلے زیادہ اُبل رہے تھے اور چونکہ بمقابلہ صنایع و بدایع کے زبان کو وہ لوگ اپنے علمی کمال کے سامنے حقیر سے دیکھتے تھے اسواسطے رشک مرحوم کے زمانہ تک اسکا چرچا رہا لیکن اسوقت بھی جو رنگ زبان کا رہا وہ لائق تعریف ہی - البتہ صبا نسیم [illegible] - اسیر انیس سحر منیر نے اُس رنگ کو ہلکا کیا اور بہت ہی خوبصورت بناکر زبان کے سانچے مین ڈھال دیا اب موجودہ زمانہ مین لکھنؤ کے شاعرون کے سامنے کوئی شاعر زبان کی صفائی کا دعویٰ نہین کرسکتا اور اگر کوئی دعویٰ کرے گا بھی تو آگے نکلنے کا قصد نہین کرسکتا صرف لفاظی اور طلاقت لسانی سے کام نہین چلتا - یہ زمانہ تجربہ اور مشاہدہ کا ہی - دیوان اُٹھالو اور دیکھو چلو - نازک خیال معاملہ بندی بزم آرائی رنم پیرائی - تصوف - زبان کی صفائی - اسلوب بیان کا مقابلہ کرسکتے ہین مگر کوئی نظیر نہین آتا - مرزا داغ جو اپنے کو دہلی کا کہتے ہین ممکن ہی کہ انکو بوجہ بود و باش دہلی کا کہا جاے جسطرح ہمارے مولوی نذیر احمد صاحب بہادر دہلی کے ہوگئے یا مولانا ابوالنصر دہلی کے مشہور ہوے - بلکہ داغ کو ان صاحبون سے زیادہ حق حاصل ہی اس لیے کہ داغ کا مسقط الراس چاندنی چوک ہی مگر یاد رکھنا چاہیے کہ دہلی کے دعویدار ہون یا لکھنؤ کے دونون کیواسطے یہ لازم ہی کہ زبان دلکش ہو تا فیر ہو اور خاص طبقے کی زبان پر وہ قایل نہ ہون بازاری اور خانگی زبان کی سند نہین ہی - اب ایک سوال اس بیان سے پیدا ہوگیا - اکیا مرزا داغ کے کلام مین یہ باتین نہین ہین - کیا اونکی شاعری یہ حیثیت نہین رکھتی - "

اسکا جواب عقل سلیم یون دیتی ہی کہ اونکے کلام مین حیرت انگیز اسرار ہی اور وہ تعجب اب دنیا کے سامنے اپنا راز افشا کر رہا ہی گلزار داغ جو انکا پہلا دیوان ہی اوسکا نصف سے زیادہ کلام یہ بات بتاتا ہی کہ یہ حصہ کسی لائق اور فاضل کے کلام کا ہے بلکہ اس حصہ مین اسیر و امیر کے کلام کا رنگ پایا جاتا ہی - اور اوسیکا دوسرا حصہ ایک مبتدی شاعر کا نتیجہ فکر معلوم ہوتا ہی اس سے زیادہ حیرت انگیز یہ بات ہی کہ آفتاب داغ مہتاب داغ (جو گلزار داغ کے بعد چھپے ہین اور اصول کے موافق اُس سے بہت بلند پایہ پر انکو ہونا چاہیے تھا) مین نہ گلزار داغ کا رنگ ہی نہ وہ شائستگی ہی نہ وہ پاکیزہ زبان ہی نہ وہ گراں مایہ نازک خیالیان ہین - یا للعجب یہ کیا اسرار ہی ایک ہی شاعر کے ایک ہی دماغ و خیالات مین ایسا تنزل کیون پیدا ہوگیا - زمزمہ سنجی کرنے والا اپنی نغمہ سرائی کو اتنی جلد بھول گیا - یہان پر یہ بات بھی یاد رکھنا چاہیے کہ انسان جس سوسائٹی مین ہوتا ہی وہی رنگ وہی ڈھنگ اوسکو اختیار کرنا پڑتا ہی سوسائٹی کا دباؤ بہت سخت آتالیق ہی جبتک مرزا داغ شاعران لکھنؤ مین رہی اور انکو اپنا کلام دکھاتے رہے اور خود بھی انکا تتبع کرتے رہے رنگ زبان مین ترقی رہی یہی وجہ گلزار داغ کی شائستگی اور تہذیب کی ہی - ورنہ یہ ممکن نہ تھا کہ پہلے تو وہ اچھا کہتے ہون اور بعد کو بھول گئے ہون - گلزار داغ مین جہانتک اصلاح ہی وہ حصہ اعلیٰ درجہ کا ہی اور جسمین اصلاح نہین ہی اسکا رنگ بھی سوسائٹی کی اثر کو کچھ کچھ بتاتا ہی اور دوسرا حصہ بھی آفتاب داغ و مہتاب داغ کے کلام سے تابناک ہی اسکے بعد جو کلام ہی وہ صرف مرزا صاحب کا تبرک ہی - بہوت لوگ یہ بیان کرتے ہین کہ گلزار داغ مین بڑا حصہ شاعری کا حضرت ذوق کا ہی انھون نے صاحب عالم مرزا فتح الملک بہادر کیواسطے کہدیا تھا اور ولیعہد بہادر کی وفات پر چھوٹی بیگم صاحبہ اور مال و متاع کے ساتھ یہ دیوان بھی ہمراہ لائین ہم اُسکی تصدیق نہین کرسکتے یہ ممکن ہے مگر جو باتین اسوقت لوگونکی چشم دید ہین وہ یہی ہین کہ گلزار داغ کا بیشتر حصہ حضرت اسیر و جناب امیر کا سنا ہوا دیکھا ہوا ہی اور انھین لوگون کا رنگ کھا رہا ہے - ذوق پر بادشاہ کا ضرور یہ دباؤ تھا کہ وہ جرأت مصحفی - آتش و ناسخ اسیر کے رنگ پر بادشاہ کیواسطے غزلین کہا کرتے تھے اور ولیعہد و بادشاہ دونون لکھنؤ کے شعرا کا رنگ پسند کرتے تھے اور خود ذوق بھی لکھنؤ کے رنگ کے دلدادہ تھے ممکن ہی کہ انھون نے ولیعہد بہادر کیواسطے جو رمز تخلص کرتے تھے یہ دیوان مرتب کیا ہو لیکن اسکی سند کی ضرورت ہی اور سند صرف یہی ہے کہ جو غزل داغ پڑھتے تھے پہلے لکھنؤ کے شعرا کو سنالیا کرتے تھے اسوقت نواب مرزا خان صاحب یہ نہین جانتے تھے کہ مجھے ایک زمانہ مین بلبل ہندوستان بننا پڑیگا اور ان باتون کے جاننے والے میرے راز کو ظاہر کردینگے - مگر خدا کا شکر ہی کہ لکھنؤ والون نے پہل نہین کی جب آپنے اُنکو اعلان جنگ دیا اور کھلم کھلا انکو گالیان سنائین تو انھون نے واقعات کی چہرہ سے نقاب اُٹھادی صرف اتنا قصور ہی -

واقعہ رامپور کے ایک مشاعرہ مین نواب مرزا داغ نے غزل پڑھنا شروع کی جب یہ شعر پڑھا -

ہوگیا پرتو رخسار سے کچھ اور ہی رنگ
مین نے منہ چوم لیا تیری تماشائی کا

تو ایک باکمال شاعر نے کہا ذرا پھر ارشاد فرمایئے جناب امیر اعتراض کو پہلے ہی سمجھ گئے تھے آپ نے فوراً یہ شعر درست کرکے پڑھدیا اور کہا کہ واہ کیا اچھا شعر ہی - اصلاح -

ہوگیا پرتو رخسار سے کچھ اور ہی رنگ
مین نے منہ چوم لیا تیرے تماشائی کا

اسی قسم کے سیکڑون اعتراض جناب جلال باکمال کیا کرتے تھے مگر جو غزلین وہ اپنے سن شعور کے اقتضا سے جناب امیر وغیرہ کو دکھلایا کرتے تھے اُنپر اعتراض کبھی نہین ہوتے تھے -

اب مین ناظرین کو چند غزلین اس کلام کے دکھاتا ہون جو نامور شعرا کا دیکھا ہوا ہے اور چند اس کلام کی دکھلاتا ہون جو کسی کا دیکھا ہوا نہین ہے ناظرین اُس سے میرے اس قول کی تصدیق فرمالین گے -

وہ کلام جو اعلیٰ درجہ کا ہے اور جسکا ہر شعر تیر و نشتر ہی -

عدوی سامری فن دیکھے اعجاز رقم میرا
عصائے موسوی ہے مدح خالق مین قلم میرا
برنگ بوئے گل ہی ہر نفس یاد الٰہی مین
قیامت تک بھریگی دم نسیم صبحدم میرا
سلامت منزل مقصود تک اللہ پہونچادے
مجھے آنکھین دکھاتا ہے ہر اک نقش قدم میرا
فنافی اللہ ہو کر پاؤن عمر جاودان ایسی
مسیح و خضر کی ہستی سے بڑھکر ہو عدم میرا
الٰہی نقش ہو کلمہ رسول اللہ کا دل پر
چلے کونین مین نام محمد سے درم میرا

چیمبرلین کے قولنج ہیضہ و پیچش کی دوا

پیچش قولنج ہیضہ اسہال کے درد پیٹ کے درد کیواسطے دنیا بھر کی دواؤن مین یہ دوا تیر بہدف ہی مدراس کے ایک مشہور ڈاکٹر نے حالین لکھا ہی کہ تمام امراض شکم کیواسطے جتنی دوائین مجھکو معلوم ہین ان سب سے موثر دوا چیمبرلین کے قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوا ہی - اکثر مین نے ہیضہ مین دی ہی - نہایت فائدہ کیا ہے خاصکر شکایات اسہال مین قابل استعمال ہی اور اگر جی متلاتا ہو تو بہت فائدہ کرتی ہی ہیضہ کے ابتدائی حالت مین اگر بروقت دیجائے تو درد اور عارضہ کی سخت تکالیف کو بہت کم کرے - لیس کوئی گھر چیمبرلین کی قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوا سے محروم نہ رہنا چاہیے - آج ہی [illegible] اسکے ذریعہ سے جان کی حفاظت ہوتی ہے - قیمت [illegible] سب دوا فروش بیچتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر یوسف خان [illegible] مقام نصیر آباد میں چیمبرلین کے سب دواؤن کا ذخیرہ ہے -

حاجی بی کی گھوڑی

پانچ ہزار روپے انعام

[illegible]

پانچ ہزار روپے انعام

تازہ سندات | مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب | تازہ سندات

معزز انگریزون - میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔

ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - شبکور - سرخی - ابتدائی موتیا بند - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چندروز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہے بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلٰے قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔

نقلی و جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر [illegible] مقام [illegible] ضلع [illegible] پنجاب

(۱) جناب پروفیسر صاحب - سلام علیکم آپکے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجاے کم ہے مین نے آنکھون کی بیماری کے لیے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی ایک مریض پر تو اسنے جادو کا اثر کیا۔ اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک کے قریب دس سال سے بے نور ہوگئی تہین صرف کسی قدر طاقت بینائی انکے پردے مین موجود تہی پردہ کا رہنا اور رانٹرس کو سخت مین سخت نقصان تہا - اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا - مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید ممیرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین۔ راقم - ڈاکٹر شیخ الہ بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری - ضلع ساگر۔

(۲) جناب پروفیسر سردار سنگھ صاحب تسلیم مین نے آپکے ممیرے کے سرمہ کو تقریبًا بہت مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیا بند - دھند - پھولا - ناخنہ - آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے - ان مریضون پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تہی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا

میری راے مین آپکا سرمہ مثل ٹرپیکین [illegible] بذریعہ [illegible] اور ہمیشہ [illegible] کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کیونکہ سر [illegible] وغیرہ آپکے سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو دعا دینگے۔ برائے مہربانی ایکتولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلٰے قسم - وی - پی پوسٹ بھیج دین۔ راقم - حیدر مرزا [illegible] میڈیکل کالج [illegible] توانہ [illegible]

[illegible] جناب پروفیسر [illegible] تسلیم [illegible] آپکے یہاں سے بذریعہ [illegible] سرمہ [illegible] استعمال کیا جسمین [illegible] مفید ثابت ہوا - بلکہ صحت کلی ہوگئی - آپکا [illegible] سرخی چشم [illegible] تر چشم - شروع کیٹر کٹ (ابتدائی موتیا بند) مین بھی فیدہ کے بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا - واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجیے۔ راقم - ڈاکٹر ریاض الدین مقام گرانگ ضلع چینیا - سرحد ملک چین

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپے انعام دیا جائیگا - جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے ماہ مارچ سنہ ۱۹۰۱ع مین جمع کیا گیا ہے

پانچ ہزار روپے انعام

پانچ ہزار روپے انعام

مرزا داغ کے کلام پر بسیط نظر

بقیہ مضمون ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۰۲ء

اب عاشقانہ غزلون کا مقابلہ کیا جاتا ہی

نمبر اول

صبر سے زاہد نا فہم نہ بیزارون کا
یہ خشنے والا ہی دکھاے گنہگارون کا
سر شوریدہ کو تسکین وہین ہوتی ہی
مجھپہ احسان ہی اس کوچے کی دیوارون کا
ڈوبے نام شفا سنکے زہے خواہش مرگ
منھ وہ اسا نکل آیا ترے بیمارون کا
دامن پر اپنے جو صیاد نے زنجیر دہوئین
اور بھی چھوٹ گیا آج گرفتارون کا
تماشا خون آنکھ سے جلتے ہوے آتینکے
کہان ہون مین وہان فرش ہوا انگارون کا
خیر گزری کہ رہا تا بہ مژہ سیل سرشک
بہگیا پردا ترا کوچہ کی دیوارون کا
چوس لیتی ہین مرے زخم زبان پیکان
چھوڑدیتی ہین یہ منھ چوم کے سوفارونکا

نمبر دوم

گر میرے ... ہو ستمگر باکو نہین دیکھا
اُسے دیکھنے والے نے خدا کو نہین دیکھا
دیر سے غرض کیا ہی جو منزل نظر آتے
کعبے مین کبھی قبلہ نما کو نہین دیکھا
سمجھا ہے شب ہجر عدو کو وہ قیامت
ظالم نے ابھی روز جزا کو نہین دیکھا
جنت ہے گر جنانہ دشمن بھی الٰہی
آتے ہوے اس گھر مین قضا کو نہین دیکھا
جس شکل سے ہنستے ہین مرے حال پہ احباب
روتے ہوے یون اہل عزا کو نہین دیکھا
اتنا تو بتا دے مجھے ای ناصح مشفق
دیکھا ہے کہ اس ماہ لقا کو نہین دیکھا
ایسی نظر شوخ مین تسکین نہین دیکھی
اسطرح تغافل مین حیا کو نہین دیکھا

ان دونون غزلون کو بھی ذرا تو لنا چاہیے۔ بقدر زمین حسن بیان اور بلندی خیال مین ہی دوسری غزل مین بعض شعر بے معنی بھی ہین اور سلاست و چستی کا تو کوسون پتہ نہین ہے۔ پہلی غزل کا رنگ بھی نظر مین لا ... یہ رنگ ذرا دہلی کے شعرا کے کلام مین ... داغ صاحب دکھائین تو یا خود ہی اب دو چار غزلین اس رنگ مین لکھکر چھپوا دین۔

اول درجہ کی غزل کی رفعت و بلندی کو ناظرین ذرا ملاحظہ کرین کس مرتبہ کا کلام ہی اور پھر دوسری غزل سے مقابلہ فرمائین جسمین کوئی نازکخیالی بھی نہین نہ کوئی بات تاثیر کی پائی جاتی ہی۔ زبان ہی کا لطف ہوتا مگر بھی اثر ہوتا وہ بھی نہین ہی۔ اس کلام کو بیٹک کی کچھڑی کہتے ہین

نمبر اول

ثبات بحر جہان مین اپنا فقط مثال حباب دیکھا
نہ جوش دیکھا نہ تو دیکھا نہ موج دیکھی نہ آب دیکھا
نہ دل ہی ٹھہرا نہ آنکھ جھپکی نہ چین پایا نہ خواب آیا
خدا دکھائے نہ دشمنونکو جو دوستی مین عذاب دیکھا
سمجھ مین جسنے جان جھوٹی سیکو گردش ہی رہو
کہ جیسے آن کل دور گردون مدام جام شراب دیکھا
نظر مین ہی تیری کبریائی سما گئی تیری خودنمائی
اگرچہ دیکھی بہت خدائی مگر نہ تیرا جواب دیکھا
پڑے ہوے تھے ہزارون پردے کلیم دیکھو تو جب بھی غش تھے
ہم اسکی آنکھو نکے صدقے جسنے وہ جلوہ یون بے حجاب دیکھا
سرور میں دل نشاط کیسے جہتنے رنگ ہی جانکے
سُنا تھا کان سے جو ہمنے وہ آنکھ سے انقلاب دیکھا

نمبر دوم

ہوگئے پرخون دل عشاق ہوکر زیر پا
کیا لگا رکھا ہی ظالم تو نے خنجر زیر پا
داغ رفتار ہوکیا اسکو پتھر زیر پا
جسنے لاکھون روند ڈالے کاسۂ سر زیر پا
دامن دل کیا بچے اُسکے خرام ناز سے
جائے ہوجاے اگر دامان محشر زیر پا
تیرے ہاتھون سے ہوا ہی اک زمانہ پائمال
پیس ڈالون تجھکو ای چرخ ستمگر زیر پا
آرزو کمبخت لے کی تھی خرام ناز کی
دیدیا اُسنے مجھے دل کو مسل کر زیر پا
دونون دشمن ہین بشر کے آسمان یا زمین
فتنہ گر بالاے سر ہی تو ستمگر زیر پا

پہلی غزل پر ایک حرف بھی مجھے نہین لکھنا ہی سب نے پڑھکر داد دی ہوگی کیا رنگ ہی اور کیا پر زور کلام ہی اور کوئی غلطی بھی نظر نہین آتی۔ مگر دوسری غزل کی ردیف بالکل بیکار ہے اسکو یون سمجھنا چاہیے کہ (زیر پا) کے معنی ہین پاؤن کے نیچے اب ذرا ہر قافیہ کو ردیف سے دست و گریبان کیجئے۔

پہلا مطلع زبان و محاورہ کے خلاف ہی پرخون ہوکر عشاق کے دل زیر پا ہوگئے۔ یہ کیا زبان ہے دہوکہ کتنا باموقع لفظ آپ لائے ہین اور کیا اچھی زبان ہی۔ ایک ردیف فضول اور حشو ہی۔ مطلب یہ ہوگا کہ عاشقون کے دل پرخون ہوگئے ہین کیا تو نے پاؤن کے نیچے خنجر لگا رکھا ہی۔ فرمائیے دوسری ردیف کی کیا ضرورت ہی۔

ایک غلطی یہ بھی ہی کہ خنجر زیر پا کے یہ معنی ہین پاؤن کے نیچے خنجر لگا رکھا اس جملہ کے ساتھ بالکل بے ربط ہی۔ اسواسطے کہ لگا رکھا کو خرام سے کچھ تعلق نہین ہے اُسکا مفہوم صرف یہ ہی کہ خنجر پاؤن کے نیچے چھپا ہوا ہی اور پرخون دل جب ہو گا کہ معشوق مشق خرام کرے گا کچھ چلے پھرے گا۔ یہ مطلع بہت ہی رکیک ہی زبان بالکل دہقانی ہی دوسرا مطلع معشوق کی نازک خرامی کی داد دیتا ہی۔ بجاے فرش گل اور بستر قاقم کے آپ اسکو پتھرون پر چلاتے ہین ارادلی اور بندیا چل کہ اس سے رو بدوار ہے ہین۔

تیسرے شعر مین دامن دل کا خرام ناز سے نہ بچنا حالانکہ کوئی وجہ نہین لکھی کہ خرام ناز سے دامن دل کیون نہین بچتا۔ مصرع دوم مین (اگر) کا لفظ تو ایسا موقع پر آیا ہی کہ کوئی شاعر ایسی جرات نہین کرسکتا یہ خاص مرزا داغ کا حصہ ہی دونون مصرعون کو پڑھیے تو کوئی معنی نہین پیدا ہوتے۔ ناظرین اگر کوئی معنی تاویلی پیدا کرین تو مجھے ضرور اطلاع دین۔ چوتھا شعر ملاحظہ فرمائیے مطلب تو یہ ہی اور یہی زبان پر ہی کہ پاؤن سے پیس ڈالون گا پاؤن سے دبا دیا۔ پاؤن سے مل دیا آپ یہ فرماتے ہین کہ پاؤن کے نیچے پیس ڈالون گا۔ ہر ذی ہوش جان سکتا ہی کہ پاؤن سے جب ہی کوئی چیز پیسی جائیگی کہ وہ اُسکے نیچے آئیگی ردیف بالکل بیکار ہی اور اس غزل کے اکثر شعرون مین یہی عیب موجود ہی

نمبر اول

کرے انصاف دنیا مین اگر آفت کے مارون کا
بنے خود آسمان پہا ہا تمھارے دلفگارونکا
خدا جانے ہوئی ہین دفن کیا کیا حسرتین دلمین
پھپھولون سے مرے سینے مین عالم ہی مزارونکا
قسم ہی تجھکو زاہد کیا کرے گر آنکھ سے دیکھے
چھلکنا ساغری کا جھکنا بادہ خوارون کا
بتون سے عفو جرم عشق بھی چاہین تو کہتے ہین
خدا تو ہم نہین بخشین گنہ تقصیر وارون کا

نمبر دوم

مقابلہ تو دل ناتوان سے خوب کیا

کبھی سردی کے سر الزام تھوپا جاتا ہے کبھی کپڑون پر دیدہ ریزی ہوتی ہے اب تو نیا زمنہ لگنے کا نہین - مین نے تو یہ سمجھ کے آدھ گت کی تھی کہ آپ جانیئے ہندوستانیون کیواسطے رونا دھونا تو قسمت ہی مین لکھا ہوا ہے اور اگرچہ آپ بھی اسی واسطے جھینکی دکھا جاتے تھے مگر وہی چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ یا چند روز رگ شہیدان کربلا کو رو لئے عزاداری کرکی یہ سماۃ نے چوڑیان ٹھنڈی کرلین - پان چھوڑ دیئے زیور بڑھا دیئے ماتم کر لیے مگر پھر وہی ادھر چہلم ہوا ادھر سوگ اتار کے میلے کپڑون کی طرح پھینک دیا گیا اپنا رونا دھونا بخشش کرکا فی سمجھا گیا پھر وہی پیچھے تھے ملک کسی حال مین ہو یہان ہنسی دل لگی مزے اڑانے مین مشغول - مین نے کہا بھئی یہ تو ٹھیک نہین یہ تو ماتم رنج و غم پایدار ہونا چاہیے بزرگان دین اولاد رسول کی شہادت اور ایسی پھیکی پھیکی کہ جب تک یہ تکلیف گریہ و بکا کے سامان نہ کیے جائین دل ہی نہین پسیجتا ٹھہر جاؤ یہ لوگ یون ماننے والے نہین جب تک بھیڑ کی طرح منہ بولتی چالتی تعلق و دلی رکھنے والی صورتین انکی آنکھون کے سامنے سے نہ اٹھائی جائین تب تک ان سنگدلون پر اثر ہی نہ ہوگا -

محرم - واہ واہ قربان آپ کی تجویز کے اے میان جب تمنے رونے والون ہی کو اٹھا لیا تو رونے کون آئے گا ہمارے نزدیک یہ دو لوک کارروائی تو پسندیدہ نہین - مزا تو اسی مین ہے نہ دل مین کچھ کھٹک باقی رہے -

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیم کش کو
یہ خلش کہان سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

طاعون - جناب یہ ہندسی کی چندی موشگافی تو مین جانتا نہین مین تو بدلا لینے کا پیرو ہون - باقی یہ فرق اور تمیز تو جانتا نہین اگر اسی کا سلیقہ ہوتا تو جناب کی طرح اس گنہگار کی بھی عزت حرمت عزت ہوتی - لوگ خیر کے ساتھ یاد کرتے طاعون ملعون کے خطاب سے کیون یاد کرتے -

محرم - چہ خوش و خشک - تمنے اچھی احمقانہ تقلید کی واللہ تمنے تو حکیم صاحب کے اس شاگرد کے بھی کان کاٹے جنھون نے اپنے شاگرد کے سامنے اس اونٹ کا علاج موگری کے چوٹون سے کیا تھا جسکی حلق سے پانی نہین اترتا تھا شاگرد نے ایک گھینگے والے کے گلے اتنی موگریان مارین کہ بیچارہ مرگیا - جب حکیم صاحب نے پوچھا تو یہی جواب دیا - واہ واہ آپ نے اونٹ کو اسی طرح اچھا نہین کیا - حکیم نے سر پیٹ لیا - ارے یک من علم را دہ من عقل می باید - ارے وہ اونٹ تو تربوز کی فالیز مین چرتے چرتے ایک مسلم تربوز نگل گیا تھا وہ حلق مین اٹکا تھا - موگری کی چوٹ سے ٹوٹ گیا اونٹ اچھا ہوگیا

وزیر نیپال کے قتل کی سازش

اور اس آدمی کو تو حلق مین رطوبت جمع ہو کے گھینگا ہوگیا تھا -

طاعون - حضرت آپ جانتے ہین طب اور اکثر مسائل مین مشابہت - نظیر تمثیل کو کیسا دخل ہے پس اب تو کارروائی اسی ترکیب سے کرتے آئے ہین خطا ہوئی - رہی مصلحت فائدہ سو ہمارے آپ کے لیے نہین - خواہ مخواہ ٹنگری اڑانے والے دنیا مین باوجود میری زحمت کے بھی بہت رہینگے انکے منہ بڑھیے - ادنی سی بات یہ ہے کہ جب دیکھئے اسی کا رونا ہے اس ملک کے لوگ کمزور کم ہمت ضعیف الجثہ ہین وحشی بے تمیز پھوہڑ - بدسلیقہ بے علم گنوار ہین اور وسے تہذیب تعلیم صفائی جسمانی اور جانفشانی محنت مین کم ہین لا کھ کہا جائے آدمی ہی نہین ہوتے اس کارروائی سے انکی تخفیف ہوجائیگی جس کم جہان پاک جو مہذب ہونگے وہی بچینگے - گویا ملک مین یک سر صفائی ہوگیا یعنی صفایا ہوجائیگا اور نئے سر سے آباد ہوگا تہذیب اور سلیقہ کا دورہ ہوگا - جھگڑا رونے والون کو بھی زحمت ہوگی اور اگر جناب ندانخواستہ دوسرا پہلو پیش کیے ہی - دشمن تن لے کے اس ملک کی طرف آئے اٹکلے تو یہان سے چھٹے کے چھٹے سو - بالنتیجہ السیف دھوئین اڑا دیکھے بھاگتے راہ نہ ملیگی -

محرم اچھا اگر ایسی ہی کارروائی ہے تو شہر تمکو مبارک اور تم شہر کو مبارک - ہمارا کیا ہم تو سالانہ دورہ کرتے ہین تم جانو شہر جانے گوشت خر و دندان سگ -

---

ہندوستانی طحال کمیشن

آجکل کمیشنون کی بے طرح ہوا چل رہی ہے اس اعتبار سے ہندوستان کو اگر کمیشنستان کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا اگر اسی لپیٹ مین ایک کمیشن ہندوستان کے تلی کی تحقیقات کے بارہ مین مقرر ہو تو ہماری دانست مین ایک اہم اور ضروری پیش پا افتادہ مسئلہ کی ایسی تحقیقات یہان بنا ہوجائے کہ بہت سی دقتین فیصلہ کرنیوالون کی رفع ہوجائین اور ملک بھر مع طحال و جگر مطمئن اور خوشحال ہو یعنی چند مسلم الثبوت لائق فائق ڈاکٹرون طبیبون سول سرجنون کا کمیشن ہندوستان کے جابجا قطعات مین دورہ کرتا پھرے اور ان امور کی تحقیقات کرکے رپورٹ کرے -

(۱) ہندوستانیون کی تلی بھی مثل دل و جگر کے ہوتی ہے یا نہین -

(۲) ہندوستانیون کے تلی جسم مین کہان پر ہوتی ہے -

(۳) آیا اسی جگہ ہوتی ہے جہان یورپ اور جگہ کے انسانون مین پیدا کی ہے یا مثل بتوڑی اور گھینگے کے ابھری نمایان ہوتی ہے -

(۴) آیا وہ بھی مثل دیگر اعضا کے ہوا کرتی ہے یا مثل شیشہ اور مٹی کے بنی ہوتی ہے -

(۵) چوٹ ضرب یا تصادم کے مقابلہ کی کس درجہ اسمین طاقت ہے -

(۶) آیا تلی مذکورمین اور غیر قوم کے گھونسے ٹھوکر مین کوئی رشتہ قوت مقناطیسی (موجبہ یا سالبہ) کا موجود ہوتا ہے

سرمہ میرہ ہند

۵۰۰۰ روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔

ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہیں رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ میرہ کا سفید سرمہ اعلے قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

نقلی و جعلی میرے کے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر صاحب۔ سلام نیاز۔ میرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجاے کم ہے میں نے آنکھوں کی بیماری کیلیے ایسی مفید دوائی کبھی نہیں دیکھی بلکہ مریض پر تو اسنے جادو کا اثر کیا۔ اسکی آنکھیں بباعث زہر آتشک تقریباً دس سال سے بے نور ہو گئی تہیں صرف کسی قدر طاقت بینائی انکے پردہ میں موجود تھی پردہ کا تہا اور اثر اس کو پردہ میں سخت نقصان تہا۔ اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا۔ مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید میرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائیں۔ راقم۔ ڈاکٹر شیخ الہ بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری۔ ضلع ساگر۔

(۲) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپکے میرہ کے سرمہ کو تقریباً ہر مریض پر استعمال کیا جو کہ موتیا بند۔ دھند۔ پھولا۔ ناخنہ۔ آنکھوں کی تہم اور غبار کے عارضہ میں مبتلا تہے۔ ان مریضوں پر آپکا سرمہ استعمال کرنیسے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تہی ویسا ہی استعمال میں مفید اور تیر بہدف پایا۔

تازہ سندات

میری راے میں آپکا سرمہ تمام ٹریکوما کے بذریعہ ڈاکخانجات اور بہرگانو ضلع نمبردار کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کیونکہ سرمہ وغیرہ کی نسبت سرمہ سفید بہتر ہے جو دعا کی نسبت ذکر ہے براہ مہربانی ایک تولہ میرہ کا سرمہ سفید اعلے قسم۔ وی۔ پی پوسٹ بہیجیں۔ راقم۔ چودھری میہان میڈیکل آفیسر انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب لونوا لوگم تسلیم۔ مزاج شریف۔ آپکے ہاں سے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا جسکے درجہ کا مفید ثابت ہوا۔ بلکہ صحت کلی ہو گئی۔ آپکا تیار کیا ہوا سرمہ جالا و جالی۔ سرخی چشم۔ دہند۔ و خارش چشم۔ و پڑوال کی شکایت دور کرتا ہے۔ شروع کیٹرکٹ (ابتدائی موتیا بند) میں بھی مفید ہے بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا تسکین فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیجیے۔ راقم۔ ڈاکٹر ریاض الدین مقام کرانگ ضلع چینیا۔ سرحد ملک چین

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کرے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لیے بطور امانت جمع ہیں

۵۰۰۰ روپیہ انعام

دگر نہ ماند کسے تا بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

وہ روپ بھر اکر جسنے دیکھا فوراً یقین ہو گیا کہ انکو کچھ ہو گیا ہو ان سب باتون کے علاوہ سانس کچھ اس سے زور سے لینا شروع کی کہ معاذ اللہ آسیب ذہن دنیا کو چھوڑ دیا۔ ہر ایک کے دل میں یہی جم گئی کہ یہ ویسے آپ مین نہین ہین ضرور اثر آسیب کا اثر ہے۔ دوست عزیز۔ اقارب۔ سب جمع ہو گئے اور سب اپنی اپنی پڑھنت مین مصروف ہوے لیکن اب جناب وہ پہنچے ہوے تھے کہ انکی کوششین محض بیکار ثابت ہوئین۔ ایک دفعہ ہی ہمنے نعرہ مارا اور با آواز بلند کہا ہم (مردان غیب ہین) ہم اس شخص پر اسوجہ سے آئے ہین کہ ہمنے سنا ہے کہ ہمارے پڑوس مین ایک عورت پر کوئی بھوت پلید از قسم خبیث آتا ہے۔ ہمکو سخت غصہ آیا کہ وہ مردود کون ہے جو ہماری سرحد مین آکر ستا رہا ہے ہم اسکے جلانے کے لیے آئے ہین۔ ادھر ہماری زبان سے یہ الفاظ نکلے اور ادھر کسی نے آسیب زدہ عورت کو بھی اس امر کی اطلاع کر دی کہ فلانے شخص پر دو پاس والے شہید آئے ہین اور وہ کہتے ہین کہ ہم وہ ابھی ابھی چلکر بھوت کو جلائے دیتے ہین۔ ادھر بندہ درگاہ نے وہان سے دوڑ لگائی اور کھٹ سے اسکے مکان مین داخل۔ پیچھے پیچھے ایک ہجوم خلق اللہ کا سب کو حیرت تھی اور سکتہ تھا۔ جو شخص ان توہمات کا قائل نہ تھا اسپر بھی اثر ہوا۔ خیر مکان کے دروازے تک پہونچے تھے کہ بھوت صاحب نے عورت کی زبانی کہنا شروع کیا حضور مین چلا یعنی معاف کیجئے۔ آئندہ ایسی گستاخی کبھی نہ ہوگی۔ ہمنے اور ڈانٹ بتائی اور اسکو رفو چکر کرا کے کچھ دیر اپنی وہی حالت قائم رکھی اور پھر دھڑام سے زمین پر گر پڑے۔ گرے تو بیہوش کچھ دیر بعد ہوش آیا تو ہر ایک بات پر اجنبیت ظاہر کی۔ غرضکہ مختصر یہ اسوقت اور اس موقع کے دیکھنے والے اب تک اس بات کو سچا تسلیم کیے ہوے ہین حالانکہ ہمنے اسکی علت غائی انکو بتا دی لیکن کوئی یقین ہی نہین کرتا عجب تماشا ہے۔ ایسی مصلحت بریلی والے قصہ مین بھی مضمر ہوگی یا شاید محض تفنن طبع کے طور پر یہ حرکت کی گئی ہو انھون نے بیدرہ گواہ دیئے تھے ہم اسکی بابت سو سے زیادہ گواہ پیش کر سکتے ہین۔ اب بھی کوئی بھوت پریت کے قصے کو صحیح مانے تو اس سے زیادہ سادہ لوح کوئی نہین۔

مراسلہ
حضرت سید ... صاحب ...

طاعون سے بھاگے ہوے شہری

یار کا پاس نزاکت دل ناشاد ہے
نالہ رکتا ہوا تھمتی ہوئی فریاد ہے

آجکل جب سے ہندوستان کا بجٹ کونسل مین پیش ہوا ہے اور بعد مدت توفیر کا ننی گولرے پھول کی طرح نظر آئی اور شاہی خزانہ ہندوستان کی آنکھون مین سرسون پھولی ہے اور اسکی برکت سے ٹیکس کی کمی یا ایک حد تک تخفیف کا ارادہ سنا گیا ہے اہل ہند مارے خوشی کے پھول کے کپا ہو رہے ہین مگر ہمارے نزدیک اس سرکاری عنایت و مہربانی پر ذرا آپھل کے سمجھ بوجھ کے خوش اور محظوظ ہونا چاہیے کیا معنی کہ دوسرا پہلو یہ بھی نکل سکتا ہے کہ جسقدر مسرت کا اظہار آج اس معافی ٹیکس پر کیا جائیگا اسیقدر وجوب ٹیکس ناگوار اور ناپسند رعایا مانا جائیگا حالانکہ جس زمانہ مین یہ ٹیکس تجویز ہوا ہے اس زمانہ مین حکام سے لے کے خیر خواہ رعایا تک نے اسکو مناسب سمجھا تھا اور خوشی بخوشی ابتک قبول اور ادا کیا اگر اب خدا اعتدال سے زیادہ خوشی ظاہر کیجاتی ہے تو ثابت ہوگا کہ ابتک ٹیکس برضامندی بالکل خوشی کی بات نہ تھی۔ حالانکہ ہم رعایا مین سے ایسا کون شخص ہے جو بدلائل و براہین بلا تکلف ڈنکے کی چوٹ کہہ سکے کہ ہماری رحمدل مادر مہربان گورنمنٹ کسی وقت مین بھی ایسی کارروائی ملک کے ساتھ کرتی یا کر سکتی ہے کہ حال اور ماضی استقبال مین بھی جبریہ قرار دیجا... بس یہ اظہار ... [illegible] ... خوف یہ ہے کہ ... [illegible] ... ظاہر کی اور ... [illegible]

ہوئی ہر سال آموختہ دہرانے سے اچھی طرح ثابت ہوگا کہ رعایا کی ناراضی کی بات ہے اور یہی امر بہت کچھ ضبط اور ادب کا محتاج ہے۔

توکل علیہ الطاعون

آجکل شہر کا مزاج کچھ نہ پوچھیے انگریزی زبان مین کلٹی مجرم کو کہتے تھے یہان طاعون کی بدولت کلٹی وارنٹ اجل ہے گویا سارا شہر کلٹی ہے اسپر مرنے جینے کی دقتون نے رہا سہا سرسامی خبطی بنا رکھا ہے۔ عسا کون بزازون۔ مہاجنون۔ گورکنون لکڑی کے ٹھیکیدارون اور سب سے بڑھکے تکیہ دارون کی چاندی ہے۔

رسالہ ترقی

ایک علمی۔ اخلاقی۔ تاریخی اور مذہبی رسالہ جو پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور سے نکلتا ہے قیمت پیشگی مع محصولڈاک عہ رسالہ نہر کر اس رسالہ کا حجم سال گزشتہ مین ... کے ۳۲ صفحے تھے مگر اس سال ... بڑھائے ۴۸ صفحہ کر دیا گیا ہے سال گزشتہ مین علاوہ دیگر مضامین اخبار آرٹ کے سات علمی اور تاریخی رسالے اسمین شائع ہوے مثلاً تشریح بدن انسانی مع تصاویر۔ کیپٹن کوک ... حال مع تصاویر۔ سکندر اعظم۔ الفرڈ اعظم یونان کے قدیم شاعر ہومر کی نظم الیڈ کا قصہ۔ یروشلیم کے آخری حالات ... مع آخر تصاویر یہ رسالے عنقریب کتابی صورت مین شائع ہونگے۔ سال ...ء کی جلد ایک روپیہ قیمت پر ملسکتی ہے ...ء مین منجملہ اور مضامین کے مفصلہ ذیل رسالے درج ہونگے (۱) ایک دلچسپ ناول نیرو قیصر روم کے عہد کے متعلق جسنے جنون مین آکر شہر روم کو جلا دیا تھا مع تصاویر (۲) سورج چاند ستارے سیارون کے حالات مع تصاویر (۳) کی دوسری نظم یعنی اڈیسے کے سفر و مصائب کا حال (۴) بہشت دوزخ کا حال جو اٹلی کے مشہور شاعر ڈینٹی کی نظم مین ہے (۵) مارکو پولو جو چین مین ... عیسوی کے سفر نامجات چین تاتار و ہند وغیرہ ان سالون مین سو رسالے اسوقت ترقی مین نکل چکے ہین اسکے علاوہ ہر مہینہ کے اہم واقعات کا خلاصہ اور علمی خبرین بھی درج ہوتی ہین تصاویر کثرت سے اور اکثر ... مضمون ... علاوہ مذکورہ بالا سلسلہ مضامین کے حسب ذیل مضامین اس سال کے ... شائع ہونگے ... [illegible] ... کی کیفیت حالات ... [illegible]

۱۱ روئداد اجلاس جنجال کونسل منعقدہ یکم اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

منتخب شدہ ممبرون نے ذیل کے سوالات کیے جنکا جواب بھولے ممبرون نے قاعدہ کے موافق دیا۔

آنریبل منشی تیلی پرشاد۔

(۱) سوال۔ کیا گورنمنٹ کو اسکی خبر ہو کہ ایک مہینے سے دریائے جمنا دھرم پور کے اُس حصہ مین جو ضلع مین سنگھ کے متصل ہے جنگلی سور بن بلاؤ اور دیگر اسی قسم کے جانوروں کی سیکڑوں لاشین بہی چلی جاتی ہین اور اس سے معلوم ہوتا ہو کہ کسی قسم کا مہلک مرض وبائی ان جنگلی جانوروں مین پھیلا ہو جسکی وجہ سے کثرت سے اُدھر کے جنگلون مین یہ جانور مر رہے ہین۔ کیا گورنمنٹ نے فارسٹ ڈپارٹمنٹ کے افسرون سے اس غیر معمولی ہلاکت کی وجہ دریافت کی ہو اور کیا تدابیر ان جانورون کو (جو کہ خدا کے مخلوق ہونے مین ہر طرح ہمارے برابر ہین) اس ہلاکت سے بچانے کی گورنمنٹ نے سوچی ہین۔

آنریبل مسٹر شارپ۔

جواب۔ خس کم جہان پاک۔

(۲) سوال۔ کیا گورنمنٹ کی توجہ اخبار بھارت درپن مورخہ ۳۔ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء کی طرف ملتفت ہوئی ہو جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ وسط ایشیا سے مغلو یا ترکون کی ایک نہایت ہی خانہ بدوش دغاباز پرشورش اور خوفناک جماعت مشرقی و جنوبی بنگالہ کے مختلف مقامات مین پھر رہی ہو اور انکے ساتھ گھوڑے خچر بیل اور دیگر قسم کے چارپائے ہین اور یہ لوگ اپنے چارپایونکو زبردستی غریب کاشتکارونکے کھیتون مین چرا کر اُنکا نقصان عظیم کرتے ہین اور در صورت مزاحمت کے اُنکو مارتے ہین۔ اس آفت ناگہانی کے نازل ہونے سے غایت درجے کی وحشت خوف اور بے اطمینانی اُن اطراف مین پھیلی ہو۔

ایضاً۔

جواب۔ ماراچہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت۔

(۳) سوال۔ کیا گورنمنٹ کو اسکی خبر نہین ہو کہ چند سال سے ایک کثیر تعداد کابلیون کی اس صوبہ مین مہاجنی کا کام کرتی ہو اور یہ لوگ یہان کے غریب کاشتکار بالخصوص صنعت رعایا اور دیگر غریب پیشہ ورون کو فریب اور دغا کے جال مین پھنسا کر بہت ہی زیادہ سود پر روپے قرض دیکر تباہ کر رہے ہین اس قرض کے روپیہ کے ادا کرنے کے لیے بہت کم یہ لوگ قانونی کارروائی کرتے ہین اکثر لوٹ مار کی سرسری کارروائی سے اپنا روپیہ مدیونان سے زبردستی وصول کر لیتے ہین کیا گورنمنٹ ایسے سخت ظلم اور تعدی سے اپنی غریب رعایا کو پناہ دینا ضروری نہین سمجھتی ہو۔

ایضاً

جواب۔ گوشت خر و دندان سگ

(۴) سوال۔ کیا گورنمنٹ پراونشل سروس ممبرون سے کسی کو اس لائق نہین سمجھتی ہے کہ وہ عہدہ سکرٹری اور گورنمنٹ سپرنٹنڈنٹ اسٹیشنری اینڈ اسٹامپ پر مقرر ہو اور اگر گورنمنٹ انکے تقرر مین کوئی قانونی عذر نہین دیکھتی ہو اور اس سروس مین قابل اور تجربہ کار عہدہ دار بھی موجود ہین تو کیا وجہ ہو کہ آجتک کوئی ممبر اس سروس کا اُن عہدون پر مقرر نہین ہوا ہو۔

ایضاً

جواب۔ ایاز قدر خود بشناس

(۵) سوال۔ کیا وجہ ہو کہ باوجود ایسے ایسے نامی اور قابل انڈین ممبران بار کے ہوتے ہوئے کہ جو دنیا کی عدالت کے لیے باعث زینت اور فخر ہو سکتے ہین گورنمنٹ کسی انڈین کو عہدہ ایڈوکیٹ جنرلی پر مقرر نہین کرتی ہے

ایضاً۔

جواب۔ رموز مملکت خویش خسروان دانند
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

آنریبل بابو بنگالی چندر داس۔

(۶) سوال۔ کیا گورنمنٹ کو اسکی واقفیت نہین ہو کہ بسبب کثرت محنت دماغی اور علیحدہ علیحدہ مرطوب مقامات مین رہکر کام کرنیکی ایک کثیر تعداد منصفون اور سب ججون کی مرض آب نزول مین مبتلا ہو کر بے وقت کے موت کی دعوت ہی صرف نہین کر رہی ہو بلکہ اپنے فرائض منصبی کے عمدہ طور سے انجام دینے سے روز بروز قاصر ہوتی چلی جاتی ہو اگر گورنمنٹ کی توجہ اسطرف ملتفت ہوئی ہو تو کیا تدبیر ان وفا شعار اور قیمتی عہدہ دارون کی اس آفت سے بچانیکی گورنمنٹ کر رہی ہو یا کرنا چاہتی ہو یہ بھی جاننے کی ضرورت ہو کہ گزشتہ پانچ برس مین اس مرض کے ستینرے سے کتنے عہدہ دارون نے دار البقا کا سفر کیا ہو اور کتنون نے بمجبوری پنشن لے لی ہو۔

آنریبل مسٹر فوکس۔

جواب۔ جس مرض کے مسرتناک طور پر ممبران جوڈیشل سروس مین پھیلنے کی طرف آنریبل ممبر نے توجہ دلائی ہو اسکی خبر گورنمنٹ کو ہو مگر انکو یہ جاننا چاہیے کہ جن اضلاع مین یہ عہدہ دار مامور ہین وہان سے یہ مرض قدیمی ہو اور اسکی کثرت آب و ہوا کے خاص اثر پر موقوف ہو جسمین گورنمنٹ کو کوئی دخل نہین ہو علاوہ برین تجربہ سے دیکھا گیا ہو کہ اس قسم کے امراض سے کسی قسم کا خلل ان عہدہ دارون کے کام کے انجام دہی مین نہین واقع ہوتا ہو بلکہ وہ ایک استقلال اور تسکین کے ساتھ اپنی جگہ قائم رہکر اپنے فرائض منصبی کو مضبوطی سے انجام دینے کے عادی ہوتے چلے جاتے ہین اور کسی طرح یہ مرض انکی ظاہری اقتدار

چیمبرلین کے قولنج ہیضہ و پیچش کی دوا

ہر قسم قولنج ہیضہ اسہال کرد پاؤ درست کے درد کیواسطے دنیا بھر کی دواؤن مین دوا تیر بہدف ہو۔ اسکے ایک مشہور ڈاکٹر نے حال مین لکھا ہو کہ تمام امراض شکم کیواسطے جتنی دوائین مجھے معلوم ہین ان سب سے موثر دوا چیمبرلین کے قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوا ہو اور اکثر مین نے ہیضہ مین دی ہو نہایت فائدہ کیا ہو خاصکر شکایات اسہال مین قابل استعمال ہو اور اگرچہ مبتلا ہو تو بہت فائدہ کرتی ہو ہیضہ کی ابتدائی حالت مین اگر بروقت دیجاے تو درد اور عارضہ کی سخت تکالیف کو بہت کم کرے بس کوئی گھر چیمبرلین کی قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوا سے محروم نہ رہنا چاہیے آج ہی خرید کر واسکے ذریعہ سے جان کی حفاظت ہوتی ہو قیمت فی شیشہ ... سب دوا فروش بیچتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر یوسف خان ... کی دوکان پر انتظام لطف آباد چیمبرلین کے سب دوا اون کا ذخیرہ ہو۔

اور اعتبار مین خلل انداز نہین ہوتا ہے اور نہ انکی وزن کو پبلک کی آنکھ مین گھٹاتا ہے جن لوگون کا مرض اُس حد تک پہونچ گیا ہو کہ انھین فن جراحی سے مدد لینے کی ضرورت ہوتی ہو انکے لیے گورنمنٹ کا ایک حکم نمبر ۱۵۶۷ موبحہ ۲۰ جون سنہ ۱۹۰۶ء سپیشل کی پارگمنٹ سے جاری ہو چکا ہو اور جسکا یہ منشا ہو کہ یہ ایسے عہدہ دار کو اسکا اختیار ہوگا کہ کلکتہ میڈیکل کالج مین آکر وہان کے نامی اور گرامی سرجن سے آپریشن کروا کر اس تکلیف سے سبکدوشی حاصل کرلے۔ اسکے متعلق کل اخراجات کی ذمہ داری سکائیتا گورنمنٹ کرے گی۔ یہ حکم لوکل گزٹ موبحہ ۹ جولائی سنہ ۱۹۰۶ء کے ۴۷ ورق مین چھپ چکا ہو۔ گورنمنٹ اسکو تہذیب کے خلاف سمجھتی ہو کہ ایسے امراض کے متعلق کوئی نقشہ پر کرو اکر ممبرونکی واقفیت کے لیے پیش کرے اور شاید تمام آنریبل ممبرون کو بھی زیادہ دلچسپی ایسے نقشون سے نہین ہو۔

سرگذشت داغ

ڈیر اودھ پنچ۔ لکھنے کو مین داغ کی سرگذشت لکھتا ہون مگر ڈرتا ہون کہین جلوہ داغ کی طرح اسپر بھی اعتراضون کی بوچھار نہ ہو۔

جس داغ کی مین سرگذشت لکھتا ہون وہ داغ نہین ہین جو حیدرآباد مین تشریف رکھتے ہین بلکہ وہ داغ جو ازلی اتسا باد مین مدتون سے جلوہ افروز ہین۔

لوگون کو انکے پیدا ہونے کا وقت اور مقام ٹھیک معلوم نہین مگر جن حکما کا قول ہو کہ پہلے خدا نے نور ظلمت کو پیدا کیا وہ کہتے ہین کہ داغ نام ہے خود ظلمت کا جو جبین نور پر داغ بنکر روز ازل سے چمک رہی ہو۔ ازل کی ظلمت مین ان حکیمون کی طرح ٹٹولنا کچھ مجھے پسند نہین اگرچہ اس ظلمت سے تحقیق کا آب حیوان ہی کیون نہ جوش مارے۔

مین تو زمانے کو بچشم حال دیکھنا پسند کرتا ہون پس اس وسیع فضا مین جب دوربین نظر سے کام لیتا ہون تو معلوم ہوتا ہو کہ سب سے روشن دو چیزین ہین ایک آفتاب دوسرا ماہتاب۔ ماہتاب مین داغ تو ظاہر ہو۔ علماے علم ہیئت اب دوربین کی بڑھتی ہوئی قوت سے آفتاب مین بھی داغ بتاتے ہین غرض داغ کا نسب نامہ نورانیون سے ملتا ہو یا قدیم حکما کی اصطلاح ہو تو کہہ سکتے ہو کہ آبا علوی کی متحد کوشش اسکی پیدائش کا باعث ہو۔ خلاصہ یہ کہ داغ کے عالی نسب والا حسب عالی خاندان والا دودمان ہونے مین کسی طرح کا شک نہین۔

جب آبا علوی نے اُمہات سفلی پر توجہ فرمائی ہو ... تو ... ایک عالم نے داغ علیہ الرحمہ اپنا جلوہ دکھاتے نظر آنے لگا عالم نباتات مین انکا ظہور ہوا تو لالہ کے سرخ پیالے پر آپ درد تہ نشین کی طرح جم گئے اس درخت خوشنما نے فطرت کے سہ ستون کی مستی دوبالا کردی۔ لالے کے داغ مین انھین وہ لطف آیا جسکو دیکھکر ماہتاب بھی داغ ہو گیا۔ عالم حیوانات مین بھی داغ طاؤس کے پرون مین چمکا جسکا جلوہ پریون کے پرون کو مات کرتا ہو۔ حافظ اور واعظ اپنے مصاحف مین اُسے رکھتے ہین اور اسکی رونق بڑھاتے ہین۔ جب لکھا اسکے بنتے ہین معشوقون کے ہاتھون مین جاتے ہین اور برابر انکی ہوا خواہی مین مصروف رہتے ہین عشق پرستی کی داد دیتے ہین۔ جمادات مین عقیق نجری کے جگر مین سمایا اور ایک چھوٹے سے حلقے مین باغ و داغ کا سمان دکھایا۔ یہان بھی اسکی رنگ جمی کہ اقلیم حسن و خوبی برابر اُسکے زیر نگین رہی۔ گھوڑون مین یہ داغ عالی خاندانی کی دلیل ہو کہ یہ گھوڑا اچھے کھیت کا ہے۔

مگر جس دن سے اسکا تعلق حضرت انسان سے ہوا اسکی بدقسمتی رنگ لائی۔ سب سے پہلے بہشت عدن مین حضرت آدم کے دامن عصمت مین یہ داغ لگا جسنے انکو بہشت سے نکالا۔ عمر بھر آنسوون سے اس داغ کو دھوتے رہے تب بھی مشکل سے دور ہوا جب بھی کسی عورت کے دامن عصمت مین لگ جاتا ہے اگرچہ وہ آب زمزم سے بھی جاکر کیون نہ دھوے مین نہین مٹتا بلکہ نہین مٹتا۔ چہرے کا داغ اس ناپاک داغ کی طرح رہتا تو نہین مگر حسن داغدار ضرور ہوجاتا ہو۔ کبھی اسی داغ کو قیدیون کے شہرین پر بھی دیکھا گیا ہو۔ گو اس سے شاید انکو جرم سے نفرت ہوتی ہو مگر انکے شہرین کسی طرح اسے پسند نہین کرتے۔ قیدیون کی طرح غلامون کو بھی داغ دیتے تھے چنانچہ داغ غلامی مشہور ہو۔ داغ غلامی بھی اچھی چیز نہین۔

میوون مین بھی یہ داغ بدنما ہو۔ بعض وقت اطبا آخر الدوا الکی کے اصول پر داغ دیتے ہین اگر مرض اچھا ہو گیا تو خیر ورنہ یہ داغ بھی کوئی خوشگوار داغ نہین۔ عاشقون کے دل مین بھی کچھ داغ ہو مین انکا بھی دور ہونا اچھا ہو۔ فرزند کا داغ تو خدا کسی کو نہ دکھلائے۔ کتاب مین بھی بعض وقت داغ لگ جاتا ہو تو وہ بھی برا معلوم ہوتا ہو۔ خلاصہ یہ کہ انسانی سوسائٹی مین آکر داغ کی مٹی بہت پلید ہوتی ہو جسطرح انسان کو اپنے دامن داغ سے بچانا چاہیے اسی طرح داغ کو بھی اپنا دامن انسان سے بچانا چاہیے تاکہ دونون ایک دوسرے کے ضرر سے محفوظ رہین داغ وہی اچھا ہو جو انسان سے دور ہو اور انسان وہی اچھا ہو جو داغ سے دور۔

مسافت
تن ہمہ داغ دار شد پنبہ کجا کجا نہم

طاعونی بوکھلاہٹ

حضرت سلامت۔ بڑے بڑے ڈاکٹر حکیم وید طاعون کی حقیقت دریافت کرنے مین سرگرم مین لیکن سب بے شہری الاب رہے ہین تہ کو کوئی نہ پہونچا۔ سچ پوچھیے تو بے چارے۔ اتہام بیجا کی نالش کے مستحق ہین اُنسے طاعون سے کچھ علاقہ نہین طاعون کا اشہب تیز گام کوئی چوپا ہو نہ رانگ مرکب کو لیے پھرتا ہو۔ میرا ذاتی مشاہدہ یہ ہو کہ مین نے امسال بخوف قحط آیندہ چار سو چھتر من جوار خرید کر کے ایک کوٹھیا مین بھر دی تھی اسی کی روٹی کھاتا اسی کی گھونگنی بناتا کبھی کبھی یونہی بھی چباتا بہت میٹھی ہوتی ہو۔ جوار خام کا نام مین نے سفید حجرہ رکھا تھا ایک دن خود بخود خیال ہوا کہ ذرا کوٹھیا سنبھالین۔ حضرت اوپر چڑھکے کیا دیکھتا ہون کہ نصف کوٹھیا خالی۔ این یہ کیا ہوا ابھی تو پندرہ دن بھی نہین ہوے۔ مین نے اتنی تو نہین کھائی۔ بہت سوچا بہت خیال کیا کچھ سمجھ مین نہ آیا آخر جوار کو کوٹھیا سے نکال لی کہ پھر سے تول کر پھر سینگے اور حساب سے کھائینگے۔ کیا دیکھتا ہون کہ اُسکے بیچ بیچ مین گول سوراخ ہو اور جوار آہستہ آہستہ تحت الثریٰ پہونچ رہی ہو۔ اخاہ یہ وجہ تھی کہ پندرہ دن مین نصف غائب ہو گئی۔ لیکن ابھی ایسے بیٹھے تو چوتھائی بھی نہین ہوتے انھین کوئی بھید ضرور ہے آپ جانیے یہان تو تلوون سے لگی تھی کہ بھیا

حقدار امید وار ونکا ہجوم

جنا گر کندن کاہ برآوردن کی ٹھہر گئی دو ہاتھ سے
زیادہ نوبت نہ آئی تھی کہ ایک ہموار تختہ نظر آیا اسمین
ایک جانب غلہ کا ڈھیر دوسری طرف ہزارون بل - ہر بل
مین ایک چوہا جسکے مختلف شکل وشمائل سے بلا شبہ یہ
معلوم ہوتا تھا کہ مختلف دیار وامصار کے باشندے ہین جو
کسی تقریب مین فراہم ہوے ہین - [illegible]
کا حافظ تھا - شاہ ہندوستان کی شادی لی بلی کی خانہ بربادی [illegible]
تمام واقعات ازبر تھے فوراً سمجھ گیا کہ چوہون کی [illegible]
[illegible] حلوائی کی دُکان دادا کا فاتحہ ہو گیا - خیر مجھے دیکھکر
چوہون کے اوسان ایسے گئے کہ اپنے اپنے بلون سے
ایک بارگی بھاگے - اب مین نے ہر چوہے کو مرتا پا بغور
ملاحظہ کیا نہایت توانا اور تندرست تھے انمین بمبئی اور
پنجاب کے مہمان زیادہ تھے مگر طاعونی آثار کسی مین نہ تھے
مجھے یقین ہو گیا کہ یہ بیچارے بیقصور ہین - یہ تو مشاہدہ
تھا اب میری راے سنئے اخبارون کی بدولت تمام
ہندوستان مین طاعون پھیلا اور قرنطینہ تو سونے مین سہاگہ
ہو گیا - اخبار پڑھ پڑھکر حواس تو گم ہو ہی چکے تھے کہ قرنطینے
کی گلٹیان جابجا نمودار ہوچلین رفتہ رفتہ جسقدر قرنطینہ
بڑھا اُتنا ہی طاعون پھیلتا گیا - بعد خرابی بصرہ برٹش
انڈیا سے قرنطینہ اُٹھا تو ریاستون نے انگیز لیا - اب
نہ پوچھیے -

ایک آفت سے تو مر کے ہوا تھا جینا
پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی

خلقت ہی کو پریشان - چہرہ اُداس - رنگ زرد - ہر فرد بشر
طاعونی لشکر کا نیم مردہ سپاہی بنگیا - جہان دو چار کا مجمع
ہوا قرنطینہ کا تذکرہ چھڑا - غرضکہ خوف طاعون کم ہی قرنطینہ
زیادہ مہلک ہی - ایک بدحواس کا خط ہمارے ہاتھ لگ گیا
ذرا ملاحظہ فرمایئے گا -

وھو ہذا

مخدومم - کسی وقت مین بھی آپ کا نیاز مند تھا اگرچہ
اب بسبب طاعون کے نہین ہون - افسوس وہ اب زمانہ
نہ رہا طاعون سب کھا گیا - آپ کو یاد ہوگا کہ جب آپ کے
شطرنجی کی کمرے (کمرے کی شطرنجی) چوری گئی تھی اور تحقیقات
کے واسطے آپ کا گھر کوتوال مین گھس آیا تھا (آپ کے
گھر مین کوتوال گھس آیا تھا) تو اسوقت [illegible] خوف کے
آپ مین پاخانہ [illegible] گیا (آپ پاخانہ مین گھس گئے)
مین نے آپ کو بہت تشفی اور دلاسا دیا تھا مگر [illegible] کوتوال
کے مقابل ہو نہ سکا جب خدا خدا کرکے کوتوال ختم ہوئی تحقیقات
سدھارا (تحقیقات ختم ہوئی کوتوال سدھارا) تو آپ نے
مجھسے فرمایا کہ بھئی اب ذرا بھوک بجا ہونے جو اسکی
لگی (ذرا آپ بجا ہوے بھوک لگی) مگر کھانا زور سے
لگا ہی پاخانہ کیسے منگائین (پاخانہ زور سے لگا ہے
کھانا کیسے منگائین) دو چار گھڑی توقف کرو چونکہ بندہ
اسوقت بہت بھیچکا تھا فوراً مہتر وخدمتگار کو پکارا کہ
جلد لوٹے مین پاخانہ رکھو (پاخانہ مین لوٹا رکھو) جب
آپ پاخانہ سے [illegible] دسترخوان بچھا کے
رکھا تا دسترخوان پر چھا [illegible]
[illegible] واسطے یاد دلایا کہ اپنی مصیبت [illegible] کے مصیبری
مصیبت مین [illegible] آئے - اور بالفرض [illegible]
آئے تو میرا پتہ یہ ہی کہ سنہ ۹۹ء سے مین منشی [illegible]
ہوا ہون (دفتر خانہ کا منشی ہون) اب تو یقین ہی کہ یاد آگیا ہوگا
اسوقت باعث تصدیعہ یہ کہ آجکل بسبب طاعونی
حملات کے قرنطینہ پر سرحدات قائم ہوا ہی (سرحدات
پر قرنطینہ قائم ہوا ہی) میرے اہل وعیال آپ کے وہیہ جاپر
سے ہو کر آنے والے ہین اگرچہ انکے پاس پاسپورٹ کا چھلکا
بھی نہین ہی جب بھی قرنطینہ کا خوف ہی پریشان ہون
زیادہ کیا لکھون - بہت لکھے کو تھوڑا سمجھنا (تھوڑے
لکھے کو بہت سمجھئے گا) - خدا کرے آپ کی خیریت مین
گھر ہو (آپ کے گھر مین خیریت ہو) فقط بندہ عبد الغیب

بقلم
نیرنگ خستہ جگر

مجھے تو ہی مرغوب مجنون کو لیلی
نگہ اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

آجکل ہندوستان مین جدھر دیکھئے طاعون کی بدولت
چل پون چھم دھاڑ مچی ہی ادھر نام سنا اُدھر ہوش
فخر داحواس تمام غائب علم الطمینان سرپہ پانون رکھ کے
نو دو گیارہ - کیون صاحب اسقدر بوکھلاہٹ کی کیا بات ہی
واہ خباب یہان جان پر بنی ہی - رات کا سونا دن کا
جاگنا - گھر بیسی تک سے دو گال ہنسنا حرام ہے - کیا
آپ کے نزدیک مرنا کوئی ٹھٹھہ بات ہی نہین اور مرنا بھی
کون [illegible]
گویا [illegible]
کی [illegible] اور [illegible] ہو جانے [illegible]
[illegible] قلعہ [illegible] کا گولا گرنا -
دو منزلہ سہ منزلہ مکان مین آرام سے بیٹھے ہین اور
راے گور صاحب بہادر [illegible] کرتے جو چھت پر نازل ہوتے
مین تو نوع مبالغہ سات تہین توڑ کے ہوے زمین کے اندر

[illegible]
غضب خدا کا آجکل نہ کہین لڑائی نہ بھڑائی نہ مورچہ بندی
نہ میدان داری - بیفکری واطمینان سے مزے کرتے
سرکار کے انتظام کو صبح وشام ہاتھ اُٹھا اُٹھا کے
ایک عنایت کی جگہ لاکھ الطاف دعائین دیتے چلے آتے
تھے اور برسین اسی مین کٹی تھین یہ پچھلی بدانتظامی اور
[illegible]
[illegible] بجا -

[illegible]

واہ آپ کی عقل کے بھی قربان جایئے آپ کی
باتون سے گدھا ان کو بھی [illegible] سرسام ہوتا ہی - بھلا یہ
کوئی بار دو کچھ طاعون کی بدولت آج ہی نئی ہی کیا ہیات
ہیضہ اور چیچک کچھ کم تھے پھر کبھی اس زمانہ مین آپ
ایسے بدحواس نظر نہ آتے - ہان بھئی بدحواسی لازم تو
اسوقت تھی کیا معنی کہ یہ بھی کوئی مرنے مین مرنا ہے
اچھے خاصے بیٹھے ہین اور تھوڑی دیر مین دیکھو تو
خدا تنج چالان ہو گئے نہ جی بھر کے بیمار ہوے نہ حکیمون
ڈاکٹرون کو قرابادین اور میٹریا میڈیکا کی ورق گردانی
کرنا پڑی - نہ تھرمامیٹر بغلون مین لگا کے حرارت آزمائی
ہوئی نہ نبض وقارورہ پر دیدہ ریزی اور نہ مشک حبشی
کی زحمت ہوئی نہ عطار کی دکان میڈیکل ہال اور
مریض کے مابین جولاہے کی تنگیا کا لطف اُٹھایا - نہ
آہ واے توبہ تلا کراہنے کے نہ ہاے دلستان
سننے پڑے نہ مہینون برسون پلنگ کی چولین
ڈھیلی ہوئین نہ دوائیان پینے بیٹھے ایکدم سے
پورے منتو سنبھال کے بیڑا باتراب اور امام ضامن کے
پیوند زمین ہو گئے بھلا یہ بھی کوئی مرنے مین مرنا ہی
بالکل اول جلول محض بے سروسامان نہ بیوی نے
دودھ بخشایا نہ مہر کا معافی نامہ کیا رسید ساتھ لی بچے
گلے مل مل کے روئے نہ یار دوستون - عزیزون قریبون
سے کہا سنا معاف کرایا بھگوڑون - مدیونون
یا وارنٹیون کی طرح نامہ اعمال سے منہ سیاہ کیے
کفن سے منہ چھپائے چلے گئے اور سب سے بڑی بات
تو یہ ہے کہ [illegible] چیچک وغیرہ سے مرنیکے تو خیر
[illegible] اور وحشت نہ تھی اس طاعون
[illegible] ہی سنے ہین ٹھاٹھ ہی نرالے
ہین دو ایک روز بخار آیا گلٹی نکلی اور ٹھنڈے ہین -
پھر اسپر طرہ یہ کہ ڈاکٹر صاحب جنہیں [illegible] صاحب
سے پوچھو تو یون زمین وآسمان [illegible] کو
مہندی کی [illegible] بال کی کھال اور [illegible]

ارسطو اور افلاطون کا ناطقہ بند کرنے کو دھنتو ہین پھر سبی عمارت ضربراتی خاک بنزی آجتک ہوئی نہ تھی یہان دعوی بڑھا تا کہان ہو۔ بہت تیرے بدمعاش ظالم کی۔ ایک ہی نسخہ مین اللہ نے چاہا طاعون مع اپنے بال بچون کے جھنڈ داخل کر تا ئین ٹا ئین فش۔ ساری تدبیرین نیم کی پتیون کالی مرچون جونک۔ مستقے اور صابو دانہ سے ایک بخیہ بڑھتے نہین۔

مشفق من۔ کمان کا دھڑا آپ نے نکالا ہی پہلے یہ تو سوچئے آجتک کوئی بھی جیا ہی جسسے پوچھیے تو گویا مرنے ہی کے واسطے سب جیتے ہین۔ بقول غالب

نہو مرنا تو جینے کا مزہ کیا

ارے بھائی آج نہ مرے کل مرینگے پھر اسمین فرق ہی کیا اگر طاعون صاحب دو ایک دن پہلے لیے جاتے ہین تو کیا گناہ کرتے ہین۔

رہے اور اہتمام و انتظام مرنے جینے کے سبب خیالی ہین ہماری رائے تو بھی کچھ اور ہی آپ لوگ طاعون کو ملعون اور نہ معلوم کیا کیا کہتے ہین مگر ہم تو پلنگ۔ پیڑھی سامان خانہ داری کی طرح جانتے اور طاعون سمجھتے ہین بلکہ سچ پوچھیے تو نقصان کے عوض کچھ مفید ہی ہے

(چونک کے) آمین یا مفید کیا معنی مین کہتا ہون آپ اپنے حواسون مین ہین یا خدا نخواستہ آپ کو بھی سرسام سے لگا لگا ہو اوسکے کم ایکی سال کی گرمیان تو مجھے خیریت سے گزرتے نظر نہین آتین۔

آپ یون نہ مانینگے لے اب سن چلئے فائدے اول تو صفائی اور وہ بھی خدا کی عنایت سے اندرونی بیرونی یعنی گھر بار صاف کرو۔ چولھا چکی صاف کرو۔ ہنڈیا ڈوئی صاف کرو۔ صندوق۔ کوٹھری۔ کپڑے مکان صاف کرو۔ دنیا بھر کا جتنا کوڑا کرکٹ پڑی گری چیز برسہا برس سے جمع تھی سب سے فرصت۔ بقول شخصے خس کم جہان پاک۔ بہت سے بندگان خدا کے جسم و جان مین کہری درستی کے لیے پینگ نہین بڑھے تھے بلکہ کچے سوت کی طرح ادنی اشارے سے کھٹ سے ٹوٹ جانے والے تھے۔ ان سب کا صفایا جو مہذب طریقہ سے رہنا سہنا۔ سلیقہ چستی اور چالا کی سے دنیا مین کام کاج کرنا نہین جانتے انکا صفایا اچھی طرح بسر اوقات کرنے کھانے پینے کی مقدرت نہین رکھتے بلکہ زمین پر پڑے رہنا بڑی آسائش سمجھتے تھے پس ان انسان نما حشرات الارض۔ مد بہاران زادہ و کشتن دموی آ ز پشہ گرداند کہ این باغ از کی است ان سب کی صفائی۔

دوسرا فائدہ۔ بہت سے ڈگری دارون مدیونون کے جھگڑے عدالتون کے کام مین تخفیف ہوتی ہی۔

تیسرا فائدہ۔ بزازون۔ بھسالون۔ لکڑی تختوں کے بیچنے والون۔ مہابرہمنون۔ تکیہ دارون۔ گورکنون کو اس سہالگ سے خوب آمدنی ہی۔ اور ڈاکٹرون حکیمون۔ عطارون کی تو کچھ نہ پوچھیے۔ منہ اندھیرے سے پچھلی رات تک روپ درشن۔

چوتھا فائدہ۔ مردو ریان خدا کی جانب سے ربڑ کی طرح بڑھتی ہی چلی جاتی ہین جسکو دو آنے کو کوئی نہین پوچھتا روپیہ بارہ آنے آسکے نذر ہوتے ہین۔

پانچوان فائدہ۔ چورون۔ اچکون۔ جعلسازون رشوت خوارونکی خوب چاندی ہی صرف کسی قدر موقع اور گھات کی کسر ہے ورنہ شہر کی خلقت ڈر سے گوگز کی طرح رو بفرار تو ہی تک گھر بار چھوڑ۔ بھاگ ہی کھڑی ہی۔ آسکے گھر سیر کرنے کو پڑے ہین۔ جعلسازون کو ذرا دھمکا کے۔ طاعون جاری کرنے گھر دہلانے کا فقرہ دیکے کچھ اینٹھنے کا حیلہ اچھا ہی۔

چھٹا فائدہ۔ خیر یہ تو دنیا کے جھگڑے تھے سب سے زیادہ فائدہ دین کا سنیے۔ یعنی اس فصل مین اعمال کی درستی۔ دینداری۔ خیر خیرات کی طرف لوگ اسطرح جھکے ہین جیسے افطاری پر روزہ دار۔ ہر شخص اپنے اپنے احکام مذہبی کی تعمیل پر تلا ہوا ہی جنھون نے ہوش سے بھی سندر۔ شوالے کی طرف رخ نہین کیا۔ کبھی قبلہ رخ سوئے بھی نہین انکا یہ حال کہ ہر ہر قدم سجدے۔ پیکرمان کرتے چلے جاتے ہین بے ایمانی کی دغابازی تو دل کی بات ہی۔ مگر ظاہر مین بقول انگریزی ہوائٹ واش کی کارروائی مین سرگرمی ہی طاعون کا زمانہ بلا تشبیہ کسی حاکم بالادست کا دورہ ہے کہ در و دیوار اور مکانات پر ایک سرے سے سفیدی پھر رہی ہی۔ گلی کوچہ صاف ہو رہا ہی۔

ساتوان فائدہ۔ ڈاکٹر ملال ہنڈ کے اصول کے موافق غلہ کی مقدار اور غلہ کھانے والے انسان کی پیداوار مین برابر سرابر کا نرخ ہوگیا۔ یہ جو آرام و آسائش کی افراط سے ہندوستان کی آبادی برسات کے کیچوون اور حشرات الارض کی طرح سلامتی سے دن دونی رات چوگنی ترقی کی جانب منہ اٹھائے بگٹٹ بھاگی چلی جاتی تھی اسمین سر دست مناسب روک ہو گئی اور ایسا سامان معلوم ہوتا ہے جیتنا غلہ زمین ہند پیدا کرے گی اوتنے ہی آدمی کھانے والے رہین گے۔ پس فاقہ کشی کا شکوہ قحط کا رونا۔ سب ختم ہو جائے گا۔ اور لوگ والی بزرگون کے غلہ کی تجارت کو بھی دیکھ دیکھ کے رشک و حسد کے بھاڑ مین جل بھن کے جیتنا ہوسکے۔

آٹھوان اخیر اور سب سے بڑا فائدہ یہ کہ ایک عرصہ کا فی تک حضرت ملک الموت کی ہائی کورٹ کی طرح لمبی چوڑی تعطیل بھی ہو جائے گی۔ مرنے والے (جنکے کاغذ اکی شہرات مین دفتر کے دفتر نکلے) خدا نے چاہا مر ہی جائینگے اور باقی رہی رہجائینگے جنکا رشتہ حیات مضبوط ہی۔ پس وہ کبھی کبھی اکا دکا مرا کرینگے اور باقی اللہ اللہ خیر سلا۔

آپ نے تو وہ تانتا پورا نکالا کہ معلوم ہوتا ہے طاعون نے آپ کے نام وکالت نامہ لکھدیا ہے اچھا صاحب فائدے بھی ہین۔ مانا۔ مگر مرنے کا عارضہ تو ہی انسان کے دلون کو کیونکر ناگوار نہ گزرے۔

خیر دنیا کے کام اگر ایسی ہی حماقت پر ہوتے ہونگے تو آپ کے دلون کا خیال بھی رکھا جائے گا اور اگر اسکا قانون عقل کا ہی تو عقل ہی کی باتین ضرور ہونگی بیچارے آپ خوش ہون یا ناخوش۔ ہمارے نزدیک تو جب مرنا جینا انسان خوش ہی رہنا چاہے تو وہ اسی طرح کے خیالات سے ہوسکتا ہی جیسے ہمارے ہین

خیال خام ہی اپنوں سے فائدہ پانا
صدف کے کام کسی دن گہر نہین آتا

ڈیر پنچ۔ مین اسوقت تمکو تھوڑی سی تکلیف دیتا ہون وہ یہ کہ ذیل کا ایک خط (جسمین مین نے اپنے صاحبزادے بلند اقبال سے کچھ نصیحانہ سرغزن کی ہی) اپنے اخبار کے کسی کالم پر ٹانک دو نہایت ممنون ہون گا۔ آجکل کی اولاد کی نافرمانیان طاعون سے زیادہ شور شیز پیدا کر رہی ہین۔ میرے خیال مین یہ تحریر ان لوگونکی حرز جان بنے گی جو میرے ہی طرح ستم زدہ ہین اور جنپر گستاخ اولاد کے ترول کا آسمان پھٹ پڑا ہے

ایک زنڈ پونکے سپرنٹنڈنٹ کا خط اپنے بیٹے کے نام

میرے نور چشم جیان ریز جنگ جنگ جو خدا تمکو نیک اور سعادتمند بنائے۔

تمھاری ایک تحریر جسمین تمنے اپنے بوڑھے باپ کی شکایت کا سلسلہ ان لفظون مین شروع کیا ہی جو نہایت شرمناک ہین (امیری نظر سے گزری مجھے چند ان تمھاری ان حرکتون پر افسوس نہین ہوا کیونکہ

خود کردہ را علاجے نیست۔ لیکن پھر بھی میرا فرض ہے کہ تمہاری غلط فہمیون کی جہانتک مجھسے ہوسکے اصلاح کرتا ہون مگر اس سے پہلے میری حق پسند طبیعت مجھے تمہارے انداز بیان کی داد دینے کے لیے مجبور کرتی ہے۔ میرے لخت جگر۔ مضامین کو قطع نظر کرکے مین جب تمہارے الفاظ کی نشست کو غور سے دیکھتا ہون تو میرے منھ سے بیساختہ واہ نکل جاتی ہے۔ تمہاری تیزی اور طراری کو نظر لگ جانے کا اندیشہ ہے۔ تمہارا تمالب ہو یہ ورک کا فدم مقدمہ ہونا مجھے تمہاری مات بدگمانیونکا موقع دیتا ہے مگر خدا کرے کہ میری عبارت بھی کچھ ایسا پیچیں اور دلچسپ پہلو اختیار کرے کہ مین ان بدگمانیون کو دور کرکے تمھین اپنی ہی عرق ریزیون کا نتیجہ سمجھون۔ تمہارے اچھوتے مضامین جنکو کسی فرمانبردار لڑکے کی فکر نے مس بھی نہ کیا ہوگا اسمین شک نہین کہ نہایت صفائی اور عمدگی سے ادا کیے گئے ہین۔ تم اپنے اور بھائیون مین نہایت چلتے پرزے اور ہونہار ہو اسلیے کہ شوخیان اور جدت روز ازل سے تمہارے خمیر کا خاص جوہر اور تمہاری گھٹی کا اصل جزو رہی ہین مگر پہلے مین نہین جانتا تھا کہ میری چھپی ہوئی بیوقوفی میری ہی شہرت کی باعث ہوگی۔ ع اللہ کرے زور قلم اور زیادہ اب ساتھ ہی اسکے تمہارے اور چھوٹے بھائیون کی بربادی کا خیال جب آتا ہے کلیجہ کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا ہے موجودہ مذاق اور آبائی پیشے سے انکو ذرا بھی مس نہین اب یہ ڈر لگا ہے کہ کہین رجی تالکہ کی عنایت سے چھٹن جان نصیر آجان کے پیچھے واہ واہ کرکے کچھ پیدا کرلین اور میری روح کو صدمہ پہونچائین۔ جائین کمبخت اپنا سر کھائین۔ مین نے بھی انکو اپنے طاق نسیان کا جھنڈولا بوا (کھلونا) سمجھ لیا ہے۔

بیٹا! تم تجربہ کار ضرور ہو مگر تقاضائے سن جو ایک نیچرل بات ہے اسپر کیسے حاوی ہوسکتے ہو۔ میری طرح سے جب ڈاڑھی مونچھون مین سفید بال آجاینگے تیسرے دن چیونٹی کے انڈے کا لون پر نظر آنے لگینگے اور جسدن تم ایسے ضدی لونڈے نیکی بدی کے فرشتون کی طرح تمہارے ایک اس کندھے اور ایک اس کندھے پر ابا جان یہ چیز ابا جان وہ چیز کہکر مچلینگے اور تمہارا دماغ چاٹینگے اسدن مین تمسے اس آزادی اور نکتہ چینی کی قدر و عافیت پوچھون گا۔ ہائے کسی نے کیا تجربہ کی بات کہی ہے

قدر بابا آن زمان دانی کہ خود بابا شوی

میرے سپرنٹنڈنٹ ہونیکی ڈیوٹی جسکا تم مہذب ترقی سمجھتے ہو حقیقت مین مین کچھ شوقیہ نہین ادا کرتا بلکہ ضرورت مجبور کرتی ہے لیکن تم اس ضرورت کو سمجھتے نہین

جان پدر تو سفرۂ بے نان ندیدۂ
جنگ عیال و گریۂ طفلان ندیدۂ
نہ نشستۂ بگوشۂ درترس قرضخواہ
در مفلسی تو آمد مہمان ندیدۂ

اگر تمکو خدا نخواستہ ایک ہی وقت روٹی نصیب نہو تب تمہاری تیزی طراری کی لوئی مزاج پرسی کرے اگر مین یہ سب گورکھ دھندہ آج نہ پھیلاتا تو تمہاری مطلبی طبیعت تجھسے بگڑ جاتی۔ تم مجھے ابا کہتے ہوے شرماتے بھوک سے تمہاری چولین ڈھیلی ہوجاتین اور بیچارے چلتے پرزے کسی طرف چلتے پھرتے نظر آتے۔ اب تم ہی بتلاؤ کہ اگر مین یہ سب کچھ نہ کرتا تو کیا تمہارے استنے بڑے کنبے کو زہر دیدیتا پھر بھی جو مہذب طریقہ روپیہ کمانے کا اور تم لوگون کی پرورش کا مین نے ایجاد کیا ہے وہ قابل داد ہے بلکہ غور کرو تو تمہارے لیے ایک چھاپا بنا دیا ہے کہ اسی پر میرے بعد کاٹھ پلیتے آؤ۔

خارہا از اثر گرمی رفتارم سوخت
نیستی بر قدم راہ روان است مرا

ہان۔ خوب یاد آیا۔ معلوم ہوا کہ تمنے میری آنکھون سے بھی کچھ جھنپک ظاہر کی ہے۔ اسمین شک نہین کہ یہ آنکھین کبھی میری چشم پوشی کی وجہ سے تمکو چندھی اور کبھی تمہاری انتہائی شرارت کی وجہ سے نیلی پیلی نظر آئین مگر ہائے کہین انکی چلتی پھرتی پرین کو تم اپنی لیلا سے پوچھتے تو وہ تمکو بتلائین۔

دیدہ مجنون کے لیے دیدہ لیلی ہے ضرور
انکی آنکھون سے کوئی دیکھے تماشا میرا

ہان اب بڑھاپے مین مجھکو بے شہری کی عینک کی بینک ضرورت پڑی لیکن تم جانتے ہو کہ اسکی بانی تمہاری ہتیلی شکنے کی ذلیل عادت ہے جسکو تمنے اپنی سرشست مین پیدا کرکے اپنی امارت اور سربہری کا ذریعہ سمجھ رکھا ہے۔ ہائے کہین زمین پھٹ جاتی اور مین اسمین سما جاتا۔

تمکو دو باتون کی اور زیادہ جلن ہے کہ مین نے بائیسکل لی اور تمکو کیون نہ دیدی دوسرے اپنے سرکاری معشوقہ کے یہان تمہارا رنگ کیون نہ جمنے دیا میرے نور چشم اسمین یہ ضرور مشکل سنی ہوگی کہ کیا یہ تمہارے باپ کا مال ہے۔ سو حقیقت مین یہ دونون چیزین تمہارے شہر کمشنر ڈپٹی واسطے باپ کی ہین اسیلیے تمہاری ہین بائیسکل پر تم خوشی سے سوار ہو۔ رہی سرکاری معشوقہ وہان تم پہلے ہی بچون کی طرح کھیلنے کو دیتے تھے۔ غضب خدا کا اخلاقی دنیا مین اسقدر تہلکہ پڑگیا کہ لڑکے اپنے باپ سے صریحی رقابت ظاہر کرنے لگے

این چہ شوریست کہ در دور قمر می بینم

لیکن خیر وہ تو ذرا سمجھدار تھی کہ اس نکتہ کو سمجھ گئی اور تمکو دودھ کی مکھی کی طرح نکال باہر کیا۔

گلون نے خندۂ بیجا سے کیا ثمر پایا
کہ چار دن بھی نہ گزرے بہار کھو بیٹھے

خیر پھر بھی تمکو نا امید نہ ہونا چاہیے کیونکہ میرے بعد ورثہ تمھین کو پہونچتا ہے۔

تمہاری تحریر سے یہ بھی ظاہر ہوتا تھا کہ تمہارے صغیرسن چچا بھی تمہارے خیالات پر روغن حاصل لے سکے ہین اور تمکو سہارا دیے گئے ہین۔ انکے زہد و تقوی سے بعید ہے کہ وہ ان لغویات مین پھنسکر اپنے سر بلا لین۔ ابکی دفعہ تو ہم انکے لیے ایک شعر پر اکتفا کرتے ہین۔

زاہد تجھے بھی قاقل مینا سنائینگے
طوطا ہم ایک لائے ہین کیا بولتا ہوا

مین اندنون اپنے پرپوٹ دورے سے سخت پریشان تھا اس جلدی مین مین نے تمہاری تحریر پر ایک اجمالی نظر ڈالی ہے آیندہ ہم تمہاری پوری تحریر پر ریویو کرینگے اور تمکو بتلائینگے کہ دنیا مین کسطرح رہنا چاہیے اور تہذیب کیونکر آتی ہے۔

راقم الدعا
تمہارا ابو جاباب سپرنٹنڈنٹ رنڈیان

توکل علیہ الطاعون

آجکل سوائے طاعون کے اور کوئی خبرین پیدا ہی کب ہوتی ہین اور اگر بڑی مشکل سے ٹول ٹٹال کے ایک آدھ ملی بھی تو حضرت طاعون کے ریلے مین اسکا نذکرہ رہی گیا۔

ہمارے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بخیریت تمام نینی تال پہونچ گئے اور سنتے ہین کہ موسم بھی وہان اچھا ہے۔

کہتے ہین طاعون کی سفاکیان کم ہو چلی ہین یون تو بہت آدمی شہر مین جگہ خالی کرکے ملک عدم کی جانب فرار ہوگئے انکا واپس آنا بظاہر اسباب ممکن نہین مگر جو غریب ترب بھاگ گئے تھے اور خدا کی عنایت سے بقید حیات تھے [illegible] شہر مین [illegible]

پانچ ہزار روپیہ انعام

سرمہ میرہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

تازہ سندات — مصدقہ جناب چیف کمشنر صاحب بہادر پنجاب و ڈاکٹر امیر صاحب بہادر — تازہ سندات

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔

ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ ضبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھون کے مریضون کو اب اس سرمہ کا استعمال کراتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے۔ قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔

نقلی و جعلی میرے کے سرمے کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر صاحب۔ سلام نیاز۔ میرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہے میں نے آنکھون کی بیماری کیلیے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی ایک مریض پر تو اس نے جادو کا اثر کیا۔ اسکی آنکھین بباعث سخت آتشک کے دس سال سے بے نور ہو گئی تھین صرف کسی قدر طاقت بینائی انکے آنکھون مین موجود تھی پردہ کا لگنا اور اٹرس کے ورم مین سخت نقصان تھا۔ اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا۔ مہربانی کر کے ایک تولہ سرمہ سفید بصیغہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین۔ راقم۔ ڈاکٹر شیخ الٰہی بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری۔ ضلع ساگر۔

(۲) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپکے میرے کے سرمہ کو تقریباً سات مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیا بند۔ دھند۔ پھولا۔ ناخنہ۔ آنکھون کی سرخی ورم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے۔ ان مریضون پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا

میری رائے مین آپکا سرمہ شل پریکٹیشنر بذریعہ ڈاکخانہ جات اور سرکاری نمبرداران کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کیونکہ اس سرمہ سے مستفید ہو کر آنکھون کی صفائی نہایت عمدہ ہے براہ مہربانی ایک تولہ میرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم۔ وی۔ پی۔ پوسٹ سے بھیجیے راقم۔ چودھری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ۔ ضلع ڈیرہ غازیخان

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب زید لطفکم تسلیم مزاج شریف۔ آپکے ہان سے بذریعہ ڈاک وی۔ پی ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا مجھے بہت فائدہ ثابت ہوا۔ بلکہ صحت کلی ہو گئی ہے آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی سرخی چشم۔ دھند۔ خارش چشم و پڑوال کے آنکھون کے اکثر امراض چشم۔ شروع کیٹر کٹ (ابتدائی موتیا بند) مین بھی مفید ہے بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا تین دن فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجیے۔ راقم۔ ڈاکٹر ریاض الدین مقام ملکرانگ ضلع بھینا۔ سرحد ملک چین

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کیلیے ۱۹۱۰ع سے جمع کیا گیا ہے

پانچ ہزار روپیہ انعام

روئداد اجلاس پنجاب کونسل

منعقدہ یکم اپریل ۱۹۰۳ء

بقیہ مضمون ۱۶-اپریل ۱۹۰۳ء

آنریبل بابو بختی چند اس -

سوال - کیا گورنمنٹ نے اخبار پنجابی کا مورخہ ہفتم اپریل ۱۹۰۲ء کے پرچہ مین یہ ملاحظہ کیا ہے کہ بھوت نگر کے مجسٹریٹ صاحب اپنی حکومت اور ذاتی اقتدار کا دباؤ ڈالکر میونسپل الیکشن مین چند ایسے اشخاص کو منتخب کروا دینا چاہتے ہین کہ جنکو ووٹ دینے والے دل سے پسند نہین کرتے اور جو اُنکے حقوق کی پوری حفاظت کبھی نہین کرسکتے اور جنپر اُنکا اعتماد نہین ہے اور اس ناجائز کارروائی کا یہ نتیجہ اثر پڑیگا کہ چند عمدہ امیدوار جنکو رعایا اپنی زبان جانتی اور بہت چاہتی ہے وہ منتخب نہو سکینگے کیا گورنمنٹ صاحب مجسٹریٹ کے ہاتھ کو ایسی ضابطہ اور نامناسب کارروائی سے نہین روکے گی اور کیا گورنمنٹ نہین سمجھتی ہے کہ ایسی کارروائی لوکل سلف گورنمنٹ کے اصول کے بالکل خلاف ہے -

آنریبل مسٹر ہر ٹونگ میونسپل سکرٹری -

جواب - گورنمنٹ کو جہانتک خبر ہے صاحب مجسٹریٹ بھوت نگر نے ابتک کوئی ناجائز یا خلاف ضابطہ کارروائی وہان کے میونسپل الیکشن کے متعلق نہین کی ہے اور نہ اُنسے ایسی امید کیجاتی ہے کیونکہ وہ علاوہ ایک تجربہ کار اور سنجیدہ عہدہ دار ہونے کے لوکل سلف گورنمنٹ کے مشہور دوست ہین اسقدر گورنمنٹ کو معلوم ہے کہ اس شہر مین دو پولیٹکل پارٹی ہین جنکے ارکین اکثر آنریبل ممبر کے آنریبل پروفیشن کے لوگ ہین اور ہمیشہ زمانہ الیکشن مین ایکدوسرے سے آپس مین غایت درجے کی آبرو ریزی اور عداوت خانہ جنگی ہوا کرتی ہے جسکا ایک برا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کبھی وہان سے کوئی عمدہ آدمی منتخب نہین ہوتا ہے چنانچہ گورنمنٹ کو خبر ہے کہ ابکی بھی وہان سے ایک راجہ کا پیادہ اور ایک سی کلاس بدمعاش کمشنر منتخب کیا گیا ہے -

آنریبل مہاراج ہنومان چند سنگھ

سوال - کیا گورنمنٹ کو اسکی خبر نہین ہے کہ ضلع چیرہوم مین یکایک ایک بہت بڑا قافلہ خاص قسم کے موذی اور بدذات بندرون کا کسی طرف سے آگیا ہے اور وہان کی رعایا کو ان بندرون کی وجہ سے سیکڑون قسم کا جانی اور مالی نقصان پہونچ رہا ہے اور ایک شدید بے اطمینانی تمام ضلع مین پھیلی ہوئی ہے اور بہت سے لوگ اس ضلع سے بھاگ رہے ہین یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ ان بندرون کے دانتون مین ایک خاص قسم کا زہر ہے اور انکے کاٹے ہوے آدمی پر ہائڈرو فوبیا (سگ گزیدہ) کے آثار ۲۴ گھنٹے مین نمودار ہوتے ہین - اگر گورنمنٹ کو اسکی خبر ہے تو گورنمنٹ نے اس آفت کے دفع کرنے کے لیے کیا تدبیر سوچی ہے اور کیا احکام جاری پائے ہین آئندہ پبلک کو مطلع ہونے کا موقع دیکر ممنون کرے -

آنریبل مسٹر فاکس چیف سکرٹری -

جواب - جس عجیب و غریب وبا کی طرف آنریبل ممبر نے توجہ دلائی ہے اسکی کوئی خبر گورنمنٹ کو نہین ہے بہت تحقیق کرنے کے بعد حکام ضلع سے معلوم ہوا کہ ضلع چیرہوم کی ایک بستی مین جو بہار و تلیسی کے قریب ہے ایک بڑا جنگلی بھاتک بھاگ کر نکل آیا تھا اور اُسنے اُس اطراف کے دو چار شخصون کو زخمی کیا تھا صاحب مجسٹریٹ نے اسکو گولی سے شکار کیا ہے اور زخمیون کو اسپتال مین بھجوا دیا ہے اس جانور کے مجروحین کے زخمون مین کوئی خاص عجیب صاحب سول سرجن نہین پاتے ہین تاہم آنریبل ممبر کے شکوک کے رفع کرنے کے خیال سے گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ اس بھالک کے دانت کیمیکل اگزامنر کے یہان امتحان کیلیے بھیجدیے جائین نتیجہ امتحان آئندہ کونسل مین ممبران عالیشان کی واقفیت کے لیے پیش کیا جائے گا -

آنریبل مولوی معز احسن الدین خان

سوال - کیا گورنمنٹ کو اخبار پنجابی مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۰۲ء کے پرچہ سے یہ خبر ملی ہے کہ مسٹر ہاٹ ہیڈ مجسٹریٹ ضلع احمق آباد نے ایک معزز وکیل کی پگڑی انکی گردن مین لٹکوا دی اپنے اجلاس کے کمرے مین انکو ناحق اس جرم پر مقید کر دیا کہ وہ جب اجلاس پر گئے تھے تو انھون نے وہان کھکارا اور غلطی سے زمین پر پان کی پیک گرادی تھی اس شدید جابرانہ کارروائی سے وہان کے بار مین سخت کھلبلی مچی ہے اور ممبران بار نے انکے اجلاس مین کام کرنا چھوڑ دیا ہے اور اس سے پبلک کو سخت تکلیف اور نقصان پہونچ رہا ہے -

آنریبل مسٹر فاکس چیف سکرٹری -

جواب - گورنمنٹ کی توجہ اس اخبار کے مضمون کیطرف ملتفت ہوئی تھی عند التحقیق معلوم ہوا کہ اخبار مذکور نے بہت سے غلط اور بے بنیاد مضامین لکھے ہیں ...

چیمبرلین کا پین بام

چیمبرلین کے پین بام سے بڑھکر کوئی دوا ایسی نہین ہے جو ہر گھر مین ضروری اور ہر طلب کیواسطے مفید ہو مثلاً کسی جنسے کوئی عضو کچلی ہو یا مضروب ہو تو فوراً چیمبرلین کا پین بام مستعمل ہو اُسسے بہت جلد اندمال ہوجاتا ہے درد سر درد دندان درد دیگر اوجاع جو چہرہ مین ہوتے ہین سب کو فائدہ کرتا ہے کمر مین درد اگر ہو تو اسی دوا کی مالش سے فوراً جاتا رہتا ہے علی ہذا پہلو یا سینہ کے درد مین ایک دفعہ کے استعمال سے شفا ہوجاتی ہے - ریح مفاصل سے بہت جلد صحت ہوجاتی ہے بس چیمبرلین کے پین بام کی ہر گھر مین موجود ہونا ضروری ہے یاد رکھنا چاہیے کہ ایک ہی دفعہ کے استعمال سے شفائے کلی حاصل ہوتی ہے قیمت ... دوا فروش ... محمد یوسف خان کی دکان ...

البانیا وغیرہ اور روس

البانیا۔ ایسے تجھسے ایسے بھیڑیے مین نے لاکھون دیکھے بھالے

روس۔ تمسے اپنا مطلب جتلانے کو آتے ہین جو آتے ہین

(از ڈراما علی بابا)

پیدا کرنا پسند کرے گی۔ لیکن ذرا سمجھ میں یہ بات آسکتی ہے کہ ایک مسلمان ریاست کا ایک ہندو مدار المہام جو اختلاف مذہب کی وجہ سے تمام ملک کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہو اور جس کی تاک میں ہر طرف دشمن لگے ہوں ایک غیر معمولی بیجا حرکت کر بیٹھے گا جس سے نہ فقط دکن اور ہندوستان میں اسکی نہایت بدنامی انگشت نمائی ہوگی بلکہ یورپ کے لوگ بھی سنکر انگشت بدندان رہجائینگے۔ مدار المہامی کے معاملہ میں ہو نہ ہو لیکن اور اسی عمر میں جب یہ گمان کیا جاتا ہے کہ انسان کی عقل پختہ ہو جاتی ہے۔ انسان کو اپنے ازار بند پر قابو نہ رہے تو وہ ازار بند کرنے کہیں زیادہ گلے پر موزون ہے۔ دکن میں حیدر آباد سے لیکر ایک چھوٹے سے کھیڑے اور گاؤں تک میں اغلاق اسی کا ہر جا ہے اور ہر جہرے پر چاہے یورپین ہو چاہے ہندوستانی مختلف قسم کی ولایتی اور ہندوستانی حیرت کی ادائیں پائی جاتی ہیں۔ سوا ایک خاص یورپین لیڈی کے جنکی نسبت کہتے ہیں کہ اس معاملے میں طلید بتقاضائے عمر ایک خاص دلچسپی کے ساتھ لوسنکر بہت بڑا حصہ لیا ہے اور میر حسن کی مثنوی کی اصلاح میں ولایتی طور پر نجم النسائی فرمائی ہے عموماً تمام عقلا بے رونق اس خبر کو سنکر دنگ ہیں۔ گمان کیا یقین ہے کہ رزیڈنٹ بہادر کی نگاہ میں پیشکار بہادر کی آبرو اب اسیقدر رہ گئی ہے جتنی اس عفیفہ کی آبرو اسکی عدالت میں نالش کرنیوالے خوشحال باپ کی نگاہ میں۔ رزیڈنٹ بہادر کی اس رائے کا عکس ضرور ایک نہ ایک دن جو دلبسرے بہادر حضور کے آئینہ دل پر بھی پڑے گا اور ظاہر ہے کہ ایسی اونچی جگہ پر اس قسم کا عکس کیا اثر رکھتا ہے۔ وہ عکس الٹ کر پھر بندگان حضور کے قلب کے پرتو آئینے پر بھی پڑیگا بس سمجھو اسی کی دیر ہے ادھر پڑا ادھر کام تمام ہوا۔

راقم
بزرجمہر

انوکھے کھیل

ڈیر پنچ تسلیم۔ اگر مزاج ظرافت مآب درست و تندرست ہو تو چند کھیل تماشے جو دربار دہلی میں مناسب وقت تھے اور جنکی لوگوں کو تمنا تھی۔ نذر کرون۔ مگر خوف ہے کہیں آپ بھی تھیٹر کے ایکٹر کی طرح ناچنے کودنے لگیں۔ اگر ذیل کی غزل پسند ہو تو خیر ورنہ موم جامہ میں لپیٹ کر گنگا میں ڈال دیجئے گا تمام لہو و لعب دنیاوی سے محفوظ رہیگا

غزل

کاروونیشن کی خوشی میں ماہ و اختر کھیلتے
لاٹ صاحب کھیلتے تو لعل و گوہر کھیلتے

بردسیر ہوتا تو اسکی بھی دوا ہو جاتی
جا کے ہوٹل میں کسی لیڈی سے شکر کھیلتے

تندرستی میں جو ناممکن تھا گد کا کھیلنا
ڈاکٹر کے سامنے بیمار بنکر کھیلتے

راستہ میں گر پڑا دونے ہوئی آگرچہ
تاش تب آن لیڈیوں سے ہو کے ششدر کھیلتے

اپنی قسمت آزماتے ہو کے بے زر اے علیم
ساتھ زرداروں کے شطرنج مقدر کھیلتے

راقم
محمد علیم۔ الہ آباد

ڈاک پر ڈاکہ

گرمی کی رت آتے ہی اُچکوں کا سوداوی مادہ زور کر آیا۔ ردیف و قافیہ کی ترتیب کے ساتھ سرکاری ڈاک پر ڈاکہ کی بھرمار کرنے لگے ۳۱ مارچ کو بعد مغرب ہرکارہ ڈاک کا تھیلا سنبھالے ہوے سہوارہ ضلع بجنور سے ڈاکخانہ تاجپور ضلع بجنور کو آنکھیں بند کیے منھ کھولے ڈلکی چال آرہا تھا کہ راستہ میں یکایک چند آدمی نمودار ہوے انکے دیکھتے ہی ہرکارہ ذرا ایک کو سڑک کے کنارے چلنے لگا۔ وہ لٹھ بند لوگ بھی کھسک کر ہرکارہ کے ساتھ ہو گئے تب تو ارجنٹ تار کی طرح اڑنے لگا آخرش خود ہی گھبرا کر سڑک پر لمبا لمبا دراز ہو گیا۔ ڈاکوؤں نے اس ہیڈ کو لاٹھیوں سے انکل پچو اسٹیمپ کرکے بیرنگ کر دیا اور ڈاک کا تھیلا لیکر یہ جا وہ جا۔ اب کوسوں پتہ ندارد ہو گیا۔ ہرکارہ سرکاری ڈاک کے لداؤ سے سبکدوش ہو کر پتلون کا تھیلا ہلاتا ہوا تاجپور پوسٹ آفس میں لاوارثی پارسل کی طرح آپڑا۔ پھر کیا تھا لیو دوڑیو۔ لال پگڑی والوں نے موقع واردات پر ڈیرے ڈنڈے ڈالدیے ابھی تک تو کسی سے بھی مطلب نہیں نکلا۔ بدمعاشوں کی اچھی طرح سارٹنگ ہو رہی ہے۔ خرابی تو یہ ہے کہ ہرکاروں کے پاس جو کہ بیل کی غیر آبادیوں سے ہو کر ڈاک لیجاتے ہیں ایک بھی معقول ہتھیار نہیں ہوتا کہ اگر دشمن کے مارین نہیں تو ذرا دور سے دھمکا تو دیا کریں۔ صرف ایک برچھی مع چند گھونگروؤں کے ہرکارے کے ہاتھ میں ہوتی ہے اسکی آواز سے خواہ مخواہ بدمعاشوں کو اشتعال طبع ہوتا ہے کہ کوئی نیکبخت با عصمت سات کو جا رہی ہے۔ یا کسی کا بیل رسی تڑا بھاگا ہے چنانچہ اس لالچ سے بھی اکثر احمق ہرکاروں سے چھیڑ کرنے لگتے ہیں پر بھی آخر فضول ہوتی ہے زیادہ تر یہ کہ اسمیں ڈاک کا تھیلا لٹکا کر کندھے پر رکھ لیتے لیکن ڈاکو ڈھا صب برابر کر دیتے ہیں۔ بغیر بندوق یا پستول کے ڈاک کی حفاظت ناممکن ہے۔ اسیوجہ سے لکھے بیچ کر یا ہر ایک ہرکارہ کو آدھ سیر پختہ ماش کی دال اور چٹانک کا لانمک روزانہ کھلایا جاے تو بندوق اور پستول کی بھی ضرورت نہ پڑے۔ اب اس ہرکارہ کے پاس کوئی معقول ہتھیار نہ تھا بدیں وجہ بھاگتے بھاگتے خود ہی ڈھیلا ہو گیا مگر تو بہی تو بہ وہ اس جھرے میں کہاں آنیوالے تھے میری رائے میں وہ ڈاکو نہ ہونگے ہرکارہ کے دوست ہونگے تھیلے کا بوجھ دیکھکر ترس آیا ہوگا اسیوجہ سے ڈاک جھپٹ کر خود ہی ٹکٹ چلد بیلے ہونگے ہرکارہ نے جو ڈاک دینے میں تکلف کیا ہوگا انھوں نے ہرکارہ کی بے تکلفی سے مرمت کر دی ہوگی وہ لوگ ڈاک مقدمی ڈاکخانہ ہی کو لاتے مگر شاید راستہ بھول گئے ہوں ابھی نہیں دوست نہ ہونگے آجکل ایسی رفاقت اور بوجھ بٹانے والے دوست ذرا دقت سے دستیاب ہوتے ہیں وہ تو کوئی ٹکٹوں کے جمع کرنے کے شوقین ہونگے اکثروں کو مختلف ملکوں کے ٹکٹ جمع کرنے کا بیحد شوق ہوتا ہے بڑی محنت اور جانفشانی سے ملک ملک کے ٹکٹ بہم پہنچاتے ہیں۔ اسی وجہ سے انھوں نے سوچا ہوگا کہ ریاست تاجپور میں دور دور ملکوں سے خطوط اور پیکٹ آتے ہیں اس سے بہتر اور کوئی موقع نہ ملے گا جلد ڈاک ہی ہضم کر لو ورنہ کمبخت ڈاکوؤں سے اور ڈاک سے کیا سروکار نہیں نہیں ایک خیال یہی ہوتا ہے کہ وہ لوگ ڈاکو ہی ہونگے کیونکہ ہرکارہ کو خوب پیٹا اور ڈاک مع برچھی اور گھونگرو لیکر چمپت ہو گئے ورنہ ٹکٹوں کا شوقین برچھی وغیرہ کو ہاتھ بھی نہ لگاتا۔ خیر صاحب یہ تو ہوا ہی تھا ۵ اپریل دوپہر کو نجیب آباد ضلع بجنور سے کوٹ قادر ضلع بجنور کو ہرکارہ ڈاک لیے جا رہا تھا کہ راستہ میں دن دہاڑے ڈاک لٹ گئی واللہ ڈاک کیا ہو گئی برات کے جلوس کی باد بہاری ہو گئی۔ آنا فاناً غائب غلہ۔ ہنوز اس ڈاک کا بھی پتہ ندارد ہے۔ اچھا کسی کو ڈاک ہضم کرنے کا چسکہ لگ گیا تحقیقات ہو رہی ہے ضلع بجنور کا آجکل خط تقدیر ہی کچھ بگڑا ہوا معلوم ہوتا ہے ورنہ ایک ہفتہ کے اندر دو دفعہ ڈاک کا لٹ جانا تعجب ہے۔ حکام ڈاکخانجات کو چاہیے کہ ہرکاروں کے ہاتھ میں ہتھیار دیکر ضرور انکی تسلی کر دیں۔ ان غریبوں پر بڑا کرم ہوگا اور پبلک کا

تازہ سندات
تصدیق ڈاکٹر امیر صاحب بہادر
معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون والیان ریاست
اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی
تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔
ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی
موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھ کے مریضون
اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور
عینک کی حاجت نہین رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے۔
قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین قیمت فی تولہ جو
سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ سیاہ و سفید
خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ ممیری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک
بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔
نقلی و جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب
پانچ ہزار روپیہ انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کرے
مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے

مراسلات دکن

نمبر ۲

مائی ڈیر مسٹر اودھ پنچ گذشتہ ماہ ستمبر میں میرا پہلا مراسلہ آپ نے شائع کیا جیسے چاہیے تو یہ کہ مین آپ کا شکر گذار ہوں مگر بقول کبیر
کبیرا اس گی آلٹی بانی ہو برسے کمل بھیگے پانی
زمانے کی اب ہر بات آلٹی جاتی ہو بلکہ مجھ سے پہلے وہ کہیں زیادہ آپ کو شکر گذار ہونا چاہئے غور کرکے دیکھئے تو اسکے کچھ اسباب بھی ہیں شاید آپ کو خبر نہیں مگر جس وقت سے یہ مراسلہ چھپا ہو تمام دکن میں ایک خاص قسم کی کھلبلی پڑ گئی ہو۔ ہر شخص اودھ پنچ کو پوچھتا آتا ہے اور ہر مجمع میں اسی کا تذکرہ پھیلا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس واسطے سے دکن میں آپ کے اخبار کی شہرت بہت بڑھ گئی ہے گو میں نہیں کہہ سکتا کہ اس سے پھر آپ کو کوڑی کا فائدہ بھی ہوگا۔ یہاں کے حضرات شوق تو تمام وہی رکھتے ہیں جو عموماً انسانی دلوں میں پائے جاتے ہیں اخبار کا انھیں شوق۔ کتاب کا انھیں شوق۔ پڑھنے لکھنے کا انھیں شوق۔ سیر تماشے کا انھیں شوق۔ مگر چاہتے یہ انھیں سے ایک شوق پورا کرنے کے لیے بھی جیب سے ایک کوڑی نکالیں وہ معلوم۔ ہر طرح کی لسانی خرچ کرینگے فریب و دغا سے کام لیں گے۔ چلیے میں آپ کو دارالمہام سے ملوا دیتا ہوں وہ میرے خاص مربی ہیں۔ ... کا خانساماں مجھے اپنے باپ کی جگہ سمجھتا ہے وہ کل ہی میرے پاس آیا تھا کہیے اس سے تقریب کردوں۔ فلاں درزی حضور کی ایک منظور نظر معشوقہ کی پیشواز سیا کرتا ہے ارشاد کیجئے تو اس سے آپ کا رشتہ کرادوں جس رنڈی نے حضور کے دربار میں انکے ملک الشعرا

کی تقریب کرکے انکو اس درجہ عالی کو پہونچایا ہے وہ میری منکوحہ کی سگی ماجائی بہن ہے۔ انکے نام کوئی رقعہ لکھدوں خدا چاہے تو آپ بھی تیسرے ہی دن سلطان الشعرا ہو جائینگے۔ خلاصہ یہ کہ بے غیرتی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے مگر روپیہ کا جہاں نام آیا اور کا فور ہوئے۔ سینی پر بارہ بارہ ... کوس تک کہیں پتہ نہیں۔ جس عنوان سے آپ کے اخبار کی شہرت اور مانگ اس شہر میں اس ہفتے پائی گئی اگر یہی انداز ولایت میں ہوتا تو میں جانتا ہوں کہ کرسے کم لاکھوں درخواستیں خریداری کی آپ کی خدمت میں پہنچتیں۔ آپ کے ڈسپیچنگ کلرک کا بھیجتے بھیجتے اور آپ کے ... کا سلنڈر اڈیشن نکالتے نکالتے برا حال ہو جاتا مگر یہاں اس غیر معمولی شوق اور طلب کا نتیجہ صرف اتنا ہوا کہ جہاں جہاں آپ کے پرچے آئے ہیں وہاں طالبین اور اہل شوق کا ایک میلا لگا ہوا ہے ہر اخبار کے خوش معاملہ خریدار صدر میں دلہے کی طرح بیٹھے ہیں اور انکے گرد ... مولانا نذیر حسین مرحوم کا حلقۂ درس ہے۔ اس ناقدردانی اخبار کے زمانے میں اتنی قدردانی بھی غنیمت ہے کچھ دنوں بعد شاید لکا کا درخواستیں بھی جانے لگیں۔

بھجی خریدی لیں گے جو آگئی غیرت
پڑھ لیتے ہیں روز کہاں تک یہ غیر کا اخبار

اب دوسرا مراسلہ شروع کیا جاتا ہے امید ہے کہ یہ پہلے سے زیادہ شہرت حاصل کریگا۔

نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول

شکر کا مقام ہے کہ اب ہندوستان بھی روشن خیالی میں ترقی کرتا جاتا ہے جس طرح مرد یہاں کے علمی اور تمدنی گھوڑ دوڑ میں بڑھتے جاتے ہیں یہاں کی عورتیں بھی اب پرانی ڈولی کی ڈانواڈول چھوڑ کر حضر یونی سے الگ ہوکر یونی کٹ کے ساتھ اپنے یونی کو بڑھا رہی ہیں۔ غوثیہ بیگم کا نام آپ نے سنا ہوگا۔

زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لیے

ماشاءاللہ ہونہار لڑکی ہے۔ صورت چندے آفتاب چندے ماہتاب۔ سیرت دسوں انگلیاں دسوں چراغ۔ صورت سے ولایتی چاند اور ولایتی سورج کو کہن لگے۔ اخلاق سے ہندوستانی خلوت میں فرنگستانی انجمن۔ میں نے دیکھا ہو تو آنکھیں پھوٹیں مگر صرف کانوں سے سننے سے آنکھوں کا یہ حال ہے کہ معلوم ہوتا ہے منہ پر آفتاب و ماہتاب دونوں روشن ہیں۔ آیئے اور میری آنکھوں کی بلائیں لیکر صدقے ہو جایئے۔ جب حسن کا یہ عالم ہو اور زمانے کا یہ حال کہ کہیں معلم نسواں صاحب دامن عصمت کی طرح کھلے خزانے پردے کو چاک کیے ڈالتے ہیں کہیں اڈیٹر پردہ عصمت در پردہ پردہ میں بیٹھکر پردہ داری فرما رہے ہیں کہیں آغا خاں علانیہ پردہ کے خلاف میں دھڑلے سے لکچر دے رہے ہیں تو وہ خدا ہی نے کہا ہے کہ غنیمت کا وہ شعر پورا ہوکر رہے گا۔

پری رو تاب مستوری ندارد
چو در بندی سر از روزن بر آرد

خاندانی روشنخیالی سے اسکا پتہ چلتا ہے کہ اکثر خاتونان فرنگ کی بھی مقدس زنان خانے میں تعلیم و تربیت اور میل جول اور معاشرت کی غرض سے آمد و رفت تھی اور اس سے معلومات کا دائرہ اور بے تعصبی کا حلقہ روز بروز غیر محسوس طور پر وسیع ہوتا جاتا تھا۔ عورتوں کو ایک خوش الحان چڑیا کی طرح پنجرے میں بند کرنے کا خیال کبھی بھی کچھ لوگوں کو بیچین کردیتا تھا تو ایک آزاد چڑیا کی طرح انکو باغ عامہ حسین ساگر وغیرہ کی ہوا کھانے کی بھی اجازت دیجاتی ہوگی تعجب کہ اخلاق آموز اور وحشت سوز سین بھی بعض اوقات سال کے بعض پرجوش زمانے میں انکو شیکسپیر وغیرہ شعرائے فرنگ کی اخلاقی گہرائی کے دکھانے کی غرض سے دکھائے جاتے ہونگے گویا کتابیں ہر قسم کی لبرل تعلیم کی آزادی بخش سلکٹ کمیٹی کے ذریعے سے منتخب کراکر انکے دست شوق میں دیجاتی تھیں جنکے پڑھنے سے آنکھوں میں ایک خاص قسم کا خمار رہتا دل میں ایک خاص قسم کی گدگدی ہے ہونٹوں پر ایک

چیمبرلین کی کھانسی کی دوا

نزلہ کے ہر طرح کی کھانسی خراش حنجرہ اور سوزش حنجرہ کی تمام شکایتوں میں تیر بہدف دوا ہے خوش ذائقہ ہے اسما سے صحت یقینی ہوتی ہے یہاں کی آب و ہوا میں یہ خطرہ کی بات ہے کہ اگر سخت زکام میں غفلت کیجائے تو بہت جلد ... ہے یہ عارضے ایسے ہیں کہ بہت سی اموات انکے ذریعے سے واقع ہوتے ہیں سب کا علاج یہ ہوا چیمبرلین کی کھانسی کی دوا فوراً استعمال کیجائے عارضہ ترقی نہ کریگا چیمبرلین کی کھانسی کی دوا میں کوئی مضر جزو شامل نہیں بچے سے لیکر بوڑھے تک کو نہایت آسانی اور اطمینان کے ساتھ دیجاسکتی ہے ہر حال میں تیر بہدف اور زود تاثیر ہے۔ ایک بوتل آج ہی خرید کر قیمت ... سب دوا فروش بیچتے ہیں چنانچہ لکھنؤ میں ڈاکٹر یوسف ... صاحب کی دکان میں جو بمقام نظیر آباد ہے چیمبرلین کے سب دواؤں کا ذخیرہ ہے

خاص قسم کی خشکی اور
چہرے پر ایک خاص
قسم کی شباہت پیدا
ہوئی تھی۔ خلاصہ یہ کہ
اُس بڑے ڈرامہ مین
ایک عمدہ اور جاندار
پارٹ لینے کے لیے
اُنکو طرح تیار کیا جارہا
تھا جسکی کہ یہ ایک
تاجدار اور باج طلب
ہیرو بن رہین
ہیرو کی نسبت مین

سشما یقو ار نلو چول نہین تھین

پبلک کو زیادہ محتاج تعارف نہین پاتا وہ اپنی پبلک
لائف مین ایک اعلیٰ شہرت رکھتے ہین جس سے سارا
ہندوستان واقف ہو۔ کل کی بات ہو کہ خدا نے اسکے
دو شو ہرت پر ایک نیا سر عنایت کیا ہی۔ کاش ایسے سر
کے لائق اُسی طرح کی عقل بھی دی ہوتی۔ عقل کے بجاے
اسمین عشق کا مادہ بھر دیا گیا اور وہ بھی ایشیائی۔ خدا
کے فضل سے آپ فطرتی اور موروثی طور پر شاعر بھی ہین
شاعری نے عشق کو اور عشق نے شاعری کو چمکا دیا۔
مذہب و دین وخیالات کافور ہوے۔ دیر مین اذان
ہونے لگی مسجد مین ناقوس پھونکا جانے لگا۔ صلح کل
کی دُہائی پھرگئی محشق کا رواج ہوا۔
چونکہ معاملہ گھر ہی مین دائر ہے اس ... ایڈیٹر نامشتر
... نگار کو سید ان معاملہ مین قدم پھونک پھونک کر
رکھنا چاہیے کوئی ایسی بات جس سے معاملے کی
تجویز مین اثر پڑے زبان قلم اور قلم زبان سے نہ نکالنی
چاہیے۔ مگر افواہ ہو کے ہزار منھ ہین اور ہزار منھ ہین تو
ہزار باتین بھی ہونگی۔ ان ہزارون باتون سے اگر
انشا پردازانہ خوش سلیقگی سے الف لیلہ کی سی
... کہانی تیار ہو جاے تو ہر حاکم کو ایسے موقع پر
ہارون الرشید کی سی عالی خیالی اور فراخ حوصلگی دکھانی
چاہیے۔
ایشیائی کہانی کا انجام ہمیشہ خوشی اور عیش اور کامیابی
اور وصل ہوتا ہی اس لحاظ سے یہ کہانی بھی گمان کیا جاتا
... کے ساتھ ... کو پہونچیگی جو انجام کہ اب ہوا ہے
اگر اسی کو یہی انجام مان لیا جاے تو انجام بخیر
ہونے مین کسی طرح کا شبہ نہین کہ طالب مطلوب سے
قرین ہے۔ عاشق معشوق کا ہمنشین ہے رقیب
عدالتوان مین دوڑ رہے ہین سفر یا دکش ہاتھ اور فریاد شر

پانون انعام کے لیے
پھیل رہے ہین سلما
شہر نہین سارا دکن
نہین بلکہ سارا ہندوستان
تماشائی اور ہراتی
ہے گو محور ارض
یا مرکز دائرہ نظام
شمسی ہو مگر
برات تو ایسی
دھوم کی ہے کہ
تعجب نہین اسمین
صاحب رزیڈنٹ
بہادر سے لیکر لارڈ کرزن تک شریک ہون۔ دولہا
مقدمہ بازی کی شورپشت گھوڑی پر سوار ہین سہرا
انگلش کا سما ہی دلہن کے بھائی تعلقہ داری اور جسلداری
کی پالکین سنبھالے ہین دلہن بظاہر رضا یا بہ رضا
کی پالکی مین آزادی کا پر آشوب گھونگھٹ نکالے
بیٹھی ہین۔ نواب ناونسر الدولہ مشعل یار جنگ
روشنی اور بالس کوپ کا اہتمام فرماتے جارہے ہین
اخبار دنکیے ناموں کی سٹرکین روشن ہین خیالات
اور راے زنی کا آسمان چلمنا اُٹھا ہی۔ اگر یہ
شادی بھاگ ان ہو اور جوڑا برقرار رہے۔
مقدمے سے جسکو تعبیر کیا جاسکتا ہی افواہ
نہ وہ مخاصمت ہو نہ درخواست فسخ نکاح نہ لڑکی
دربانے کا دعوی نہ بھگا لیجانے کا الزام بلکہ جنگ
زرگری مہر کا دعوی۔ رقم کابین کا تقاضا مہر چاہے
کوڑی کا بھی نہ بندھا ہو مگر میرے خیال مین لاکھ سے
کم یہ معاملہ طے ہوتا ہوا نظر نہین آتا۔ اگر شہرت حسن
صحیح ہو تو لاکھ کیا خاک ہی فوراً بطور مہر معجل ادا کرین
اور یون سمجھین کہ سستے چھوٹے۔ امیر خسرو نے
اسی وقت کے لیے کہا ہوگا۔

ہر دو عالم قیمت خود گفتہٴ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

راقم
بزرچمہر

کھلی چٹھی

منجانب سعد اللہ خان وزیر اعظم صاحبقران اعظم
شاہجہان بادشاہ دہلی
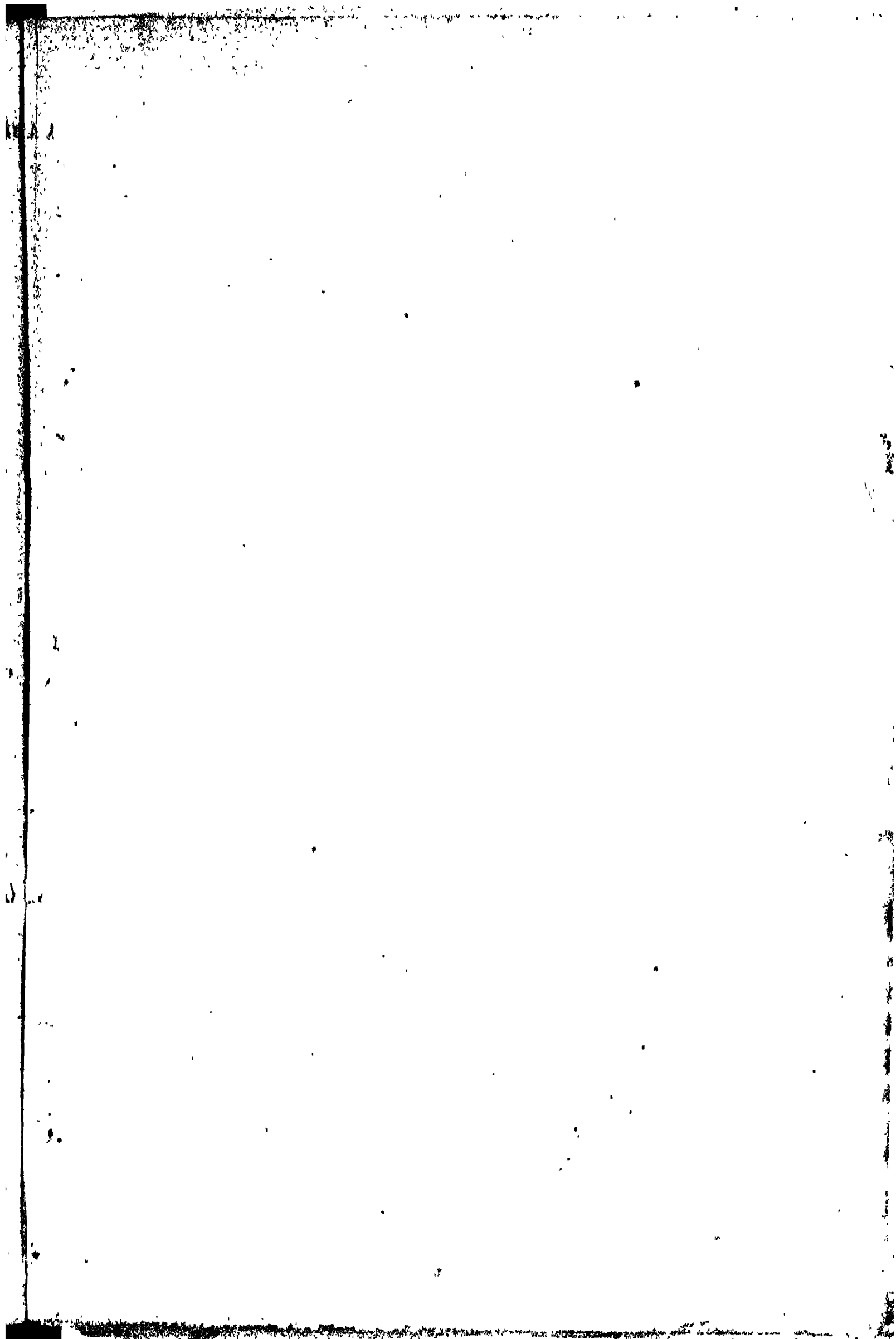
بنام
ہیرن کرزن وزیر اعظم شاہنشاہ قیصر ہند
افتخار برادران ہیرن کرزن ویسراے وزیر اعظم ہند سلامت
بعد گلدستہ نیاز و محبت آنکہ۔
مین نے اپنی پہلی چٹھی مین وعدہ کیا تھا کہ کسی اور وقت
پھر کوئی تحریر لکھونگا لیکن مہلت نہ ملی۔ مہلت کیا
یہان میرے پاس کوئی نظم و نسق انتظام مملکت مثل
تمھارے تو ہی نہین جسکی وجہ سے کام کی جھنجھٹ ہو۔
یہان تو محویت اور لذات اس قسم کے ہین کہ جن سے
دل سیر ہی نہین ہوتا۔ مین لاکھ فرصت لینا چاہون
لیکن ہر لحظہ ایک نیا لطف دوسرے غیر متعلقہ کامون
کی طرف رجوع ہی نہین ہونے دیتے لیکن آجکل ایسٹر کی
ایام اور مہینہ کسقدر سکون کا ہوتا ہی گو یہ تعطیل لوگو نکو
کھلتی ہی مگر قدرت کو خود سکون ہوتا ہی اور اسلیے ہماری

ترقی نسوان اسٹرجل الامراۃ

کچھار کی سرحد پر شیر

محویت اور لذات مین بھی مجبوراً سکون ہوتا ہی - یہ سمجھ لو کہ سلطنت ایک [illegible] خدا سے بزور شو سے نہین لیے جاتے اور ایک درستہ دم کو [illegible] جاسے - [illegible] نقصان کو خود محویت [illegible] ہو جاتا ہی [illegible] سے آثار غرور اور اضمحلال [illegible] وقت [illegible] کے لیے آجاتے ہین اور [illegible] ایک [illegible] سکون [illegible] مین ہو جاتے ہین [illegible] ہماری سلطنت [illegible] فرصت مین بحکم قضا و قدر کی اکثر سیر کو چلا جایا کرتا ہون اور اکثر منتظمان انتظامی تمھاری رہنمائی کو آجایا کرتے ہین اکثر عزیزین منتخبان علما شعرا ادیب بھی آجایا کرتے ہین - چنانچہ آجکل ابو حنیفہ اور برخوردار حکیم اجمل خان صاحب مختار الملک کثرت سے میرے پاس بیٹھتے ہین - صحبت دراز رہتی ہی اکثر گو شہ کے کنارے [illegible] جایا کرتے ہین طرح طرح کے [illegible] رہتے ہین - کارکنان نظام ہند بھی روزانہ آیا جایا کرتے مین کثرت سے مکان پر جمع رہا کرتے ہین - جنت ہند کے حالات مشرح پوچھا کرتا اور خوش ہوتا ہون - یہ سُنا کہ تمھارے قدوم اور انتظام کی برکت سے ہند سرسبز ہو رہا ہے مین خوش ہوتا ہون مجھے ہند سے جسمی کوئی تعلق نہین ہے لیکن دلی تعلق ہر طرح موجود ہے - ہند جانتے ہو اور وزرا سابق کی نسبت تُسے مجھے ایک خاص محبت ہے -

دربار دہلی کی خوش اسلوبی سے انجام پانے کی مین مبارکباد دے چکا ہون اور نظام دکن کے اعزاز کی بابت شکریہ ادا کرتا ہون - برخوردار میر تراب علی بھی بار بار معرف اور شکر گزار ہوتے ہین - برار کا معاملہ بھی اچھا ہوا - دکن کے اندرونی نظم کی حالت سے البتہ کسی قدر افسردہ ہین اسکو تم کیا کرو قدرت نے اسکا مادہ ہی سرزمین دکن سے سلب کر لیا افسوس ہے - تمھارے جو ارادہ ہند کے سرسبز کر دینے کا کیا ہے اُس تمھارے عزم مین خدا برکت دے - اگر ہو سکے تو وزارت دکن کی درستی پر بھی ایک نظر ڈالو - برار کی بابت اب کچھ کہنا سننا نہین رہا - رموز مملکت خویش خسروان دانند تم جانو اور تمھاری گورنمنٹ جسقدر ملک باقی ہے خدا حضور نظام کو توفیق دے [illegible] اسکو درست کرین -

مسلمانان ہند کی حالت ذرا زیادہ توجہ کی محتاج ہی سب سے زیادہ یہی قوم تمھاری رعایا ہی مسلمانونکے حقوق ہمسائیگی سے لیکر دوستانہ تک قدامت سے عیسائیون پر [illegible] اور تمھاری سلطنت فیاض اور غیر متعصب ہی [illegible]

[illegible]

سے غافل نہون مسلمان خدشہ کی چیز کسی حال میز تمھاری سلطنت کے لیے نہین ہین - اسکی تاریخ خود [illegible] ہے اور دین اسلام مطیع سلطان دین سے [illegible] درست کرا دین اسکے وہ بہت [illegible] ہین - دیہات کے مساجد ویران کی بھی خبر لو [illegible] مسلمان بہت پیچھے ہین انکی تعلیم کا خاص انتظام کرو - عربی تعلیم انگریزی تعلیم کی رونق ہے اور جسقدر مسلمان دینیات پڑھینگے اسیقدر متدین راست باز اور مطیع ہونگے -

کثرت آبادی کا لحاظ انکے رزق کا سامان محدود کرتا ہے - دیکھو کس [illegible] مین مسلمان زیادہ ہین اور [illegible] صیغہ کی ملازمت پر نظر دوڑاؤ کہ ہر ضلع و ہر صیغہ مین مسلمان تعداد آبادی سے بھی کم مقرر ہین -

لالہ ہر پرشاد خاندان جگت سیٹھ کل [illegible] مین مجھے ملا تھا - آنکھین کھلی جاتی تھین سُنا کہ انکم ٹکس [illegible] کچھ گھٹا دیا - شاد باش یہی اصول حکمرانی ہین اسی طرح مالگزاری کی بھی تعداد محدود کرکے بندوبست دائمی کر دو -

ہندوستانیون کی تنخواہ بہت کم ہی اسکی بھی ایک معیار مقرر کرو - مثلاً تحصیلدار جو اول حاکم ہی اسکی تنخواہ کم سے کم تین سو کرو بھتہ ایک روپیہ روز کم سے کم دو روپیہ روز ہونا چاہیے - ڈپٹی کلکٹری کی تنخواہ ابتدا تین سو کرکے ہزار تک درجہ بڑھاؤ بھتہ پانچ روپیہ روز سے کم نہ ہونا چاہیے

انٹرنس وڈل کی شرط پچاس روپیہ تک اُٹھا دو نائب تحصیلدار کی تنخواہ سو روپیہ ہونا چاہیے بھتہ ایکروپیہ روز سے کم نہ ہونا چاہیے

ہندوستانیون کو ڈپٹی کمشنری اور کمشنری تک [illegible] ملنا چاہیے - تُنے جشن شاہی کا کچھ انعام نہ دیا یہ ضرور ہونا چاہیے زمینداروں کو ایک سال کی مالگزاری یا نصف سال کی یا بطور تاوان کار فی صدی کچھ چھوڑ دینا چاہیے -

ملازمین کی تعداد تنخواہ پر ایک ایک مہینہ انعام دینا چاہیے -

جو لوگ ڈپٹی کلکٹر منصف تحصیلدار - پولیس افسر امتحان مین فیل ہین انکو امتحان معاف کر دینا چاہیے اور صرف زبان کی ناواقفی ہی آخر اس وسیع دربار کا صلہ کچھ تو ہونا چاہیے جسمے بڑی بڑی امیدین ہندوستانیون کو تھین

ان مجھے یہ سنکر سخت تعجب [illegible] کہ ہندوستان مین ہندو و مسلمانون کے [illegible] اور کچھ ظاہری جھتک [illegible]

بھی ہی اور دونون ہر موقع پر ایک دوسرے کے مخالف رہتے ہین - یہ کیا بدبختی فلک ہی - نہ لڑے تو میرے وقت مین اور اسلامی سلطنت کے دورہ مین اور لڑتے ہین تو اب جبکہ [illegible] پیدا کرنے کی فکر کے اور فکر نہین ہی مجھے کبھی یقین نہوتا اگر مہتر طرطا میل [illegible] اعلی [illegible] نظام عالم [illegible] مجھسے اسکی تصدیق نہ کرتے اور برخوردار جھنگر لال اُسکی تائید نہ کرتے - مین نے اپنے ایام وزارت مین کوئی فرق ہندو مسلمانون مین نہین رکھا نہ ابتدائے قیام سلطنت مغلیہ سے مین نے کسی کاغذ دفتر مین کوئی ایسی بات پائی -

دیکھو یہ منشی بہاڑ مل دیوان نور چشم اقبال نشان شہزادہ عالم مرزا دارا شکوہ بیٹھے ہین - اُنسے گنگا جلی لیکر پوچھو یہ تمام کاروبار شہزادہ کے مالک و مختار تھے اور سب مسلمان انکی خوشی سے ماتحت تھے مین کل حضور شاہنشاہ عالم اورنگ زیب مین بھی حاضر تھا مجھسے فرماتے تھے کہ بلی دیکھو یہ ذوالفقار خان موجود ہین انکے ہاتھون مین کسقدر ہنود کی ترقی کی خصوص قوم کائستھ مین سے کتنے دیوان - کتنے میر منشی - کتنے داروغہ اصطبل تھے - مین پابند مذہبی سختی سے ضرور تھا لیکن وہ میرے ذاتی تعلقات تھے لیکن ہندو مسلمانون مین فرق امتیازی مین نے کب روا رکھا - کب مین نے روٹیان ہندوون سے چھینکر ملازمت مین مسلمانون سے کم کب رکھا - انعام واکرام مین کب کمی کی - بہرحال جو ہی وہ افسوسناک حالت ہی - ہندوون کو مسلمانون سے مسلمانون کو ہندوون سے ایسی حالت مین جب دونون سابق سے باہم شیر و شکر رہی اور اب دونون رعایا ہین میل جول رکھنا چاہیے - اسمین تم خاص توجہ کرو اور یہ جب ہوگا جب ہر ضلع کے ڈپٹی کمشنر و کلکٹر پر یہ تاکید کروگے کہ دفتر مین کوئی ہندو مسلمان اور مسلمان ہندو کو ذاتی عناد سے دباتا تو نہین ہے یا کلیگ تو نہین ہے - !!!

راقم بندہ
سعد اللہ خان وزیر اعظم صاحبقران اعظم حضور شاہجہان بادشاہ دہلی از مقام عالم نور -

ذرّے کا بھی چمکے گا ستارہ
قائم جو زمین و آسمان ہے

زمین اور آسمان کے قیام کی کیا شرط ہمتو اپنی گورنمنٹ انگلشیہ کی مہربانی ذرہ نوازی - غریب پروری کے

ایسے دلدادہ ہو رہے ہیں کہ چاہتے ہیں کہ خدانخواستہ اس انتظام کون وفساد کے قیام کے بعد بھی یہ سرکار قائم رہے کیا معنی کہ بعنایت الٰہی و ببرکات فیضان اجرام علوی اس شدت کے ساتھ ذرہ نوازی ہے کہ جنہوں نے اپنی عرضیوں "درخواستوں" پر غریب پرور سلامت "" لکھتے لکھتے ایسا غریب پرور سرکار کو بنا دیا ہے کہ قرص شمس کی روشنی سے منور ہونا ہمالیہ کی زمین کے فلک فرسا پہاڑوں سے لے کے گنگا کی روپہلی اور نربدا کی سنہرے رنگ کے ذروں تک مین چمک پائی جاتی ہے جسطرح مسٹر سن یعنی آفتاب عالمتاب اپنی شعاعیں چوتھے فلک سے بمقدار سے بمقدار ذرہ تک پہونچاتے بلکہ زمین کے اندر تک نباتات کی جڑوں تک کو حرارت بخشتے ہین۔ اسی طرح ہماری سرکار بھی ادنی سے ادنی اہلکاروں پر اپنی فیاضی اور فراخ دلی کے برکات پہونچاتی ہے۔ چنانچہ فی الحال ایک مژدہ سن کے ادنی درجہ کے اہلکار جامہ مین پھولے نہین سماتے ہین گویا ہر ذرہ مارے خوشی کے دمدار ستارہ ہوگیا ہے یعنی مسٹر پانیر (نیم سرکاری اخبار) سے معلوم ہوا اور چونکہ دل خوش کرنے والی بات ہے اسکو یقین بھی کرنا چاہیے۔ کہ چپراسیوں اور دفتریوں کی تنخواہ مین اضافہ ہوگا بس اب اس گروہ کی خوشی کا پوچھنا ہی کیا۔ بقول شخصے "چوٹی کو موتھی پیر اُٹھے" چپراسی صاحب کی پیٹی مارے فربہی کے منطقہ چارہ ہوگئی دفتری صاحب کی پگڑی فلک الافلاک تک پہونچی۔ یہ بیچارے ڈپٹی کلکٹر، سب جج، اڈیٹر وغیرہ بڑے بڑے عہدہ داروں مالی و ملکی اہل سیف و اہل قلم کے آستھانوں کے آگے اپنے ذہن مین اپنی حقیقت ہی کیا سمجھتے تھے۔ بڑی بڑائی چپراسی صاحب نے پھرتی اور چستی سے تعمیل احکام کردی۔ لیکن کاغذ اس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اچھا

چپراسی۔ اضافہ وغیرہ کا اختیار نہین کبھی کبھار اگر بہت بڑی بہادری کی اور حاکم سے ملنے جلنے والوں کی خاطر بھی من پڑی تین پایہ کی بیت ٹوٹی کرسی لاکے حاضر کی یا وہ حاکم کے ملاقاتی صاحب کو بیٹھنے کے واسطے دیدی انسے دوگنی چونی یا ایک آدھ روپیہ بخشش یا انعام مین رقم فربہی ملی سو وہ بھی اس حال مین جب حاکم کی نظر بچی یا خلقی طور سے اپنی کوٹھی مکان کو پیروں کی درگاہ یا مندر شوالہ سے بنانے سے نفرت ہوئی مدینہ حسین آباد نجف اشرف کی طرح ممانعت کا حکم واضح طور سے ہر شخص کے گوش گزار ہے کہ چپراسی وغیرہ کو ہرگز انعام نہ دیا جاوے۔ دفتری صاحب رجسٹروں پر جدول کرتے کرتے گھسی پنسل کی طرح منٹھیا ہوگئے۔ پر کے قلم بناتے بناتے اُترے جا تو ہوگئے۔ جو قسمت نے ایسا ہی زور کیا تو کسی کسی جگہ اہل غرض کی مسلوں کے بستہ اور سے نکالنے مین دو چار پیسہ وہ بھی بالکل ناجائز ہزار وقت وتلخی وصول کیے اور دنیا کا حال یہ کہ مہنگائی کی شدت مین عرضیوں پہ غریب پرور سلامت لکھے لکھتے کونین کے دونوں ورق سیاہ کرڈالے مگر ترقی ادبار کا بارہ بارہ ہو بیس کوس پتہ نہین۔ بارے اب جاکے قسمت کی رتی چمکی اس سال بجٹ کی توفیر کے صدقہ مین ان بیچاروں کی بھی ہانڈی گرم ہوئی۔

کرزن۔ ہمنے نیا زیور بنوایا ہے تخفیف ٹیکس۔ ہند۔ امید بھی تو یہی ہمکو۔

ایک مفید خلائق کام کی ابتدا

یورپین ڈاکٹری اور یونانی طب مین مقابلہ کرتے وقت جو کچھ اصولی اختلافات ہون انکی بحث اور ایک دوسرے پر ترجیح کے دلائل تو وہی حکما جانین جو طب مین پوری مداخلت رکھتے ہین مگر جہان تک جمہور کو تعلق ہی اس ڈاکٹری کی مثال اور رواج کی ترقی اور یونانی طب کی کاسدبازاری کے اسباب علاوہ پولیٹکل اعانت (اور اسی وجہ سے ایکطرح کی صولت) سکے دو وجہ بادی النظر مین بھی پائے جاتے ہین کہ یونانی اطبا کلی وجہون سے رفتہ رفتہ اعمال بالید سے کنارہ کشی کرتے کرتے ناآشنا ہوگئے ہین کہ اب اگر انکو نابلد اور ناواقف کہین تو ایک حد تک غلط نہوگا۔ اسی وجہ سے سبب طبع کے مرضا کی ازالہ مرض کا نام لے لینا محض جہل مرکب اور

لڑتے ہین اور ہاتھ مین تلوار بھی نہین

کا مصداق کہا جا سکتا ہی۔

مگر کمال مسرت کے ساتھ ہمنے سنا ہی کہ ہمارے شہر کے مشہور و معروف۔ مرجع خلائق۔ طبیب حاذق۔ ارسطوے دوران۔ جالینوس زمان۔ ہر دلعزیز جناب حکیم عبدالعزیز صاحب نے اس الزام کے رفع کرنے کی ہمت کی ہی اور علاوہ ان تمام وقتون کے جو ایسی اہتمام بالفعل تجویز کے واسطے ضروری ہین نہایت پامردی کے ساتھ فراہمی سامان مثلاً آلات جراحی وغیرہ اور بیمارستان کھولنے اور عمل بالید کے نعمات سے فائدہ پہونچانے کی ابتدا کر دی ہے۔ اپنے دونون صاحبزادون کو فن جراحی اور تشریح کی مشق نہایت محنت اور جفاکشی سے بطرز احسن کرا دی ہے جسکا مفصل حال ہفتہ گذشتہ کے ضمیمہ مین ہم درج کر چکے ہین اب اگر توجہ درکار ہی تو ان حضرات عالی ہمت رفاہ جو کی جنکو فی زماننا ایسے مفید خلائق و رفاہ عام کامون مین اعانت کرنے کی مہلت اور وسعت خدا نے دی ہی۔ کیونکہ در اصل اگر دیکھا جاے تو کہا جا سکتا ہی کہ جناب حکیم صاحب موصوف نے اپنی پامردی سے اتنے بڑے مشکل کام کا آغاز کر دیا ہی اور ایک حد تک خلق خدا اس سے مستفید بھی ہو چلی ہے اب صرف بقول شخصے آنکھون کی سوئیان باقی رہ گئی ہین اگر ہمکو کچھ بھی یونانی طب سے ہمدردی ہی اور چاہتے ہین کہ جو کچھ نقص بمقابلہ ڈاکٹری کے پیدا ہو گیا ہی اسکو پورا کرین اور جو احسان اور استحقاق بنسبتاً پشت پر ہے انکو اتارین تو شاید ایسا دوسرا موقع مشکل سے مل سکے۔

لوکل علیہ الرحمۃ

یون تو کسی کا جی چاہے طاعون کے فائدے نقصان بتائے مگر ہمارے نزدیک سب سے بڑھکے سوگ کی یہ بات ہی کہ ہمارے مرحوم لوکل صاحب کے بعد علیہ الرحمۃ کا لفظ لکھ دینون کے واسطے نکال ڈالنا پڑا اسکی جگہ علیہ الطاعون لکھنا پڑتا تھا خدا کا شکر ہی کہ پرانے سانپ کی طرح اس دم سے نجات ہوتی معلوم ہوتی ہی کیا معنی کہ جسطرح قانون کے مطابق امتداد یا دیگر اسباب سے مسٹر منکی یعنی بندر صاحب بہادر کی دم گھس گھس کے حضرت انسان فرش کرسی پر بیٹھنے سے نشست کرنے کے قابل نکلے ہین اسی طرح ہمارے مرزا لوکل صاحب باشندگان لکھنؤ کی آہ و نالہ ماتم و بکا کی آتش جانسوز سے سوکھ کے مرجھا ہوتے نظر آتے ہین۔ پہلے جہان ۶۰۔ ۷۰۔ ۸۰۔ بلکہ سو سے زائد تک تعداد اموات تھی۔ وہان اب دریاے موت کی روانی مین جھٹپٹے وقت کی طرح کسیقدر سستی اور کاہلی نے راہ پائی ہے مرگھٹ قبرستان ۳۰۔۲۰۔۳۱ کے گھاٹ رہے ہین۔

محمدن ایجوکیشنل کانفرنس
کا
سترھوان اجلاس بمبئی مین ہوگا

نہایت خوشی سے اس بات کا اعلان کیا جاتا ہے کہ مسلمانان بمبئی کی طرف سے انجمن اسلام بمبئی نے اس کانفرنس کو اگلی سال بمبئی مین مدعو کیا اور تمام ضروری مراتب کا باہم انجمن اسلام اور سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی علیگڈہ کے تصفیہ ہو گیا۔ اسکا اعلان دہلی کے اجلاس مین قاضی کبیرالدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا اسسٹنٹ سکرٹری انجمن اسلام بمبئی نے کر دیا تھا اُنکے ضابطہ کی تحریر مورخہ ۱۷-اپریل سے اس بات کا تصفیہ ہو گیا کا سکا پریسیڈنٹ ہونا جناب آنریبل جسٹس بدرالدین طیب جی جج ہائی کورٹ بمبئی نے براہ مہربانی منظور فرمایا۔

اکثر مسلمانون کو تمہا اور بمبئی کو خصوصاً اس بات کی خواہش تھی کہ جناب بدرالدین طیب جی صاحب کسی اجلاس مین کانفرنس کے پریسیڈنٹ ہون مگر وجوہ خاص یہ آرزو پوری نہ ہوئی تھی الحمدللہ کہ یہ دیرینہ تمنا اب برآئی اور ہمارے معزز دوست اور فخر قوم آنریبل جسٹس بدرالدین صاحب نے جو پریسیڈنٹ انجمن اسلام بمبئی کے ہین کانفرنس کو مدعو بھی کیا اور اسکا پریسیڈنٹ ہونا بھی منظور فرمایا۔

اجلاس کانفرنس کا آخر ہفتہ دسمبر سنہ حال مین ہوگا اور اس کے متعلق ضروری مراتب کا اعلان وقتاً فوقتاً ہوتا رہے گا۔

المشتہر
محسن الملک
آنریری سکرٹری محمدن ایجوکیشنل کانفرنس

رسالہ اردوے معلیٰ

چونکہ اردو مین سوا دو ایک کے کوئی اچھا نامور ماہوار رسالہ موجود نہین ہے اسلیے ہمارا ارادہ ہے کہ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء سے اس نام کا ایک رسالہ نکالین جسکے مضامین نثر و نظم کے لیے معقول معاوضہ تحریر بھی مقرر کیا جاے اور تحسین خوبی مضامین کے علاوہ صحت زبان اردو کا خصوصیت کے ساتھ لحاظ کیا جاے کاغذ۔ چھپائی۔ اور مضامین کے لحاظ سے انشاءاللہ تعالی یہ رسالہ قابل قدر ثابت ہوگا۔ قیمت سالانہ مع محصول للعہ مجم فی الحال ٹائپ کے ۴۸ صفحے ہوگا اور تقطیع ۲۰+۲۶ کا آٹھوان حصہ ہوگی لیکن خریدارونکی تعداد کے ساتھ اسکی ضخامت بھی بڑھتی جائے گی مضامین نثر ہر قسم کے ہونگے یعنی علمی۔ تاریخی۔ ادبی۔ اخلاقی وغیرہ وغیرہ۔ یہ نہ حد سے زیادہ خشک ہونگے نہ حد سے زیادہ ہلکے۔ اور انکی خاص خوبی نوے انداز بیان پر مشتمل ہوگی۔ جو مضامین انتخاب مین نہ آئینگے وہ بجنسہ واپس کر دیے جائینگے۔ نظمین کم شائع ہونگی لیکن جو ہونگی وہ اچھی ہونگی۔ اُنکے لیے طرز قدیم یا طرز جدید کی قید نہین ہے

جن حضرات کو اسکی خریداری منظور ہو وہ اپنی درخواست مع قیمت یا اجازت ویلوپے ایبل میرے پاس بھیجدین۔

المشتہر
سید فضل الحسن حسرت موہانی علیگڈھ

روئداد اجلاس جنجال کونسل

منعقدہ یکم اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

تتمہ مضمون ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

آنریبل مہاراجہ بہکل چند داس۔

سوال۔ کیا حکومت کی توجہ بعبارت بیسر کا مورخہ ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء کی طرف ملتفت ہوئی ہو اور کیا یہ خبر بہی ملی ہے کہ مشرقی بنگالہ مین وہان کے کاشتکار مسلمانون نے ہزارون بیلون کو خصی بنادا ہے اور اسوجہ سے تمام ہندوون کی جماعت مین نہایت درجہ کا تہلکہ اور رنج پہیلا ہوا ہو اور معلوم نہین کہ انکی حمیت مذہبی جوش مین آکر کیا رنگ پکڑے۔ کیا گورنمنٹ اس بیہمانہ کارروائی کے پرضرر اثر سے واقف نہین ہو اور اگر یہ بیہمانہ کارروائی نہ روکی جائیگی تو تہوڑے عرصہ مین اس مقدس اور مفید جانور کی نسل کے اس حصہ بنگالہ سے مفقود ہوجانے کا خوف ہو کہ جسکی پرستش واجب ہو اور جسکے دودھ سے ایک عالم کی پرورش اور زندگی وابستہ ہو کیا حکومت جلد کوئی تدبیر ایسی کرنے والی ہو جس سے یہ معصوم جانور اس ظلم سے بچائے جائین اور مشرقی بنگالہ کے ہندوون کے اطمینان اور تشفی کا باعث ہو۔

آنریبل مسٹر فاکس چیف سکرٹری

جواب۔ جس اخبار کا آنریبل ممبر نے حوالہ دیا ہو وہ حکومت کے ملاحظہ مین آیا ہو یہ اخبار ایسی ہی خبرون کے مشتہر کرنے کے لیے بدنام ہے تعجب زیادہ تر ہو کہ آنریبل ممبر ایسے عالی وقار اور ذی لوگ ایسی خبرون پر ایسے سوالات کی بناڈالتے ہین گورنمنٹ کو کوئی ایسی خبر نہین ہے کہ ہزارون بیل خصی بنائے گئے یا بنائے جا رہے ہین بلکہ مدت سے کاشتکاران بنگالہ مشرقی و دیگر مقامات مین یہ دستور چلا آتا ہو کہ چند بیل جو خاص کاشتکاری کے کام کے لیے جملہ اعتبارات سے موضوع ہوتے ہین انکو خصی بناتے ہین جس عمل کے کرنے سے وہ بیل نہایت جفاکش اور مضبوط اور شائستہ ہوجاتے ہین اور اس خاص کام کو اچھی طرح انجام دیتے ہین۔ شاید آنریبل ممبر کو معلوم نہین ہو کہ بعض مقامات مین ہندو کاشتکار بھی بیل کو اسی غرض سے اس بڑی قوت سے محروم کرکے کاشتکاری کے کام کے لیے زیادہ تر مفید بناتے ہین۔

ایضاً۔

سوال۔ کیا حکومت کو اسکی خبر نہین ہو کہ مسلا اور ڈائمنڈ ہاربر ریل کی لین پر کسی درجہ کی گاڑی مین کوئی غسل خانہ نہین ہو اور اسوجہ سے مسافرون کو شدت سے تکلیف ہوتی ہو کیا گورنمنٹ جلد اس طرف توجہ کریگی اور اس بڑی تکلیف سے اس ریل کے مسافرون کو نجات بخشے گی۔

آنریبل مسٹر جونس سکرٹری پبلک ورکس

جواب۔ شاید آنریبل ممبر کو معلوم نہین ہو کہ یہ لین چالیس پچاس سے زیادہ طول مین نہین ہو اور اسلیے اس ریل کے مسافرون کو کسی حالت مین تین گھنٹے سے زیادہ ریل پر قیام کرنا نہین پڑتا کسی صحیح المزاج آدمی کو ۳ گھنٹے مین عموماً غسل خانے جانے کی ضرورت نہین ہوتی ہو اور اسی خیال سے وہان کی گاڑیون مین غسلخانہ بنانا ضروری نہین خیال کیا گیا۔

ایضاً

سوال۔ کیا حکومت کو اسکی خبر نہین ہو کہ اضلاع مشرقی اور جنوبی کی اکثر عدالتون کے مکانات مین غسل خانے کا انتظام بالکل نہین ہو اور بعض جگہ اگر ہو بھی تو ایسے بیہودے طریقہ کا ہو کہ ہندوستانی عہدہ دار آسانی اور آرام سے رفع حاجت نہین کرسکتے کیا اس حسرت انگیز حالت کی اطلاع حکومت کو ہو کہ معزز جوڈیشل اور دیگر ہندوستانی عہدہ دارون کو ایسے مقامات مین جہان غسل خانے عدالتون سے مفقود ہین آس پاس کی جہاڑیون کھیتون اور درختون کے نیچے نہایت کسمپرسان اور بے اطمینانی کے ساتھ رفع ضرورت کرنے کی نوبت آتی ہے اور بسا اوقات ایسی نازک حالت مین اہل معاملہ اور بعض قسم کے جانور جیسے کتے اور بیل وغیرہ انکے قریب نادانستہ اچانک جاکر انکو دلی اور جسمانی تکلیف پہونچاتے ہین امید کیجاتی ہو کہ گورنمنٹ جلد ان مقامات کی کچہریون مین ضرورت کے لائق غسل خانے بنوادے گی اور اس شدید تکلیف اور بے ابروئی سے اپنے معزز ملازمون کو بچالے گی۔

ایضاً

جواب۔ کبھی گورنمنٹ کو ایسی حالت کی خبر نہین ہو کہ جسطرح آنریبل ممبر نے اسکے خیال کو رجوع کیا ہو۔ عند التحقیق معلوم ہوا کہ بعض مقامات مین البتہ

چیمبرلین کے قولنج ہیضہ و پیچش کی دوا

پیچش قولنج ہیضہ اسہال کروپ اور پیٹ کے درد کے واسطے دنیا بھر کی دواؤن مین یہ دوا بہت ہی مشہور ہے اس ایک مشہور ڈاکٹر نے جو لین لکھا ہو کہ تمام امراض شکم کے واسطے جتنی دوائین مجھے معلوم ہین ان سب سے موثر دوا چیمبرلین کی قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوا ہو اور اکثرون نے ہیضہ مین بھی نہایت فائدہ کیا ہو خاصکر شکایات اسہال مین قابل استعمال ہو اور اگرچہ مبتلا نہ ہو تو بہت فائدہ کرتی ہو ہیضہ کی ابتدائی حالت مین اگر بروقت دیجائے تو درد اور عارضہ کی سخت تکلیف کو بہت کم کردیتی ہے کوئی گھر چیمبرلین کی قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوا سے محروم نہ رہنا چاہیے آج ہی خرید کرو اسکے ذریعہ سے جان کی حفاظت ہوتی ہو قیمت عہ دو عہ سب دواؤن بیچنے والے بیچتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر محمد یوسف خان کی دکان مین جو بمقام نظیر آباد ہو چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہو۔

کافی انتظام مسلمانون کے متعلق نہین ہی مگر یہان
کے عہدہ دارون نے کبھی اسکی شکایت کا موقع
سے نہین کی بلکہ ایسے مقامات مین [illegible]
کا برابر یہ خیال ... یہ لوگ اپنے قومی اور مذہبی
طریقے سے آزادانہ رفع ضرورت کو زیادہ پسند
کرتے ہین اور شاید اسلیے انکو رفع ضروری
کے لیے کھلے ہوے ہوادار ایسے مقامات زیادہ
پسند ہین جہان ہمیشہ دھوپ آتی ہو اور جہانکی
سینیٹری حالت فطرتاً عمدہ واقع ہوئی ہے۔
بعض مقامات مین جو مغربی مہذب انتظام غسلخانے
کا ہو اسمین پرانے قسم کے عہدہ دار جانا قبول
نہین کرتے اس قسم کے لوگون کی ضرورت کے
لائق خاص انتظام کا حکم نافذ ہوا ہو اور امید
کیجاتی ہے ایک سال کے اندر اس قسم کی شکایت
باقی نہ رہیگی۔

آنریبل بابو کرن بھوج لال۔

سوال۔ کیا حکومت کو اسکی خبر ہے کہ تحصیل کلکتہ اور اطراف کلکتہ
مین ہر قسم کی ملون اور تجارتی کارخانون کے کثرت
سے ہونے اور وہان ہر طبقہ کے چھوٹی قوم کے زن
و مرد کو زیادہ تنخواہ پر نوکری ملنے کے سبب خدمتگارون
اور ماماؤن کا قحط اس شہر مین پڑا ہوا ہے اور
شرفا اور روسا کو کوئی وفادار نوکر اور خدمتگار بہ
مشکل سے ملتی ہو کیا حکومت کوئی تدبیر
ایسی نہ کریگی کہ ایک حد تک اس کلاس کے
لوگ ان کارخانون مین کام کرنے پائین اور
وہان لیے جائین اور ایک کافی تعداد انکی
خدمتگاری اور سامان گری کے کامون کے
لیے چھوڑ دیجاے۔

آنریبل مسٹر فاکس چیف سکرٹری

جواب۔ جس امر کی طرف آنریبل ممبر نے حکومت کی توجہ
کو ملتفت کیا ہے اسکی کوئی خبر حکومت کو نہیں ہے
حکومت کی عام پالیسی کے یہ خلاف ہے کہ رعایا
کی آزادی مین کسی طرح دست اندازی کرے
تحقیق کرنے سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ
ابتک یہ ملک اسکے لیے تیار نہین ہے کہ آقا
اور ملازم کے قانون کے اجرا کی ضرورت اور
مصلحت پر غور کیا جاے۔

آنریبل بابو بھتم چند داس۔

سوال۔ کیا حکومت کو اسکی واقفیت نہین کہ جیسے
خود راے نا تجربہ کار ڈاکٹرون کے ہاتھ ...

غیر قابل تشفی تحقیق کی بنیاد پر ہزارون بے جرم
اور ناکردہ گناہ چوہون اور مچھرون کے قتل عام
کی سرکاری طور پر اجازت دی گئی ہو جسکا نتیجہ
یہ ہوا ہو کہ روزانہ اس ملک مین فقط خیالی اوٹھا
اور غیر ضروری شک کی بنا پر ان جانورون کے
مارنے مین بے تحاشا اور ظالمانہ کوشش
کیجاتی ہو اور اس قسم کا ایک خونریز اور دلشکن
منظر اس ملک کے نرم دل اور دین پرست
رعایا کے سامنے روزانہ پیش رہتا ہے کہ جن
مین سے ہزارون افراد غایت خوش اعتقادی
رحمدلی اور خدا ترسی سے بیسون قسم کے
جانورون کی آجتک نہایت گرمجوشی اور
خلوص سے پرستش کرتے ہین اور جنکا دل
ایسے خون افشان اور دلشکن منظرون کے
دیکھنے سے سخت صدمہ اٹھاتا اور اکثر ناحق
چور ہوتا ہو۔ کیا ہماری رحمدل اور عادل
حکومت اسباب ظلم کی انسداد کی کوئی فکر
کرنی ضرور نہین جانتی ہے اور کیا بالکل یہ ایسی
کارروائی سے حکومت کی راے مین ہندوون
کے بعض خاص قسم کے مذہبی خیالات کو صدمہ
نہین پہونچتا ہے

آنریبل مسٹر ہر ٹونگ میونسپل سکرٹری۔

جواب۔ آنریبل ممبر کو شاید یہ معلوم نہین کہ حکومت نے
نہایت کامل غور اور وسیع تحقیقات کے بعد
ان موذی بدسرشت اور نقصان رسان
جانورون کے قتل عام کی اجازت دی ہے
کہ جو یورپین اور ایشیائی طبی تحقیق کے
مطابق پلیگ اور ملیریا کے زہریلے مادے
کے واسطے حامل ثابت ہوے ہین اور جنکے
ذریعہ سے ڈھائی ہزار برس سے تمام دنیا
مین یہ سمیت ایک مقام سے دوسرے
مقام مین منتقل اور منتشر ہوتی رہی ہے اور
آجتک ہوتی چلی جاتی ہے اور جسکا نتیجہ یہ ہوتا
ہے کہ ہزارون بندگان خدا ان امراض مین
مبتلا ہوکر اپنی جان دیتے ہین علاوہ برین
کوئی انصاف دوست اور تجربہ کار آدمی
اسکا منکر نہین ہو سکتا ہے کہ علاوہ امراض
مذکور الصدر سمیت کے پھیلانے کے یہ جانور
اور سیکڑون طرح سے عافیت انسانی مین
خلل انداز اور حارج ہین۔ ان وجوہات سے
بھی انکا مارڈالنا حفاظت اور آرام عام خلائق
کی غرض سے بھی انسب معلوم ہوتا ہے
آجتک حکومت کو اسکی خبر نہین ہے کہ کوئی
قوم ہندوستان مین ایسی آباد ہے جو ان جانورون
سے کوئی مذہبی تعلق رکھتی ہے یا انکے مارے جانے
پر جسکو بعوض مسرت کے کسی قسم کے رنج پیدا
ہونے کا احتمال بھی ہو سکتا ہے۔

راقم
خاص پرچہ اودھ پنچ

غزل بے بدل

اسیلے پنچ بندگی۔ کہان ہین سلاست و فصاحت
کے دلدادہ اور صفائی زبان اور روزمرہ کے عاشق۔
ذرا ذیل کی غزل کو انصاف کی عینک لگاکر دیکھین جو سادگی
ہمنے اسمین دکھائی ہے معمولی شاعرون سے تو کیا اچھے اہل زبان
سے ممکن نہین۔ یہ خاص ہمارا حصہ ہے۔

آئیے آئیے جناب من ۔۔۔ لائیے لائیے کتاب من
کھائیے کھائیے کباب من ۔۔۔ پیجیے پیجیے شراب من
پوچھتے کیا ہو قیمت دل تم ۔۔۔ دل کے اندر رکھو حساب من
ابتو ارمان نکالیے دل کے ۔۔۔ آج لے لیجیے ثواب من
[illegible] ۔۔۔ [illegible] عتاب من
داغ کے برکات کرتا ہی ۔۔۔ دیکھئے دیکھئے خضاب من
کسقدر باعزہ طعام ہوتا ۔۔۔ کھائیے گوشت غراب من
[illegible] ۔۔۔ سنیئے سنیئے ذرا رباب من
[illegible] ۔۔۔ ہو گیا بے مزہ جواب من
مارڈالا بتون نے او ہمدم ۔۔۔ ہو گئی زندگی عذاب من

راقم حضرت بے دم

درخواست تکیہ داران

ذمہ فنا مسٹر طاعون گورنر جنرل کشور قبرستان و مسان

بحضور ملک الموت صاحب بہادر [illegible]

عالیجاہا گزارش حال یہ ہے کہ ہم لوگ ہزار ہا سال سے
نسلاً بعد نسل حضور کے وسیلہ اور تکیہ پر ملک آخرت مین
تجارت کرکے کسب معاش حاصل کیا کرتے تھے مگر
توکلت علی الموت ہمارا پورا ایمان تھا اور یہی اب ہے۔
اور حضور بھی ہماری کمی تجارت تہیدستی اور خاکساری
پر برسون پیشتر خیال فرماتے رہتے آئے ہین۔ دو سال کا
عرصہ ہوا جب سے کہ مسٹر ہیضہ لفٹنٹ گورنر کشور ...

کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستانست

قبرستان یہان سے دوہ پر تشریف لے گئے ہین۔ ہملوگ ناداری اور افلاس کی تاریک قبر مین زندہ درگور ہوگئے کیونکہ ہمارے تجارتی تعلقات کو بہت نقصان بوجہ نہ پہونچنے رسد کے آگیا اور قریب تھا کہ ہمارا سارا کاروبار بند ہوجائے۔ کیونکہ حضور کے نائب نے نائب نے ہمارے ساتھ بہت بے پروائی سے کام لیا تھا۔ جسکی مفصل عرضداشت عرصہ ہوا کہ ارسال خدمت ہوچکی ہے۔ اسی عرضداشت کے بموجب حضور نے ہملوگون پر نظر عنایت مبذول فرماکر مسٹر طاعون کو معائنہ کے واسطے تاکیدی حکم نافذ فرمایا۔ اور مسٹر موصوف بھی بڑی مستعدی سے مع اپنی لیڈی صاحبہ (چیچک) کے تعمیل حکم پر کاربند ہوگئے۔ یہ مسٹر موصوف ہی کی محنت کا نتیجہ ہی کہ ہمارا برسون کا نقصان مہینون اور مہینون کا ہفتون اور ہفتون کا دنون اور دنون کا گھنٹون اور گھنٹون کا منٹون مین پورا ہوگیا۔ ہرچند کہ بہت کچھ رسد عالم آخرت مین میدان قیامت کے لیے جمع ہوگئی ہی مگر وہان سے ہنوز ہل من المزید کی فرمایش کے ارجنٹ تار برابر چلے آرہے ہین بغیر وہان کا تو کچھ دنیا کا سا حساب ہی۔ ہزارون آدمی ہر سال لقمہ ہوتے چلے جاتے ہین مگر پیٹ ہی کہ شیطان کی آنت کی طرح سے بڑھتا ہی چلا جاتا ہی۔ اسیطرح سے جبتک نہ حضور کی فرمانروائی ہی وہان بھی ہمیشہ رسد پہونچتی رہیگی ہم عزیزون کا البتہ دو چار کو ڑیون کا روزگار رہو گیا۔ مگر حضور ہمارے ہمجنس بھائی جنھون نے مختلف تجارتیں اور پیشہ اختیار کیے ہین اسقدر متعصب ہین کہ جہان کسی زمانہ مین ذرا سا بھی ہماری تجارت کو فروغ ہوا اور ان لوگون کا مادہ تعصب ہیجان مین آیا زمانہ بھر کو فروغ ہو تجارت مین ترقیان ہون۔ پیشہ ورون کی سہالگ ہو ہم غریبون کو کوئی مطلب غرض نہین۔ مگر ہمارا ذرا سا بھی فائدہ ہوا اور سارے شہر کے بازارون مین سرگوشیان اور مکانون مین کھچڑیان پکنے لگین۔ اس مرتبہ بھی جیسے کہ حضور کی توجہ اور مسٹر طاعون کی بدولت ہمارا کچھ فائدہ ہوا ہی اسقدر بغض حسد کی مشعلین مشتعل ہوئی ہین کہ دن کو تارے اور رات کو آفتاب کی کرنین نظر آتی ہین اگر حضور کی نظر توجہ ہملوگون پر اسقدر نہوتی اور لوگون پر دبدبہ اور قبضہ نہوتا تو لوگ ہمکو بے موت مار کر زندہ درگور کر دیتے اور ہماری نسل سے ایک متنفس کو بھی زندہ نہ چھوڑتے مگر یہ لوگ کثیر التعداد اور ہملوگ معدودے چند ہین اور یہ بھی خیال ہی کہ بار بار حضور کو تکلیف دینے سے ایسا نہو کہ خاطر مبارک مین ہماری طرف سے کشیدگی واقع ہوجا کیونکہ گاہے بسلامے برنجند وگاہے بدشنامے خلعت ونعمت بر ہند۔ یا ہماری نالیہ عرضی حضور کی دست شفقت تک دوبارہ کسی وجہ سے نہ پہونچے تو تا تریاق از عراق آوردہ شود مارگزیدہ مردہ شود کی مثل صادق آئے۔ لہذا بذریعہ عرضی ہذا عرض ہی کہ حضور چند دن کے واسطے مسٹر طاعون کو ہماری سرکار بدقرار کے دشمنون کے ملک مین معائنہ کے واسطے مقرر فرمائین۔ دوسرے اب بوجہ گرمی کے اس ملک مین مسٹر موصوف کو بڑی تکلیف اٹھانی پڑتی ہوگی اور وہان پہاڑی ملک کی وجہ سے سردی ہوگی اور اس عرصہ مین ہمارے مخالف نحسون کے بغض وحسد کا تھرمامیٹر ادنی درجہ پر آجائیگا اور ہم تکیہ نشینون کو بھی انکی طرف سے جان کی امان ہوجائیگی گو اس عرصہ مین ہمارے کاروبار مین بہت کمی ہوجائیگی مگر سردست اسکی کوئی پروا نہین اول تو کچھ دنون کے کھانیکا بہت سہارا ہوگیا ہی دوسرے خدا حضور کو ہمارے سر پر سلامت رکھے بہت کچھ ملجائیگا مگر اسوقت جان بچانے کے واسطے مصلحت یہی ہی دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ۔ اگر خدا نخواستہ ہماری عرضی پر غور نہ کیا گیا تو پھر مخالفونکی وجہ سے ہمکو آجکل کوئی ٹوٹی پھوٹی قبر بھی چھپنے کے واسطے نہ ملے گی۔ آجکل پرانی ٹوٹی ہوئی قبر مین بھی کایا پلٹ ہوکر نئی صورتین جلوہ گر ہوگئی ہین امید کہ اس عرضی پر کافی توجہ مبذول فرمائی جائے گی کیونکہ ہمارا تکیہ آپ ہی کے اوپر ہی فقط

تکیہ داران ممالک قبرستان ومسان

بقلم ۔ ح ۔ م ۔ خ ۔ لکھنوی ۔ علیہ الرحمۃ ۔

لہلہاتے کھیت کی نو روئیدہ غزل

خمخانہ فصاحت ۔ مئیکدہ بلاغت ۔ حضرت پنچ ۔ ہمارے ملک کے اکثر منچلے عالی گرا سکٹ نیچرل شاعری کی سبزہ زار ہیہ طبیعت کی کھرپی چلاتے ہین مگر وہی انگریزی پارک اور تلی دوب اور گھمرہ کا سبزہ بیگانہ باندھ لاتے ہین بندہ آج ہندوستانی چینون اور گلزارون سے کچھ آم گھاس جھیل چھال کے غزل کے منہ پر لاد لایا ہے اور اسطرح از نو باز آمدہ کوہ کندن وکاہ بر آوردن کر رہا ہی

نئے کھیت کی غزل

تھی بہتی باغ کی وہ پیاری کہ ہائے ہائے
وہ وہ حسین صورتین پیاری کہ ہائے ہائے
لہنگے کی جادہ پہنے تھین ساری کہ ہائے ہائے
وہ گھوڑیون پہ آکی سواری کہ ہائے ہائے
انگڑائی لے کے صبح کو اُٹھنا وہ خواب سے
کیچڑ بھری وہ آنکھ کسلمندی کہ ہائے ہائے
جو کھانا کھانے بیٹھین تو پیٹ بھرین غریب
رکھتی ہین ایسے پیٹ وہ بھاری کہ ہائے ہائے
کیا وصف چھاتیون کا پیادہ کرے بیان
تھن والی بکریان وہ دودھاری کہ ہاتھی ہائے

مراقسم ۔ پیادہ ۔

نیمٹر حکیم

زیرپنچ ۔ تسلیم ۔ آجکل طاعون مین حکیمون کی بھرمار ہی اکثر کی پکار ہی ۔ کوئی اشتہار کوئی اخبار حکیمونکی جدت نیمٹرون کی مدحت سے خالی نہین ہی ۔ اور پھر ہر شخص کا قول ہی کہ مین مسیحا نفس ۔ لقمان حکمت ہون ۔ چنانچہ ایک نیم حکیم کا واقعہ ذیل مین درج کرتا ہون ۔

اک حکیم نیمٹر طاعون کے ایام مین
گھر سے نکلے فکر مین روزی کے بیچارے مگر
ہاتھ مین کاغذ بغل مین ایک نسخہ کی کتاب
سر پہ عمامہ تھا زیب جسم تھا عمدہ لباس
دیکھکر لوگون نے پوچھا آپکا اسم شریف
اور بخاطر سے بٹھایا پھر بلاکے اپنے پاس
بولے اصلی نام ہی میرا حکیم نیمٹر
مولوی خطمی مگر کہتی ہی مجھکو میری ساس
دور تک شہرہ ہی میرا سب ہین واقف خاص وعام
تندرستون کو کرون اکدم مین بے ہوش وحواس
سیکڑونکے درد سر کو پھونک کے اچھا کیا
نسخے مجھکو یاد ہین طاعون کے بھی بے قیاس
سنکے ساری خوبیان کہنے لگے وہ اے جناب
ایک ٹھاکر صاحب دولت ہین یان گوپالداس
انکی دختر کو ہوا ہے کال راجہد روز سے
اب نہین باقی ہی اسکی زندگی کی کوئی آس
آئیے ہمراہ میرے کیجئے اُسکا علاج
آپ کی خدمت مین کرتا ہون فقط یہ التماس
الغرض کوٹھی پہ ٹھاکرجی کے جا پہونچے شتاب
سنکے تعریفین وہ انکو لے گیا دختر کے پاس
دیکھکر پھرتی سے پھر نسخہ لکھا یون حسب ذیل

اشتہارات

(۳۰ نمبر ۱۳) ترہت کے مشہور لیچی و قلم (۲۲-۹-۳)

ماشاءاللہ ۱۹۰۲ء سے خریداروں کی ترقی ہے چنانچہ گزشتہ فصل میں دو لاکھ چالیس ہزار قلم ہندوستان بھر میں دو ہزار میل کے فاصلے تک خریداروں کی مرضی کے مطابق بھیجے گئے

۱- بابو مہیندر ناتھ بنرجی سپیل تولہ ریلوے اسٹیشن یوں تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ نے جو خاص قسم کے آم بھیجے اُسلئے نہایت ممنون ہوا نہایت خوش ذائقہ نکلے"

۲- اسسٹنٹ ڈلمور یڈ صاحب بہادر ڈاکخانہ گولہ گھاٹ سے لکھتے ہیں۔

"تیس سال … آم … رہ چکا ہوں مگر جیسے رسیلے آم ہوں کو آپ نے بھیجے ایسے کسی دن میسر نہ آئے … ایک دوست کے واسطے تھا آپ کے مرسلہ آموں کو نوش کر کے انھوں نے کہا اور بھی منگا دو۔"

اب بلحاظ کثرت فرمائشات اور تعجیل سے جو معذوری ہو جاتی ہے اس سال نہ ہونے پائے امید ہے کہ از راہ کرم اپنے نام پہلے سے پہلے لکھا دیجئے مفصل حال بذریعہ تحریر معلوم ہو سکتا ہے۔

المشتہر منیجر یونین نرسری دربھنگا۔ ڈاکخانہ ترہت۔

قوت کی گولیاں

طاقت دینے والی دواؤں میں مشہور دوائیاں اشکلینا اور ڈمیانا ملا کر یہ گولیاں بنی ہیں بدن کے مادہ حیوانی کو اور مغز اور پٹھوں۔ رگوں اور گوشت اور خون کو طاقت دینے کا یہ دعوی کرتی ہیں انکے فوائد زیادہ محنت کرنا زیادہ پڑھنا جوانی کی خرابیاں … وغیرہ سے مادہ حیوانی پتلا ہو کر مغز خالی اور رگیں کمزور ہو گئی ہوں تو دو تین ہفتہ کے استعمال سے پھر خود آپ بدن میں جوش آتا ہے بدن میں گرمی معلوم ہوتی ہے اور کمزوری دفع ہوتی ہے آنکھوں میں بصارت آتی ہے۔ یہ گولیاں مندرجہ ذیل بیماریوں میں ازحد مفید ہیں۔

بدہضمی۔ کمزوری۔ نامردی۔ ہاتھ پیروں کا کانپنا بھول دل یاد بھول جانا۔ تھوڑی محنت میں … بھول جانا۔ طبیعت کا ہر وقت سست رہنا آنکھوں میں کمزوری اور جوانی میں بوڑھے پن کی سی حالت۔ قیمت فی شیشی جس میں ۴۰ گولیاں رہتی ہیں عہ ترکیب استعمال دوا ہمراہ شیشی

پتہ۔ ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ شندریا پٹی کلکتہ

برہمی بوٹی

تیس ہزار تحصیلیاں فروخت ہو چکی ہیں اہل ملک کی نذر ہر تحصیلی فی … آدھ سیر مع محصول ڈاک ہم اسکے استعمال سے بڑھاپا جیسی … ہو جاتی ہے شاستر گواہ ہیں کہ ذہنی کا اصلی علاج ہے۔ اکبر بادشاہ کے وزیر فیضی نے اسکا استعمال کر کے حافظہ کی طاقت پائی ہر کتاب کو ایک بار پڑھکر یا سنکر دوبارہ زبانی سنا دیتا تھا۔ برائے سوزش . . .

فساد خون۔ سوزش وغیرہ . . . .

خارش۔ پھوڑا پھنسی۔ مرگی۔ … کمزوری … ضعف … معدہ۔ ضعف دماغ … نقصان۔ سودا۔ پاگل پنا۔ نزلہ زکام۔ کمزوری حواس ظاہری و باطنی ہو یا سینہ خرابی۔ یادی کو جادو ہے عقل اور حافظہ ہزار گنا تیز ہو جاتا ہے۔ لکنت زبان اور بلغم کو فائدہ کرتی ہے . . . . جسم بھاری ہو جاتا ہے خون میں ٹھنڈک ڈالتا اور اسکے چڑھانا اسکا … گر … سوامی دیانند اور شنکر اچارج جی نے اسی سے طاقت پاکر ملک کو ہلایا۔ جو لوگ اولاد سے محروم ہیں ہم انکو شرطیہ دیتے ہیں۔ وید دان … بھی اسکے خواہشمند رہے۔ … ہر روز بنشی ریکیٹ باہر جاتے ہیں اسکے ہوتے کسی دیگر دوائی یا سر سیاہ ڈاکٹر حکیم کی ضرورت نہ رہیگی ہمیشہ کے استعمال سے بموجب تحریر … کبھی موت نہ آئے یعنی کسی بیماری سے نہ مرے عمر دراز ہوے اور ہوے پچھلی … آئندہ عجیب شناخت پر گھٹ ہوے کوئی مرض نہ ہوے۔ امراض … طالب علم۔ بابو سلالہ منشی سیٹھ وکلا زیری … ہندوستان کے نقارخانہ میں ڈنکے کی چوٹ لگا کر سب کو چیلنج … ایک بار ضرور آزمائیں۔

المشتہر

گوسائیں سوامی دیال پریزیڈنٹ راج یوگ سوسائٹی و مالک کارخانہ برہمی بوٹی حسن ابدال پنجاب۔

سارٹیفکٹ تازہ۔ ستریان یوگ … دھان گوسائیں سوامی دیال شہابگی وصوفی جی مہاراج۔ پرنام۔ نیاز مند نہایت خوشی سے اس امر کی تصدیق کرتا ہے قدرتی خوشی کے لہجہ میں آکر اپنی طرف سے یہ ناچیز سارٹیفکٹ پیش حضور کر کے نذر کرتا ہے۔ اگرچہ آپ کے پاس ہزارہا اسنادات موجود ہیں کیونکہ ذاتی آپ لے کو دھالیہ کے اعلیٰ استھان سے اس دوا برہمی بوٹی جسکا ذکر … میں بہت جگہ آیا ہے کہ اسکے استعمال سے ہر قسم کا روگ دفع ہو جاتا ہے اور اسکے زیادہ استعمال سے عمر بڑھ جانے کا خاص اثر ہے … یافت کرنے میں ہونسٹ پبلک کی خدمت میں … ۱۹۰۵ء … عمدہ طور پر قابل قدر ہے اور پبلک کی طرف سے شکریہ کی مستحق ہے۔ فی زمانہ اس امر کی امید تھی کہ … زود اثر بوٹی بموجب روش زمانہ کے دریافت ہو گی جو اب امید تحقیقات نے اپنے اثر پذیر … بوٹی کے ذریعہ عمدہ تعریف حاصل کی ہے … نے بذات خود تجربہ کر کے مفصلہ ذیل بیماریوں سے نجات پائی ہے … پندرہ ماہ تک پندرہ روزہ پیکٹ روانہ کرنے کا … تو کہا ہے۔ میری تحریر بلا مبالغہ ہے کیونکہ مبالغہ کرنے والا پاپی اور گنہگار رہتا ہے اور پبلک اسکو ٹھیک نہیں سمجھتی (۱) … دو سال سے آشوب چشم و بخار سے … استعمال کرتا تھا اسکے ایک ہفتہ استعمال سے یہ بخار دور ہو گئی ہے کیونکہ بوٹی میں ایک خاص قسم کا سرور طاقت کا ہے جو ہر قسم کے نشہ کو روک لیتا ہے (۲) میرا دماغ اور معدہ مذکورالصدر بیماری سے پامال گندہ ہو کر میرے دماغ سے بدبو آتی تھی اسکے سبب سے بھلا چنگا ہو گیا ہوں۔ بلکہ میرے بھائی کو بھی یہی شکایت تھی دفع ہو گئی ہے (۳) ماہ چیت اور بیساکھ کے دنوں میں فساد خون کی ازحد تکلیف ہوتی تھی اور گران قیمت برعشہ منگا کر استعمال کرنے پر بھی چنداں فائدہ نہیں ہوتا تھا۔ میرا بدن اب قابل دید ہے بلکہ رنگ کنچن سا ہو گیا ہے۔ پورا فائدہ ہے (۴) میری ضعیفہ والدہ کو ہمیشہ سر درد کی تکلیف رہتی تھی اور دماغ خالی ہو گیا تھا صرف تین دفعہ کے استعمال سے سر درد ہی جاتی رہی (۵) میرے ایک چھوٹے عزیز بھائی رتن چند جو کلرک ہیں اسکو استعمال کیا اور کہا میری آنکھوں میں سرور آکر طبیعت خوشی والی ہو گئی ہے اور آنکھیں و چہرہ صاف ہو گیا ہے۔ ضرور یہ صبح کی ایک دفع کی پی ہوئی برہمی بوٹی کا کرشمہ ہے (۶) مجھے راگ سے سیکھنے اور اپنے دھارک کاموں میں ازحد مدد ملتی ہے۔ افسوس اگر میرے پاس بہت روپیہ ہوتا تو دنیا بھر میں اس معجزہ نما بوٹی کو مفت تقسیم کرتا۔ خیر جلدی شہرت ہو جاوے گی۔ آپ کا ہردم مشکور ہوں

نیاز مند۔ پنڈت رتن ناتھ رہتی محرر رجسٹری لیبر …

مورخہ ۱۹- اپریل ۱۹۰۳ء

ہشو۔ نہایت پرمذاق ناول مصنفہ مشہور فسانہ نگار پنڈت رتن ناتھ سرشار لکھنوی۔ قیمت ۱۰ / دفتر اودھ پنچ سے طلب فرمائیے۔

مراسلات دکن

نمبر ۲

مائی ڈیر مسٹر اودھ پنچ - گڈ مورننگ - آپ اس خبر کو سنکر نہایت خوش ہونگے کہ مراسلہ نمبر ۲ نے پہلے سے بھی زیادہ شہرت حاصل کی حیدرآباد مین آجکل سب سے بڑا اہم یک خوشنما مقدمہ جس خصوصیت کا جسکا اخبار مین ذکر ہوتا ہی وہ خاطر سے پڑھا جاتا ہی اور اُسکے لفظ لفظ پر بڑی دیر تک بحث ہوتی ہو کرزن گزٹ نے جو رسالہ گشتی کا ترجمہ حد ساعت کر دیا تھا اس پر دیر تک اور دور تک بحث ہو کر آخر فیصلہ یہ ہوا کہ یہ ایک نیا لفظ ہو جو اردو قانونی لٹریچر مین دریا چاہیے جانیکا مستحق ہی اور اسکو اردو قانونی ڈکشنری مین ایک مفید اضافہ خیال کرنا چاہیے

آپ کی ظرافت بار راہنما نے چونکہ کسی قدر تاخیر و تامل کے ساتھ قلم سرعت کو حرکت دی ہو لہذا لوگ اسکی ہر تحریر کو دیر آید درست آید کا مصداق خیال کرتے ہین جسطرح ثمرہ اخیر سب سے زیادہ لذیذ ہوتا ہی اور ختم طعام پر کھایا جاتا ہی اسی طرح اسکی تحریرین سب سے اخیر مین پڑھی جاتی ہین اور مزہ لے لے کر پڑھی جاتی ہین - وہ نکان جو لوگون کو بے مزہ تفصیل اور ناہموار عبارت اور مختلف قانونی سخت اور درشت اصطلاحون سے ہوتا ہی آپ کے اخبار کے ہاتھ مین لیتے ہی ایک طلسماتی ترکیب سے رفع ہو جاتا ہی چہرون پر گلاب کے پھول آہستہ آہستہ کھلنے لگتے ہین - ہونٹون کی کلیون مین ایک خوش آئند شگفتگی پیدا ہونے لگتی ہی - دل مین دبے پاؤن کی گدگدی اثر تبسم کی کلیان چٹا چٹ کھلانے لگتی ہے یہ آرٹیکل کے ختم ہوتے ہوتے تک حلقہ احباب اچھا خاصہ ... ہو جاتا ہے -

آپ کے اخبار کا یہ حال اب دور دور تک شش تبرک کے جاتا ہی - بلدے کے اطراف اور مضافات اور اضلاع و اسمات سے گزر کر اب بمبئی اور مدراس اور کلکتہ تک سے اسکی طلب مین پیام آنے لگے ہین اور بخیال احتیاط رجسٹری وغیرہ کے تکلفات سے ڈاکخانے کی آمدنی کی زیادتی کا نیا مگر خوشگوار ذریعہ پیدا ہو گیا ہی -

اس خبر سے شاید آپ اور بھی خوش ہونگے کہ یہ مقبولیت اب صرف رعایا اور عوام ہی تک محدود نہین ہے بلکہ امرا اور خواص بھی اسمین شریک ہین اور غالباً شریک غالب - حقیقت یہ ہو کہ اب حضور پر نور بھی آپ کے اخبار کی خوش قسمتی کو اپنے ملاحظہ کے نور سے چمکاتے ہین ہر چند آپ کا پہلا مراسلہ کسی قدر سخت لب ولہجہ اور گستاخ انداز اور عبارت مین ضرورت سے زیادہ شوخی رکھتا تھا مگر حضور نے اپنی انصاف پسندی اور روشن خیالی سے اُسکا ایسا اثر لیا - بلکہ میرزا داغ کی زبانی روشن ہوا کہ بزرجمہر کی تحریرون پر واقفی اثر نوشیروان عادل بننے کا خیال پیدا ہوا ہی - وہ عنقریب باغ عامہ کو بلغ داد کا رتبہ دینے والے ہین پیشین گوئیان عموماً گمراہ کرنے والی ہوتی ہین اسیلیے اس خبر سے کچھ زائد نتائج نکالنا صحیح نہ ہوگا مگر اتنا تو صحیح ہی کہ حضور نے آپ ہی کی تحریر پر شکار کا خیال دل سے دور کیا جن بڈھے عہدہ داران حضوری کی تصور شکار سے روح خشک ہو رہی تھی وہ بغیر مد خضاب اب عالم شباب مین نظر آتے ہین اور آپ کے اخبار کو ہزارون دعائین دیتے ہین بعض مفسد جنھین منظور نہین کہ اخبار کی آواز کی جادو تاثیری اس حد تک تسلیم کیجاے وہ کہتے ہین کہ حضور کا التوا ئے سفر اسوجہ سے ہے کہ پاکھال کے علاقہ مین چیچک کا زور و شور سنا جاتا ہی مگر یہ مضمون چیچک حضرت یوسف کی خریداری کا خیال خام پکانے والی بڑھیا بیچیک سے زیادہ وقعت نہین رکھتی - حضور پر نور کچھ بچے نہین کہ انھین چیچک کا خوف ہو - ٹیکے وغیرہ کی احتیاطین کافی طور پر کیجا سکتی تھین - خیمہ آبادی سے دور نصب کیا جا سکتا تھا - اصل یہ ہی کہ فرمانرواؤن کو بعض وقت الہامی طور پر خدا کی طرف سے ہدایت ہوتی ہی ریاست مین آتنا بڑا جز ترز و غروش پیدا کرنے والا مقدمہ برپا ہو اور رئیس شہر چھوڑ کر چلا جاے یہ امر منافی مصالح خلق اور مخالف حکمت الٰہی تھا - آپ کے اخبار کا بہانہ ہو گیا خدا نے اسی وقت انکے دل مین ڈال دی شکار موقوف -

کار بیکاران نیست نہ مشغلۂ شہریاران - اسی وقت حکم ہو گیا کل تیاریان ملتوی -

یہ نکتہ مین نے کبھی آپ کو لکھا ہی یا نہین - اگر نہین لکھا تو اب لیجیے - شداد نے ایک بہشت بنائی تھی جسکو باغ ارم سے تعبیر کرتے ہین - اسی کا نام لوگون نے اس خیال سے کہ خدا نے آسمان پر اٹھالی بہشت گم بھی رکھدیا ہی - بعض روایتین گو ضعیف ہون مگر اس مضمون کی پائی جاتی ہین کہ کسی خلیفہ کے زمانہ مین کوئی شخص بھاگ کر کہین چلا گیا تھا اور اُسنے وہ سرزمین آنکھون سے دیکھ لی جہان سنگریزون کی جگہ جواہرات پڑے تھے اور زمین سے مشک وغیرہ کی لپٹین آتی تھین اور سونے روپے کی دیوارین کھڑی تھین قرآن شریف مین شداد کے شہر کی نسبت اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ واقع ہی - اس آیۃ کے لفظون پر اگر شاعرانہ نظر کیجیے تو اسکا مصداق میرے خیال مین اب حیدرآباد ہی - بہشت کا مفہوم حاصل کرنے کے لیے باغ عامہ اور حسین ساگر اور میر عالم کے تالاب اور فلکنما وغیرہ کا تصور کیجیے ارم ذات العماد - یعنے عماد والے ارم کے خیال سے نواب عماد الملک بہادر ناظم تعلیمات اور نواب عماد جنگ بہادر معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ کا خیال دل مین جما لیجیے غرض اسوقت تو سوا حیدرآباد کے پردۂ دنیا پر کوئی دوسرا ارم ذات العماد نہین ہی خدا اس بہشت کو قائم رکھے -

اب اس بہشت کی کچھ حور و غلمان کا حال سنیے اسکے لیے آپ کو تھوڑی دیر کے لیے میرے ساتھ کسی ہندو امیر کے قصر عالی کی طرف چلنا ہوگا - گو ایشیائی مذاق کے مطابق وہان پردے پر پردے پڑے ہین مگر -

جلوے مری نگاہ مین کون و مکان کے ہین
مجھ سے کہان چھپین گے وہ ایسے کہان کے ہین

گو اسمین بعض لاکھون برس کی حورین بھی ہین مگر ہمین انسے کیا مطلب ہمتو تازہ ڈال کی لوٹی - اب ٹوڈیٹ حور چاہتے ہین -

اگر آپ ٹوڈیٹ حور چاہتے ہین تو وہ خوشنیہ بیگم

شنا ہو نواب عماد جنگ بہادر بشیر یار جنگ کے ساتھ بیلون تشریف لے گئے ہین - ہمون و مبارک -

چیمبرلین کا پین بام

چیمبرلین کے پین بام سے بڑھکر کوئی دوا ایسی نہین ہو جو ہر گھر مین ضروری اور ہر مطلب کے واسطے مفید ہو مثلاً کسی چیز سے کوئی عضو کٹ جاے یا مضروب ہو تو چیمبرلین کا پین بام مستعمل ہو اس سے بہت جلد اندمال ہو جاتا ہی درد بہرہ و دندان وغیرہ اور جلد جو چہرہ مین ہوتے ہین سب کو فائدہ کرتا ہی کمر مین درد اگر ہو تو اس دوا کی مالش سے فوراً جاتا رہتا ہی علی ہذا پہلو یا سینہ کے درد مین ایکبار اسکے استعمال سے شفا ہو جاتی ہی - ورم مفاصل سے بہت جلد صحت ہو جاتی ہی پس چیمبرلین کے پین بام کی بوتل ہر گھر مین رہنا ضروری ہی - یاد رکھنا چاہیے کہ ایک ہی دفعہ کے استعمال سے شفاے کلی حاصل ہوتی ہی قیمت عہ و عاہ سب دوا فروش بیچتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر یوسف خان کی دکان مین جو بمقام نظیر آباد ہے چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہی

موجود ہین۔ دیکھئے کس خوش ادائی سے گھونگٹ نکالے بیٹھی ہین کانون مین گو زیور زیادہ نہین مگر جسقدر ہی ہیرا ستارے کی طرح چمک رہا ہے۔ گلے مین ایک ہی ہیرے کا کنٹھا ہی مگر پورا گولکنڈہ اس ہیرے سے تصدق ہی۔

جہان پر بیٹھی ہون اُسکے بہشت تسلیم کرلینے مین کسی شخص کو انکار ہوسکتا ہی ہان انکار کی اگر ہین تو صرف دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ انکے پہلو مین ایک ہندو بیٹھا ہی بہشت مین کافر کا کیا کام۔ دوسرے یہ کہ بہشت غم کا گھر نہین۔ اور انکے چہرے پر کچھ آثار رنج و ملال کے پائے جاتے ہین گو انکی غمگینی نے بھی انکے حسن کو کسی قدر دل آویزی کے ساتھ حسن بیمار کا مصداق بنا رکھا ہی مگر غم پھر غم ہی ہی اول وجہ کی نسبت اس شہر ارم نظیر مین برکت کے فرشتون مین مختلف سریع الاعتقادانہ مضامین مشہور ہین۔ کوئی کہتا ہی یہ شخص حقیقت مین پکا موحد ہے اور من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کا مصداق۔ کوئی کہتا ہی نور باطن سے اسکا سینہ منور ہی جو چند اشخاص سے اسکو پہونچا ہی۔ کوئی کہتا ہی اسکے بزرگون مین کوئی آفتاب بیگم ہو گزری ہین اس زمانے سے اس خاندان مین بطناً بعد بطن نور اسلام ہر فرزند سعادتمند کی پیشانی سے چمکتا رہا ہی۔ کوئی کہتا ہی نعت کی غزلون سے اسکو خاص رغبت ہی عنقریب انکا کلیات نعت شاید محسن کاکوروی کی خدمت مین بغرض اصلاح ایک رقم کثیر کے ساتھ جانے والا ہی۔ ایک صاحب فرماتے تھے مین نے کبھی اس شخص کو ایک وقت کی نماز بھی قضا کرتے نہین دیکھا جیٹھ بیساکھ کے روزے اچھے اچھون کے چھکے چھوڑا دیتے ہین مگر اس شخص نے وہ بھی کبھی قضا نہین کیے۔ ایک وجہ یہ بھی کہتے تھے کہ بڑی شناخت اسلام کی یہ ہی کہ لہجہ عربی کا اس شخص کا اتنا معقول ہی کہ معلوم ہوتا ہی کوئی خاص عرب کا بادیہ باش عرب داد فصاحت دے رہا ہی۔ ہر چند یہ سب باتین مل کر مجموعی طور پر کفر و اسلام مین ایک شک سا پیدا کرتی ہین مگر بطور قول فیصل کوئی بات نہین کہی جاسکتی۔ اس موقع پر اس ظریف رحمت کے فرشتے کا قول بے اختیار یاد آتا ہی جسنے ہنس کر کہا کہ یہ تو سب سہی مگر مسلمانی کا گواہ کوئی نائی بھی ہے

شہر مین یہ بھی مشہور ہی کہ کسی دن مکہ مسجد کے حج کا احرام باندھنے والا ہی۔ وہین باضابطہ اسلام کا اعلان ہوگا۔ وہین کوئی اسلامی نام تجویز ہوگا مگر معلوم نہین نائی کی گواہی کے مشکل مسئلہ کا حل کیونکر تجویز کیا گیا ہی تاوقتیکہ کوئی قطعی کارروائی انکے اسلام کی نسبت عمل مین نہ آئے اور تاوقتیکہ پوری طرح تمام ملک قولاً و فعلاً انھین مسلمان تسلیم نہ کرلے ہین انکا نام اجابت اسلام پر شاد تجویز کرتا ہون کیونکہ اسمین کچھ شک نہین کہ یہ اسلام پر خوش ہین اگرچہ بعض ملکی مصالح کی وجہ سے اسکا باضابطہ اعلان پسند نہ کرتے ہون۔

اسلام کا مسئلہ طے ہو جائے تو دوسری وجہ آپسے آپ مرتفع ہو جائیگی۔

غلمان کے لیے ابھی آپ کو کچھ دنون انتظار کرنا پڑیگا اسلیے کہ وہ اس بہشت مین حورون سے پیدا ہوتے ہین اور حورون کو اس کام کے لیے کچھ مہلت درکار ہے ولایت کی بنی ہوئی کوئی کل نہین کہ منٹ بھر مین کھٹا کھٹ ہزارون لاکھون ڈھل جائین۔

مراقـــم
بزرجمہـــر

اشد ضروری ہدایات

جناب اڈیٹر اودھ پنچ دام اللہ ظرافتکم۔ سلامون کی گٹھری بندھی بندھائی اور تسلی سلامی عرض خدمت کرتا ہون طاعون کی وجہ سے فرصت نہین کہ گٹھری کھول کر سلامونکی قسمین آپ کو ملاحظہ کراؤن۔ آپ خود تکلیف فرماکر غور فرمالیجئے گا۔ اب مدعا عرض ہی کہ چند ہدایات سرسری طور سے ایک جگہ مسلسل کرکے روانہ کرتا ہون اور یہ ہدایات ایسی چیدہ ہین کہ انکے فوائد کے بیان کرنے پر حاشیہ چڑھانا زیبی بکواس کرنا ہی۔ حضرت غور فرمائیے پہلے لوگ جو کام کر گئے یا جن راہون کو بتلا گئے اُنسے ہٹنا تو کیا اُنکے بغیر ایک پل بھی امن کے ساتھ گزران نہین ہوسکتی اور خواہ مخواہ انھین کی تقلید کرنا پڑتی ہی۔ مبتدیونسے صرف فارسی کی یا دہوتی اور نثر مین بہ سبب لمبی چوڑی عبارت کے ننھے دلون پر نہ جمتی تھی اس سبب سے اُستادان زمانہ نے اسکو نظم مین کردیا اور اسکو سب لڑکے یاد کرکے منتی ہوگئے اور ایسی بیجان ستان کی کہ بڑی بڑی کتابین صرف و نحو کی تصنیف کر ڈالین اسی طرح ہر چند کہ میونسپلٹی نے ہر ضابطہ کو مشرح بیان کرکے سمجھا دیا کہ سڑک پر نجاست کرنا جرم ہی اس سے صحت عامہ مین فرق آتا ہی مگر پھر بھی ہندوستانی لوگ ایسے جری ہین کہ کوئی سڑک انکے بول و براز سے محفوظ نہین رہ سکتی راہگیرون کی آنکھ بچی کہ انھون نے بڑی تیزدستی سے کام کیا اور چلتے پھرتے نظر آئے مرد۔ عورتون اور بچون نے سڑک پر پیکاری لگانا شروع کی گویا اپنے حساب یہ بھی طاعون کے مکہ کے ملازم ہین کہ بیٹھے ہوئے فینائل چھڑک رہے ہین جو سڑکین ذرا زیادہ چلتی ہین اُنپر تو خوب بہار ہوتی ہی بڑی صنعت کے ساتھ رفع حاجت کیجاتی ہی کہین سورج مکھی کے پھولون کا نقشہ تیار کیا جاتا ہی کہین اچھے خاصے اہرام مصر تیار کیے جاتے ہین الغرض کہانتک ہندوستانیون کی جرأت بیان کیجائے اسی طرح طرز معاشرت کے متعلق اور بھی چند باتین ہین جنکا علاج بلا ڈنڈے ٹھیک نہین ہوتا چند اشعار روانہ کرتا ہون اگر انکو دل کی تختی پر ٹانک لیا جائیگا تو فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

وہو ہذا

سہار انکا ذرا علی قدر ہمت	اسی طرح لوگونکے اُٹھتے ہین چھپر
نہ رکھین اگر کھپریل کھپرے کے اوپر	ڈھلک جائین گے سارے ہوکر کے ابتر
انارون مین نالا جو ڈالا نہ جاوے	کھسک جائینگے پیچ کرین سب کو مضطر
کبھی گفتگو مین کہو ڈیپ ساز تر	کہ جانے زمانہ تمھین بلال سندر
سر شام سے جو چراغان نہووے	لگا تے ہین ایک سے ایک ٹھوکر
جو ڈرپوک ہوگا وہ ڈرتا رہیگا	لگائے ہو شمشیر یا کوئی خنجر
گھرون مین جو کوڑا اکٹھا کریگا	سنا مینگے گانا مچھر خوب مچھر

سڑک پر جو کوئی اجابت کریگا
پکڑے گا اسکو صفائی کا مہتر

المکلف

مہتر اعظم

کھلی چھٹھی

مختار الملک سیر تراب علی خان کی تحریر مہاراج کشن پرشاد مدار المہام دکن کے نام

برخوردار سعادت اطوار مہاراجہ بہادر سلمہ اللہ تعالی۔

مین مدت کے بعد تمکو تحریر لکھتا ہون اسکو خواہ تم میری کالبد خواہ عدیم الفرصتی پر محمول کرو۔ مگر میرا دل خود لکھنے کو نہین چاہتا کیا لکھون اور کسکو لکھون۔ تعلقات روحی جسقدر اب باقی ہین وہ حضور بندگان عالی کے قدم سے وابستہ ہین جب سن لیتا ہون حضور خوش ہین خوش ہوجاتا ہون۔ کوئی خبر غمناک سنتا ہون افسردہ رہتا ہون۔ یا کسی قدر بچہ سے انس ہی شاید کبھی تمہارا کے بھی دن پھرین اور برخوردار لائق علی کا فرزند کچھ ہاتھ پاؤن سنبھالے۔ برخوردار من۔ مین تمہاری وزارت سے اپنے خطوط سابقہ مین خوشنودی ظاہر کی تھی اور یہ خیال کہ تم ہونہار ہو کچھ حالت ملک کی سنبھلے گی اور میرا دور نہین سہی۔ تمہارا دور اخیر ہی کسیقدر قابل تعریف ہوگا یا غنیمت ہوگا مو خیر مین سنتا تھا کہ آج سنے

دلاسہ دینے والے۔ اچھے اچھے کپڑے پہن لو۔ پھر تمکو بھی سیر کو لیچلیں۔

کیا کیا اور کل تمہارا کیا ارادہ ہو اخبار بھی دیکھا کرتا تھا خیر اسکو تو کچھ نہیں سمجھی لیکن استقدر کیا کرتا تھا کہ جبتک اسوقت میں سکون تھا خواہ اسکا سبب یہ سمجھو کہ وہ شعلے جو میں نے اپنی کوٹھی کے آتش خانہ میں جمع کر رکھے تھے اور جنکے میں حسب ضرورت حسب مناسبت کام لیا کرتا تھا اور جو میرے مرنے کے بعد ایسے شرر ریز ہونے کہ اوس میں عمارت تک جلا دیا تمہارے وقت میں تھا سب اقبال سمجھا گئے تھے لیکن سکون تھا اور دنیا بھی اپنی جانب سے البتہ نفسی نفسی سے خالی نظر آتی تھی۔ امید تھی کہ تم کچھ کر دکھاؤ گے۔ مگر ابتک تو کچھ نہیں کرسکے آج یہ خبر حسرت اثر سنی کہ میر خدا نخواستہ کوئی مقدمہ فوجداری دائر ہوا اور سکو تعمیر یار جنگ میں جنہوں نے تمہاری نابالغی کے زمانہ میں مدالت کا استغاثہ کیا۔ یہ حیرتناک خبر رنج و حسرت سے سنی یعنی حیدرآباد کا وزیر اور متمم جو جرم نابالغ کے بھگانے کا مجھے اسکا یقین نہیں ہو کوئی ذی ہوش باور کرسکتا ہو۔ مگر فی نفسہ ایسا استغاثہ گذرنا غیرت کی بات ہو خورشیدہ بیگم تمکو لیکر بھاگیں یا تم خورشیدہ بیگم کو لیکر بھاگتے یا وہ معہ امیر یار جنگ۔ مگر وزارت کی شان جو مرا غیرت اور نائب السلطان ہو یہ حالت نہیں گھٹاتی ہو دیگر ولایتوں میں تو یہ مقدمہ دائر ہونا کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہو لیکن ہندوستان میں تو بہت ذلیل بات سمجھی جاتی ہو اور امیر یار جنگ کو کیا کہوں شاید بمبئی کے عیور طبیعت اسکو پسند کریں تو کریں اور کوئی آن بان والا کیوں پسند کرنے لگا۔ زیادہ تحمل کو دخل دیتے تو سمجھ لیتے کہ یوں وزارت کی مسند پر بیٹھا ہے آخر ہمارے دادا وزیر تھے میں بھی رہا۔ جب سکے تین تین چار چار بیویاں رہیں۔ برخوردار میر لائق علی کی حالت یاد کرو لیکن یہ نوبت تو کسی کی نہیں آئی۔ حاصل کلام اس معاملہ کو زیادہ نہ بڑھاؤ۔ ہمارے کچھ سوء ظن نہیں مگر خوف ہو کہیں معاذ اللہ تمہارے نظام میں یہ استغاثہ نہ دائر ہو جو عذر ہوئے سو گزشتن بھی نہ رہے۔

الراقم دعا

تراب علی از عالم بالا۔

حکم بر درخواست طاعون

ہیبت پناہ میاں طاعون عجل اللہ تعالیٰ فی ترخیصکم الی دار الفرار

تمہاری درخواست مورخہ ۲۳ - اپریل سنہ ۱۹۱۰ع موصول ہوئی ما بدولت اقبال نے بنظر توجہ تمہاری ہفت سالہ حسن خدمات ملاحظہ فرمائے واقعی تم اوسے فرائض منصبی میں اپنی قابلیت کی حیثیت سے مستعد اور نمایاں کارپرداز ثابت ہوئے اور پھر تمہارے بھی اینجانب واس بنا پر کہ مخلوق کے متواتر جانفرسا مقابلوں نے تمہارا دل و دماغ ضعیف کر دیا تمہاری رگ رگ چور تمہارے اسلحہ کند اور بیکار کر دیئے اور تمہیں اپنی بیشمار اور نتیجہ خیز کوششوں میں آپکی ایک مجرب چال سے شکست پر شکست دی یہی وجہ ہے کہ اب تمہاری آنکھیں کھلیں اور زمانے کا نشیب و فراز سوجھا) بلا قید ایام رخصت منظور کرتے ہیں مگر چونکہ معرکہ آرائی میں تمہاری غیر مشاقی اور ناتجربہ کاری نے یہ دن دکھایا کہ ایسی بھری لڑائی میں دبکر اور بڑی بےہمتی سے تم طلب رخصت پر مجبور ہوئے لہذا احتیاطاً و مصلحتاً اس شرط پر کہ یہاں سے براہ راست بسواری اسپشل ٹرین ایسے پہاڑوں پر پہونچو جہاں کی ہوا سے تازہ و سرد آجکل گرمیوں میں مفرح و مقوی دل و دماغ ہو اور تا حصول قوائے جسمانی و تجربہ کاملہ وہاں قیام کرو اور خوب دلچسپی لو پھر ایک بڑے مقام یعنی دار السلطنت میں پہونچکر ڈاکٹری و جرنیلی کی ڈگریاں حاصل کرکے اپنی ہفت سالہ میزبانوں کی مسرتوں کو دوبالا کرو۔ اینجانب امید کرتے ہیں کہ یہ زمانہ جو تمہیں ترقیوں کے حاصل کرنے میں گزریگا تمہاری پنشن کی میعاد کو قریب کر دیگا لہذا اسوقت کے واسطے ہم ابھی سے تم کو اس امید پر کہ تم اعلیٰ ترقیوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کروگے) وعدہ کرتے ہیں کہ با بقائے مشاہرہ موجودہ بلکہ ترقی کے ساتھ پنشن عطا کرینگے اور وہی مقام تمہارے قیام کے لیے تجویز کرینگے جو تمہاری ترقیوں اور صحت کا باعث ہوا۔

دستخط

ماسور قضا و قدر

نئی روشنی۔ (خفا ہو کے) تم جاہل جانور کے مانند۔ بڑی حماقت کی جو تمسے بیاہ کیا۔
بیگم صاحبہ۔ اب اسپر افسوس یہ دوسری حماقت ہو۔

کشادہ منیقہ گھنچکر لال بنام وسیرائے ہند

بہ تائید سعد اللہ خان

مشفق ہندوان شفیق مسلمانان لاٹ صاحب کلان سلامت

بعد اشتیاق رخسارہ بوسی سمند رہای بریم۔ از انجا کہ باشندگان عالم بالا ہر بالائی شے سے تعلق رکھتے ہیں لہٰذا بجائے قدمبوسی رخسارہ بوسی حوالہ قلم شد۔

قبل اظہار مطلب کے وزارت مآب بزرگی انتساب پیر نابالغ سعد اللہ خان صاحب کا شکریہ جو کمال یگانگت سے بلقب برخوردار یاد فرمائیں ورنہ خان صاحب کے عموی صاحب اور ہم پگڑی بدل بھائی ہیں اس حساب سے ہم خان صاحب کے چچا ٹھہرے۔

خان صاحب کی تحریرات آپ کے نام ملاحظہ ہوئیں۔ بھلا وزیر اعظم کی تحریر کا کیا کہنا ہر فقرہ ماء الذہب (آب زر) سے لکھا ہوا۔ اینجانب کو آپ دونوں کے معاملات میں دخل در معقولات سے کیا واسطہ تھا مگر خانصاحب نے اپنی بزرگی سے در باب دلی تنازعہ ہند و مسلمان کے اینجانب کو شاہد گردانا ہے بدین وجہ قلم فرسودنی کی ضرورت ہوئی۔

پہلے یہ بات اپنے نقش خاطر کر لیجئے کہ دنیا میں جو شخص بے نہایت اقبالمند ہوتا ہو اُسکے ہر کام میں

...جیسے برگزیدہ اشخاص

جو سائنس ان عالم غیب کہلاتے ہیں حسب ایماے خفیہ باری تعالیٰ اقبال مند کی امداد پر کمربستہ ہوجاتے ہیں۔ یہی امداد غیبی کہلاتی ہے۔

پس مبارک ہوے آپ کا ہی لارڈ کرزن اصلاح امور مملکت میں ہم دونوں برگزیدہ قوم کی امداد غیبی۔

اب سنو کہ فی الحقیقت بلاشک درمیان ہندو مسلمان دلی رنجش ہے۔ زمانہ شاہی میں یہ بات ہرگز نہ تھی گو زمانہ شاہی کا میل جول اختلاط امتزاج آپ معائنہ کرتے تو انکا نسبت سب تعجب ہوتے۔ لا اکمیت ... کی تحریرین ... صراط المستقیم (دلی) یہ سب محبت ملاپ کی گواہ ہین۔

آثار پدید است صنادید عجم را

زوال تو اُس زمانہ مین ہر قوم تعلیم نہین پاتی تھی صرف قوم کایستھ منشی فلک کی برادری مین گنی جاتی تھی دوسری قوم مسلمانون کے سواے دوسرا تعلیم دینے والا کوئی نہ تھا۔ علاقہ مولوی صاحب کی چلمین بھرت بھرت بعض اوقات خلقی جسم ہو جاتے تب گلستان مین قلم گرفتنی کی لیاقت آتی۔ استاد بجاے باپ ہوتے ہین اسیلیے ہم سب تعظیم و تکریم کرتے ہیں مسلمانون مین شفقت و محبت۔

وزیر اعظم صاحب کا یہ ارشاد مطلقاً صادق ہے کہ زمانہ شاہی مین قوم کایستھ بہت ممتاز و سربلند تھی بلاشک صیغہ مال و اکونٹنٹ جنرل کا کام اسی برگزیدہ قوم کے ہاتھ مین تھا بڑے بڑے جاگیردار منصبدار تھے چنانچہ اسکا نمونہ حیدرآباد دکن کی وزارت ہے جو آجکل برنام ہے ولیکن نواب نظام بسبب قدامت کچھ خیال نہین فرماتے۔ یہ میل جول کا اثر ہے غرضکہ اکثر صیغون اور خصوص حسابی کام مین سواے ہنود مسلمانون کو بہت کم دخل تھا اب آپ کی عملداری مین ہر طبقہ چہار طرفہ غورث و بطلیموس ہے سلطنت عیسائی کا یہ قانونی ہوئی رہم رسم و رواج برقرار رکھ ... ہین۔ ہندوستان کے کون سے حصے مان یہ رواج ہے کہ کشش دو ...خا ... نالایقان شریفین کے برابر بیٹھین البتہ کچہریون عدالتون مین رواج ہو گیا تو کوئی کو مجال دم زدن نہوئی وہیں یہی نالایقان بیچ قوم باہمی فساد کرواتے ہین۔ ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجہ

نصاب تعلیم دیکھو بھلا آپ ہی انصاف کرین کہ مدارس مین محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری وغیرہ کے لوٹ مار کے حالات سے کیا فائدہ یہ تو بسر دبستان یا د دہانیدن ٹھہرا تاریخ شاہان اسلام پڑھانا ایسا ہی ضروری تھا تو وہ واقعات پڑھائے جاتے جنسے باہم محبت پیدا ہوتی جیسا محمود کے ہاتھ سے راجہ سومنات والی قنوج کی بحالی۔

اور آپ ہی فرمائین کہ دنیا مین ایسی کون سلطنت ہوئی جسمین اپنا مذہب نہین پھیلایا کوئی تلوار کام مین لایا کسی نے روپیہ برسایا چاہے ادھر سے ناک پکڑو یا اُدھر سے۔

ایک بات اور تسلیم کے قابل ہے کہ آپ لوگ اور تمام ہندو جلال الدین محمد اکبر شاہ کی بڑی تعریف کرتے ہین حالانکہ ساری گنگا جمنا صدمے کی بہائی ہوئی ہے یہ بادشاہ سلامت تالیف قلوب کے بڑے اُستاد تھے باوجود یکہ اس فن مین آپ بھی دعوی کرین دیکھین اکبر شاہ کی برابری نہین ہوسکتی بھلا آپ کہین اپنی نسبت کر تو لین کیا ممکن اکبر شاہ کو دیکھیے کہ ہندوون سے ناتا بھی کیا ولیکن اپنا مذہب نچھوڑا انگا حلیہ پہنے ڈاڑھی منڈاتے چہرہ بینے گوشت نہ کھاتے یہ سب ایک طرح کی دھوکہ بازی تھی یہ شاہ اورنگ زیب جب ذرا تھین کہ بہتوزنے ... مین (اگر یہی حال رہا) مسلمانی کے لیے کوئی حیلہ تلاش کرنا پڑیگا پس وہ باپ دادا کی لکیر چھوڑکے شرعی ڈھرا اختیار کرلین لیکن بقول وزیر اعظم خان صاحب کے صیغہ ملازمت مین کوئی امتیاز نہ تھا۔ ہندوون کے لیے وہی جاگیرین وہی منصب تھے جو مسلمانون کے لیے تھے۔ غرضکہ جہانتک غور کیا یہ حال رنجش کا کچھ نہ تھا۔ جواب ہے۔

چونکہ آپ تہ دل سے ہندوستانی بھایا کے خیر طلب مشہور ہین اور واقع مین سنوائی ایسا ہی دیکھا گو دنیز آپ بصلاح نیک کے جو ہند وکھی ہین کے لہذا اسقدر سامعہ خراشی کی گئی ورنہ ہم اشخاص کو کیا مطلب۔

آخر مین ایک نکتہ اور سمجھائے دیتا ہین کہ رعیت کی باہمی رنجش سلطنت کی قسم قسم کی دقت کی باعث ہوئی جاتی ہے۔ دیکھو سلطنت ٹرکی اپنی رعیت کے ہاتھون کیسی مشکل مان رہتی ہے۔

لے اب ہم رخصت ہوتے ہین یار زندہ صحبت باقی۔ فقط۔

راقم جھنگر لال۔

بقلم نیرنگ خستہ جگر

سید محمود کی وفات

ہمنے نہایت افسوس کے ساتھ سنا کہ آنریبل مسٹر محمود سابق جج ہائیکورٹ الہ آباد خلف آنریبل ڈاکٹر سر سید احمد خان بہادر نے ۸۔ مئی سنہ ۱۹۰۳ء کو سیتاپور مین انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جناب مرحوم کی رحلت سے ہندوستان کے صرف اسلامی گروہ کو نہین بلکہ تمام ہندوستان کو عظیم الشان نقصان اور صدمہ پہونچا جناب مرحوم مین جو عدیم المثال علمی اور قانونی قابلیت تھی اسکو سارا ملک بلکہ اہل ولایت تک بخوبی جانتے ہین۔ علی گڈھ کالج کے قائم ہونے مین جو مدد اور اعانت اسنے والد سر سید کی کی تھی اور جو قانونی قابلیت بحیثیت جج ہائیکورٹ الہ آباد اپنے فیصلون مین دکھائی تھی وہ اظہر من الشمس ہے۔ مبدء فیاض نے جناب مرحوم کو ایسا دل و دماغ عطا فرمایا تھا کہ زمانہ لاکھون برس چکر کھائے تو اس ملک مین ایسے دل و دماغ کے لوگ شاید کسی صدی مین دو ایک پیدا ہوسکین۔ یوں تو اس دنیا مین ہر شخص کے مرجانے پر افسوس ہونا چاہیے مگر ہمارے ملک ہندوستان کو زیادہ حسرت اس بات کی ہے کہ جناب مرحوم جس قابلیت کے آدمی تھے اور مفید لیاقتین رکھتے تھے ان سے متمتع ہونے کی ملک کو بہت کم نوبت آئی جام حیات لبریز ہوگیا جو ملک و قوم کی خدمت مین صرف ہونی چاہیے تھی وہ اسطرح قبل از وقت اختتام کو پہونچی۔

آپ ۲۴ مئی سنہ ۱۸۵۰ء کو پیدا ہوئے تھے ۵۳ سال کی عمر تھی۔ خداوند کریم آپ کے صاحبزادہ سید راس مسعود اور دل شکستہ بیوہ کو صبر عطا فرمائے۔

لوکل علیہ الرحمۃ

آجکل گرمی تڑانے کی پڑتی ہے اگرچہ موسم کے اعتبار سے اہل شہر کو جیتے جی دوزخ کا مزہ آتا ہے مگر طاعون کے آفات سے بچنے کی امید پر بہار کا لطف سمجھتے ہین کیا معنی کہ جانتے ہین میان طاعون علیہ ما علیہ سرگرم کوچ ہین اور اموات کی کمی سے اسکا پتہ بھی چلتا ہے کہ آپ کو سردی پسند ہے گرمی مین انکے بال بیکے جی نہین سکتے خیر بہر حال کچھ ہو اس شہر سے کالا منہ نیلے ہاتھ پاؤن کرکے آپ کو رخصت ہونا ہی مناسب معلوم ہوا اہل شہر کی جان مین جان آئی اس محرم کی فصل مین جو عزیزون دوستون کی موت کا مزید ماتم برپا تھا خدا کی عنایت سے اس ماتم خانے یعنی چہلم کے آنے تک اسکا بھی خاتمہ ہوگیا۔ غالباً اس سال چہلم مین دوہرا سوگ آتار اجاے یوتو کہنے کو تین چار آدمی روز نذر طاعون ہوتے ہین مگر اصل یہ ہے جو اضطراب اور دھڑکا لوگون کو سوتے جاگتے تھا وہ بالکل نہین رہا اکثر لوگ جو طاعون کے ڈر سے شہر چھوڑکے باہر بھاگ گئے تھے اور گویا جان چھوڑ کے بھاگے تھے پھر اپنے اپنے گھرون کو واپس آتے جاتے ہین۔

اشتہارات

ترہت کے مشہور انبہ لیچی و قلم (۲-۹-۲۲)

ماشاءاللہ سنہ ۱۹۰۱ء سے خریداروں کی ترقی ہو چنانچہ گزشتہ فصل میں دو لاکھ چالیس ہزار آم ہندوستان بھر میں دو ہزار میل کے فاصلے تک خریدار ونکی مرضی کے مطابق بھیجے گئے

۱- بابو سریندر ناتھ بنرجی سیمل تولہ ریلوے اسٹیشن یون تحریر فرماتے ہین -

"آپ نے جو خاص قسم کے آم بھیجے انسے نہایت ممنون ہوا نہایت خوش ذائقہ نکلے"

۲- اے ڈبلو ریڈ صاحب بہادر ڈاکخانہ گولہ گھاٹ سے لکھتے ہین -

"تیس سال تک آسام میں رہ چکا ہون مگر جیسے انبہ ۱۹ جون کو آپ نے بھیجے ایسے کسی دن میسر نہ آئے - ٹہ ایک ایک دوست کے واسطے تھا آپ کے سلسلہ آمون کو نوش کرکے انھون نے کہا اور بھی منگا دو -"

اب منظور ہو کہ کثرت فرمائشات اور تعجیل سے جو معذوری ہو جاتی ہو اس سال نہ ہونے پائے امید ہو کہ از راہ کرم اپنے اپنے نام پہلے سے پہلے لکھا دیجئے مفصل حال بذریعہ تحریر معلوم ہو سکتا ہے -

المشتہر - منیجر یونین نرسری دربھنگا - ڈاکخانہ ترہت -

قوتی گولیان

طاقت دینے والی دوائیون مین مشہور دوائیان اشگندھا اور ممیا ہائر کے گولیان ہی ہین بدن کے مادہ حیوانی کو اور مغز اور پٹھون - رگون اور گوشت اور خون کو طاقت دینے کا یہ دعوی کرتی ہین انکے فوائد زیادہ محنت کرنا زیادہ پڑھنا جوانی کی خرابیان محنت وغیرہ سے مادہ حیوانی پتلا ہو کر مغز خالی اور رگین کمزور ہو گئی ہون تو دو تین ہفتہ کے استعمال سے پھر خود آپ بدن مین جوش آتا ہے بدن مین گرمی معلوم ہوتی ہے اور کمزوری دفع ہوتی ہو آنکھون مین بصارت آتی ہے - یہ گولیان مندرجہ ذیل بیماریون مین ازحد مفید ہین -

بدہضمی - کمزوری - نامردی - ہاتھ پیرون کا کانپنا ہول دل یا دبھول جانا تھوڑی محنت مین سانس بھول جانا - طبیعت کا ہر وقت سست رہنا آنکھون مین کمزوری اور جوانی مین بوڑھے پن کی سی حالت - قیمت فی شیشی جسمین ۲۰ گولیان رہتی ہین عہ - ترکیب استعمال دوا ہمراہ شیشی ہے

پتہ - ڈاکٹر ایس - کے برمن نمبر ۵ - تاراچند دت اسٹریٹ سندریاپٹی کلکتہ

برہمی بوٹی

تیس ہزار تھیلیان فروخت ہو چکی ہین اہل ملک کی نذر ہر تھیلی وزنی آدھ سیر مع محصول ڈاک عہ اسکے استعمال سے برہما جیسی عقل ہو جاتی ہے شاستر گواہ ہو کند ذہنی کا اصلی علاج ہے - اکبر بادشاہ کے وزیر فیضی نے اسکا استعمال کرکے حافظہ کی طاقت پائی ہر کتاب کو ایک بار پڑھکر یا سنکر دوبارہ زبانی سنا دیتا تھا - برائے سوزش . . . فساد خون - سرعت وغیرہ . . . .

خارش - پھوڑا پھنسی - مرگی - لاغری - کم خوابی - بے چینی مقوی معدہ - رطوبت دماغ - نسیان - سل و تپ دق خفقان - سودا - پاگل پنا - نزلہ - زکام - کمزوری حواس خمسہ ظاہری و باطنی بواسیر خونی و بادی کو جاد و ہے - عقل اور حافظہ ہزار گنا تیز ہو جاتا ہے - لکنت زبان او بلغم کو فوراً دور کرتی ہو . . . . جسم جاری ہو جاتا ہے خون مین ٹھنڈک ڈالنا اور اسکو بڑھانا اسکا ادنی کرتب ہو - سوامی دیانند اور شنکراچاریہ جی نے اسی سے حافت پاکر ملک کو ہلا یا - جو لوگ اولاد سے محروم ہین ہم انکو شرطیہ دیتے ہین - وید دان - حکیم - ڈاکٹر سفر ہندن بھی اسکے خواہشمند رہے - وہم ہولدل عمر کا شرطیہ نسخہ ہو - ہر روز سینما پیکٹ باہر جاتے ہین - اسکے ہوتے کسی دیگر دوائی یا سرمہ یا ڈاکٹر حکیم کی ضرورت نہ رہیگی ہمیشہ کے استعمال سے بموجب تحریر سنگتا کبھی موت نہ آئے یعنی کسی بیماری سے نہ مرے عمر دراز ہو سے امر ہو سے پچھلی کرد دہو - آیندہ غیب شکتی پرگٹ ہونے کوئی مرض نہ ہوئے - امرا - غربا - طالب علم - بابو - لالہ - منشی سیٹھ وکلا دیری نہ کرین - ہندوستان کے نقار خانہ مین ڈنکے کی چوٹ لگا کر سب کو چیلنج کرتے ہین کہ ایک بار ضرور آزمائین -

المشتہر

گوسائین سوامی دیال پریزیڈنٹ راج یوگ سوسائٹی و مالک کارخانہ برہمی بوٹی حسن ابدال پنجاب -

سارٹیفکٹ تازہ - سری مان لوگ ودیا پر دھان گوسائین سوامی دیال شہر یوگی و صوفی جی مہاراج - برنام نیاز مند نہایت خوشی سے اس امر کی تصدیق کرتا ہو قدرتی خوشی کے لہجہ مین آکر اپنی طرف سے یہ ناچیز سارٹیفکٹ پیش حضور کرکے نذر کرتا ہو - اگرچہ آپ کے پاس ہزارہا سندات موجود ہین کیونکہ واقعی آپ نے کوہ ہمالیہ کے نامعلوم استھان سے اس زود اثر برہمی بوٹی جسکا ذکر سنگتا مین بہت جگہ آیا ہے کہ اسکے استعمال سے ہر قسم کا روگ دفع ہو جاتا ہے اور اسکے زیادہ استعمال سے عمر بڑھ جانے کا خاص ذکر ہے دریافت کرنے مین جو محنت پبلک کی خدمت کی خاطر اٹھائی ہے وہ واقعی عمدہ طور پر قابل قدر ہو اور پبلک کی طرف سے شکریہ کی حقدار ہے - فی زمانہ اس امر کی امید نہ تھی کہ ایسی زود اثر بوٹی بموجب روش زمانہ کے دریافت ہو گی - مگر بے امید تحقیقات نے اپنے اثر پذیر منوہر ریاضت ہوئی کے ذریعہ عمدہ تعریف حاصل کی ہو - مین نے بذات خود اسکا تجربہ کرکے مفصلہ ذیل بیماریون سے نجات پائی ہے مدت چھ ماہ تک پندرہ روزہ پیکٹ روانہ کرنے کا جو وعدہ ہے کو کہا ہے - میری تحریر بلا مبالغہ ہے کیونکہ مبالغہ کرنیوالا پاپی اور گنہگار ہوتا ہے اور پبلک اسکو اعتبار نہین کرتی (۱) مین عرصہ دو سال سے آشوب چشم و نیز بیماری سے افیون استعمال کرتا تھا اسکے ایکدم عقیدہ استعمال سے یہ بدبخت دور ہو گئی ہے کیونکہ بوٹی مین ایک نمایان گنا ہے اور طاقت کا ہو جو ہر قسم کے نشہ کو روک لیتا ہو (۲) میرا دماغ او معدہ مذکورالصدر بیماری سے بالکل گندہ ہو کر میرے دماغ سے بدبو آتی تھی اسکے سبب سے بھلا چنگا ہو گیا ہون بلکہ . . . کو بھی یہی شکایات تھی دفع ہو گئی ہو (۳) ماہ جیٹھ اور بیساکھ کے دنون مین فساد خون کی ازحد تکلیف ہوتی تھی اور گران قیمت پر چشمہ منگا کر استعمال کرنے پر بھی چندان فائدہ نہین ہوتا تھا - میرا بدن (۴) . . . ہے بلکہ رنگ کندن سا ہو گیا ہے پورا فائدہ ہے (۵) میری ضعیف والدہ کو ہمیشہ سر درد کی تکلیف رہتی تھی اور دماغ خالی ہو گیا تھا صرف تین دفعہ کے استعمال سے سر درد ہی جاتی رہی (۵) میرے ایک چھوٹے عزیز بھائی رتن چند جو کلرک ہین اسکو استعمال کیا اور کہا میری آنکھون مین سرور آکر طبیعت خوش و شادمان ہو گئی ہے اور آنکھین و چہرہ صاف ہو گیا ہو - ضروریہ صبح کی ایک دفع کی نہائی ہوئی برہمی بوٹی کا کرشمہ ہے (۶) مجھے رات سیکھنے اور اپنے دھارک کامون مین ازحد مدد ملتی ہے - افسوس اگر میرے پاس بہت روپیہ ہوتا تو دنیا بھر مین اس معجزہ نما بوٹی کو مفت تقسیم کرتا - خیر جلدی شہرت ہو جائے گی - آپ کا ہر دم مشکور ہون نیاز مند - پنڈت رتن ناتھ رہتی محرر رجسٹری لیبر

مورخہ ۱۹ - اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

ہشتو - نہایت پرمذاق ناول مصنفہ مشہور فسانہ نگار پنڈت رتن ناتھ سرشار لکھنوی - قیمت ۸ ر دفتر اودھ پنچ سے طلب فرمائیے -

مراسلات دکن

نمبر ۴

مائی ڈیر مسٹر اودھ پنچ - کنڈا لونگ - کہتے ہیں ان الاسماء تنزل من السماء - نام ماں باپ رکھتے ہیں مگر شہرت انھیں ناموں کو ہوتی ہے جو خدا کی طرف سے عنایت ہوتے ہیں خطاب سرکار سے ملتے ہیں مگر آدمی مخاطب انھیں خطابوں سے ہوتا ہے جو جغرافی گورنمنٹ عطا کرتی ہے - یہاں میں نظام گورنمنٹ اور گورنمنٹ انگریزی دونوں نے اپنی متعدد شخصوں کو عطا - خطاب بھیجے بھی وہ جو ان سے پہچی دکھائی تھی مگر خدائی گورنمنٹ کے آگے کسی کی کیا چل سکتی تھی - دونوں سے ایک کا تجویز کیا ہوا خطاب بھی مقبول نہ ہوا اور ان سے حکم ہوا کہ جو خطاب بند چھہرے سے انہی ٹھیک ہے - اب حیدرآباد میں بچے بچے کی زبان پر ہے تمام پرشاد " اصل میں پرشاد ہے - ازبسکہ اسلام اس نام سے تنکا - تو خود مہاراجہ بہادر بھی براہ حسن عقیدت اپنے سر آنکھوں پر رکھتے ہیں اور شاد شاد نظر آتے ہیں

نواب فنا نوس الدولہ مشعل یار جنگ کا خطاب بھی مقبولیت و شہرت کے بلند پر آفتاب نصف النہار کی طرح چمک رہا ہے اصلی نام کا چراغ گل ہوئے گو ہے بلکہ یوں سمجھئے کہ گل ہو گیا نورالدین نے اسی چراغ سے اپنا لیمپ روشن کیا تھا نورالدین کے لیمپ سے وہ برقی روشنی ظاہر ہوئی جو آج مہاراجہ اسلام پرشاد بہادر کے تیرہ و تار کلبہ احزان میں عشق و محبت کی نئی روشنی پھیلا رہی ہے - سنتا ہوں اس برق حسن سے عنقریب کوئی نور چشم پیدا ہونے والا ہے - ع چشم ما روشن دل ما شاد -

نور چشم کے لحاظ سے پیش بندی میں نے کچھ دکنی نوریاں تیار کی ہیں جنھیں یہاں کی اصطلاح میں " اڑ رہی گے اڑ رہی ماں " کہتے ہیں ذیل میں درج ہیں بطور لطیفہ بر محل اور برجستہ قبول کیجئے

(۱) ننھے کی کھلائیاں دودھوں میں نہائیاں
رانی کی ہیں بیٹیاں راجا کی ہیں جائیاں
اڑ رہی - اڑ رہی گے - اڑ رہی - اڑ رہی ماں

(۲) پوتوں پھلی انائیں - دودھوں نہائی کائیں
عمدوں کی خالائیں - شہزادوں کی مائیں
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۳) نازوں سے ہے پالنا - منھ میں مصری ڈالتا
کھیل رہا ہے لالنا - جھول رہا ہے پالنا
اڑ رہی - اڑ رہی گے الخ

(۴) ناحق وہ دھرلاتے - لالی تو سوئے جاتے
جھونکے بیا کیا آتے - بیٹا کے ہیں نیند ماتے
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۵) سوتے سوتے ہنستے - کیا کیا پھول برستے
منھ پہ غنچے بستے - کان میں یا گلدستے
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۶) ننی ننی آنکھیں - کیریوں کی سی پھانکیں
پلکیں ٹوٹی ناکیں - پریاں حوریں جھانکیں
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۷) بال جھنڈولے پلتے پھول ہوا سے کھلتے
سنبل سے گل ملتے - بلبل کے دل چھلتے
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۸) عاشق سب گھر والے - دیکھیں سب زردالے
آنکھیں عنبر والے - بال وہ گھونگر والے
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۹) رہتے اٹھے سو کر - درد اور دکھ سب کھو کر
شربت سے منھ دھو کر - گل سے شگفتہ ہو کر
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۱۰) آنکھیں پیاری پیاریاں - نرگس کی سی کیاریاں
پلکیں ہیں تیغ کی کٹاریاں - حوریں انبرداریاں
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۱۱) گال مکھن کے گولے - خاصے بھولے بھولے
لال جہاں منھ کھولے - طوطا مینا بولے
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۱۲) ہے آنکھوں کا تارا - صدقے چاند ستارا
ہوئے گا جب پیارا - چھوٹے گا فوارہ
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۱۳) کھا لڑکے کھوریں - لائی ہیں دو حوریں -
کھاتے ہیں جو کھوریں - سنتے ہیں انکا چوریں
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۱۴) کرنے سلام آنچک کے - آئے چندا ماموں
عیدی بھی مانگ انسے - صدقے تیرے جاؤں
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۱۵) لایا تھا مٹھائی - دلی سے حلوائی
بچے نے جب کھائی - دل سے اسکو بھائی
اڑ رہی - اڑ رہی گے الخ

(۱۶) کاغذ میری بھابی - پنسل میرا بھائی
دونوں کی کمائی سے شادی رچائی
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۱۷) ہانڈی میری خالہ - ڈوئی میرا خالو
بیچ کے اپنی پگڑی - لائے کو تھ تھو آلو
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۱۸) دیگچی میری پھپی - چمچہ میرا بھتیا
پیٹ بھیتا کی ماں کا - گھی کا ایک کپا
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۱۹) لالا کو بٹھاؤں - جھم جھم کا اک جوڑا
ڈیوڑھی پر وہ آیا - جھم جھم کرتا گھوڑا
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۲۰) کھیلنے کو جب نکلا - لیکر گھر سے گولی
کیا ہی خوب نشانہ ! گولی جیت سے بولی
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۲۱) لڑکے نے دی گالی - جسکو اسنے کھالی
ہو وہ چچا کا سالا - یا نانی کی سالی
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۲۲) شام ہوئی مت سو اب - ٹانگ پسارے مالی
لڑکا آیا باغ میں - لا پھولوں کی ڈالی
اڑ رہی - اڑ رہی گے الخ

(۲۳) ہو جانے گی کھانسی - سردی کا ہے زمانا
ہیں انگور جو کھٹے - پر ہی میٹھے لانا
اڑ رہی - اڑ رہی گے الخ

(۲۴) بات نہیں کیوں سنتا - کیوں ہی کھڑا تو ہنستا
جا تیار ابھی کر - چھوٹا سا گلدستا
اڑ رہی - اڑ رہی گے الخ

(۲۵) دودھ فقط ہی پیتا - بھوکا ہو یا پیاسا
موتا ہی یہ شربت - لگتا ہے بتاسا
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

(۲۶) بچے کی جو دیکھی صورت گوری گوری
ریجھ کے دی ہر شخص نے مجھ - بجانے لوری
اڑ رہی - اڑ رہی گے - الخ

راقم - بزرجمہر

مسافر - پلنگ - پانی - آگ سب کا انتظام کوٹھری میں ہو گا - اور کھانا بھی ہمارے ہی یہاں ہے
بھٹیاری - ہاں میاں سب سامان موجود ہے - آئیے تو سہی

کھلی چھٹی

مہاراجہ میوا رام دیوان اودھ کی تحریر مہاراجہ کشن پرشاد مدارالمہام دکن کے نام

برخوردارمن - دعا

بالیقین تم تحقیق واقف ہوگئے ہو۔ اگر نہ واقف ہوگے تو اب جان جاوٴگے۔ اودھ کی کوئی تاریخ اٹھالو میرے کارنامے اسمین تمکو ملین گے اور اگر زبانی حکایات سننا چاہو گے تو ہزارہا اودھ کے اب سیکڑون لوگ تمھارے ملک مین ایسے موجود ہین جنکے دادا پردادا نے مجھے بچشم ظاہر دیکھا ہو اور جنکے پاس اپنے بزرگون کی زبانی میرے قصہ ایسے پہونچے ہین جو مثل چشم دید کے ہین میری یاد مین - مین تم ایک ہون - تمھارے جد بزرگ دلال میرے ہمعصر تھے اور نیز سلطنت اودھ اور نظام آصفیت کا تعلق ہمیشہ ہوتے بڑے بھائی کا رہا اسلیے نسبت اور رشتہ بھی وہی رشتہ ہو - بہرحال مجھے تمکو برخوردار کہنے کا حق ہو اور یقینا تم بھی اپنا بزرگ خیال کروگے عجب اتفاق ہو اسوقت مین تمکو خط لکھ رہا ہون اور امید تھی اودھ پنچ پر تمھارے نام نواب مختار الملک بہادر کی ایک تحریر ہو اور تمھاری ساس فیض النسا کی بھی ایک تحریر ہے مین اسی نمبر مین تمکو خط بھی لکھ رہا ہون - پرسون مین نے ایک خبر سنی تھی جو تمھارا نزدیک ہو تمھاری مدارالمہامی کی خبر دکن پر سنی تھی چونکہ یہ ایک نئی صدا بعد صدیون کے سنی - نہایت خوش تھا کہ للہ الحمد اب بھی کوئی کونا دنیا کا ایسا ہی جہان ہم وزیر ہو سکتے ہین - لیکن اسیوقت اسی شخص نے غوثیہ بیگم کا ناگوار واقعہ بھی ذکر کیا جسقدر خوشی تھی اس سے زیادہ رنج ہوا اور - آخر مہاراجہ ٹکیت رائے اور دبیرالدولہ بہادر بخشی جھولا ناتھ کی صلاح یہ ہوئی کہ تمکو خط لکھا جائے

تم ابھی بچہ ہو - گرم سرد زمانہ نہین دیکھا ہو خواہ تمکو ناگوار ہی کیون نہو مگر تمکو نیچ اونچ سمجھانا چاہیے مین نے چاہا تھا کہ برادرم لالہ چیندولال سے کہکر تمکو تحریر لکھاوٴن لیکن وہ آجکل یہان نہین ہین اور بہت دور رہتے ہین اور بڑی بات یہ ہو کہ وہ اپنی مدارالمہامی کے زعم مین مجھ سے یا کسی اودھ والے سے ملنے بھی نہین آئے اور ہم سب بھی نہین گئے لیکن اسوقت قومی محبت کی جوش نے مجبور کیا کہ تمکو براہ راست خط لکھا جائے - سنو برخوردار میرے تم نے اگر یہ حرکت کی تو بہت برا کیا - مین کیونکر یقین نہ مانون جب تمھاری ساس تمھاری طرفداری مین خود تصدیق اس قصہ کی کر رہی ہین۔ ہم لوگ ہمیشہ اپنے بادشاہ پر فدا رہے اور جب فدا رہے تب انکی قوم پر بھی نثار رہے - لڑکے اور رعیت مین کوئی فرق نہین اسلیے ہمارے بادشاہ کی رعایا - نوکر چاکر غلام سب ہماری اولاد ہین - غوثیہ بیگم کون ہین سیدانی کہلاتی ہین - تمھارے بادشاہ کی بھی واجب التعظیم ہین مگر تم کون ہو یہ تم خود خیال کرو - تمھین ایسی عورت کو ہاتھ لگانا داخل عیب ہو نکاح تمسے اُس سے جائز نہین ہے اُنھر بندھن ہم سے درست نہین اب تم بتلاوٴ وہ تیسرا طریقہ کون ہو جو مدارالمہامی وزیر مین ایسے تہذیب ہوتا کیسا تم خود خیال کرو یہ نامقبول ہو - در حرم شکار نتوان کرد - جب تم ایسے بدنظر ہو تب تمھارا کیا اعتبار - ہم لوگ ہمیشہ ڈیوڑھی پر دست بستہ حاضر رہتے تھے - بیگم صاحبان زبانی احکام بلا بلا کر دیتی رہتی تھین - رومال سے ہاتھ بندھے لفر یجی پس پردہ گئے اور حکم سنکر چلے آئے - ایکبار نواب شہیر خواص خاص سلطانی سردربار سیکڑون صلواتین مجھے سنا گئین اور مین ہنسنے گیا اور سوا اسکے کچھ نہ کہہ سکا - بوا آج کیون خفا ہو شباب میرا بھی تھا - جوروون کا مجھے بھی شوق تھا ایک بار ٹکیت رائے کی برادری مین شادی تھی بوڑھی پر جاکر بیگم صاحبہ سے عرض کیا کہ حضور کی لونڈی برادری مین جانے والی ہو زیور نہین ہو ۲۶ خواصون کا زیور مع لباس اور خاص شاہی لباس لونڈی کے لیے مع زیور ملے گردرون کا زیور مع لباس لائے بی بی کو پہنایا مع خواصون کے وہ حلبہ مین گئین

ایک غریب برادری کی عورت بار بار اس لباس شاہانہ کو دیکھتی تھی - راجہ ٹکیت رائے کی بی بی نے کہا بہن تمھارا دل اسکو پہننے کو چاہتا ہو اُسنے کہا ہان اپنا جوڑا ان ۲۶ خواصون سے دیکر چلی آئین چند دن کے بعد بیگم صاحب نے کہا ٹکیت رائے وہ میرا زیور بندہ دیگا - اُسنے کہا حضور وہ تو آپکی لونڈی دے آئی - جنس کر فرمایا - موا دغا باز سب کا سب دے ڈالا -

بتلاوٴ کسی کو یہ نصیب ہوا لیکن ہم لوگ جان نثار تھے خواص سے لیکر شاہی لونڈیون تک کو اپنا آقا سمجھتے تھے حیران ہون کہ تم مین ایسی خواہش نفسانی کیسے پیدا ہوئی ہمنے کبھی جو بدمزدوی سے زیادہ نہین کہین اور وہ بھی برادری کی - دراصل دماغ ایک ہی کام سے فرصت کیسے مین صرف دیوان تھا اور دیوان بھی وزیر دوسرا ہوتا تھا اسیپر یہ عدیم الفرصتی تمکو اس وزارت مین اسکی فرصت کہان سے ملی کہ یہ فکر کرو اور پھر حیدرآباد کی بگڑی وزارت - معلوم ہوتا ہو کہ تم عیش پسند ہو اور سرکاری کام کو اپنی ذاتی خواہشات پر ترجیح نہین دیتے ہو مسلمان ہند کا ساتھ کون اگر تم کہو کہ مین مسلمان دل سے ہون تو عجب اسلام ہو جسے چھپاتے ہو - اگر کہو کہ بے تعصب ہو تو اسمین ہم سب پر فوق نہ لیجاوٴگے - بے تعصب ہونا رعایا اور شاہ کی خیرخواہی کے لیے چاہیے - بے تعصب مین تھا کہ جبتا مرگیا شاہ کا دربار نہ چھوڑا پلاوٴ پکا سا ہو اور دیگ سے نکال کر مین نے سوکھ لیا کہ تمکو امون نے اجزاے خراب نذر دالے ہون - غوثیہ بیگم اگر کوئی طوائف ہوتی اور تم رکھ لیتے - مین سمجھ لیتا لڑکا عیاش ہو - غضب یہ کہ وہ سیدانی اور تم ہندو - تمھارے سنا جو پہلے ہی سے مع بچہ مستعد ہو اگر خوبصورتی کی ضرورت تھی اور بہت سی تمھاری قوم مین خوبصورت ہونگی اور جگہ تلاش کرتے یا مجھے لکھتے تو مین ایک پری بصیغہ جنم چلا بھجوا دیتا اب خوف یہ ہے کہ نظام ناخوش نہ ہوجائین جو قوم کی ذلت ہو تمکو بھی نقصان پہونچے - سید کو جناب عالیان بھائی صاحب قبلہ فرمایا کرتے تھے - کیا نظام کو یہ حرکت تمھاری پسند آئی ہوگی ہرگز نہین تم تو بڑے نیک - پاک مشہور تھے - یہ ابرگ تم ہندی کا چکر درج نے عجیب زور دکھلایا -

مین تمکو یہ بھی مطلع کرتا ہون کہ کل امام ابوحنیفہ صاحب نے ایک تحریر بہت شد و مد سے نظام کو لکھی ہو اور بہت غیرت اسمین دلائی ہو کہتے تھے کہ افسوس اب یہ نوبت اسلام کے دکن مین پہونچی - یہ تمھاری ساس کی حیا پرور تحریر تمھارے کام نہ آئیگی جب نظام بازپرس ہونگے اور دبیر ابھی اس حرکت کو پسند نہ کرینگے - فقط - راقم - مہاراجہ میوا رام از آسمان دوم

چیمبرلین کی کھانسی کی دوا

نزلہ کو باطرح طرح کی کھانسی خراش گلو اور شورش حنجرہ کی تمام پیچیدہ شکایتون مین تیربہدف دوا ہی خوش ذائقہ ہو اس سے صحت یقینی ہوتی ہو یہان کی آب وہوا مین یہ خطرہ کی بات ہی کہ اگر سخت زکام مین غفلت کیجائے تو بہت جلد تپ اور نمونیا ہوجاتا ہی یہ عارضے ایسے ہین کہ بہت سی اموات انکے ذریعہ سے واقع ہوتے ہین جب زکام پیدا ہو چیمبرلین کی کھانسی کی دوا فوراً استعمال کیجائے عارضہ کی ترقی روکدیجائے چیمبرلین کی کھانسی کی دوا مین کوئی مضر جز شامل نہین بچون سے لیکر جوانون تک کو نہایت آسانی اور اطمینان کے ساتھ دیجا سکتی ہو ہرحال مین تیربہدف اور برتاثیر ہو بس ایک بوتل آج ہی خرید کر قیمت کہ رہا سب دوا فروش بیچتے ہین چنانچہ لکھنو مین ڈاکٹر یوسف خان صاحب کی دکان مین جو بمقام نظیرآباد ہو چیمبرلین کی سب دواوٴن کا ذخیرہ ہے -

COUGH REMEDY
Coughs, Colds
CROUP

انا۔ بٹا۔ تمنے بھنگن کرانی۔ آیا رکھی ہے۔
بیگم۔ اناجی۔ بڑے آدمیوں میں ان جزیات پر آجکل نظر کرنا تہذیب کے خلاف ہی۔ چھی چھی چھوٹی بات ہی۔

بونگا برادرز اینڈ کمپنی

پرنٹ ... بونگا برادرز اینڈ کو

بزرگوں سے سنتے تھے ... اہل ... بہ ...

دیکھا تو دنیا کی رونق بھی انھیں لوگوں سے ہو مگر افسوس ہو کہ زمانہ ... شناسی کا مادہ نہیں اور ایسی قدسی نفوس کے کارناموں کی کوئی ریکارڈ نہیں رکھی جاتی۔ ہماری ناچیز کوشش یہ ہو کہ اس کمی کو پورا کیا جائے ... کا ترجمہ ہمنے بونگا کیا ہو اور یہ لفظ ہماری نظر مین نہایت مقدس ہو اور ہماری غرض و غایت یہ ہے کہ بونگا برادرز قائم کیجائے اور برادران کا کارنامے حتی المقدور ... ریکارڈ کیے جائین۔

ہماری سوسائٹی کسی رول اور ضابطہ کی پابند نہین کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہو کہ سوسائٹیان قواعد کے بوجھ کے نیچے دبکر مرجاتی ہین ہم کسی ممبر سے چندہ نہین لیتے کیونکہ چندہ طلبی کی وجہ سے اکثر ممبر ... ہوکر علیحدہ ہو جاتے ہین اور ہم سالانہ جلسہ بھی نہین کرتے اسلیے کہ بعض اوقات سالانہ جلسے کا خرچ آمدنی سے بڑھ جاتا ہے ہمارا پریسیڈنٹ وہی شخص ہوسکتا ہو جو برادرز (یعنی بونگا برادران) مین ذاتی خوبیون کی وجہ سے ممتاز ہو کیونکہ ہمکو گانٹھ کا پورا اور عقل کا اندھا پریسیڈنٹ ڈھونڈھنے کی ضرورت نہین ہوتی۔ ہمارے سکرٹری کے لیے شرط ہو کہ ناشیلڈ یعنی صاحب خطاب نہو کیونکہ اسکا منصبی لقب ہم سب خطابون سے افضل سمجھتے ہین۔

ہمنے اپنی سوسائٹی کے اغراض کے لیے تین رجسٹر کھول رکھے ہین جنکی تفصیل حسب ذیل ہو۔

۱۔ بونگا رول۔ اس رجسٹر مین برادرز کے اسماے گرامی درج کیے جاتے ہین۔

۲۔ بونگا ریکارڈ۔ اس رجسٹر مین برادرز کے اُن کارنامون کا ذکر کیا جاتا ہے جنکی بدولت انکو برادری مین شامل کیا گیا۔

۳۔ بونگا کوڈ یعنی ضابطہ بونگا برادران۔ اس رجسٹر مین ان اوصاف کی تفصیل ہو جو کلاً و جزواً برادرز مین موجود ہونے چاہئین۔

ہماری سوسائٹی خفیہ پولیس کی طرح چپ چاپ کام کرتی ہو کیونکہ غرض کام سے ہو نہ نام سے۔ اور ہمارے ایجنٹ مختلف شہرون مین پھرتے ہین اور جہان کسی مین ... بونگیت دیکھتے ہین انکے پورے پتہ اور استحقاق برادری سے ہمین اطلاع دیتے ہین اور انکا جو کوئی نمایان کام قابل ریکارڈ ہو وہ بھی لکھ بھیجتے ہین اسطرح سے ہماری برادری کا احاطہ بہت وسیع ہو گیا ہو اور بہت سے برادران کو خبر تک نہین کہ اس ... کے دفتر مین انکا نام لکھا گیا ہو۔

ہمارے دفتر مین جناب مولانا ...... جناب مسٹر ......

جناب شیخ صاحب ...... جناب لالہ ...... جناب ... اور اور بہت سے نامور برادرز کے نام نامی درج ہین ... دیکھنے سے

معلوم ہوگا۔

وہ یگانہ مستان خود ہوشیار اند

ہم ... ان ناچیز رجسٹرون کی قدر اسوقت معلوم ہوگی جب ہمارے برادرز اس منزل فانی سے گزر کر حی جنت مین پہنچ جائینگے اسوقت انکی پولیٹکل اور پبلک خدمات کا حال تو اخبارات مین چھپیگا مگر انکی اصلی خوبیان اور ذاتی جوہر صرف ہمارے رجسٹرون سے ہی معلوم ہوسکینگے اسلیے جن حضرات کو ہماری سوسائٹی کے اغراض سے ہمدردی ہو انکی خدمت مین درخواست ہو کہ ہمارے کام کی تکمیل مین وہ ہمکو مدد دین۔

اب مین اُن اوصاف کا مختصر ذکر کرتا ہون جنکی بنا پر بونگا برادرز یا مختصراً برادرز کا لقب دیا جاتا ہو برادران حاضر الوقت کو اختیار ہو کہ اگر انکو کسی امر کی نسبت شبہ ہو کیونکہ "ہزار نکتہ درین کار و بار دلداری است"، تو سوال یا جرح سے اطمینان کرلین ضروری اوصاف یہ ہین۔

(۱) بلیہ بیباک۔ عصیلا۔ جوشیلا۔ خطرات مین جان ڈالنے والا غیرون کی بلا اپنے سر لینے والا۔

س۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ رستم و اسفندیار بھی برادرز کے زمرہ مین تھے۔

ج۔ کیون نہین ع گرچہ خوردیم نسبتے است بزرگ۔

(۲) بھولا بھالا۔ سیدھا سادہ۔ پھونک لینے والا۔ دام فریب مین آسانی سے پھنسنے والا۔

س۔ گستاخی معاف۔ اس حساب سے تو ہمارے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام برادرز کے سرتاج تھے کیونکہ ابلیس کے بہکانے سے جنت کو خیرباد کہدی۔ ہماری راے مین تو انکو اس برادرہڈ کا پیٹرن مقرر کرنا چاہیے مگر کفر کے فتوون کا ڈر ہے۔

ج۔ بڑے میان تو درحقیقت سب برادران کے قبلہ و کعبہ ہین اور یہ استعداد انھین سے ہمکو وراثت مین پہونچی ہے ایسے سہل مسئلہ مین اگر کوئی مفتی صاحب دخل دینگے تو انکو بھی برادری مین سمجھنا چاہیے اور اُنکے فتوے سے ڈرنا نچاہیے

(۳) قول کا سچا۔ ارادے کا پکا۔ راست باز۔ دیانتدار اور ایسا دیانتدار کہ سر جاے مگر دیانت ہاتھ سے نجاے فریبی۔ چالباز۔ عیار۔ مکار۔ دم دینے والے۔ لگانے والے بجھانے والے کو ہرگز ہرگز ہماری برادری مین بار نہین ملنا۔ جناب ... . مین بونگیت کی کئی نشانین پائی جاتی تھین۔ مگر وہ چالباز آدمی تھے اسلیے انکو برادری مین داخل نہ کیا گیا ... حالانکہ انکے سفارشی برادرز مین موجود تھے مگر یہان سفارش سے کام نہین چلتا۔ اتفاق ذاتی شرط ہے۔

(۴) ... اور ... دعبینی کا ... لینے والا اور ... کی اس ... عمل کرنے والا

رباعی

امروز ... فردا نیست ... فردات بجز سودا نیست
ضائع مکن این دم ار دلت شیدا نیست کین باقی عمر را بقا پیدا نیست

(۵) ... دل ... خوش اعتقاد۔ جلدی ایمان لانے والا۔ اور پیر و مرشد پر جان فدا کرنے والا۔

س۔ چاہے پیر مکار اور عیار ہی کیون نہو۔

ج۔ پیر کی مکاری سے ہمین کیا بحث ہم مرید کو برادرز مین داخل کرینگے۔

(۶) اپنی دھن مین مست رہنے والا۔ عالم محویت مین دنیا اور مافیہا سے بے خبر۔ دنیاوی نفع نقصان کا حساب نہ رکھنے والا۔

تشریح۔ مثلاً ایک برادر فکر سخن مین ایسے محو تھے کہ جرب کی ضرورت ہوئی تو پاؤن مین دستانے چڑھانے لگے۔ کرتے کی جگہ پاجامہ پہننے لگے۔ ایک دوسرے برادر شطرنج مین ایسے مصروف تھے کہ لیمپ سے دستار مین آگ لگ گئی اور آدھی پگڑی جلنے پر بھی حضرت کو خبر تک نہین ہوئی۔

س۔ یہ تعریف تو تمام شاعرون اور شاطرون پر صادق آتی ہو۔

ج۔ بیشک انھین حضرت سے تو ہماری سوسائٹی کی زینت ہو اگر یہ لوگ دنیا مین نہون تو زندگی کا لطف ہی کیا ہے۔ اگر یہ شخص غیر بونگا حضرات کی طرح رات دن پیٹ کے دھندے دوڑ دھوپ اور چپقلش مین رہے تو دنیا مین اور ایک ورکشاپ مین کیا فرق باقی رہا۔

ان تعریفات کے سننے سے یہ خیال ضرور پیدا ہوتا ہو کہ اس حساب سے تو بونگون کی تعداد غیر بونگون سے بہت بڑھجائیگی اور بقول بہلول دانا "خردمندان را می شمارم کہ دیوانگان بے شمارند" مناسب ہوگا کہ برادرز کے شمار کی کوشش نہ کیجاے۔ مگر یہ بات نہین اصلی بونگے بہت دقت سے ملتے ہین اور دیانتداری کی جو شرط اوّلی ہو وہ اس مشکل کو اور بڑھا دیتی ہو مگر ہم اس معاملہ مین بہت سختی نہین کرتے اور جن برادران مین ایک آدھ شان بونگیت کی نمایان طور پر پائی جاے اور چال چلن اچھا ہو انکو ہم اپنی جماعت مین داخل کر لیتے ہین کیونکہ جسطرح انسان کامل پیدا نہین ہوا اسی طرح کامل بونگا ملنا بھی مشکل ہے اور جو حضرات بیرونجات سے کسی نامور برادر کے حالات سے ہمکو اطلاع دین انکو بھی اسی پالیسی پر کاربند رہنا چاہیے چند اشعار ذیل جو ایک برادر شاعر نے ازراہ ... بونگا برادرز کی مدح مین لکھے ہین ذیل مین درج کیے جاتے ہین

خمسہ از شمائل بونگا

مست الست سدا متوالے ... سیدھے سادے بھولے بھالے

سرمہ ممیرہ آب حیات

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون۔ میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔

ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ ضعف۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی بہنا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر او حکیم بجائے ادویہ کے آنکھ کے مریضون کو اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے۔

قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ممیرہ کا سفید سرمہ اعلے قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔

نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر صاحب۔ سلام۔ ممیرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہے میں نے آنکھونکی بیماری کیلیے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی۔ ایک مریض پر تو اسنے جادو کا اثر کیا۔ اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک کے دس سال سے بے نور ہوگئی تھین صرف کسی قدر بینائی اندر کے پردہ مین موجود تھی پردہ کارہنا اور انٹرس کوٹ مین سخت نقصان تھا۔ اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا۔ مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید ممیرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین راقم۔ ڈاکٹر شیخ الہ بخش منشتر ڈاکٹر مقام دیوری۔ ضلع ساگر۔

(۲) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب تسلیم۔ آپکے ممیرہ سرمہ کو تقریباً ۳ مریضونپر استعمال کیا جو کہ موتیابند۔ دھند۔ پھولا۔ ناخنہ۔ آنکھونمین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے۔ ان مریضونپر آپکا سرمہ استعمال کرنیسے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا

تازہ سندات

میری راے مین آپکا سرمہ شل ٹریکوما [illegible] بذریعہ ذاکخانجات اور [illegible] کی معرفت فروخت ہونی چاہیے [illegible] وغریب کی مرہمت سے مستفید ہوکر آپکو دعا دین۔ براہ مہربانی ایک تولہ ممیرہ سرمہ سفید اعلے قسم۔ وی پی پوسٹ بھیجئے۔ راقم۔ چودھری [illegible] ہینڈ ٹکال انچارج شفاخانہ [illegible]

(۳) جناب پروفیسر صاحب [illegible] تسلیم مزاج شریف۔ آپکے جو سرمہ بذریعہ ویلیو پی ایبل سرمنگا کر استعمال کیا صد درجہ کا مفید ثابت ہوا۔ بلکہ صحت کلی ہوگئی جو آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ والی سرخی چشم۔ دھند۔ وخارش چشم ووپڑوال کے کنجنکٹوائٹس ٹریکوما۔ شروع کیٹر کٹ وابتدائی موتیابند مین بھی مفید ہے بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضونپر استعمال کیا جسسے فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجیے۔ راقم۔ ڈاکٹر ریاض الدین مقام [illegible] ضلع چینیا۔ سرحد ملک چین

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرہ کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی غرضی ثابت کرے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کیلیے عرصہ سے جمع ہے

غیر ملکون مین یورپین شائستگی کے پیترے

[illegible]

... جیسے دم بھر کرتا

... وہ پہنچے ملک سنگاری

... اسے کھٹکا نہ آئے تو وہ

[illegible]

ون پائس فنڈ

حسود نکے قبلہ گاہ و ظریفوں کے پشت پناہ حضرت امداد بیچ ز اد ظرافتہ ذوقہ

... کی زنبیل نذر ہے ... کے بیچ مین جناب ... فہم صاحب

نے ... روپیہ فنڈ کے متعلق ایڈیٹر البشیر کا ... نقل کر کے

نتیجہ نکالا ہے وہ واقعی لائق داد اور قابل صاد ہے۔ بیوی کی

وفات کا قلق اور صدمہ ... اسی مشغلہ سے دور ہو سکتا

ہے کہ انسان چندہ جمع کرنا شروع کر دے۔ جب روپیہ ہاتھ

مین ہو گا تو لاکھون بری جھم ہویان مل جائینگی اور ... ہی

پر کیا منحصر ہے جو ... سمجھ ہو اور کیا ... دستیاب ہو سکتی ہے

پھر غم غلط ہونا تو سہل سی بات ہے کسی نے سچ کہا ہے غم نداری بز بخر

انجمن حمایت اسلام لاہور نے اس مسئلہ کی تصدیق تو کی لیکن

کامیابی ہوتی نظر نہین آتی کیونکہ وہان وہ اسباب موجود

نہین جو اس قسم کی ایجاد کے باعث ہوتے ہین۔ ان سب

کی دیکھا دیکھی بندہ درگاہ نے بھی بنظر خیر خواہی و رفاقت

اظہار کے لیے چندہ جمع کرنا شروع کر دیا ہے۔ شرح چندہ اتنی

کم ہے کہ ادنیٰ سے ادنیٰ کو ناگوار نہو۔ خیر یہ تو ہوتا ہی ہو گا اب

آپ جانیے اس فنڈ کے قائم ہونے کی وجہ تسمیہ کیا ہے یعنے

ہمارے ہان ایک پلی ہوئی بلی تھی جو بہت ہی پیاری تھی

سارا گھر اسکی اطاعت اور فرمانبرداری سے خوش تھا۔

خیر خواہ اتنی بڑی تھی کہ طاعونی ایام مین جو چوہے گھر سے

نکلے سب کو چٹ کر گئی گویا اسنے آئی ہوئی بلا کو سر سے

ٹال دیا۔ قضا عند اللہ بیچاری بروز کالی جمعرات وقت

ساڑھے دو بجے دن کے قضا کر گئی۔ مابدولت کو اسکی وفات

کا ایسا رنج ہوا کہ دل زندگی سے بیزار ہو گیا تمام دن اسکے

غم مین اشک بہاتے اور میاؤن میاؤن کرتے رہے لیکن

ذرا طبیعت نہ ٹھہری اسی سراسیمگی اور گھبراہٹ کے عالم

مین ... پرچون کو ... نظم کا مضمون

... کو خود بخود ... ہو گیا۔ دل مین لہر آئی اور

... نصیحت پر عمل کر کے ون پائس فنڈ قائم کر دیا یہ

[illegible]

نوکر۔ صاحب بلی پکڑا۔
صاحب۔ دل بھائی نے قصور کیا البتہ سزا پائے گا۔

سے آدھا غم تو غلط ہو گیا باقی سا تی جو ہے وہ بھی کچھ روز مین

جاتا رہے گا۔ آجتک ساڑھے سولہ آنے کم ایک روپیہ تو جمع

ہو گیا ہے مہربانی فرما کر اسے کسی پرچہ کاغذ پر ٹانک لیجیے۔

ساتھ ہی خرچ کی مد مین دو پیسہ لفافہ کے بھی لکھ لیجیے جو اس

مضمون کے ارسال کرنے مین صرف ہوے۔ فقط زیادہ اشیز باد

راقم۔ محمد جہانگیر پانڈے۔ قلم ص ص۔ از گورا

محل خانہ

جلد اول

ایک مدت سے اس ناول کی شہرت اور تعریف سن سن

کے اشتیاق ... کہ دیکھین اسمین کیا ہے الحمد للہ کہ مین

اشتیاق مین حضرت مصنف کی عنایت قدیمانہ کتاب کی صورت

مین ظاہر ہوئی۔

... ان الماگر ایسی ہی تصانیف شائع ہونے کا رواج

... جسکی عوام و خواص دلچسپی کے ساتھ انکی قدر

متوجہ بھی ہون تو تھوڑے ہی دنون مین گھر کے گھر حسن معاشرت

و انتظام و سلیقہ کے جزئی و کلی اصول سے واقف ہو جائین

اور جو بد نظمیان نا تجربہ کاری و عدم اطلاع طرز معاشرت سے

پھیلی ہوئی ہین دفع ہو جائین۔ چونکہ ناول یا قصہ کو ریویو مین

مذکور کرنے سے لطف بہت کچھ جاتا رہتا ہے اسوجہ سے قصہ کے

کیرکٹرس اور واقعات ہم یہان درج نہین کرتے ہان مجملاً اتنا

لکھے بغیر نہین رہ سکتے کہ مصنف کی وسعت نظر نے چھوٹی چھوٹی

معمولی باتین تک فرو گذاشت نہین کین سبے تک با سانی اسکی

عبارت سمجھ سکتے ہین۔

غرض حضرت مصنف نے جو سبق اپنی ہی نوع کو دیا ہے عجب نہین

کہ تکرار مطالب کی وجہ سے اسمین ڈھول کچھ دخل ... بر ...

کے یاد ہو جائے۔ زبان اور طرز بیان شستگی اور شائستگی کے

ساتھ زنانہ ہے جو عموماً تعلیم یافتہ گھرانون کی عورتون کا ہونا ...

مصنف نے کوشش کی ہے کہ طرز معاشرت ظاہر کرنے والے ناول

مین لکھنؤ کے زنانخانے کی بول چال ملحوظ رہے اور قصہ مین

بجائے معمولی اور اوچھے خیالات کے حسن اخلاق اور تہذیب

ساتھ چھوڑینگے نہ سائے کی طرح　　　ہم بھی جائینگے جدھر جائے گا

سن ابتدأ وسہلاً ظاہر ہون-
تو کتاب کے فوائد و مضون باوجود بیان ہین اب لیجئے ظاہری
کی خوبیان-نہایت نفیس کاغذ-بہت عمدہ خط-
طبع-چھاپنے اور چھپوانے والے کی نفاست طبع سبکا
بکھارہے ہین
حضرت مصنف کی عکسی تصویر پہلے صفحے پر لگائی گئی
کے مقابل کے صفحے پر نواب فردوس محل صاحبہ نواب بیگم حسا
باد کے نام ڈیڈیکیشن ہے -
اسکے بعد دیباچہ ہے جسمین نہایت مفید باتین سکھائی اور
لئی ہین -سکھر اصل قصہ ہے آخر مین ہیر دین کے قبر کا فوٹو ہی
روپیہ قیمت ہے اور سید علی سجاد صاحب سجاد مصنف
آباد پٹنہ بنگلہ باغیچی نانست دستیاب ہو سکتی ہے-
م ا ثم - م - ش

ہم قرضدار کے پاس بنا تقاضہ واسطے وصول کرنے گئے تھے-
- ہی ہان-
- اُسنے کیا کہا-

موکل-اُسنے کہا شیطان کے پاس جاؤ-
وکیل-پھر تمنے کیا کہا-
موکل-مین آپ کے پاس چلا آیا-

ایس بی اینڈ گوکھسیا رمنڈی لکھنؤ (۱)

جملہ خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ یہ کمپنی عرصہ سے
لکھنؤ مین قائم ہے اور برابر تعمیل فرمائش مین مصروف
ہے مگر افسوس ہے کہ ابتک آپ ایسے معزز
خریدارون نے کسی فرمائش سے یاد و شاد نہ کیا- یہ
کمپنی ناول و کتب دیگر ہر قسم چہارم کمیشن سے روانہ کرتی
ہے اور محصولڈاک ذمہ کمپنی ہوتا ہے اور آم و خربوزہ اعلی درجہ کا
اور دیگر اشیاء ساخت کانپور و ساخت لکھنؤ و بنارس
وغیرہ وغیرہ بمنافع ۰مرفی روپیہ روانہ کرتی ہے اگر جناب
کو فہرست دیکھنے کی ضرورت ہو تو کارڈ کا ٹکٹ ارسال
کر کے فہرست طلب فرمایئے - امید ہے کہ آپ حضرات
اس کمپنی سے کوئی نہ کوئی فرمائش ضرور طلب فرمایئے
المشتہر- ایس-بی اینڈ گوکھسیا رنی منڈی لکھنؤ

کوٹھی جلوس قیصری (۲)

کوٹھی ہذا کوٹھی نمبر ۱۵۸ کنٹونمنٹ لکھنؤ مین قائم ہوئی ہے
کوٹھی ہذا جناب کی ہر قسم کی خدمتین بلا عذر بجا لائے گی
کوٹھی ہذا جناب کے لیے ہر قسم کے ملازم وغیرہ مہیا کرے گی
کوٹھی ہذا جناب کے قیام اور آرام وغیرہ کا بخوبی انتظام کریگی
کوٹھی ہذا آپ کو تقریبات یعنی شادی وغیرہ مین ہر طرح کی مدد دیگی
کوٹھی ہذا تمام قسم کے اشیا حسب الطلب حضور روانہ کرے گی
کوٹھی ہذا آم خربوزہ اور برف حسب الحکم روزانہ روانہ کرے گی
کوٹھی ہذا اشیاے مطلوبہ تاجرانہ نرخ سے خرید کر روانہ کرے گی
کوٹھی ہذا ششماہی اپنے منیجر کو حضور کے سلام کیلئے روانہ کرے گی
کوٹھی ہذا اخبار و رسالہ و گلدستہ و جنتری وغیرہ مفت بھیجے گی
کوٹھی ہذا کی ماہواری تنخواہ جناب کو صرف ایک روپیہ دینا ہوگی
کوٹھی ہذا سہ ماہی سے کم اور سالانہ سے زیادہ تنخواہ جمع نہ کریگی
کوٹھی ہذا کے منیجر سے مفصل اشتہار اور قواعد وغیرہ طلب فرمایئے

اشتہارات

مسمریزم کے مشہور نیچی وقلم (۳-۹-۲۲)

ماشاءاللہ ۱۹۰۴ء سے خریدارون کی ترقی ہے چنانچہ گزشتہ فصل مین دو لاکھ چالیس ہزار قلم ہندوستان بھر مین دو ہزار میل کے فاصلے تک خریدارون کی مرضی کے مطابق بھیجے گئے

۱۔ بابو مہندر ناتھ بنرجی سیمل تولہ ریلوے اسٹیشن یون تحریر فرماتے ہین۔

آپ نے جو خاص قسم کے آم بھیجے اُنسے نہایت ممنون ہوا نہایت خوش ذائقہ نکلے۔

۲۔ اے ڈبلو ریڈ صاحب بہادر ڈاکخانہ گولہ گھاٹ سے لکھتے ہین۔

تیس سال تک آسام مین دیکھا ہون مگر جیسے آپ ۱۹ جون کو بھیجے ویسے کبھی نہ دیکھے تھے ایک دوست کو دیتے تھا آپ نے ... کوشش کرکے انھون نے کہا اور بھی منگا دو۔

اپنے ملازمون کو ... فرمائشات ... جو ... ہوجاتی ہین سال نہ ہونے پائے امید ہے کہ ازراہ ... اپنے تمام پھلون سے پہلے لکھیں اینیڈر مفصل حال بذریعہ ... معلوم ہوسکتا ہے۔

المشتہر نیجر ... نرسری دربھنگا۔ ڈاکخانہ ترہت۔

قوت کی گولیان

طاقت دینے والی دوائیون مین مشہور دوائیان انگلینڈ اور ڈنمارک کی گولیان بنی ہین بدن کے مادہ حیوانی کو اور مغز اور پٹھون۔ رگون اور گوشت اور خون ہو طاقت دینے کا یہ دعوی کرتی ہین انکے فوائد زیادہ محنت کرنا زیادہ ... جوانی کی خرابیان ... وغیرہ سے ... اور رگیں کمزور ہوگئی ہون تو دو تین ہفتہ کے استعمال سے پھر خود آپ بدن مین جوش آتا ہے بدن مین گرمی معلوم ہوتی ہے اور کمزوری دفع ہوتی ہے آنکھون مین بصارت آتی ہے۔ یہ گولیان مندرجہ ذیل بیماریون مین ازحد مفید ہین۔

بدہضمی۔ کمزوری۔ نامردی۔ ہاتھ پیرون کا کانپنا۔ بھول اور دل یاد بھول جانا۔ تھوڑی محنت مین سانس پھول جانا۔ طبیعت کا ہر وقت سست رہنا۔ آنکھون مین کمزوری اور جوانی مین بڑھاپے کی سی حالت۔ قیمت فی شیشی جسمین ۴۰ گولیان رہتی ہین عمدہ ترکیب استعمال دوا ہمراہ شیشی ہے۔

پتہ۔ ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ سندریا پٹی کلکتہ

برہمی بوٹی

تیس ہزار تھیلیان فروخت ہوچکی ہین اہل ملک کی نذر تھیلی وزنی آدھ سیر محصول ڈاک عہ اسکے استعمال سے برہما جیسی عقل ہوجاتی ہے شاستر گواہ ہین کند ذہنی کا اصلی علاج ہے۔ اکبر بادشاہ کے وزیر فیضی نے اسکا استعمال کرکے حافظہ کی طاقت پائی ہر کتاب کو ایک بار پڑھکر یا سنکر دوبارہ زبانی سنادیتا تھا۔ برائے سوزش ....

فساد خون۔ سرعت وغیرہ ....

خارش۔ پھوڑا پھنسی۔ مرگی۔ لاغری۔ کم خوابی۔ بے چینی قوی ... رطوبت دماغ۔ نسیان ... تپ دق خفقان ... پاگل پنا۔ نزلہ۔ زکام۔ کمزوری حواس خمسہ ظاہری و باطنی ہوا میرہ ... یاد کو جادو ہے عقل اور حافظہ تلوار کا سا تیز ہوجاتا ہے۔ لکنت زبان اور بلغم کو فوراً دور کرتی ہے .... جسم جاری ہوجاتا ہے۔ خون مین ٹھنڈک ڈالنا اور اسکو بڑھانا اسکا ادنی کرتب ہے۔ سوامی دیانند اور شنکراچارج جی نے اسی سے طاقت پاکر ملک کو ہلایا۔ جو لوگ ... سے نرم مین ہم انکو مشورہ دیتے ہین۔ وید دان ... نہ سفر لندن ہی اسکے ہوا ہوشمند رہے۔ وہم ہولدل ... تیر بہدف تو تکمہ ہے۔ ہر روز اشتہار ریکیٹ باہر جاتے ہین ... کسی دیگر دوائی یا سرمہ یا قرص حکیم کی ضرورت نہ ہوگی ہمیشہ کے استعمال سے بموجب تحریر سنگتا کبھی موت نہ آئے یعنی کسی بیماری سے نہ بے عمر دراز ہوئے ... آیندہ خوب شکتی پرگٹ ہوئے کوئی مرض نہ ہوئے۔ اور اغنیا۔ طالبعلم۔ بالو۔ لانہ نشین ... ہندوستان کے نقارخانہ مین ڈنکے کی چوٹ لگا کر سب کو چیلنج کرتے ہین کہ ایک بار ضرور آزمائین۔

المشتہر

گوسائین سوامی دیال پریزیڈنٹ راج یوگ سوسائٹی و مالک کارخانہ برہمی بوٹی حسن ابدال پنجاب۔

سارٹیفکٹ تازہ۔ سریمان یوگ ودیا پردھان گوسائیں سوامی دیال شہابوگی وصوفی جی مہاراج۔ بنام نیاز مند نہایت خوشی سے اس امر کی تصدیق کرتا ہون قدرتی خوشی کے لحیہ تیا ہوکر اپنی طرف سے یہ ناچیز سارٹیفکٹ پیش حضور کرکے نذر کرتا ہون۔ اگرچہ آپ کے پاس ہزارہا سندات موجود ہین کیونکہ واقعی آپ نے کوہ ہمالیہ کے نامعلوم استھان سے اس زود اثر برہمی بوٹی جسکا ذکر سنگتا مین بہت جگہ آیا ہے کہ اسکے استعمال سے ہر قسم کا روگ دفع ہوجاتا ہے اور اسکے زیادہ استعمال سے عمر بڑھ جانے کا خاص ذکر ہے دریافت کرنے مین جو محنت پبلک کی خدمت کی خاطر اُٹھائی ہے وہ دائمی عمدہ طور پر قابل قدر ہے اور پبلک کی طرف سے شکریہ کی سزاوار ہے۔ فی زمانہ اس امر کی امید نہ تھی کہ ایسی زود اثر بوٹی بموجب روش زمانہ کے دریافت ہوگی مگر بے امید تحقیقات نے اپنے اثر پذیر منوہر ریاضت بوٹی کے ذریعہ عمدہ تعریف حاصل کی ہے۔ مین نے بذاتہ خود اسکا تجربہ کرکے مفصلہ ذیل بیماریون سے نجات پائی ہے اور چھ ماہ تک پندرہ روزہ پیکٹ روانہ کرنے کا گوسائین جی کو کہا ہے۔ میری تحریر بلا مبالغہ ہے کیونکہ مبالغہ کرنے والا پاپی اور گنہگار ہوتا ہے اور پبلک اسکو ٹھیک نہین سمجھتی

(۱) مین عرصہ دس سال سے آشوب چشم دیگر سے کسیقدر افیون استعمال کرتا تھا اسکے ایک ہفتہ استعمال سے یہ بدبخت دور ہوگئی ہے کیونکہ بوٹی مین ایک خاص قسم کا سرور طاقت کا ہے جو ہر قسم کے نشہ کو روک لیتا ہے (۲) میرا دماغ اور معدہ مذکور الصدر بیماری سے بالکل گندہ ہوکر میرے دماغ سے بدبو آتی تھی اسکے سبب سے بھلا چنگا ہوگیا ہون۔ بلکہ میرے بھائی کی بھی شکایت بھی دفع ہوگئی ہے (۳) ماہ جیٹھ اور بیساکھ کے دنون مین فساد خون کی ازحد تکلیف ہوتی تھی اور گران قیمت پرعشبہ منگا کر استعمال کرنے پر بھی چندان فائدہ نہین ہوتا تھا۔ میرا بدن اب قابل دید ہے بلکہ رنگ کندن سا ہوگیا ہے۔ پورا فائدہ ہے (۴) میری ضعیف والدہ کو ہمیشہ سر درد کی تکلیف رہتی تھی اور دماغ خالی ہوگیا تھا صرف تین دفع کے استعمال سے ... جاتی رہی (۵) میرے ایک چھوٹے عزیز بھائی رتن چند جو کلرک ہین اسکو استعمال کیا اور کہا میری آنکھون مین سرور آکر طبیعت خوشی والی ہوگئی ہے اور آنکھین نہ چہرہ صاف ہوگیا ہے۔ ضرور یہ صبح کی ایک دفع کی پی ہوئی برہمی بوٹی کا کرشمہ ہے (۶) مجھے راگ سیکھنے اور اپنے دھارک کامون مین ازحد مدد ملتی ہے۔ افسوس اگر میرے پاس بہت روپیہ ہوتا تو دنیا بھر مین اس معجزہ نما بوٹی کو مفت تقسیم کرتا۔ خیر جلدی شہرت ہوجاے گی۔ آپ کا ہر دم مشکور ہون نیاز مند۔ پنڈت رتن ناتھ رینی محرر جسٹری ...

مورخہ ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۳ء

ہشو۔ نہایت پرمذاق ناول مصنفہ مشہور فسانہ نگار پنڈت رتن ناتھ سرشار لکھنوی۔ قیمت ۸ دفتر اودھ پنچ سے طلب فرمایئے۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔

ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھونکے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہے بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے۔

قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلے قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔

نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میاں اللہ والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب منشی ... صاحب ... ممیرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجائے ... ہے۔ میں نے آنکھونکی بیماری کیلیے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی ایک مریض پر تو اس نے جادو کا اثر کیا۔ اسکی آنکھین بباعث ذہر آتشک ... دس سال سے بے نور ہو گئی تہین مجھوب ... کسی قسم کی بینائی اندر کے پردہ مین ... بھی پردہ کالا تھا اور انٹرس کورٹ مین سخت نقصان تھا۔ اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا۔ مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید ممیرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین۔

راقم۔ ڈاکٹر شیخ الہی بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری۔ ضلع ساگر۔

(۲) جناب پروفیسر سردار سیا سنگھ صاحب ... تسلیم ... میں نے ممیرہ سرمہ کو تقریباً ... مریضونپر استعمال کیا۔ جو کہ موتیا بند۔ دھند۔ پھولا۔ ناخنہ۔ آنکھونمین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے۔ ان مریضونپر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال ... مفید ... تیر بہدف پایا۔

میری رائے مین آپکا سرمہ مثل ... بذریعہ اخبارات اور ... کی معرفت فروخت ہوتا ... وغیرہ آپکی سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو دعای دیتے ہیں اور براہ مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم۔ وی۔ پی۔ پوسٹ بھیجین۔

راقم۔ چودہری ... ہیڈ ... شفاخانہ ... ضلع ...

(۳) جناب پروفیسر ... تسلیم مزاج شریف۔ آپ ... ایک مریض پر سرمہ ... استعمال کیا ... درجہ کا مفید ثابت ہوا۔ بلکہ صحت کلی ہو گئی۔ آپکا ... کیا ہوا سرمہ ... پانی سرخی چشم۔ دھند۔ خارش چشم ... کے ... ٹریٹمنٹ شروع کر ... ابتدائی موتیا بند مین بھی مفید ہے بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سی مریضونپر استعمال کیا ... فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیج دیجیے۔

راقم۔ ڈاکٹر ریاض الدین مقام ... ضلع ... سرحد ملک چین

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کرے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کیلیے ... سنہ ۱۹۱۰ سے جمع ہین۔

تے دیتا ہو مگر کیا کرین میان نہین مانتا۔ ڈرتی جھجکتی بڑھی جاتی ہین ایک دو نہین بلکہ رسالہ کا رسالہ ہو۔ کہان فاطمہ بیگم کے ہاتھ مین ہو خدا اس خاتونی ٹھیٹھ رسالے کو نظر بد سے بچائے اور کنٹرورشل ہونے سے مامون رکھے۔ تمام دا اپس لائے۔ آمین

راقم۔ ہ۔ ز چہرہ

جام الفت

یعنی

شیکسپیر کے مشہور ڈراما مڈ سمر نائٹس ڈریم کا ترجمہ اردو نظم مین

کھلی چٹھی بنام محمد مظہر علی آزاد مترجم

ڈیر سر۔ اگرچہ مجھکو آپ کی خدمت اقدس مین نیاز حاصل نہین اور نہ کبھی نامہ و پیام کی نوبت آئی ہو بلکہ چند روز قبل مین آپکے نام و نشان سے ویسا ہی ناواقف تھا جیسا کہ میرے حالات ملفوظات اور خیالات سے آپ ہنوز ناآشنا ہین لیکن پچھلے ہفتہ مین طلسم اسید وہم کے آزاد شدہ قیدیون کا جو قافلہ آیا اُسنے ایک ایسی خوشخبری سنائی کہ مین آپ کا غائبانہ رفیق اور ہوا خواہ ہوگیا مین نے نہایت مسرت سے سنا کہ آپ نے میرے ایک ڈراما کا اردو نظم مین ترجمہ کرکے اُس دلکش سرزمین کو میرے خیالات سے مانوس کرنا چاہا ہو جسکی دولت دزرخیزی کی داستانین عیش وعشرت کے افسانے حسن وعشق کی کہانیان میری کانون تک اُسوقت پہونچی تھین جبکہ مین صفحہ قرطاس کے محدود پیمانہ پر طلسم ہستی کے کل منازل و مراحل کا فوٹو اُتارنے مین مشغول تھا۔ اور فطرتی جذبات۔ پاکیزہ خیالات۔ عاشقانہ جوش وخروش معشوقانہ ناز وانداز کی ہنستی بولتی تصویرین کھینچنے مین مجھے ان حیرت انگیز روایتون سے بہت مدد ملتی تھی۔

چونکہ مشرقی خیالات کا میری شاعری پر کسیقدر بار منت تھا اور ہندوستان کے فرحت بخش معاملات سے مجھکو ذاتی دلچسپی تھی اسلیے آپ کا ترجمہ بغور دیکھنے اور اُسپر اظہار رائے کرنے کا مجھکو بہت شوق پیدا ہوا۔

آپ سلطنت برطانیہ کے با امن وعافیت عہد مین ہندوستان کی ریل گاڑیون اور تار برقیون کے عادی ہین اسلیے صحیح طور پر اُس تکلیف و دقت کا ادراک نہین کرسکتے جو آپ کی تالیف کا ایک نسخہ حاصل کرنے کے لیے مجھکو برداشت کرنا پڑی۔ یہان نہ تار برقی کی لین ہو نہ ڈاک گاڑی کا انتظام۔ معمولاً خطوط کے پہونچنے مین ایک عرصہ ہو جاتی ہو اور کتابون کے پارسل تو بغیر خاص توجہ اور کوشش کے منزل مقصود تک پہونچتے ہی نہین غرض بہزار خرابی جام الفت کا ایک نسخہ دستیاب ہوا اور مین نے اسکو بہت شوق سے پڑھنا شروع کیا۔

وہ کیا قاصد نے غلطی کی اور وہ ہندوستان سے بجائے کتاب مطلوبہ کے کچھ اور اُٹھا لایا؟ یا کتب فروش نے قاصد کو بہاتی احمق سمجھکر اپنے ملک کے شہرۂ آفاق چیز کا نمونہ دکھانے کے لیے دوردہ کے عیوض وہی حوالہ کردیا؟؟ یا کارپردازان مطبع کی غفلت سے کسی ناول کے اوراق جام الفت کی لوح کے ساتھ نتھی ہوگئے؟؟؟ یہ سوالات تھے جو آپ کی کتاب کے ابتدائی صفحے دیکھکر میرے دل مین پیدا ہوے کیونکہ آپ نے غالباً اُس فرانسیسی نکتہ چین کا مشہور قول سنا ہوگا جسنے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ ناول اور ڈراما مین یہ بڑا فرق بتایا تھا کہ ناول نویس ہر وقت نئے شخصون کو اسٹیج پر لاسکتا ہو مگر مرقع نگار مجبور ہو کہ جو فہرست اشخاص اُسنے آغاز کتاب مین دی ہے اسکی پابندی کرے اور اُس کتاب مین جو میرے پیش نظر تھی اشخاص ڈراما کی فہرست ہی نہ تھی۔

مین واقعی خوش ہوتا اگر یہ خیال صحیح نکلتا کہ عجلت مین کسی ناول کے اوراق آپ کی کتاب کے ساتھ منسلک ہوگئے مگر جب دیباچہ غور سے مطالعہ کیا اور اُسمین ڈراما کے بعض مضامین و اشعار کا ملخصاً ذکر پایا اور ختم کتاب پر وہ مثنوی بھی نظر آئی جسکی تعریف آپ نے خود نہایت جامع و مانع الفاظ مین اسطرح کردی ہو کہ (نقل کفر کفر نباشد) پشتو مین بھیک مانگا ہو تو میرے کل شکوک بجلی کی چمک سے زیادہ سریع الزوال ثابت ہوے اور مین نے مجبوراً اسی کتاب کے پڑھنے کا دوبارہ قصد کیا جو میرے سامنے تھی آپ ہندوستان کے باشندہ ہین اگر آپ کے سامنے ہرکلیز کی مشقتون کا ذکر کیا جاے تو آپ صحیح اندازہ نہ کرسکین گے اسلیے کہتا ہون کہ رستم زابلستانی کو ہفتخوان کے منازل طے کرکے اسقدر مسرت نہوئی ہوگی جتنی کہ مجھکو جام الفت کا پر اثر وظیفہ ختم کرکے ہوئی اللہ اکبر! وہ وہ سنگلاخ زمینین ہین یا ایسے ایسے مہیب دیوون اور غولون کا سامنا ہی!! اور ہر قدم پر ابہام۔ تمثیل اور چیستان کے وہ وہ دریا ناپیدا کنار ہین!!! کہ مجھکو خود اپنی ہمت واستقلال پر ناز ہی کہ مین نے ثابت قدمی سے اس مہم عظیم کو فتح کرلیا۔

عیاذاً باللہ۔ میرا یہ منشا ہرگز نہین کہ آپ کی کتاب مین سامان تفریح و دلچسپی کی کمی ہی یا اُسکے ترجمہ مین کوئی نقص ہی بلکہ برعکس اسکے آپ کی تصنیف فلسفیانہ خیالات کا قابل قدر خزینہ اور شاعرانہ نزاکتون کا بیش بہا گنجینہ ہی لیکن مین بدقسمتی سے اسکو اپنے خیالات کا پرتو اور اپنے ڈراما کا ترجمہ سمجھا تھا حالانکہ دراصل جام الفت کے مضامین ایسے عالی اور خیالات ایسے بلند ہین کہ میری فہم ناقص کی رسائی بھی وہان تک نہو سکتی۔

آپ دیباچہ مین تحریر فرماتے ہین کہ مین نے اس کتاب مین یہ التزام رکھا ہی کہ ترجمہ ترجمہ نہ معلوم ہو اور تالیف مین تصنیف کا لطف آئے۔ مین نہایت سچے دل سے مبارکباد دیتا ہون کہ اس دشوار ارادہ مین آپ بڑے حد تک کامیاب ہوے اور ترجمہ مین وہ خوبیان پیدا ہوگئین کہ باوجود مصنف قصہ ہونے کے مین بعض اوقات حیران رہجاتا ہون کہ یہ تشبیہین اور تمثیلین۔ یہ کلام کی شوخی اور بول چال کی نیچری میرے ہی خیالات کا عکس ہین یا مترجم کی ذہانت و ذکاوت کا قابل قدر نتیجہ!! آپ نے یہ بھی التزام رکھا ہو کہ مین خیالات ایشیائی خیالات کے سانچے مین ڈھالے جائین اور اس سخت میدان مین بھی آپ کے سر سہرا رہا۔ اگر صحیح کو مرزا رجب علی بیگ سرور سے ملاقات ہوتی کہتے تھے کہ میرا جانا نام بندر کے قالب مین بعض اوقات انسانی حرکات کا مرتکب ہوجاتا تھا جس سے اُسکی اصلیت اور ماہیت کا شک گزرسکتا تھا مگر آزاد نے اس خوبی سے مغربی خیالات کو مشرقی قالب عطا فرمایا ہو کہ اگر وہ خیالات مجسم ہوکر دنیا کے سامنے آئین تو وہ خود تمیز نہ کرسکین کہ ہم مغربی ہین یا مشرقی!! البتہ یہ وسوسۂ شیطانی میرے دل مین جاگزین ہوگیا ہو کہ اگر مغربی خیالات بالکل ایشیائی کردیے گئے تو انگریزون اور ہندوستانیون مین وہ ارتباط اور دوستانہ مراسم کیونکر پیدا ہونگے جنکی ضرورت آپ نے نہایت شد ومد سے دیباچہ مین بیان فرمائی ہو اور خاکسار کے کلام کو اُسکا وسیلہ قرار دیا ہے۔

آپ نے جام الفت مین حتی الامکان لکھنؤ کا روزمرہ استعمال کیا ہو جسکا لطف بسبب ایک اجنبی ملک کا باشندہ ہونیکے افسوس ہو کہ مین نہین اٹھا سکتا مگر کل شب کو اشنا رکلام مین ملٹن سے آپ کی تصنیف کا ذکر آیا تو وہ کہتے تھے کہ آزاد میر کا متبع کامل اور سچا مقلد ہو وہ بھی میری طرح بوقت ضرورت بے ساختہ ایسے الفاظ تراش لیتا ہو کہ واقعہ کی تصویر آنکھون کے سامنے کھنچ جاتی ہو خصوصاً ان دو شعرون کو انھون نے کئی بار پڑھا اور بہت تعریف کی

(۱) کون مین ہیا یہ دیہاتی زانڈل ہین مبہوت فرے سے اُنکل

(۲) کبھی پیڑ سی ہو تجبتی کوئی سنسنتی مجھکو ۔ مڑ جھکے آتی ہو اٹھانے کو کبھی سنسناہو

آخر مین آپ کو مین ایک اور مبارکباد دینا چاہتا ہون وہ یہ کہ جام الفت کو مین نے اپنے عزیز دوستون آتش وغالب کے سامنے پیش کیا اور منشی امیر احمد مینائی سے بھی داد سخن چاہی وہ سب اسکی تعریف وتوصیف مین ہمزبان تھے بلکہ ایک نقاد سخن نے تو یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگرچہ آزاد نے اس کتاب مین اکثر مقامون پر پردہ ضلع گورکھپور کی زبان استعمال کی ہو اور بسبب عجلت کے بانظر ثانی نہونیکے بعض جگہ قافیہ غلط ہوگیا ہو اور کہین کہین نشتر گربہ کا سہو خیال نہین رہا ہو مثلاً

نالان ہو خدائی کی خدائی + ہر ملک ہو دے رہا دہائی

(خدائی کی خدائی پیرسونہ کی شاید زبان ہو تو ہو)
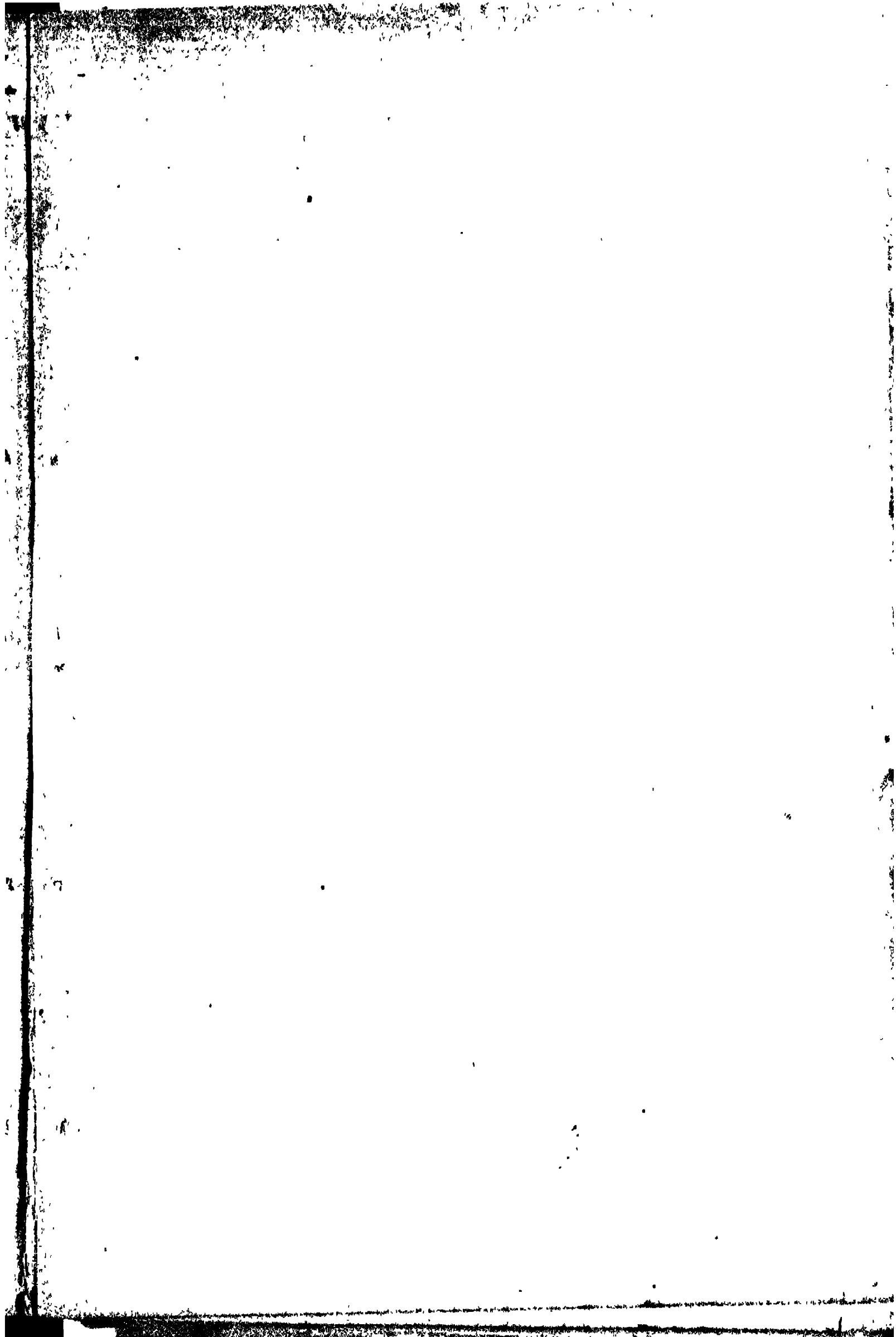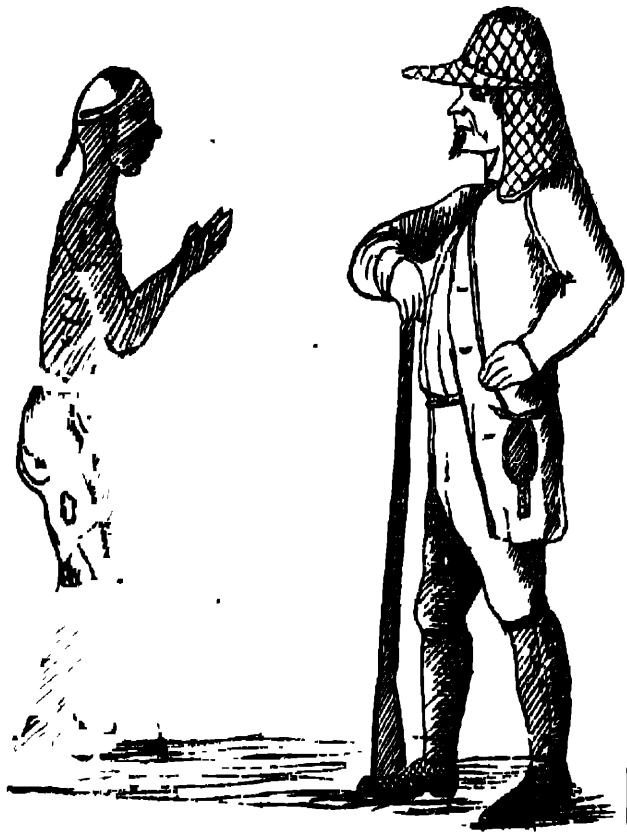
فساد مقدونیہ وغیرہ

یورپ

نیا ساز اور نیا راگ

دلربایانہ وگر بر سرناز آمدہ

(۲) دانتوں کے تمھارے پیچھے بن ہیں جھلا زبانیں بن گئی تھی
دو ایک مجھے بھی لینے دو دیکھوں تو سہی پر کیا ہیں

قافیہ غلط ہے۔

(۳) طبعیتس تیری شرم حیا تیری کیا ہوئی
کیوں ڈھل گیا ہے آنکھ کا پانی ترا اجی

شتر گربہ ہے۔

وغیرہ وغیرہ وغیرہ

لیکن ایسی خفیف لغزشوں سے کتاب کی خوبی میں کچھ فتور نہیں آتا۔ وہ بیشک نظم اردو میں ایک بے بہا اور قابل قدر اضافہ ہے اور اس قابل ہے کہ اسکو اردو لٹریچر کی بزرگ ترین الماری میں جگہ دیجائے۔

اب میں اس مختصر خط کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ خدا آپکے مصنفہ ڈرامہ کو عام پسند بنائے اور آپ کو اتنی فرصت دے کہ آپ ایسے ہی چند اور ڈرامہ تصنیف کر سکیں جو خلقت کے لیے فائدہ بخش ثابت ہوں اور آپ کی شہرت عام اور بقاء دوام کا سبب کہلائیں۔ فقط آپکا تابع

شیکسپیر

بقلم
کفرست در طریقت ما کینہ داشتن
آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

م - ع - ک -

بیٹھے بیٹھے طبیعت جو گھبرائی تو تو نے دنیا کے چاروں طرف تار برقی جاری کر دی جا بجا سوں کا جال باندھ دیا۔ گو نہ ڈنکی ڈاک بیٹھا دی کہ دس دم کی خبریں معلوم ہو جایا کریں غرضکہ بڑی مشقت اور جانفشانی سے اشیاء نادرہ کا پتہ لگا ہی چھوڑا اور ہر ملک ہر شہر ہر گانوں اور ہر بستی کی مشہور چیزوں کی فہرست تیار کر لی چونکہ یہ مفید عام ہو لہذا آپکی نذر کرتا ہوں کہ اسکو شائع فرما کر لوگوں کے مکان تک پہونچا دیجئے اور اس احسان بے پایان کے صلہ میں ایک پرچہ اخبار کو بھی عنایت کیجئے ورنہ ابھی بیرنگ ریپورٹ اللہ میاں کے پاس بھیجوں گا خیر اب کان لگائیے اور مشہور چیزوں کی فہرست بغور ملاحظہ فرمائیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دہلی کی زبان۔ کارونیشن کا سامان۔ کانپور کا چمڑا۔ طرابلس کا جھگڑا۔ سلہٹ کی نارنگی۔ مدراس کا بہنگی۔ کلکتہ کی تجارت آگرہ کی عمارت۔ سکندرے کی ککڑی۔ شیشم کی لکڑی۔ قنوج کے گلے۔ بنارس کے چھلے۔ بادشاہ پور کی شکر۔ آنحضرت کا سفر فرخ آباد کے تربوز۔ لکھنؤ کے پنپ شوز۔ متھرا کے پیڑے۔ میورہل کے ڈیرے۔ لیبیا کے آم۔ چین کے لونڈی غلام۔ مہوبے کے پان عرب کے مسلمان۔ علی گڑھ کا چندہ۔ کنڑہ کا پسندا۔ غازیپور کا گلاب۔ قیامت کا حساب کتاب۔ ٹانڈے کی جامدانی۔ لکھنؤ کا سفیدہ اور کا پانی۔ جونپور کا پل۔ کلکتہ کے جا ل۔ چندیری کی پگڑی۔ پنجاب کے کمبل۔ ڈھاکے کا ڈوریا اور ململ۔ مکہ معظمہ کے پراٹھے۔ ملتان کی مٹی۔ الہ آباد کے امرود۔ جاہ بابل کا زوال۔ نوشیروان کی عدالت۔ حاتم کی سخاوت۔ [illegible] پانی۔ زلیخا کی جوانی۔ بہشت کا [illegible]۔ اودھ پنچ کا مذاق۔ خاتمہ کی [illegible]۔ فقط

الہ آباد کا نامہ نگار
محمد علیم از الہ آباد

شکاری صاحب - کچھ جانور ہے -
کسان - دو بلی بھیڑ کون مری ہین -
شکاری - باگھ باگھ - (سمجھا - بھاگ - بھاگ)
کسان - بھاگتا ہے -

فوٹوگراف

عاشق ہیں نہیں پاس ہے گر یار کا فوٹو
ہو دل میں کسی صورت دلدار کا فوٹو

بیداد پہ عشوہ و ادا بھی ہے ہمارا
شکل ہے کھنچے ایسے طرحدار کا فوٹو

ہو ہاتھ میں کمر پر لطف کسی کے
کھینچے کوئی اس نگاہ بیمار کا فوٹو

آنکھیں ہیں جو بیتاب سر پانے پر جھپکی
اس شکل سے کھینچا ترے بیمار کا فوٹو

اٹھیں نہ وہ بیتاب ہے آسمان میں ہیں
کھنچیں گے شہیدان وفادار کا فوٹو

بیتابی ہوں آپ بھی گر دیکھی ادا
دلچسپ ہے پھر کیوں نہ یہ دربار کا فوٹو

دکان مصور بھی ہے کیا مرجع عالم
موجود ہے ہر قحبہ بازار کا فوٹو

قطعہ

میخانہ میں کل ہم نے عجب دیکھا یہ نقشہ
رندوں نے بنا واعظ دیندار کا فوٹو

اس ہاتھ میں ساغر دیا اس ہاتھ میں
واعظ ہے کہ ہے رند قدح خوار کا فوٹو

اور اسپہ طرہ ہے کہ پگڑی میں ترا تر
اس دھوم سے کھنچا گیا اس یار کا فوٹو

ما افسم ۵ دام مانگے ہے مصور پاس اک پائی نہیں
اسلئے تصویر جاناں ہم نے کھنچوائی نہیں

فہرست اشیاء نادرہ

حضرت جناب پنچ دام و قوتکم تسلیم تحفہ مضمون قبول ہو

افیونی کا وعظ

حضرات جلسہ! اللہ پاک فرماتا ہے کہ آخرت کی فکر کرو۔ دنیا سرائے فانی ہے دو دن میں کٹ جائیگی۔ دولت سب لٹ جائیگی لہذا ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہیے جس سے خدا اور رسول دونوں راضی اور خوش رہیں میرے خیال میں افیون سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ اسکی خوبیاں بعد دلانا تدمین یعنی دن کو ستارے نظر آئیں۔ رات کو آفتاب کی کرنیں دکھلائی دینے لگیں آسمان سے زمین نظر آئے۔ زمین سے آسمان نظر آئے۔ پانی کا خو جاتا رہے آگ کا عادی ہو جائے۔ زمین سے نقش قدم اٹھالے حقے سے چلم اٹھالے۔ لامکان کی سیر کرے۔ بادشاہ کو فقیر فقیر کو بادشاہ سمجھے۔ ایک اونگھ میں لاکھوں روپیہ سے زیادہ کا مزا آئے۔ پولیس کی کچھ حقیقت نہ جانے یہان تک کہ اپنے آپ کو [illegible] مکھیاں منہ پہ بیٹھیں مگر کیا مجال کہ اُف تک کرے [illegible] صاف۔ [illegible] صاف و شفاف۔ نہ کسی کی رعایا نہ کسی کے غلام۔ فقط افیون سے کام۔ جو لذت کبھی خدا نے کچھ ہمیں لوگوں کو دی ہے کہ اگر رات کو بھی چاند ان دیکھے تو دن کے مارے کبھی پاس تک نہ آئے۔ نیک نام ایسے کہ اکثر کتابیں ہمیں لوگوں کے اوصاف میں تصنیف ہو گئیں۔

ایک ناصحانہ خط

بیوی سست کو تادیب

فرض النساء بیگم کی کھلی چٹھی پیش النساء بیگم خورشید امین
مہاراجہ کشن پرشاد کے نام

معلوم نہیں تمکو کس موقع پر تم آڑے آئین - لاکھ پردہ نشین سہی
غیرت سے اچھے مردون کے کان کاٹے - سچ ہے ہمارے ملک
میں ہندوستان مین لائق ہو رہو جسا معو اماد کی طرفداری جیسی ساس
نے آسکی تعریف کی تھے چرکر دی - سلامتی سے جب پسار بادِ خدا
سب کہہ کر پھر اس سے بڑھکے کون بات عزیز ہو سکتی ہے
اسکی بیٹی دی آسنے رکھ لیا - بعض کہتے ہین یہ تمہارے
کبھی باتین نہین - اور تمہاری طرف سے نہ معلوم کون لکھ رہا
ہے پھر تو یہان تک کہہ گئے کہ اس پردہ نشینی کے دوپٹہ سے
سبھی مین کہین جھانک رہی ہین مگر تمکو شاباشی دیتی ہون - سامنے
باتین تو کو کبھی ملتی - بہن تمنے جو اس جھگڑے مین یا نون دفتر مین
ان کہنے مین پردہ نشینی کا گھونگھٹ اٹھایا اور اپنے سسر
کے مقابلہ مین منھ در منھ اس پر یک کو الزام دے لیا - کہین کی
بیٹی کہین کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا کی مثل پوری کی - اس سے
سب مردان مرد خدا کی صورت آنکھون تلے پھر گئی - اخبارون
میں تمہارا خط کیا چھپا گویا تمنے شفقت کے آنچل مین آئی نیچہ
تمہارے دکھ اسنے کا سمان دکھا دیا - بڑے سلیقہ سے
گنگا مدار کا ساتھ کر دیا - اگلے زمانہ مین سنتے ہین کسی نے ہرن
کے شکار مین چوہڑون سے کان گانٹھے تھے تمنے آج بڑے
سلیقہ سے نباہا اور گنگا مدار کا ساتھ کیا - برا نہ مانو تو دو ایک
باتین میری نگوڑی سمجھ مین نہین آتین - خورشید بیگم کی عمر کبھی کر
بتاتی ہو اور لکھتی ہو اسکے والد کے قضا کرنے کے بعد وہ میری
ذاتی حفاظت مین رہین تو پھر دادا زندہ اسکا
ولی کیون نہ ہوا - یہ تو تمنے اچھا کیا جو مہاراجہ
کشن پرشاد دیوان حیدر آباد دکن سا تو ہستی کی اچھی بٹی تو خورشید بیگم کو
بیاہ دیا اور بہان بہ بھی آسکی بابت ایک سال پہلے شہزادی
گھر مین یہ پوچھتی ہون نسبت آتے سکے وقت یہ بھی دیکھ لیا تھا آیا
دیوان صاحب ہندو ہین یا مسلمان - یون کہنے کو تو بہت سے
ہندوون کے گھر مسلمان عورتین اور مسلمانون کے گھر ہندو عورتین
پڑی رہتی ہین بلکہ کسی زمانہ مین مسلمان شہنشاہون بادشاہون
نے راجپوتون کی لڑکیون سے شادی بیاہ کئے ہین مگر وہ
قصے وقتان کی باتین ہین - آجکل کون بھلی عزت دار آبرودار
اس اشتعال جوڑ کو گوارا کرتی ہو - وہ کہین جاؤ اسی خاندان کو
دیکھو انکے یہان کئی مغلانیان بیٹھی ہوئی ہین لیکن جسطرح تمنے یہ
ناتا کیا ہو وہ کسطرح تمہاری سیادت اور عزت آبرو اور دیوان صاحب
کی دیرانی تال میل ہو کہہ سکتا ہو - دو کہین جاؤ اپنے مذہب اور
ملت کے حکمون کو دیکھو کیا یہ امر شرع کے مطابق کہا جا سکتا
ہو - بہن خطا معاف بیٹی بیاہ کے کام کاج مین ایسی ہماہمی - بڑی
رونی کو طاق پر رکھ دیا شرع شریف کی طرف سے منھ پھیر لینا
کچھ بے حجاب سا معلوم دیتا ہو اگر جو تمنے نکاح پڑھوایا تو کس طرح
سے بھونری پھیر دانی تو کس شاستر سے - یہ تو وہی مثل ہوئی
اِدھر نہ اُدھر بیچ بلا کر دھر - اپنے سسر سراج الحسن سے
تمسے ان بن تھی اور خاندانون مین اکثر ہوتی ہی ہے - مگر اسی
زمانہ تک جبتک ہوتی نوبیاہی ہے - جب گھونگھٹ کھل گیا بال بچے
والی ہوئی بہو کے دل مین نہ شکایت نہ سسرال والون کو
کوئی گلہ - بھلا انصاف تو کرو جب قبول تمہارے پورا خاندان
واقف تھا اور سارا عالم آشکارا تھی تو تمنے اپنے سسر
کو کیون نہ راضی کر لیا - اسکی رضامندی کو سب باتون پر کیون نہ
مقدم مان لیا - تمکو تعزیرات ہند کے دفعات کا مطلب تو خوب
یاد رہا لیکن بڑا افسوس ہو بڑی روئی کی آیتین اور شرع کے
حکم سرے سے دھرے تک سب بھول گئے - خیر داماد ملا ہو
نہایت لائق - نیکنام بھی - آنکھون سکھ کلیجہ ٹھنڈک ساری
دنیا مین تمنے اس نسبت
کا ڈھنڈورا پیٹ دیا
تھا مگر یہ تو بتاؤ تمنے
اپنے دین اور مذہب
کی بھی شرع سے
پوچھ کے دل کا کھٹکا
مٹا لیا تھا یا نہین -
اور اپنے داماد کشن پرشاد
کے مذہب کے بارے
مین کچھ غور کیا یا
چھپے چوری اطمینان
کر لیا یا بیٹی ذات کو دے
جھونک دیا - تم آپ ہی بڑی دور معلوم ہوتی ہو شاید جواب دو
اکیس برس کی جوان لڑکی خود اپنا نیک بد جان سکتی ہے
اسنے کچھ تو سمجھ بوجھ لیا ہوگا مگر اس خط کے بعد تم زبان سے
یہ بات نہین نکال سکتی ہو - تم آپ ہی کہتی ہو یہ سب باتین
تمہارے ہی بیلے مین صرف تمہارے سسر اکیلے
مین جتنے خیر جو کچھ کیا اچھا کیا ایسے خط سے سوا سے
بے پردگی کے نہ کچھ داماد کو فائدہ ہوا نہ تمکو آزاد مزاج
ساس بنکے کچھ پھل ملا - اب دیکھنا یہ ہو پورے دنون
کے بعد اسکا اگر شِتی نتیجہ اور گنگا جمنی اولاد کیسی پیدا ہوتی
ہو - اب تمکو گرتے ٹرپی سونے چاندی کی کٹوریون کی فکر
مین کم فرصت ہوگی مین بھی رخصتی سلام کرتی ہون -
مین نے بھی خدا لگتی کہی - لے خدا حافظ - اچھی رہنا

راقم - فرض النساء بیگم -

آجکل کی بے پردگی کے واسطے ضروری حفاظت

چیمبرلین کی کھانسی کی دوا

نزلہ کی بیشمار طرح کی کھانسی خراش گلو اور کشش دحنجرہ کی تمام پیچیدہ شکایتون مین تیر بہدف
دوا ہے خوش ذائقہ ہے اس سے صحت یقینی ہوتی ہے یہان کی آب و ہوا مین یہ خطرہ کی بات
ہے کہ اگر سخت زکام مین غفلت کیجائے تو بہت جلد تپ اور نمونیا ہو جاتا ہے یہ عارضے ایسے
ہین کہ بہت سے موات انکے ذریعہ سے واقع ہوتے ہین جب زکام پیدا ہو چیمبرلین کی کھانسی
کی دوا فوراً استعمال کیجائے عارضہ کی ترقی روک کر بچاتی ہے چیمبرلین کی کھانسی کی دوا مین
کوئی مضر جزو شامل نہین بچون سے لیکر جوانون تک کو نہایت آسانی اور اطمینان کے
ساتھ دیجا سکتی ہے ہر حال مین تیر بہدف اور بیتا ثیر ہے لیس ایک بوتل آج ہی خرید کرو
قیمت عہ ۸ سب دوا فروش بیچتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر یوسف خان صاحب
کی دوکان مین جو بمقام مظفر آباد ہے چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہے -

چھ مہینے کی رخصت

مراسلات دلّی

نمبر ۲

غوثیہ بیگم یا محمڈن مشنری لیڈی

مائی ڈیر مسٹر اودھ پنچ - گڈ مارننگ -

تاثیر مضامین تو آپ نے ملاحظہ فرمائی - چارون طرف تیسرے درجہ سکے گو ہر ہونے نامہ نگار جو مدتون سے خواب غفلت مین پڑے کلبلا رہے تھے قلم برق دم کے شور سے یکا یک ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھے ہین اور مطلع سخن کو تیرہ و تار اور ابر مضمون کو گہربار دیکھکر جھینگر وان اور مینڈکون اور دوسرے حشرات الارض کی طرح چاہتے ہین بڑے بڑے اپنے شور بے ہنگام سے تیغ رعد عشرہ خرام کا مقابلہ کرین مگر کہین کیڑے مکوڑون کے شور سے سطوت برق مین فرق آسکتا ہی جب تجلی آنکھون مین بھر چکی چکا چوند اور جب کڑکی سینون مین پتا بھر رہی پانی پانی - جلنو ون کا جب جی چاہے اپنی چمک دمک دکھالین - ادھر سہیل حق چمکا ادھر سب جوا -

> تو شکر ہو تم دانا سہیل
> طلعت ہوت ادل دالزنا ر
> ولدالزنا ست حاسد - منم آنکہ طالع من
> ولدالزنا کش آمد - چو ستارہ یمانی

تعلی بعض طبیعتون کو ناپسند ہو لہذا اس سے گریز کرکے اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہون - نواب فانوس الدولہ مشعل یار جنگ بہادر کو جنکے مرید رنسے سنتے ہین بمبئی کی پریسیڈنسی کی پریسیڈنسی بھری پڑی ہے اور شاید برار بھی اس فیض سے خالی نہین غیرت مند عقیدتمند دن نے اپیل کے لیے بہتیرا اُبھارا مگر بیچارے اپنی دست و قلم ہو کا کیا علاج کرین جنھون نے رشنا ہاتھ قلم کرکے رکھدیا - کوئی شمتی باقی نہین - بعض پولیٹکل خیالات کے لوگون کو یہ بھی خیال تھا کہ مدعیان وزارت سازشون کے رفیع الشان ایوانون مین بیٹھے تدبیر اور تدبر کے جھروکون سے جھانکتے ہین ادھر وقت آیا اُدھر دامے درمے قلمے قدمے شریک ہو گئے مگر پہلی ہی بسم اللہ ایسی غلط ہوئی کہ بقول شاعر -

> دل کی دل ہی مین رہی بات نہونے پائی
> کیا کہین تمسے ملاقات نہونے پائی

نہین معلوم اخذ اعطا کی افواہ کہان تک صحیح ہو مگر اتنا یقینی ہو کہ نواب صاحب نے صرف یا نہ خیالات رضا و تسلیم کو اب سب سے اعوذ والنسب تصور کیا ہو -

> اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا
> سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

اس رضا و تسلیم کے پہلو کردہ دینی خیالات سے بھی بہت قیمتی اور قابل قدر سمجھے ہین اسواسطے کہ اُنکے خیال مین نیا مین کوئی دین حق جدال و قتال اور لاٹھی اور تلوار سے پھیلا یا نہین جا سکتا - جا دلہم بالتی ہی احسن نہایت عمدہ تعلیم ہو حسن تدبیر کی ہر جگہ فتح ہو اگرچہ وہ مناظرہ دینی مین بھی کیون نہو - نواب صاحب سمجھتے ہین کہ اُنکی اولوالعزم پُتی حسن صورت اور حسن سیرت دونون رکھتی ہی - وہ حقیقت مین تمام اُن صفات سے متصف ہو جو بسبیل توارث ایک دیندار مسلمان گھرانے کی لڑکی مین پائی جانی چاہئین اُسکے دل مین دین کا جوش ہو جو چشمہ زمزم کو مات کرتا ہے اسکی آنکھون مین وہ عقیدت کا انداز ہو کہ حجر اسود کی دیکھا آنکھین پتھرا جاتی ہین - وہ مصیبت زدون کے ساتھ ایک خاص طرح کی ہمدردی رکھتی ہو جو اسکو ہر مشنری لیڈی پر سبقت دیتی ہو حقیقت مین کسی اور خیال سے مہاراجہ اسلام پرشاد بہادر سے اُسنے اپنا تعلق پیدا نہین کیا عشق کو اسمین دخل نہین عشق کو اسمین مخل نہین بلکہ خالص عام دیندارانہ انسانی ہمدردی ہو جسنے اُسے بیچین کیا وہ سنتی تھی کہ مہاراجہ بہادر کے متواتر جوان جوان بیٹے مر رہے ہین وہ سنتی تھی کہ ایک چھوڑ کئی کئی اپنا آغوش لحد مین جا لیٹیں گھر لحد سے بدتر ہو گیا - جگر کے ٹکڑے ٹکڑے اُڑ گئے یہ ایسی مصیبتین ہین جنپر پتھر کے بھی دل پسیجتے ہین وہ تو نرمی مالکتہ الدل کی تھی اُسکا دل بے اختیار ہوگیا ہمدردی کے خیال سے دوڑ پڑی - اب دیکھتا ہون تو اسکی کوشش کامیاب ہوتی نظر آتی ہو - جگر کا زخم مدتین ہوئین بھر گیا پہلو کا زخم بھی قریب الاندمال ہو حسن کے رومال نے آنسو پونچھ دیے ہین ہمدردی کا ہاتھ سر پر ہو - عنقریب طبیعت بالکل راہ پر آجائیگی اور کل معاملات قدرتی طور پر انجام پانے لگین گے ایسی صورت مین ممکن نہین کہ اس فرشتہ صفات خاتون کے خیالات شکر گزاری سے مہاراجہ بہادر کا سینہ لبریز نہو - وہ قدرتی طور پر مائل باسلام ہونگے اور ایک دن دین اسلام اُن کے دل پر فتح پائے رہے گا - اگرچہ مصالح ملکی کے لحاظ سے اصلاح و صواب دید بندگان حضور پرنور وہ اپنے اسلام کا اعلان اعلان عشق کی طرح مناسب نہ جانتے ہون مگر الحق یعلو ولا یعلیٰ ایک دن اس امر حق کا اعلان ہوکر رہیگا پس ایسا سمجھنا کہ یہ تعلق بالکل تعلق ناجائز ہو سراسر غلط ہو - یہ حقیقت مین ایک اعلیٰ درجے کی عاقلانہ کارروائی ہو جسکو عقلائے فرنگ اشاعت دین و مذہب مین بسبیل اکثر ملحوظ رکھتے ہین ایسی تعلیم یافتہ مسلمان خاندانی خاتون جسمین عقل کی جواہر اسقدر کوٹ کوٹ کر بھرے ہین امید نہین کی جاتی کہ وہ کسی طرح اپنے دامن عصمت کو تعلق ناجائز سے آلودہ ہونے دیگی - نواب فانوس الدولہ کا فانوس خیال اس خیال سے روشن ہو کہ اُس عفیفہ کا جوہر عفت ہنوز محفوظ ہو اور وہ اس گرانبہا جوہر کی اسوقت تک خوش سلیقگی سے حفاظت کرتی چلی جائے گی کہ مہاراجہ بہادر نقد دین قدیم بطور رہبانہ پیش کرین - نواب صاحب کا یہ خیال اگر صحیح ہو اور غالب ہو کہ صحیح ہو دکیونکہ عورتونکے بھید کی گہرائی کوئی پا نہین سکتا) تو بمبئی اور برار کے خیل مریدان کو مشوش ہونیکی کوئی بات نہین - ہزار دو ہزار کی متحد کوششین ایکطرف ہین اور اس ایک نیکبخت کی ادنی توجہ ایک طرف - مہاراجہ بہادر کے عقائد کی فصیلین پہلے ہی سے منہدم تھین کئی پشتون سے اسلامی عقائد کے جوہر اُنپر ہو رہے تھے انہین دم ہی کیا تھا اب حسن و عشق کے حلے مین دھاوا ہوا تو پہلے ہی وہلے مین خیالات کفر چین بول گئے قلعہ دل پر اسلام کا پورا قبضہ ہو باور نہ ہو تو چند اشاہ صاحب سے پوچھ دیکھیے نہین چند سے تامل کیجیے پورے چاندنی طرح چند دنون مین یہ بات تمام عالم پر خود روشن ہوجائیگی - اس بارے مخالفانہ توجہ سے اس امر کے باور کرنے کی صاف وجہ ہو کہ غوثیہ بیگم ماشاء اللہ بڑی سمجھدار لڑکی ہو اُسنے عشق و عاشقی نہین کی بلکہ دین اسلام کی اشاعت کا بیڑا اُٹھایا ہو جو کام کسی سے نہو سکا وہ چند دنون مین کر دکھائے گی مہاراجہ چند ولال کے گھرانے مین نور اسلام

چیمبرلین کے قولنج ہیضہ و پیچش کی دوا

پیچش قولنج ہیضہ سہال کرد با اور پیٹ کے درد کے واسطے دنیا بھر کی دواؤن مین یہ دوا بہتر ہے - ایک مشہور ڈاکٹر نے حال مین لکھا ہو کہ تمام امراض شکم کیواسطے جتنی دوائین مجھے معلوم ہین ان سب سے موثر دوا چیمبرلین کے قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوا ہی اور یہ اکثرین لے ہیضہ مین دی ہو نہایت فائدہ کیا ہو خاصکر شکایات اسہال مین قبل استعمال ہو اور اگر جی متلاتا ہو تو بہت فائدہ کرتی ہو ہیضہ کی ابتدائی حالت مین اگر بروقت دیجائے تو درد اور عارضہ کی سخت تکالیف کو بہت کم کردے - بس کوئی گھر چیمبرلین کی قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوا سے محروم نہ رہنا چاہیے آج ہی خرید کرو اسکے ذریعہ سے جان کی حفاظت ہوتی ہو قیمت عمدہ ہو - سب دوا فروش بیچتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر محمد یوسف خان کی دکان مین جو مقام نظیر آباد ہی چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہو -

کا چھپانا کوئی آسان بات نہین ہے نہ اسی شمع جمال کی ذاتی کوششون سے ہوگا۔ نہ سید کے مقلون اور اپنی چھوٹی خانقاہون کے شیخی باز گدی نشینون سے۔ اگر اس محمڈن مشنری لیڈی کی حسن سعی اشاعت مین جیسا کہ خوب شہرت [illegible] ہونہ گوپال تو عجب نہین اور خاندانی لیڈیان بھی اسطرف توجہ کرین اور جو کام بے دولتی کی وجہ سے مسلمانون سے آجتک نہین ہوسکا وہ دولت حسن کی بدولت باین ہمہ بے دولتی آسانی سے اتمام کو پہونچے۔ عسیٰ ان تکرہوا شیئاً وہو خیر الکم۔ مولانا رومی نے خوب کہا ہے۔

صد درستی در شکست خضر ہست

راقم۔ بزرجمہر۔

درین حدیقہ بہار و خزان ہم آغوش ست

تر و تازہ

پژمردہ

خشک

کھٹملون کے بدل نیاز و نکی گٹھری

کھلے بعد اُسکے یہ رازو نکی گٹھری

زمانہ قدیم مین جبکہ تمول۔ عافیت اور سب طرح سے خوشحالی ہندوستانیون کے نام گویا رجسٹرڈ ہوچکی تھی۔ طبقہ شعرا جو ایک اضافی طبقہ ہے انکو بھی سب قسم کی سخن طرازی اور مضمون نوازی کی اجازت بے لیسنس حاصل تھی یہی وجہ انکی جولانی طبع نے کھٹملون۔ پسوون۔ کھیون اور مچھرون تک کے حالات بھی زیر قلم کئے اور اس خاص حشرات الارضی لٹریچر مین بھی انھون نے اپنا اپنا زور کلام دکھلایا جسکے آثار کلیات سودا۔ میر تقی مصحفی اور ملفوظات خاص حضرت انشاء اللہ خان مین اجتک پائے جاتے ہین۔ جو باستثنائے چند مبالغات و استعارات اپنے محل پر بے اصلیت نہ تھے جیسے کہ ایک آخر الزمان صاحب ارشاد فرماتے ہین۔

کل حضرت کھٹمل نے میرے پیٹ مین کاٹا
کروٹ جو بدلتا ہون تو سب ہوگئے آٹا

نہین صاحب یہ نیشل فوکس (جھوٹا لوک) ایسے ملنے والے نہین یہ کمبخت گھر تو گھر دفترون کی کرسیون مین بھی جب تک تہ کی خبر نہ لائین پیچھا نہین چھوڑتے کھیون کی مار۔ خشی سیری اور کھرے کے دروازون کو مضبوط چقیر دینے سے دور کرسکتے ہین اور پسوون مچھرون وغیرہ غلاظت پسند مخلوق کو بھی جراثیمی مواد کے دافع۔ تعین کردینے یا مسنر کیٹنگ کے انٹی ملیریا پوڈر سے انکی خاطر و مدارات کرکے انکو ایک عرصہ کے لیے رم کرسکتے ہین مگر سچ پوچھو تو ان اول الذکر موذیون یعنی جناب کھٹمل پر ابتک کوئی انٹی ڈوٹ کارگر ثابت نہین ہوا ان چنانچہ ایک رات اسیجانب کو بھی ان خون آشام انسانی دشمنو سے سخت پریشانی حاصل ہوئی۔ اسوقت کی کھٹملی غزل کے چند اشعار برائے شکایت ملاحظہ ہون۔

نہین یہ اندرون اپنے پلنگ مین کھٹمل
چھپے ہین سانپ کہین شکل ورنگ مین کھٹمل
گھسے ہین کھاٹ کی چولون مین۔ اپنے سنگون کو
عدو نکلے ہین بیٹھے سرنگ مین کھٹمل
بھرے ہین کپڑون مین۔ بستر مین چارپائی مین
نچوڑین قطرہ خون۔ ہین ترنگ مین کھٹمل!!!
جو بیٹھے رستم دوران بھی فرش پر اپنے
نکل پڑین وہین میدان جنگ مین کھٹمل
الٰہی خیر سے کٹ جائے آج کی یہ رات
کہین کر و روہی اپنے پلنگ مین کھٹمل

راقم
دہی پنجاب خان

دلبر سے جدا ہونا یا دل کو جدا کرنا

اس فکر مین بیٹھا ہون آخر مجھے کیا کرنا

یہ وہ مشہور مطلع ہے جسپر ہندوستان کے لائق اور فاضل لوگون نے اپنا شبہ ظاہر کیا تھا اور جو ایک مدت تک زیر اعتراض رہا آخر کار مرزا داغ کے ایک شاگرد رشید نے یہ کہکر مطلع کی لیپا پوتی کی کہ استاد جہان کا یہ مطلع نہین ہے نہ اُنسے ایسی غلطی ہونا ممکن ہے۔ یہ گریز ایک عاقلانہ پالیسی کی بنا پر تھی اور بہتر سے بہتر جواب یہی ہوسکتا تھا۔ مرزا داغ کو کرید پیدا ہوئی اور انھون نے اپنے شاگردون سے جواب لکھوانے کی کوشش کی جنانکے فضل سے معقول جواب تو کوئی صاحب نہ دے سکے البتہ ہمارے برق طبع دوست حضرت یاس نے گل افشانی کی جگہ شہر دیزی فرمائی۔ سب کے پہلے انھون نے بھی اعتراض جڑا اور نہایت ملامت کی نظر مطلع پر ڈالی لیکن وکتوریہ کی آب و ہوا [illegible] نے انکو اپنا خیال واپس لینے پر مجبور کیا اور انھون نے علی رؤس الاشہاد یہ فرمایا کہ ہم اپنی رائے واپس لیتے ہین مرزا داغ جو کچھ لکھدین وہ سند ہے صرف یہی وجہ کافی ہے کہ جناب امیر مرحوم نے انکے اشعار سند مین لیے ہین جب یہ کہا گیا کہ حضرت میر نے تہجان صاحب اور نواب مرزا شوق کے اشعار بھی سند مین لیے ہین اور ان لوگون نے سیکڑون جگہ شاعرانہ غلطیان کی ہین کیا وہ غلطیان تسلیم کرلیجائینگی یا آتش نے کہا ہے۔

درد در مان سے المضاعف ہوا

اسکو کون تسلیم کرے گا اور کیا ایسا کوئی ہندوستان مین ہے جو المضاعف کو المضاف کہکر اصرار کرسکتا ہے۔ اسوقت سب نے خاموشی اختیار کی اور ہمنے بھی سوچا کہ نابخانہ کا معاملہ ہوگیا ہے اب کچھ ضرورت زیادہ اُلجھنے کی نہین ہے۔

سمجھئے اُنسے جو ہون اپنے برابر والے

ہمارا اعتراض اور ہمارا شبہ صرف اصلاح زبان سے متعلق تھا نہ یہ کہ ہمارے اور مرزا داغ کے کوئی مناقشہ یا مرزا داغ سے کوئی ڈاشامینڈی تھی۔ مرزا داغ نے جو کچھ اپنے خطون مین ظاہر کیا ہے جسکو او دھ پنچ درج کرچکا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ لکھنؤ والون کو داغ صاحب سے عداوت ہے اور داغ کا کلام وہ پسند نہین کرتے۔ بار بار انھون نے لکھا ہے کہ داغ پر لکھنؤ والے بے تکے حملے کرتے ہین مگر داغ صاحب سے یہ نہو سکا کہ اعتراضات کا معقول جواب دیتے۔ قصیدے کا جواب لکھوانے بیٹھے تو ایسے شاگرد کو تجویز کیا جو کبھی اس میدان مین آیا نہ تھا غریب کو ہر مقام پر ٹھوکرین کھانا پڑین ہمارے دوست حضرت ریاض جنکو ایک نہ ایک شغل کی ضرورت رہتی ہے اور وہ اپنی شوخ مزاجی کے چلتے سیکڑون کو روز بنایا کرتے ہین۔ ۱۲۔ جون کے ریاض الاخبار مین پھر اس مطلع کو پیش کرنے

یورپ کے میگزین مین نیا شتابہ

رہینا اور اب انھون نے زیادہ ترقی فرمائی ہی۔ ابتک تو محاورات کی سند شعرا کے کلام سے دیجاتی تھی اور یہی ایک طریقہ پسند عام تھا اور قاعدہ بھی یہی ہو کہ سند کی تلاش اور جستجو فن ہی سے کیجاتی تھی مگر آجتک ایسا حذف کسی نے جائز ہی نہ دیکھا تھا شعرا کے کلام مین پتا کہان سے چلتا۔ اب قرآن کو درمیان لا بالگیا تاکہ اعتراض کرنے والے قرآن کو دا صحیفا لکم مرزا داغ کا پیچھا چھوڑ دین۔ بہتر ہو ہم بھی اس را ے سے اتفاق کرتے ہین ایسا ہی ہونا چاہیے مگر مرزا داغ صاحب سے اتنا کہنا ہو۔

توکار زمین را نکو ساختی ۔ کہ با آسمان نیز پرداختی

مولانا شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ کو حضرت ریاض نے پیش کیا ہو اور دکھایا ہو کہ یہ دہلی کی زبان ہو شاہ صاحب نے بھی ایسے محذوفات جائز رکھے ہین۔ ہمارے دوست کو بزعم خود یا بزعم طرفداران داغ ایک مسرت بخش تحندی حاصل ہوئی ہو ہم انکو مبارکباد دیتے ہین کہ داغ بالی جیت گئے اب تمام ملک کے واسطے جواز کا فتوی ہو گیا ہر شخص کو لازم ہو کہ ایسے محذوفات استعمال کیا کرے مگر چند باتین عرض کرتا ہون اسکا جواب اگر تسلی بخش ملجاتا تو بہلو گون کی الجھن مٹجاتی۔

(۱) عبد القادر شاہ صاحب مرحوم نے ترجمہ قرآن پاک کا لفظی کیا ہو یا با محاورہ ؟

(۲) شاہ صاحب کے زمانہ کی زبان اور میر امن مرحوم کی زبان اسوقت دہلی مرحوم مین بولی جاتی ہی یا نہین۔

(۳) دہلی کے نامور حضرات جو اب بقید حیات ہین یا گزشتہ شعرا میر سودا کے بعد ذوق۔ مومن۔ غالب۔ شیفتہ۔ تیر نے ایسے محذوفات کا استعمال کیا ہو اور کوئی سند داغ صاحب دیسکتے ہین یا نہین ؟۔

(۴) دہلی کی مستورات یا خواص اپنے روزمرہ مین اس قسم کے محاورون کا استعمال فرماتی ہین یا نہین ؟۔

(۵) آجتک دہلی مین جتنی کتابین لکھی گئین انمین کوئی فقرہ ایسا دکھلایا جا سکتا ہو یا نہین ؟

ان باتون کا جواب شاید مشکل سے دیا جائیگا صرف لسانی اور زبانی جمع خرچ پر رنگ آمیزیان ہونگی اسواسطے مین دوسرے طور پر ناظرین کو سمجھانا چاہتا ہون۔

شاہ صاحب کا ترجمہ لفظی ترجمہ ہو جو پرانی زبان کا ایک عمدہ ترجمہ ہو انھون نے محاورات اور زبان کی پابندی کا خیال نہین رکھا بلکہ صاف صاف الفاظ کے معنی لغوی تھے لکھدیے (انا لفاعلون) کا ترجمہ (البتہ ہمکو کرنا) ثابت کرتا ہو کہ شاہ صاحب ترجمہ کی حد سے بڑھکر شاعری نہین کرنا چاہتے تھے۔ شاید اس بات پر مخالفین و معاصرین کا جوش ٹھنڈا نہو۔ انکی تسکین خاطر کے واسطے ہم کہتے ہین کہ ہمارے دوست اور ہماری مخالف حضرات مولانا شاہ رفیع الدین صاحب مرحوم کا ترجمہ فارسی دیکھین انھون نے بھی یہی التزام کیا ہو۔

ان لفظی ترجمون کے بعد خاص دہلی کے دو ترجمے دیکھیے ایک مولوی نذیر احمد صاحب شمس العلما کا ترجمہ ہو جسکے با محاورہ اور فصیح ہونے کے تمام اہل دہلی قائل ہین اور سب جانتے ہین کہ شمس العلمانے یہ ترجمہ محاورہ سے کیا ہو۔ دوسرا ترجمہ مرزا حیرت کا۔ ناظرین دیکھین ان دونون با محاورہ ترجمون مین اگر یہ زبان استعمال ہوئی ہو تو یہ سند بہت درست ہی اور اگر ان لوگون نے ایسا نہین کیا ہو تو جان لینا چاہیے کہ مرزا داغ کو خدا کی طرف سے بھی وہی جواب ملا جو دنیا دے چکی ہو۔ جن لوگون نے آجتک نہین خیال کیا کہ شاہ صاحب مرحوم کا ترجمہ کیا چیز ہی اور انھون نے کس احتیاط کو کام فرمایا ہو وہ ایسے میدان مین کیون قدم رکھتے ہین۔ افسوس آتا ہو اس بات پر کہ جسطرح مرزا داغ لیاقت علمی اور مذاق صحیح سے کورے ہین ویسے ہی طرفدار بھی انکو مل گئے ہین ہمارے دوست ریاض ان سے مستثنی ہین انکی علمی لیاقت اور مذاق سخن کے ہم قائل ہین۔

وہ وضعداری اور دوستی کے چلتے مرزا داغ کے ساتھ اپنی کرکری کیون کرتے ہین۔ اس الٹی سمجھ کا کیا ٹھکانا ہے تمام دنیا جانتی ہو اور جو شخص قواعد صرف و نحو اردو کو دیکھ چکا ہو کہہ سکتا ہو کہ کسی طرح ایسے محذوفات جائز نہین ہین اگر جائز ہین تو شعرا کے کلام سے دکھاؤ۔ یہ بھی نہ سہی خود مرزا داغ ہی اپنے تین دیوانون ایک مثنوی چھ سات قصیدون مین ایک مصرع دکھلا دین جسمین ایسا حذف جائز رکھا گیا ہو۔ بیشک ممکن ہو کہ ایسا محاورہ اور ایسی زبان جسپر ایسا گھمنڈ ہو اور دعوی ہو۔ برس تک وہ فراموش کیے رہے ہون۔ دکن کی زبان نے نادری محاورہ کو یاد دلوایا تو اب اصرار ہو کہ تمام ملک اسکو مان لے اور نہ مانے گا تو کافر ہو مرتد ہو۔ سب چینگی ہوتے تو الگ ہو گئے کہ کون مورد لعن بنے حضرت ریاض یہ سمجھکر کہ انکا ادب لحاظ ملک کے شعرا اور کامل لوگون کو مدنظر رہے گا بار بار سامنے آتے ہین۔ ایک ذرا سی بات پر معاملہ صاف ہو دہلی کے نامور لوگون کا محضر منگوا کر درج اخبار کر دیا جاے سب لوگ خاموش ہو جائینگے۔ حکیم اجمل خان نواب احمد سعید خان۔ مولوی نذیر احمد صاحب شمس العلما مرزا حیرت کا لکھدینا کہ یہ محاورہ مستعمل ہو اور برابر دہلی مین بولا جاتا ہی کافی ہوگا۔

افسوس ہو ہمارے دوست نے مرزا سودا کا شعر درج نہین فرمایا اور تحریر کیا کہ خاص وجہ سے ہمنے درج نہین کیا وہ خاص وجہ شاید یہ ہوگی کہ مرزا داغ کی سند میش نہو سکتا ہوگا ورنہ غیر ممکن تھا کہ طرفداران داغ سند مین سودا کا شعر نہ تحریر کرتے۔

اب ہم شمس العلما مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کا ترجمہ سناتے ہین اور ناظرین سے انصاف طلب ہین اگر ہمارے مخالفون اور ہمارے دوستون مین کوئی جھینپے تو اسکو داغ کا یہ مصرع پڑھ لینا چاہیے۔

مہربان آپ کی خفت مرے سر آنکھون پر

راقم۔ حکیم برہم۔

اودھ پنچ۔ ہمارے ہمعصر ریاض الاخبار اس اودھ پنچ پر ڈنڑ پل دینے کے لائق ہین واقعی وضعداری کے یہی معنی ہین۔ کہین سوء اتفاق سے ایک پشتینی اجل کے صاحبزادہ بلند اقبال کو ایک کٹھ ملا کی محنت سے ایک ٹوٹے پھوٹے شعر گانٹھنے کی نوبت آئی۔ استاد صاحب انکے والد کے پاس لے گئے شعر پڑھوایا۔ محنت کی داد طلب کی۔ باوا بہت خوش ہوے جوش مسرت مین فرماتے کیا ہین "بیٹا اب جو ہو سکے یہ شعر قرآن مین لگا دو"

دی نیٹو کمرشل بنک لمٹڈ دہلی

۱۸۹۴ء مین قائم ہوا

تجویز شدہ سرمایہ ڈھائی لاکھ منقسمہ ۲۵۰۰ ہزار پانسو حصص پر ہر ایک حصہ کی قیمت سو روپیہ مع اختیار ازدیادی سرمایہ آیندہ اس بنک نے حصہ داران کو بابت ۱۸۹۸ء منافع بشرح چھ روپیہ بابت ۱۸۹۹ء بشرح سات روپیہ اور سن ابتداے ۱۹۰۰ء نغایت ۱۹۰۲ء بشرح ساڑھے سات روپیہ فیصدی فی سال دیا ہو۔

خریداران حصص کے واسطے حصص بنک موجود ہین یہان جنبی کاروبار لین دین کا ہر ایک طرح کا کام کیا جاتا ہو حساب امانت جاروان و میعادی کھولیجاتے ہین مفصل قواعد امانت و پروسپکٹس قواعد و فارم درخواست خریداری حصص و رپورٹ و حساب سالانہ درخواست کرنے پر مل سکتے ہین۔

تمام قسم کی خط و کتابت بنام منیجر بنک ہونی چاہیے۔

راؤ راجہ لال منیجر۔

مفت

بکہ ٹکٹ نصف آنہ گرہ سے لگا کر دیسی کپڑے کے نئے نمونے مع جنتری فہرست دیگر مال عام تقسیم کرتے ہین۔ المشتہر۔ ماسٹر نبی بخش احمد جان کارخانہ گردن تکیہ گوجرانوالہ لدھیانہ پنجاب

تصویر دوا پہلیسان
(انکا حال آئندہ ہفتہ شائع ہوگا۔)

(۲)

جو ہمیں گھنٹے کام کرنے والے کمسنی اور مشقتی آدمی کا لمبی چوڑی تعطیل پانے کی امید پر ہوسکتا ہو کیا معنی کہ اینجانب نے روز ازل ہی مین ظاہر کر دکھایا تھا کہ یہ کام نہایت ناگوار ہوگا مگر حکم حاکم قرعہ فال بنام من بیچارہ زدند خیر بسطرح بنتا تھا کام کیے جاتا تھا اگر حساب لگا کے دیکھا جائے اور بعض اہم واقعات کا صحیح اندازہ کیا جائے تو اس دنیا مین دو چار کروڑ یومیہ کا اوسط پڑے گا اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ اس تعمیل حکم مین کسیقدر ناگواری کا شائبہ بھی شامل تھا جیسے شداد کا قصہ مگر کام پورا کرنا پڑتا تھا اور میدان جنگ مین سفاکی کے ہاتھ دکھانا یا ہیضہ طاعون مین ہزارون لاکھون کو سمیٹنا تو بائین ہاتھ کا کرتب تھا لاکھ عذر ذہن مین آتے تھے مگر مجال دم زدن نہ تھی خدا تمہارا بھلا کرے اور تمکو عاقبت کے بورے سمیٹنے کے واسطے رکھے تمنے ایسی ترکیب نکالی ہو اور ڈنکے کی چوٹ ظاہر بھی کی کہ تم مردے زندہ کر سکتے ہو اینجانب کو کچھ کچھ امید بندھی کہ ممکن ہو میری محنتین کم کر دو اور ایک لمبی چوڑی تعطیل دلوا سکو تمنے جو ترکیب انسان کی سمجھ مین آنے کے لائق بیان کی ہی یعنی دو پسلیون کے بیچ مین شگاف دیکے قلب تک انگلیان لیجانا اور بعد حرکت پیدا کرنے کے نمک کی پچکاری اور مقناطیسی قوت سے طاقت پہونچانا اور ہوا بیٹ کی چھوٹی چھوٹی جنجرہ مین اتارنا اور۔

"آب رفتہ باز بجو بازآمد"

کی کارروائی کر دکھانا اس سب سے یہ امید ہوسکتی ہو کہ کوئی زمانہ ایسا بھی ہوگا کہ جان شیرین نکلنے اور تلخی مرگ چکھانے کی اینجانب کو ضرورت ہی نہوگی تم پہلے سے پہلے اپنے بنی نوع انسان کو ہٹا کٹا تر و تازہ ہر دم زندہ رکھ سکو اور اگر مثل ابتدائی تجربے کے اسمین ناکام بھی رہے تو کم سے کم اتنا ضرور ہوگا کہ خود اپنی ذات کو مرگ کے جانگسل صدمہ سے محفوظ رکھ سکو گے اب اگر کسر رہ گئی ہو تو اتنی کہ تمکو ساری دنیا مین اس کارروائی کی مہلت ملے گی اور سامان بھی فراہم ہوجائیگا یہ ہمارے نزدیک کوئی مشکل بات نہین ہے مسبوقت امید کے بر پڑنے اس خیالی پلاؤ پکانے کا سامان فراہم کر دیا تو یہ کوئی غیر ممکن بات نہین۔ رہ گیا مقدرات کا جھگڑا اسکا یہ حال ہو کہ بوا دیر رنگ زمانہ تقدیر پر برف کے گولے کی طرح گھلتی چلی جاتی ہو جسکا انجام یہ ہوتا ہو کہ ایک زمانہ مین نقطہ اقلیدس سے زیادہ موہوم اور ایشیائی استعارہ سے بڑھ کے خلاف قیاس ہوجائے گی بہت شرط ہی اسکی جگہ تدبیر فراعنہ نمرود وغیرہ کی طرح کورس لین الملکی بجائیگی لہذا یہ پروانہ لکھ دیا جاتا ہو لازم ہو کہ حرز جان بناؤ اگر کسی وقت بھولے سے اینجانب نظر توجہ کرین یا اینجانب کے بیشدست نیم حکیم یا نیم ڈاکٹر تم سے دوچار ہون تو یہ پروانہ انکو دکھا دو خدا اتے چاہا کسی کی چھری کٹاری نہ چلے گی بلکہ سب دست خوردہ دانتون کی طرح کند ہو کے رہجائیگی اگر تم اس خیال سے کہ قبرستان اور مرگھٹ کے مستمون لوگ نیز کے سنگ تراشون تاریخ وفات کے شاعرون غسالون قبر کھودنے والون وغیرہ وغیرہ کے کارخانہ سب ایکدم سے بند ہوجائین اس پروانہ کو آجکل اخبارون مین شائع کر دو تو موجب مزید خوشنودی اینجانب کا ہوگا اور اگر اسمین تساہل ہو تو یقینی سمجھو کہ کسی دن اینجانب کی توجہ ناراضی مثل قضائے مبرم تمہاری جان پر مسلط ہوگی۔

دستخط ملک الموت

بے جوروؤں والونکو مژدہ

ہندوستان مین اکثر کئی وجہہ سے جورو نہ جاننا اسقدر بیان سے نا آر رکھنے والے مجرد تحت اللفظ حضرات شبہائے تنہائی مین راتونکو کروٹین لینے والے ہونگے لیکن آپ سمجھے۔

خدا خود میر سامانست ارباب تجرد را

اسے حضور والیہ بھوپال کے دل مین ڈال دی کہ اپنی وسیع عملداری مین حکم جاری کرین کہ جتنی عورتین برائے نام سدا سہاگن۔

اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند

کے مطابق محض کرایہ کی گھر والیان نکے ناجائز آمدنی کے چارہ و علت پر بسر اوقات کرتی ہین آیندہ سے کسی کا دامن پکڑ کے بتا سے یا کچی دیوار کی طرح بیٹھ جائین چنانچہ اسکا لگا بھی لگ گیا قاضی صاحب کے واسطے سلامتی سے کام بہت بڑھ گیا بعض مجردان قلاش کہتے ہین اگر کسی مردانہ ریاست کا یہ حکم ہوتا تو شاید مردونکو ہدایت ہوتی کہ خبردار کوئی گردن مرد کی آہنسنت پیغمبر کے حلقہ کے بغیر باقی نہ رہے۔ سچ کہا ہی "پاؤن جب جھکتے ہین پیٹ ہی کی طرف" مگر ہم کہتے ہین مردون کی واویلا اور خانہ داری کے جھگڑون پر آئے دن کی شکایت سن کے انکے پھٹے حالون پر رعایت نہ کی گئی ورنہ اعمال و حرکات درست اور موافق شرع انجام دینے کے واسطے تاکید یکسان ہو۔

پروانہ خوشنودی بنام ڈاکٹر ملکپ

ڈاکٹر کپ والکا زندہ باشید۔ اینجانب نے جب سے سنا ہو کہ تم اس خبط مین گرفتار ہو کر نیچر کے دوامی مستقل قانون کے توڑنے مین سرگھپا کر رہے ہو کہ "ہر حادث فانی ہے" اور اینجانب کی کارروائیان اپنے طبعی اصول سے روک سکو اور گویا اسکا ڈھنڈورا پیٹتے ہو کہ مردن سوقوف مقبرہ مسمار سازند۔ اسوقت سے میرا ایسا جی خوش ہو کہ جسطرح رات دن مین

اشتہارات

ضلع ترہٹ کے مشہور انسپکٹر پولیس کا قلم (۲۲-۹-۱۲)

نامسلم شنشاہ ۱۹۰۰ء سے خریداروں کی ترقی ہے چنانچہ گزشتہ فصل میں دو لاکھ چالیس ہزار قلم ہندوستان بھر میں دو ہزار میل کے فاصلے تک خریدار دیکھی مرضی کے مطابق بھیجے گئے

۱- بابو سہرنند ناتھ سب رجسٹرار سیمل تولہ ریلوے اسٹیشن یوں تحریر فرماتے ہیں۔

آپ نے جو خاص قسم کے آم بھیجے اُنسے نہایت ممنون ہوا نہایت خوش ذائقہ نکلے۔

۲- اے ڈبلو ریڈ صاحب بہادر ڈاکخانہ گولکھا ٹ سے لکھتے ہیں۔

"تیس سال تک آسام میں رہ چکا ہوں مگر جیسے انسیہ ۱۹ جون کو آپ نے بھیجے ایسے کسی دن میسر نہ آئے یہ ٹوکرا ایک دوست کے واسطے تھا آپ نے ... آموں کو نوش کرکے انھوں نے کہا اور بھی منگا دو۔

اب منظور ہے کہ کثرت فرمائشات اور تعجیل سے جو معذوری ہوجاتی ہے اس سال نہ ہونے پائے امید ہے کہ از راہ کرم اپنے اپنے نام پہلے سے پہلے لکھا دیں نیز مفصل حال بذریعہ تحریر معلوم ہوسکتا ہے۔

المشتہر۔ منیجر یونین نرسری دربھنگا۔ ڈاکخانہ ترہٹ۔

قوت کی گولیان

طاقت دینے والی دوائیوں میں مشہور دوائیان انگلینڈ اور جرمنی ملا کے گولیان بنی ہیں بدن کے مادہ حیوانی کو اور مغز اور پٹھوں۔ رگوں اور گوشت اور خون کو طاقت دینے کا یہ دعویٰ کرتی ہیں انکے فوائد زیادہ محنت کرنا زیادہ پڑھنا جوانی کی خرابیان مشت وغیرہ سے مادہ حیوانی پتلا ہو کر مغز خالی اور رگیں کمزور ہوگئی ہوں تو دو تین ہفتہ کے استعمال سے پھر خود آپ بدن میں جوش آتا ہے بدن میں گرمی معلوم ہوتی ہے اور کمزوری رفع ہوتی ہے آنکھوں میں بصارت آتی ہے۔ یہ گولیان مندرجہ ذیل بیماریوں میں از حد مفید ہیں۔

بدہضمی۔ کمزوری۔ نامردی۔ ہاتھ پیروں کا کانپنا۔ بھول دل یا دبھول جانا۔ تھوڑی محنت میں سانس بھول جانا۔ طبیعت کا گھبرانا۔ سست ہونا۔ آنکھوں میں کمزوری اور جوانی میں بڑھاپے کی سی حالت۔ قیمت فی شیشی جسمیں ... گولیان رہتی ہیں عہ۔ ترکیب استعمال دوا ہمراہ شیشی ہے پتہ۔ ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ شفاخانہ ... کلکتہ

برہمی بوٹی

تیس ہزار تھیلیاں فروخت ہوچکی ہیں اہل ملک کی نذر ہر تھیلی وزنی آدھ سیر مع محصول ڈاک عہ اسکے استعمال سے برہما جیسی عقل ہوجاتی ہے شاستر گواہ ہیں کہ ذہن کا اصلی علاج ہے۔ اکبر بادشاہ کے وزیر فیضی نے اسکا استعمال کرکے حافظہ کی طاقت پائی ہر کتاب کو ایک بار پڑھکر یا سنکر دوبارہ زبانی سنا دیتا تھا۔ برائے سوزش ....

.... فساد خون۔ سرعت وغیرہ

خارش پھوڑا پھنسی۔ مرگی۔ لاغری۔ کم خوابی۔ بےچینی مقوی معدہ۔ رطوبت دماغ۔ نسیان۔ سل وتپ دق خفقان۔ سودا۔ پاگل پنا۔ نزلہ۔ زکام۔ کمزوری حواس ظاہری وباطنی بواسیر خونی وبادی کو جادو ہے۔ عقل اور حافظہ ہزار گنا تیز ہوجاتا ہے۔ لکنت زبان اور بلغم کو فوراً دور کرتی ہے .... جسم بھاری ہوجاتا ہے خون میں ٹھنڈک ڈالتا اور اسکو بڑھاتا ہے اسکا ادنی کرتب ہے۔ سوامی دیانند اور شنکر اچاریہ جی نے اسی سے طاقت پاکر ملک کو ہلایا۔ جو لوگ اولاد سے محروم ہیں ہم انکو شرطیہ دیتے ہیں۔ وید دان۔ حکیم لوگ۔ غدا سفر ہندن بھی اسکے خواہشمند رہے۔ وہم ہولدل عمر کا شیر ضیعہ ٹوٹکہ ہے۔ ہر روز بیشمار پیکٹ باہر جاتے ہیں۔ بیٹھے ہوئے کسی دیگر دوائی یا سر سیا ڈاکٹر حکیم کی ضرورت نہ پڑیگی ہمیشہ کے استعمال سے بموجب تحریر سنگتا کبھی موت نہ آئے یعنی کسی بیماری سے نہ مرے عمر دراز ہوے امر ہوے پچھلی گرد دور ہو۔ آئندہ عجیب شکتی پرتیت ہوئے کوئی مرض نہ ہوئے۔ امرا غربا۔ طالبعلم بابو۔ لالہ منشی سیٹھ وکلا دیری نہ کریں۔ ہندوستان کے نقارخانہ میں ڈنکے کی چوٹ لگاکر سب کو چیلنج کرتے ہیں کہ ایک بار ضرور آزمائیں۔

المشتہر

گوسائیں سوامی دیال پریزیڈنٹ راج یوگ سوسائٹی ومالک کارخانہ برہمی بوٹی حسن ابدال پنجاب۔

سارٹیفکٹ تازہ۔ سٹرپان یوگ ودیا پردھان گوسائیں سوامی دیال شہ یوگی وصوفی جی مہاراج۔ بنام۔ نیاز مند نہایت خوشی سے اس امر کی تصدیق کرتا ہے قدرتی خوشی کے لہجہ میں آکر اپنی طرف سے یہ ناچیز سارٹیفکٹ پیش حضور کرکے نذر کرتا ہے۔ اگرچہ آپ کے پاس ہزارہا سندات موجود ہیں کیونکہ واقعی آپ نے کوہ ہمالیہ کے نامعلوم استھان سے اس زود اثر برہمی بوٹی جسکا ذکر سنگتا میں بہت جگہ آیا ہے کہ اسکے استعمال سے ہر قسم کا روگ دفع ہوجاتا ہے اور اسکے زیادہ استعمال سے عمر بڑھجانے کا خاص ذکر ہے دریافت کرنے میں جو محنت پبلک کی خدمت کی خاطر اُٹھائی ہے وہ واقعی عمدہ طور پر قابل قدر ہے اور پبلک کی طرف سے شکریہ کی حقدار ہے۔ فی زمانہ اس امر کی امید نہ تھی کہ ایسی زود اثر بوٹی بموجب گردش زمانہ کے دریافت ہوگی۔ مگر بے امید تحقیقات نے اپنے اثر پذیر منوہر ریاضت بوٹی کے ذریعہ عمدہ تعریف حاصل کی ہے۔ میں نے بذاتہ خود اسکا تجربہ کرکے مفصلہ ذیل بیماریوں سے نجات پائی ہے اور چھ ماہ تک پندرہ روزہ پیکٹ روانہ کرنے کا ... کو کہا ہے۔ میری تحریر بلا مبالغہ ہے کیونکہ مبالغہ کرنے والا پاپی اور گنہگار ہوتا ہے اور پبلک اسکو ٹھیک نہیں سمجھ

(۱) میں عرصہ دو سال سے آشوب چشم وبخار سے گستیہ افیون استعمال کرتا تھا اسکے ایک ہفتہ استعمال سے یہ بدبخت دور ہوگئی ہے کیونکہ بوٹی میں ایک خاص ... کا سرور طاقت کا ہے جو ہر قسم کے نشہ کو ردک لیتا ہے

(۲) میرا دماغ اور معدہ مذکور الصدر بیماری سے بالکل گندہ ہوکر میرے دماغ سے بدبو آتی تھی اس سبب سے بھلا چنگا ہو گیا ہوں۔ بلکہ میرے بھائی کو بھی یہی شکایت تھی رفع ہوگئی ہے (۳) ماہ جیٹ اور بیساکھ کے دنوں میں فساد خون کی از حد تکلیف ہوتی تھی اور گران قیمت پرعشبہ منگا کر استعمال کرنے پر بھی چنداں فائدہ نہیں ہوتا تھا۔ میرا بدن اب قابل دید ہے بلکہ رنگ کنچن سا ہوگیا ہے۔ پورا فائدہ ہے (۴) میری ضعیف والدہ کو ہمیشہ سر درد کی تکلیف رہتی تھی اور دماغ خالی ہوگیا تھا صرف تین دفعہ کے استعمال سے سر درد ہی جاتی رہی (۵) میرے ایک چھوٹے عزیز بھائی رتن چند جو کلرک ہیں اسکو استعمال کیا اور کہا میری آنکھوں میں سرور آکر طبیعت خوشی والی ہوگئی ہے اور آنکھیں وچہرہ صاف ہوگیا ہے۔ ضرور یہ صبح کی ایک دفعہ کی پی ہوئی برہمی بوٹی کا کرشمہ ہے (۶) مجھے راگ سیکھنے اور اپنے دھارک کاموں میں از حد مدد ملتی ہے۔ افسوس اگر میرے پاس بہت روپیہ ہوتا تو دنیا بھر میں اس معجزہ نما بوٹی کو مفت تقسیم کرتا۔ خیر جلدی شہرت ہوجائے گی۔ آپ کا ہر دم مشکور ہوں نیاز مند۔ ... ناتھ رینی محرر رجسٹری لیبر

مورخہ ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۰۳ء

مشو۔ نہایت پرمذاق ناول مصنفہ مشہور فسانہ نگار پنڈت رتن ناتھ سرشار لکھنوی۔ قیمت ۸ر دفتر اودھ پنچ سے طلب فرمایئے۔

[illegible]

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون سناموور ڈاکٹرون ۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یوربین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ۔

ضعف بصارت ۔ تاریکی چشم ۔ دھند جالا ۔ پڑوال ۔ غبار ۔ پھولا ۔ سبل ۔ سرخی ۔ ابتدائی موتیا بند ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھونکے مریضونپر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے ۔ قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین ۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ۔ ممیرہ کا سفید سرمہ اعلے قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین ۔

نقلی و جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہارون سے بچنا چاہیے ۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب ... صاحب ... آپکا سرمہ ... بذریعہ ڈاکخانہ ... کی معرفت فروخت ہوتی ... وغیرہ آپکے سرمہ سے مستفید ہو کر ... تصدیق ... سیا دکریہ ... مہربانی ایک تولہ ممیرہ کا سرمہ سفید اعلے قسم ۔ وی پی پوسٹ بھیجئے ۔ راقم ۔ چودھری ... میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان

(۲) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب ... تسلیم ... شریف ۔ آپکے ہان سے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا ۔ ... کا مفید ثابت ہوا ۔ بلکہ صحت کلی ہو گئی ۔ آپکا تیار کیا ہوا سرمہ جالا و ... سرخی چشم ۔ دھند ۔ و خارش چشم ... شروع ... داابتدائی موتیا بند مین بھی مفید ہے بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سی مریضونپر استعمال کیا ... معلوم ہوا ۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجیے ۔ راقم ۔ ڈاکٹر ریاض الدین مقام ... ضلع ... سرحد ...

(۱) جناب پروفیسر صاحب ۔ سلام ... آپکے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہے مین نے آنکھونکی بیماری کیلیے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی ایک مریض پر تو اسنے جادو کا اثر کیا ۔ ... کی آنکھین بباعث زہر آتشک کے دس سال سے بے نور ہو گئی تہین صرف کسی قدر طاقت بینائی اندر کے پردہ مین موجود تھی پردہ کا ہٹنا اور ... مین ... نقصان تھا ۔ اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا ۔ مہربانی فرما کے ایک تولہ سرمہ سفید ممیرہ ... [illegible]

(۲) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب ... تسلیم ... آپکے ممیرہ سرمہ کو تقریباً ... مریضونپر استعمال کیا جو کہ موتیا بند ۔ دھند ۔ پھولا ۔ ... آنکھون میں زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے ان مریضونپر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرہ کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کرے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی غرض کیلیے جمع ہے

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

ولایتی چھکڑی کی عالم ولایتی چکر مین + ولایتی چکر پر سپہری سیر نظر ہو خوش گزر ہو نظر

ولایتی چکر کلکتہ مین سرشام جانے سے صاف یہ معلوم ہوتا ہو کہ آدمی کا گزر پرستان مین ہوا اور وہ دنیا کے احاطہ سے نکل گیا مائیمہ کی سنگی تصویر کے پاس سے گزر کر لال سڑک پر پہونچتے ہی گورنمنٹ ہاؤس کا دروازہ سامنے نظر آتا ہو اور ایک خاص قسم کی وحشت انگیز ہوا میدان پر دوڑتی ہوا آنکر دل و دماغ کو تازہ اور مزاج کو بے اختیار شگفتہ کرتی ہو دو چار قدم بڑھتے ہی پھر دونون جانب سے انگریزون کی مختلف قسم کی گاڑیان قطار در قطار ولایتی چکر کی طرف رواں نظر آتی ہین انمین سے اکثر گاڑیان کھلی ہوتی ہین اور ہر ایک فیشن کے اعتبار سے نہایت اعلی درجے کی انکی صفائی انکا رنگ انکا وارنش - انکی ساخت کی خوبی ایسی ہو کہ آنکھین آپ نثار ہوتی ہین - انمین سے اکثر مین ایسے جانور جُتے ہوتے ہین کہ جنکو بلا مبالغہ چھلاوا یا غزال ختن سے تشبیہ دیجا سکتی ہو ان گاڑیون پر یورپین جنٹلمین اپنی میمون کو لیکر ہوا خوری کی غرض سے نکلتے ہین - ان عورتون کی آن بان ٹھاٹ تراش خراش وضع قطع اور ترکیب لباس و پوشاک قابل دید ہو - ہر ایک خلقی طور پر صحت کی ایک اچھیرا اور اُسکی حفاظت کے لیے ہر ایک کے ساتھ سایہ وحش ایک ایک سفید دیو خلقی جو ان پر پھر اپ ٹو ڈیٹ دکمل ہر طرح کی پر فیشن لباس و پوشاک کی بناوٹ عجب قیامت کا سمان آنکھون کے سامنے پیش کر دیتی ہو - انمین سے ہر ایک کی صورت پر غور کرنے سے صاف یہ معلوم ہوتا ہو کہ ایک شاداب اور خوشرنگ نیم شگفتہ گلاب کا پھول چہرے پر رکھا ہوا ہو اور وہ مسرت اور عافیت کی خوشبو دنیا مین پھیلا کر تمام عالم کو تر و تازہ بنا رہا ہو - اُنکے چہرون سے اُنکے دل کی شادی اور اطمینان کی کیفیت کا اندازہ ہو سکتا ہو سرون پر تر و تازہ باغ موجودہ فیشن کے مطابق کھلا ہوا اب جو ٹوپی مروج ہو بہ مختصر سے پھول کے چنگیر کے قطع کی ہوتی ہو اور اُسپر دنیا بھر کے مصنوعی پھول بھرے اور سجے رہتے ہین -

• جب ہوا امیدان در خاصکر لب دریا اسٹرینڈ پر تیز چلنے لگتی ہے

• اسوقت آن پریزادون کی پریشانہ سرو پیشی گلدار چنگیرون کو ہوا کے تیز حملون سے قصد پرواز ہوتا ہو اور جب یہ اُنکو اپنے نازک ہاتھون سے ایک تبسم انگیز ادا کے ساتھ اُڑ جانے سے روکتی اور اسمین کامیاب ہوتی ہین وہ تماشا بھی نہایت نشاط افزا ہے صاحب لوگون مین اندنون دو فیشن بہت ہی مروج ہین - ایک تو چار ابرو کا صفایا (سوا ابرو کے) جسکو جو ڈ تیشل فیشن کہنا کسی قدر درست ہوگا اسکی کثرت یکایک اسقدر کیون ہوئی ہو اسکا بتانا مشکل ہو دوسری چیز قابل ملاحظہ انکا شذت سے گھٹا ہوا سر ہے جس انگریز کے سر پر نظر ڈالیے معلوم ہوتا ہو کسی کٹے وہابی ملا کا سر ہو اور دونون مین صرف اسقدر فرق اب رہگیا ہو کہ انگریزون کے سرون کا صفایا قینچی سے ہوتا ہو اور وہان اُسترے کا استعمال ہے مگر نتیجہ ایک ہی ہو - بہت سے انگریز ایسے موقع ہوا خوری مین آجکل سر ننگے بھی رہتے ہین مگر اکثر کے سرون پر ٹوپی رہتی ہے -

کہتے بہ نسبت سابق کے انگریزون کی مصاحبت مین زیادہ دکھائی دیتے ہین کوئی خاص وجہ اسکی مجھے معلوم نہین مگر اندنون یہ بھی گویا فیشن مین داخل ہو کہ ایک عمدہ نسل اور ولایتی شکل کا کتا ہر گاڑی کی گدی پر صاحب یا میم صاحبہ کی گود یا گدی کے سامنے ضرور بیٹھا ہوتا ہو اور اس تہذیب اور وقار کے ساتھ دو بیٹھا رہتا ہو کہ اُسکے شان کے دیکھنے سے سعدی کا یہ شعر یاد آتا ہو -

کمال ہمنشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہمان خاکم کہ بودم

آیا لوگون مین بہ نسبت سابق کے بہت سے وجوہ سے ترقی ہو - صورت شکل لباس پوشاک تربیت و تعلیم ان جملہ اعتبارات سے اب جو گروہ آیا لوگون کا انگریزون کی خدمت مین ہو اسکو قدیم آیا لوگون پر ہر طرح سے ترجیح ہے اب پہاڑی قومون سے بھی طرحدار اور صحیح المزاج عورتین آیاگری مین مامور ہین اور مدراس کے حسن سبز کی جھلک بھی کثرت سے آنکھون کو ٹھنڈا کرتی ہو اسکے سوا اور اقوام کی بھی نکیلی اور گرما گرم عورتین اس گروہ مین نظر آتی ہین - انکی تنخواہین پندرہ سے لیکر چالیس تک ہین پھر یورپین اور یوریشین آیا ہین کہ جنکی تنخواہین سو تک ہین اور سو سے زیادہ بھی ہوتی ہین - یہ لوگ انگریزون کے مختلف عمر کے خوشرنگ اور صحیح المزاج بچون کو لیکر پانچ بجتے ہی سویرے سے فٹن اور لینڈو پر ہوا خوری کے لیے نکل جاتی ہین - یورپین اور یوریشین آیا جب گاڑی پر سوار ہو کر اپنے چارج کے ساتھ جاتی ہین اور گاڑی تیز سامنے سے نکلجاتی ہو اُسوقت انمین اور اعلی درجے کی میمون مین تمیز کرنی بہت مشکل ہو اور اکثر مین نے دھوکے سے مختلف قسم کی آیا کو جھک کر سلام کر لیا ہو کبھی جواب بھی مل گیا اور کبھی کسی نے شرارت انگیز ادا سے مسکرا بھی دیا - ہندوستانی آیا جب بہت سے خوبصورت سرخ و سفید انگریز کے بابا لوگون کو گاڑیون مین بھر کر سیر کے لیے نکلتی ہین تو اکثر اُنکے معاون یا اسسٹنٹ کے طور پر ایک آدھ خانساماں یا کمسن بیرا چھوکرا بھی اُنکے ساتھ گاڑی مین ڈٹ کر بیٹھا ہو اور بعض موقعون پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہو کہ دونون کے سامنے گلستان کا باب پنجم کھلا ہوا ہو جہان آیا اور اُنکے اسسٹنٹ مین کچھ یاد و جا ہو وہ گاڑیان بہت سویرے سے نکلتی ہین اور دیر کو گھر کی طرف لوٹتی ہین -

میم لوگون کو بہت شوق اس بات کا ہو کہ مردانہ کام کرین اور جب اُسکو وہ بخوبی انجام دیسکتی ہین تو ایک خاص طرح کی مسرت انگیز کامیابی اُنکے چہرے سے ٹپکتی ہو چنانچہ اکثر رالی کارٹ اور بگھی اور دوسرے قسم کی گاڑی جو خود ہانکنے کی ہو اُنکو یہ لوگ ایک غرور اور مسرت کی ادا سے ہانکتی ہین اور اُسکے صاحب اُسوقت بے تکلف گاڑی مین بآرام تمام لیٹکر ایک بے پروائی اور خوشی کی ادا سے چرٹ پیتے رہتے ہین - ایک کثیر جماعت عورتون کی بیک کرنے نکلتی ہو اور اسمین بارہ سے لیکر چالیس تک کی عمر کی میمین ہوتی ہین زیادہ تر اس کلاس مین طرحدار اور جوان عورتین شامل ہین - یہ تماشا ولایتی چکر مین سب سے زیادہ پرجوش اور صحت افزا ہو انمین سے ہر عورت کے بشرے پر اسکی خوشی جھلکتی ہو کہ وہ اس کام کو مثل مردون کے انجام دیسکتی ہو اور وہ خوب بیسکل پر سوار ہوتی ہو اور لوگ دل ہی دل مین اُسکی بائیسکل رانی کی داد دے رہے ہین جب وہ جا ایک ساتھ گھوڑ دوڑ کے اُصول پر بائیک کرتی ہوئی جاتی ہین اُسوقت آپس کی نوک جھوک خوش فعلیان اور گرما گرمی بہت ہی دلربا ہوتی ہے

ولایتی چکر مین اور ایک ترقی یہ ہوئی ہو کہ وہان اعلی درجے کی فٹن گاڑیون مین ایک خاص قسم کی نہایت مرفہ الحال اور بیبی تمثال ولایتی کسبیان جنمین سے اکثر دنا رسیدہ ہین سیر کو یا تازہ شکار پھنسانے کو جاتی ہین - میرے ایک تجربہ کار دوست نے مجھے پہلے ہی سے ہشیار کر دیا تھا ورنہ سب سے پہلے تو مین نہایت خضوع و خشوع سے ان کسبیون کو سلام کرتا - کیونکہ میرے دل مین بہت زیادہ ہر قسم اور ہر کلاس کی لیڈیون کی عظمت ہو - انکا ٹھاٹ بہت قیمتی ہو اور انداز سے سمجھا جاتا ہو کہ یہ اپنی قوم کے امرا کے عیش کے کھلونے ہین انکی مجموعی سر و سامان سے یہ ظاہر ہے کہ ہزار سے کم کی ماہانہ آمدنی مین یہ ٹھاٹ قائم نہین رہ سکتا ہو - انکے بود و باش کی سڑکین نہین گلیان بھی خاص ہین انمین سے بعض آفت جان نہایت ہی زاہد کش ہو - ممتاز لوگ انکی وضع و قطع سے اس بات کو سمجھ جاتے ہین کہ یہ اگرمست عورتین نہین ہین انکے لباس و پوشاک مین ایک خاص طرح کا بانکپن ہوتا ہو جسکی داد شناسی جا دی وا تجربہ وغیرہ بخوبی دے سکین -

راقم
نامہ نگار اودھ پنچ - کلکتہ -

دلبر سے جدا ہونا یا دل کو جدا کرنا
اس فکر مین بیٹھا ہون آخر مجھے کیا کرنا

نمبر ۲

اب یہ بات دکھانا چاہتا ہون کہ قرآن پاک کی ترجمہ سے جو سند دیگئی ہو اسکی کیا حالت ہو مرزا داغ کے طرفدار ایک بھلی ہوئی غلطی مین پھنس گئے ہین یا انھون نے آنکھو بند کر کے بات لکھنا چاہی ہو۔ شاہ عبد القادر صاحب کا ترجمہ بامحاورہ نہین ہو قبل اسکے کہ مین اس بحث پر آؤن قرآن کے ترجمون کی داستان بھی بیان کیئے دیتا ہون یہان ہندوستان مین سب سے پہلے فارسی کا ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم نے لکھا جسکا ثانی نا ممکن ہو۔ فارسی زبان کی بیدی کے پانچ برس بعد انکے صاحبزادہ شاہ عبد القادر صاحب مرحوم نے اردو مین ترجمہ کیا یہ ترجمہ شاہ مولوی رفیع الدین صاحب کے ترجمہ سے زیادہ فصیح تصور کیا گیا ہو مگر رائے یہی رہی کہ لفظی ترجمہ ہے زبان مروجہ کے خلاف ہو جیسا کہ مولوی محمد نذیر احمد صاحب نے اپنے جدید ترجمہ قرآن پاک مین تحریر کیا ہو بلکہ وہ تو اس بات کے قائل ہین کہ شاہ سید عبد القادر صاحب کی اردو طبع زاد اردو ہو اور نمونہ کے طور پر انھون نے دیباچہ لکھدیا ہو جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ صرف قرآن پاک کے ترجمہ مین یہ زبان انکی نہ تھی بلکہ ترتیب کی جامعیت نے ایسا قابو پایا تھا کہ وہ اردو کے محاورات کو سادگی سے ظاہر ہی نہین کر سکتے تھے۔ دیباچہ ملاحظہ فرمایئے "الٰہی شکر تیرے احسان کا ادا کرون کس زبان سے کہ ہماری زبان کو گویائی اپنے نام کر ادر دل کو روشنی دے اپنے کلام کرا در امت مین کیا اپنے رسول مقبول کے جو اشرف الانبیا اور نبی الرحمۃ جسکی شفاعت سے امید وار ہین ہم کہ یا دین دو جہان کی نعمت الٰہی اس نبی امت پر ورکو اپنی رحمت کامل سے درجات اعلی نصیب کر جو صد نہو کسی مخلوق کی اور اپنی عنایت اُنپر ہمیشہ افزون رکھ دنیا اور آخرت مین۔"

یہ شاہ صاحب کی زبان ہو اگر یہی بامحاورہ زبان ہو اور مرزا داغ صاحب اسی زبان کی سند دیتے ہین تو وہ ہمکو کوئی نمونہ اس نثر کا اسوقت کی زبان مین دکھلا دین اسکو آیہ کریمہ کی معنی کو پیش کرین۔

شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ او شاہ صاحب کے ترجمے گری حالت مین ہو اور فرض کیا جائے کہ یہ ترجمے خاص زبان ہی مین ہین تو یہ بات دکھلانا لازم ہو کہ وہ زبان اور وہ قاعدے اسوقت بھی زبان مین باقی ہین یا نہین۔

داغ صاحب جن اساتذہ کی تقلید کرتے ہین آج انھین کے سیکڑون مستعملہ الفاظ کو وہ ترک کیے بیٹھے ہین کیا ہم خود داغ کے کلام کی متروکات کی فہرست پیش کرین۔ قرآن کے دو اردو ترجمے جنکا ذکر ہوا ہو گویا لفظی ترجمے ہین ان ترجمون کی نسبت مولانا نذیر احمد شمس العلما کی رائے کا خلاصہ مین ناظرین کو دکھلانا چاہتا ہون۔

"مولانا شاہ عبد القادر و مولانا شاہ رفیع الدین کے ترجمے زبان کے پرانے ہونیکی وجہ سے ایسے اکھڑے اکھڑے نہین معلوم ہوتے جیسے بے ترتیبی الفاظ کی وجہ سے۔ یہ نہین کہ ان بزرگون کو بے ترتیبی الفاظ کا علم نہین ہوا یا انکے وقت مین ایسی بے ترتیب اردو فصیح سمجھی جاتی تھی نہین یہ تو لوگ بجائے خود اردو کے لیے سند تھے مگر بات یہ ہو کہ ایک طرف ترتیب الفاظ قرآن کا پاس اور دوسری طرف اردو کی فصاحت۔ انکی دینداری نے اجازت نہ دی کہ ترتیب الفاظ قرآن کا بمقابلہ اردو کی فصاحت کے پاس کرین ترتیب الفاظ قرآن کا پاس اپنے اوپر لازم کر لیا یہان تک کہ وہ علی السماء کا ترجمہ آسمان پر کی جگہ اوپر آسمان کے سا اور فی الارض کا ترجمہ زمین مین کی جگہ، بیچ زمین کے کرتے ہین۔ مگر من السماء الی الارض کا ترجمہ سئے آسمان تک زمین، تو نہین کر سکتے ترجمہ تو ترجمہ کثرت سے عربی کے پڑھنے نے انکے مذاق اردو پر اثر کیا باوجودیکہ وہ ترجمہ نہین مگر الفاظ کی بے ترتیبی انکی اپنی اردو مین بھی ہو۔"

ان سطرون کے بعد ناظرین کو زیادہ ضرورت نہ رہتی ہوگی وہ سمجھ گئے ہونگے کہ یہ ایماندارانہ سند ابھی بات فصاحت کو مولانا شاہ عبد القادر صاحب نے خیرباد کہکر ترتیب الفاظ مین لفظی ترجمہ قرآن پاک کیا تاکہ کوئی بات اپنی طرف سے زیادہ نہو جائے اسی وجہ سے وہ آیہ کریمہ قالوا سنراود عنہ اباہ وانا لفاعلون۔ کا ترجمہ یہ کرتے ہین "بولے ہم خواہش کرینگے اسکے باپ سے اور البتہ ہمکو کرنا۔"

شاہ رفیع الدین صاحب کا ترجمہ اس سے زیادہ اکھڑا ہوا ہو دونون ترجمے ناظرین قرآن پاک مین ملاحظہ فرمائین اور اس کے بعد اب مولوی نذیر احمد صاحب کے ترجمہ کو دیکھین جو خاص بامحاورہ زبان مین ہو اور دہلی کی زبان کو اسپر فخر ہو۔ مولوی نذیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہین "قالوا سنراود عنہ اباہ وانا لفاعلون" "انھون نے کہا کہ ہم جاتے ہین اسکے والد سے اسکے بارے مین عرض معروض کرینگے اور ہم ضرور (اس کام) کر لین گے۔"

ناظرین کو سورۂ یوسف کے ساتوین رکوع مین اس پورے جملہ کو دیکھنا چاہیے تاکہ (کرنا) کا بے ربط مفہوم بھی ذل سے نکل جائے

مولوی نذیر احمد صاحب کے ترجمے کو شاید لوگ اس خیال سے نہ پسند کرین کہ وہ ایک نیچرلون کی متبع کا ہو حالانکہ شمس العلما کی شان ایسی باتون سے مبرا ہو وہ ایک آزاد خیال اور انکا ترجمہ مقبول انام ہو لہذا ہم اس ترجمہ کو اور نیز مرزا حیرت کے ترجمہ کو الگ رکھتے ہین اور ایک تیسرا ترجمہ پیش کرتے ہین جسپر تمام ملک کا اتفاق ہو اور وہ ترجمہ تفسیر حقانی مولوی عبد الحق صاحب دہلوی شمس العلما کے ترجمے سے اخذ کیا جاتا ہو ملاحظہ ہو۔ تفسیر حقانی صفحہ ۲۶۵ سطر ۳۔ قالوا سنراود عنہ اباہ وانا لفاعلون۔ وہ بولے ہم اسکے باپ سے اسکے لیے ڈھب لگاتے ہین اور ہم یہ کر ہی کر اٹھینگے۔

اس ترجمہ کے ملاحظے سے ان دوستون کا شک بھی رفع ہو گیا ہوگا جو بجائے خود یہ تصور کر رہے ہین کہ دہلی نیز کیا عجب ہو ایسے محذوفات جائز ہون اور کلام مین نہ آتی ہون مگر بول چال مین برتے جاتے ہون اگر برتے جاتے تو مولوی نذیر احمد یا مولوی عبد الحق ضرور استعمال کرتے مختصر لفظ ملنے پر انکو اسقدر کاوش نہ کرنا پڑتی۔

اب مولوی شمس العلما نذیر احمد صاحب کا وہ نوٹ ناظرین پھر دیکھین جو انھون نے شاہ صاحب کے ترجمہ پر دیا ہو اور کہا ہو کہ انکی دینداری نے فصاحت کا پاس نہین کرنی [illegible]

چیمبرلین کا پین بام

چیمبرلین کے پین بام سے بڑھکر کوئی دوا ایسی نہین ہو جو ہر گھر مین ضروری اور ہر مطلب کیواسطے مفید ہو مثلاً کسی چیز سے کوئی عضو کچل جائے یا مضروب ہو تو فوراً چیمبرلین کا پین بام مستعمل ہو اس سے بہت جلد اندمال ہوجاتا ہو درد سر درد دندان اور دیگر اوجاع جو چہرہ مین ہوتے ہین سب کو فائدہ کرتا ہو کمر مین درد اگر ہو تو اس دوا کی مالش سے دور ہوجاتا ہو علی ہذا پہلو یا سینہ کے درد مین ایک دفعہ کے استعمال ہی شفا ہوجاتی ہو وجع مفاصل سے بہت جلد صحت ہوجاتی ہو بس چیمبرلین کا پین بام کی بوتل ہر گھر مین ہونا ضروری ہو یاد رکھنا چاہیے کہ ایک ہی دفعہ کے استعمال سے شفائے کلی حاصل ہوتی ہو قیمت عہ ہو کل سب دوا فروش بیچتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر یوسف خان کی دکان مین جو بمقام نظیر آباد ہو چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہو۔

CHAMBERLAIN'S
PAIN-BALM
RHEUMATISM
SORE THROAT

یہ پُھنسی اور یہ دَل!

بسم اللہ

سنبھلیے

افسوس

مرزا داغ کی تسلی اس بیان سے بھی نہین ہوئی ہو معلوم نہین
اب بقول ہمارے دوست حضرت ریاض کے خدا کس سر
بھیجے گا اور کون مستحق ہی کہ خدا کے طرف سی اسپر پھٹکار ہو خدا
فرماتا ہی حق بات نہ چھپاؤ کسی کو دھوکا نہ دو۔ کید فریب
دغابے شک ہین الحمد للہ کہ ہملوگ دل و زبان ایک رکھتے ہین
اور جو ہمارے فنکو کرتے ہین انکو پیش کر دیتے ہین۔ ملک فیصلہ
کرے اور ہمکو سمجھائے اگر ہماری غلطی ہی تو ہم مان لینگے۔
آخر مین ہم پھر یہ تحریر کرینگے کہ ضد اور کد سے فیصلہ زبان
کا نہین ہو سکتا ذرا سوچ سمجھکر اور گریبان مین سر ڈال کر
داغ صاحب کو آئندہ اس قسم کی طباعی سے احتراز کرنا چاہیے
دہلی کی زبان ہو یا لکھنؤ کی اور کسی استاد ہو ہم محاورات کے
ایجاد مین کسی کے قائل نہین ہین [illegible]
طرفدارون نے اس شعر کے حذف [illegible] کی زبان سے متعلق کر دیا
ہوا سلئے [illegible]

[illegible] ہوگئے تو بیشک صحیح ہے
[illegible]
[illegible] کو سند کی ضرورت نہین ہے
[illegible] اور حسن عقیدت سے
کچھ کام نہین [illegible] اردو کے قائل نہین
ہین اس بیان [illegible] خیال نہین ہی بلکہ معاملہ کی
[illegible] قرآن پاک کے ترجمون سے
[illegible] کرنے کی جگہ [illegible] کی زبان سے اس قسم کے
[illegible] دکھائے [illegible] بقول اودھ پنچ کے بیٹا
[illegible] اس شعر کو قرآت مین لگا دو"

حکیم برہم

تصویردار پہیلیون کا حل

مطبوعہ [illegible] جون ۱۹۰۳ء

(۱) شہنائی۔

(۲) گلاب جامن۔

تصویردار پہیلیان

(انکا حل آیندہ ہفتہ درج ہوگا)

(۳)

(۴)

غزل تازہ بتلازمہ سائنس و معرفت

تشریح

پہلا شعر۔ پلورالٹی آف ورلڈز۔ حال کے سائنس مین تحقیق
ہو رہا ہی کہ عالم انسان ایک ہی ہماری دنیا ہی یا کوئی اور
بھی ہی چونکہ سب اپنا ہی راگ گاتے ہین جب تک کوئی
اور ایسی دنیا ثابت نہو ہم اپنی ہی دنیا کو ترجیح دینگے
لہذا مطلع مین اسی عالم انسان کا مضمون ہے
دوسرا شعر۔ ایولیوشن۔ اس تھیوری یا اصول کے
مطابق یہ امر ثابت کیا گیا ہی کہ دنیا پہلے ایک آتشین کرہ
تھی جو کسی زمانہ مین سورج سے جدا ہوگئی اور آہستہ آہستہ
ٹھنڈی ہوتے ہوتے اسپر گل و گلزار پیدا ہوگئے پیدا ہوجانے
رہنے کے قابل ہی کہ موجودہ حالت مین پائی جاتی ہی۔ مگر یہ
کوئی نہین بتا سکتا کہ پھر سورج کہان سے آیا جسکا زمین
ایک نورچشم جگری ٹکڑا
تیسرا شعر۔ [illegible] سائنس کے رو سے چاند [illegible]
سورج کے داغون کو پہاڑ اور غار بتلایا جاتا ہی۔ خواہ یہ
کچھ ہون۔ ہم اس شعر مین [illegible] مشرقی خیال ستارون سے
قسمت کے وابستہ ہونے کا باندھینگے جب تک کہ سائنس
اپنی تحقیق کی تکمیل کو نہ پہنچ جاے
چوتھا شعر۔ یہ تیسرے شعر سے
کچھ تعلق رکھتا ہی
پانچوان شعر۔ اینڈ آف دی ورلڈ
دنیا کا خاتمہ سائنس کے مطابق سورج
سے تعلق رکھتا ہی یعنی کہا جاتا ہی کہ
سورج روز ٹھنڈا ہو رہا ہی جسدن
بالکل سرد ہو جائیگا ہماری دنیا بھی
سرد ہو [illegible] گی (اس شعر کا یہی
مضمون ہی) مگر چونکہ سورج کا سرد
ہو جانا ایک کرورون صدیون کا کام ہی نہین ابھی سے
اسکی [illegible] کیا ضرور۔
چھٹا شعر۔ علم نباتات یا باٹنی مین مذکور ہی کہ پودون کا
نشو و نما فقط پانی ہی سے نہین بلکہ حرارت آفتاب
بھی انکی ایک جزوی غذا ہی۔ لہذا اجرانان چمن کے لیے
آفتاب ایک طرح سے چولھے کا کام دیتا ہی۔
ساتوان شعر۔ ترقی سائنس اگر سائنس ا وسعت موجودہ
ترقی اسی رفتار سے بڑھتی گئی تو واقعی جب سورج بھی
امتداد زمانہ سے سرد ہونے لگیگا تو انسان اس
دنیا کو چھوڑ کر کبھی کبھی چھوڑ کر تو کیا آفتاب کی بھی سیر
کیا کرینگے۔

پانچ ہزار روپے انعام

میرے کا

پانچ ہزار روپے انعام

تازہ سندات

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب گورنمنٹ پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر صاحب۔ سلام نیاز۔ میرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہو میرے آنکھون کی بیماری کے لیے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی ایک مریض پر تو اسنے جادو کا اثر کیا اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک عرصہ دس سال سے بے نور ہوگئی تھین صرف کسی قدر طاقت بینائی اندر کے پردے مین موجود تھی پردہ کا سہنا اور اندرونی گوشت مین سخت نقصان تھا۔ اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا۔ مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید میرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین راقم۔ ڈاکٹر شیخ الہ بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری ضلع ساگر۔

(۲) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب تسلیم۔ مین نے آپ کے میرہ کے سرمہ کو تقریباً ۴۰ مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیا بند۔ دھند۔ پھولا۔ ناخنہ آنکھون مین زخم اور غبار کے مرضون مین مبتلا تھے۔ ان مریضون ۔۔ آپ کا سرمہ استعمال کرنے سے ۔۔ مفید ثابت ہوا جیسی تعریف سُنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور پُر بہدف پایا۔

معزز انگریزون۔ میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ ناموڑ ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سُرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہو۔

ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دُھند۔ جالا۔ پروال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سُرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہو اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہو بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہو قیمت اسلیے کم رکھی ہو کہ خاص وعام اس سرمہ سے فائدہ اُٹھائین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہو مبلغ دو روپیہ۔ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرانی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔

نقلی وجعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

میری راے مین آپ کا سرمہ شفا بخش ہے گورنمنٹ کے ہو بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گانون کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کہ ہر امیر و غریب آپ کے سرمہ سے مستفید ہوکر آپ کو دعاے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ۔۔ تولہ میرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم۔ وی۔ پی پوسٹ بھیجدین راقم چودھری ۔۔ خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب ازاولکم تسلیم۔ مزاج شریف۔ آپ کے ہانسے بذریعہ ویلوپی ایبل سرمہ منگاکر استعمال کیا حد درجہ کا مفید ثابت ہوا الحمد صحت کلی ہوگئی آپکا تیار کیا ہو سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم۔ دُھند وخارش چشم وپروال کے کنجک پاپس مریضچشم۔ سشردع کیمرکٹ۔ (ابتدائی موتیا بند) مین بھی مفید ہے۔ لنبات کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا گیا ہے دان فائدہ معلوم ہوا۔ دائمی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید ارسال بھیجیے
راقم
ڈاکٹر ریاض الدین مقام ۔۔ ضلع جیند سرحد ملک چین۔

پانچ ہزار روپے انعام

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپے انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کیلیے مارچ ۱۹۱۰ع مین جمع کیا گیا ہے

پانچ ہزار روپے انعام

گھنچکر لال کا مقدمہ اور سہرا

مسٹر اودھ پنچ - آپ کی شکایت میرا عذر دونون بجا ہین - رنجوری طبیعت کم نویسی کا سبب ہوئی بلکہ جب کبھی لقصیہ خدمت ہو وہی عذر مقدم سمجھئے -

ابتو اضمحلال قوت سے یہ خیال مستقل ہو گیا ہی کہ ہر خفیف بیماری مین بھی آخرت کا خیال آجاتا ہی - مین اس دفعہ بھی یہی سمجھتا تھا کہ مین آپہونچا تاریخ فیصلہ قریب ہی مگر اتفاقاً تاریخ پیشی ٹر ہوگئی ورنہ ایک دن فیصلہ ہو ہی جائے گا -

سچ تو یہ ہی کہ جب سے یاران طریقت ایک ایک کرکے ملک عدم سدھارے اپنا دل بھی اس دار ناپائدار سے بیزار ہی - رفتگان عدم سے یہ شکایت ضرور ہی کہ وہان پہونچتے ہی خود فراموش ہو گئے یا احباب دنیا کو خواب فراموش کر دیا - حضرت گھنچکر لال ہنگنٹھ باس صعدا - آدمی نکلے کبھی کبھی در دیکھ سن جاتے ہین - ابھی ایک ہفتہ ہوا کہ ہمارے دوست شدت تپ اور عین غفلت مین نازل ہوئے ضعف و نقاہت دیکھکر حال زار پر تاسف کیا پھر کہا بھیا ابھین یہ دوا رہ ہمارے تمہارے درمیان مان حائل ہی بہت عرصہ تک استادہ و برقرار رہتی معلوم ہوتی ہی - آپ کی عزم تشریف آوری سنکر اتح کسمنڈوی ت - ن ہجر - ستم ظریف وغیرہ آپ کے اصحاب کمال مسترناک ہوئے تھے ولیکن بعد دریافت جب معلوم ہوا کہ ہنوز توقف طویل ہی تو سب پژمردہ ہو گئے - بہر حال اب آپ فراغت سے دنیا مان نندہ رہین - مین اپنے دوست کا شکریہ ادا کرکے عالم بالا کی خبرون کا مستفسر ہوا - فرمایا - کہ بھیا آجکل ایک مقدمہ عدالت العالیہ قضا و قدر مین پیش تھا - میوارام دیوان اودھ - سعد اللہ خان وزیر شیکسپیر نا دلسٹ - تراب علی خان ممتاز الملک رکن ملزمان -

(جرم بلا اجازت خط و کتابت از اہل دنیا)

آخری پیشی مین ملزمان کی طرف سے سید محمود بیرسٹر تھے گورنمنٹ پلیڈر نے اودھ پنچ کے وہ پرچے جنمین مدعا علیہم کی چٹھیان درج ہین پیش کیے - تم جانو سید محمود بڑے قانونی اور زبردست حجتی ہین فوراً یہ اعتراض رکھین کہ خود گورنمنٹ کی غفلت آمیز کارروائی اس جرم کی موید اور قابل اعتراض ہی کوئی حکم اندر مخصوص جاری نہین ہوا کہ اہل دنیا سے خط و کتابت جرم ہی سب سے بڑا سعرکہ تمہا ابلیس کا واقع ہوا تھا اُس معرکہ مین بھی بجز اسکے کہ خود ملا صاحب کو اور حضرت آدم کو عبور دنیا کی سزا دی گئی اور ملا صاحب کی مع ذریات آمد و رفت بند کی گئی کوئی عام حکم اسکی بابت جاری نہین ہوا کہ اہل دنیا سے تحریری مخالطت بھی ممنوع ہی بلکہ عام اجازت معنوی اس بات سے ظاہر ہی کہ گھنچکر لال اور چرخی بزاہن ہر اہل دنیا سے خط و کتابت رکھتے ہین یہ اودھ پنچ کے پرچے نظیراً پیش کیے جاتے ہین - پس کوئی وجہ نہین ہی کہ گھنچکر لال جو کہ قانونی مستثنی مین داخل نہین ہین اُنکا فعل جرم نہو اور دیگر مقیمان عالم بالا اُسی فعل مین مجرم قرار دیے جائین - میوارام سعد اللہ خان شیکسپیر - تراب علی خان کی یہ تحریرین صرف اسی بنیاد پر طبع ہوئی ہین کہ ملزمان نے اس فعل کو ناجائز خیال نہین کیا اور درحقیقت جب تک کہ صاف و صریح عام ممانعت یا بالخصوص گھنچکر لال کا اجازت یا ناثابت نہو ملزمان سے ایک شخص بھی ملزم نہین ہو سکتا بلکہ آیندہ بھی کوئی متنفس جو اس فعل کا مرتکب ہو ملزم قرار نہ پا سکے گا -

یہ تقریر اور اپنا نام سنکر بھیا کچھ نہ پوچھو دھوتی خراب ہو گئی اور ہم تو چپکے سے از عدالت روانہ ہونے کو تھے - ولیکن سید محمود صاحب ایسے کب تھے کہ چپکے بیٹھے رہتے دوسرے دن طلب کرائین - عدالت مان پہونچتے ہی پہلے تو ہم کمال بدحواس ہو گئے سید محمود صاحب کے سوالات گڑبڑائے ہوش اُڑائے دیتے ولیکن گورنمنٹ پلیڈر مسٹر جبرئیل علیہ السلام نے عدالت پر ظاہر کیا کہ گھنچکر لال ایک بیوقوف سادہ لوح گھامڑ آدمی ہی وکیل ملزمان نے جس طریقہ سے سوالات کیے ہین وہ ایسے بزدل آدمی کی زبان مین لکنت دل مین دہشت پیدا کرکے صحت اقعات کے منکشف ہونے مین حارج ہونگے یہی اثبات جو وکیل ملزمان نے کیے ہین عدالت خود دریافت کرے یا مجھے اجازت دے - سید محمود نے کہا یہ کوئی طریقہ نہین ہی - نہ قانون شہادت مین ایسا کہین حکم ہی - آپ کی زبان سے میرے سوالات کا اعادہ لفظی اختلاف پیدا کرکے تبدیل معانی کا سبب ہوگا جو بلا شک بحق ملزمان مضر ہوگا - (گورنمنٹ پلیڈر) سید صاحب یہ دنیا کی عدالت نہین ہی یہان کا قانون عدالت کا طریقہ - طرز تقریر سب دنیا سے مخالف ہی - یہان کا قانون شہادت اور اُسکے شرح علی گڑھ کا مطبوعہ نہین ہی آپکی بیہودہ تقریر اس عدالت مین آپ کے موکلون کو نفع بخش نہوگی اپنے موکلون کو رحم خداوندی پر چھوڑ دیجئے غرضکہ بڑے بحث و مباحثہ کے بعد عدالت نے اجازت دی کہ گورنمنٹ پلیڈر صاف لفظون مین آہستگی سے سوالات کا اعادہ کرے نتیجہ پلیڈر صاحب ہمسے پوچھین کہ گھنچکر لال سچ سچ بیان کرو کہ تم اہل دنیا سے خط کتابت رکھتے ہو -

ہم - ہان صاحب خدا آپ کا بھلا کرے خدا یتعالی خود جانتا ہی ہمسے استفسار فرمانے کی کون ضرورت ہی

گورنمنٹ پلیڈر - نہین نہین - تم صاف صاف عدالت مین بیان کرو کہ کس کس شخص سے تمہارا سلسلہ تحریرات جاری ہی -

ہم - صاحب سنو جب خدا یتعالی نجانتا ہو تو آپ دریافت کرنا عجب ہی اور جبکہ وہ خود دانا بینا ہی تو بیجا لسان کشائی سراسر بے ادبی ہی -

گورنمنٹ پلیڈر - او تم بات نہین سمجھتے (اچھا اچھا) بے ادبی معاف ہی ابتو کہو -

ہم - بہت اچھا اگر یہ بات ہی تو عرض کرتے ہین سنیے ہم تو اپنے دوست نیرنگ میان نیرنگ سے خط کتابت رکھتے ہین اسکی وجہ یہ ہی کہ ہمارا کاتب اللغات بلا طبع اُفتادہ رنگیلی گئی تھی ہم اس عالم بالا مین چلے آئے تھے اور یہ حسرت اپنے دل ان ساتھ لائے تھے - فلہذا یہان پہونچتے ہی مشغلہ مین پیش [illegible]

[illegible]

رئیس [illegible] کی اجازت عطا ہوئی نتیجہ [illegible] ریاست سے سیر ہین تھے تب کاتب اللغات کا [illegible] درمیان مین سلسلہ الفاظ دیکھا تھا جب [illegible] حبیب الرباع پہونچے تو پھر وہی سلسلہ جاری ہوا [illegible] مین ختم ہو گئی - اسکا قطعہ تاریخ ہمشیر زادہ ام چرخی نے [illegible]

چیمبرلین کی کھانسی کی دوا

نزلہ کروپ طرح طرح کی کھانسی خراش گلو اور سوزش حنجرہ کی تمام پیچیدہ شکایتون مین تیر بہدف دوا ہی خوش ذائقہ ہی اس سے صحت یقینی ہوتی ہی یہان کی آب و ہوا مین یہ خطرہ کی بات ہی کہ اگر سخت زکام کی غفلت کیجائے تو بہت جلد تپ اور نمونیا ہو جاتا ہی یہ عارضے ایسے ہین کہ بہت سے اموات انکے ذریعہ سے واقع ہوتی ہین جب زکام پیدا ہو چیمبرلین کی کھانسی کی دوا فوراً استعمال کیجائے عارضہ کی ترقی رک جائیگی چیمبرلین کی کھانسی کی دوا مین کوئی مضر جزو شامل نہین بچون سے لیکر جوانون تک کو نہایت آسانی اور اطمینان کے ساتھ دی جا سکتی ہی ہر حال مین تیر بہدف اور بیتاثیر ہی ایک بوتل آج ہی خرید کر قیمت عمدہ دیکھا سب دوا فروش بیچتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر یوسف خانصاحب کی دکان مین جو بمقام نظیر آباد ہی چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہی -

CHAMBERLAIN'S COUGH REMEDY

Coughs, Colds, CROUP.

SORE THROAT,

THROAT and LUNGS.

این یہ گستاخی

دیکھو تو پوچھیے کیا حالت ہوئی۔ بس یہی دعا زبان سے نکلی کہ جن حضرات نے اس نظم کی جھوٹی تعریفین شایع کی ہین انکا حشر نیچریونکے ساتھ ہو۔

مولانا حالی کی یون تو سب نظمین نان بے نمک اور شیر بے شکر ہوتی ہین لیکن حضرت یہ نظم تو چھکے ہر زہ سے بدتر ہے۔ اگر بندش الفاظ ملاحظہ ہو تو ہر شعر کی ہڈی پسلی ٹوٹی ہوئی ہو۔ مولانا کی کوشش تو یہی ہے کہ نظم و نثر مین فرق مٹا دیا جاے لیکن ردیف و قافیہ کی پابندی سے مجبور ہین بیشک جہان تک لطف زبان و حسن بیان کا تعلق ہے اسکو اچھی طرح سے ... مین کوئی دقیقہ نہین اٹھا رکھتے۔

اب سنیئے کہ نظم کے مطالعہ مین کیا گذری۔ پہلے صفحہ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی پیشتر دو سطرین اس صورت پر لکھی ہوئی نظر سے گزرین یعنی "دانائی کی بات جو دانا کہلائے قبول کرو اور نادانی کی بات جو دانا کہلائے بخشدو"

چونکہ نثر اس صورت پر نہین لکھی جاتی لہذا مجھکو ان دو سطرون پر دو مصرعون کا شبہ ہوا۔ اب بار بار انکو مختلف طرح سے پڑھتا ہون مگر موزون نہین ہوتے۔ پسینہ سے نہایا تو یہ سمجھ گیا کہ حالی صاحب نے بحر شکستہ مین شعر کہا ہے لیکن تقطیع کی تو یہ خیال بھی جاتا رہا آخرکار بعد تحمل بسیار یہ ثابت ہوا کہ جیسے مولانا کی نظم نثر نما ہوتی ہے ویسی ہی یہ نثر نظم نما ہے۔

اب اصل نظم پر توجہ کی تو نظر آیا کہ وہ نثر کی شکل پر لکھی ہوئی ہے یقین ہے آپکے نظم منگا کر پڑھ لیجئے اور پھر آدھی قیمت پر فروخت کر ڈالیے لیکن چونکہ مصرع موزون تھے لہذا زیادہ دقت نہ لاحق ہوئی مگر افسوس کہ بسم اللہ ہی غلط پائی۔ پہلا ہی شعر درست نہین۔ آپ فرماتے ہین۔

دوستو انکار اگر تمکو بداہت کا نہین
عالم اسباب ہو دنیا اسے جانو یقین

یہ انوکھا تصرف ہے۔ کسی شی سے انکار ہوتا ہے نہ کہ کسی شی کا انکار ہوتا ہے۔ اس صورت مین پہلا مصرع یون ہونا چاہیے تھا۔ ع

دوستو انکار اگر تمکو بداہت سے نہین

کہو جاے اُستاد خالیست۔ مگر کون سنتا ہے۔ یہ ایجاد بندہ ہے۔ شاید غلطی کاتب کے سر تھوپی جاتی مگر آخری صفحہ مین غلطنامہ جسکو کہ اودھ پنچ کی اصطلاح مین حماقت نامہ کہتے ہین تحریر ہے اسمین اس غلطی ... نہین کی گئی ہے

اب ... مضمون ملاحظہ ہوئیے بند مین مولانا نے دنیا کے عالم اسباب ہونے کی مثالین لکھی ہین جسکے لیے فلسفی کی کھوپڑی درکار ہے ... زندہ ہوتا تو ... اس بند کو اپنی ... مشہور کرتا ... پہلا شعر

شطرنج مین استغراق

کے ضمیمہ کے طور پر چھپوا دیتا۔ دیکھئے کیا کیا مثالین دیتی ہین

بھاپ اٹھے گی سمندر سے تو آئیگی گھٹا
آسمان برسے گا جب اُگلیگی تب دولت زمین

خیر یہ تو سب صحیح اور جو اُستاد کہ گیا ہے اسی کی چربہ سے نکلا یہ نکتہ۔ اسکو نہ سمجھا یا آپنے۔ واللہ اس شعر کو پڑھ کر جی متلانے لگا۔ زمین کے لیے دولت اُگلنا بھی کیا خوب اگر قارون اس شعر کو سن پائے تو شرطیہ اسکے پیٹ مین درد ہونے لگے۔ اسی طرح دوسری مثال ہے۔

جان لیتے ہین کہ ہے آمد خزان کے باغ مین
ٹہنیون سے خود بخود جب پتیان جھڑنے لگین

واللہ کتنی نئی بات کہی ہے۔ مگر آخری شعر اس بند کا واقعی لاجواب ہے۔

دیکھتے ہین روشنی جب دن کی وہ جاتی ہوئی
انکو آنکھون سے نظر آتی ہے رات آتی ہوئی

واللہ ایجاد ہے ایجاد۔ کیا نیا مضمون باندھا ہے مگر حضرت ایسے شعر کہنا آپ ہی کا حصہ ہے نہین فارسی کا۔ شاعر کہ گیا ہے
"چشمان تو زیر ابروانند کو دندان تو جملہ در دہانند"
اس شعر مین ایک پہلو اور بھی قابل غور ہے یعنی آپ فرماتے ہین۔ ع انکو آنکھون سے نظر آتی ہے رات آتی ہوئی
حضرت ہمتو سمجھتے تھے کہ کانون سے نظر آتی ہے رات آتی ہوئی واقعہ آپنے قوت باصرہ کی ناک رکھ لی کہ یہ بتلا دیا کہ آنکھون سے نظر آتی ہے رات آتی ہوئی۔ چشم بد دور۔ آپکے

اس بیان کی تائید ترجمہ گار بھی کرینگے۔

دوسرے بند مین مندرجہ ذیل دو شعر ایک دوسرے کے بعد درج ہین۔

دیکھنا یہ ہے کہ کیا اس قوم کا ہونا ہے حال
شاہراہ عام سے ہے جسکی پگڈنڈی جدا

ساری قومین دے رہی ہین وقت کا ساتھ آجکل
اور انکی چڑ ہے وہ جو وقت کا ہے مقتضا

اب فرمائیے یہ انکی کی ضمیر کسکی جانب پھرتی ہے پہلے شعر مین قوم تو صیغہ واحد مین ہے اور انکی صیغہ جمع ہے۔ واللہ شاعری کر تو آپ نے اصلاح دی تھی یہ صرف و نحو کی جانب کب سے توجہ ہوئی۔ واہ مولانا۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔

اس بند مین ایک شعر ہے۔

اور ہین سب سود لینے مین یہ دینے مین دلیر
اور ہین سب لوٹنے پر یہ لٹانے پر فدا

یہ اچھی ہانک لگائی۔ ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی
باوجود مولانا ہونے کے سود خوری کی تلقین معاذ اللہ کہین فرنگی محل کے مولوی سن لین تو قیامت ہی آجاے۔

تیسرے بند مین اہل قوم کی غفلت پر افسوس کرتے ہوے فرماتے ہین۔

مصر کے میدان ہین سب جنمین نہین کوہ و جبال
گو کہ جیتے جاگتے آتے ہین ظاہر مین نظر

سبحان اللہ و بحمدہ۔ یہ میدان اچھی کیا خوب۔ خواہ مخواہ

انگریزی الفاظ ٹھونس دینے سے کیا فائدہ۔ اگر پہلا مصرعہ یون کہا ہوتا توکیا برا تھا ع

نقشہ ۔۔ در و دیوار سہی چین نہیں گویا حیات

پانچوین بند مین فرماتے ہین۔

سمجھے یہ ملانا تھے ہم جو زمین پکڑے ہوے

اسکے آگے کچھ قدم ہم نے بڑھایا ہی مگر (الفاظ)

زمین پکڑنے کا محاورہ ایسی صورت پر نہین استعمال ہوتا۔ یہ کشتی کا محاورہ ہی۔ یعنی جب چت ہونے کا خوف غالب ہوا تو ایسی زمین پکڑی کہ فریق لاکھ لاکھ زور لگائے مگر یہ اُٹھنے کا نام ہی نہین لیتے۔ اس شعر مین زمین پکڑنے کی محاورہ سے جو گاوزدیان کی ہین وہ ہرگز مناسب نہین معلوم ہوتیں۔ اگر یقین نہ آئے تو کسی متھرا کے چوبے سے پوچھیے یہ لوگ زمین پکڑنے کے لیے مشہور ہین۔

ساتوین بند مین تہذیب مغربی کی شان نزول کی نسبت فرماتے ہین

بند تھے نالے ترقی کے کہ آخر غیب سے

آیا اک سیلاب آزادی کا ریلا ناگہان

جسنے سب روکین ہٹا کر دیا میدان صاف (صفا ؟)

غار یا ٹیلا رہا کوئی نہ باقی درمیان

یہ ظاہر ہو کہ سیلاب کو کسی بلائے ناگہانی کے نازل ہونے سے تشبیہ دیتے ہین۔ جس صورت مین کہ آزادی کو مولانا حالی ایک نعمت خیال کرتے ہین وہ سیلاب سے کیونکر مشابہ کیجا سکتی ہی یون کہیے کوئی زبان نہین روکی ہو آپ کیسے ہم اپنا بیل کلاٹری سے ناتھتے ہین۔

دوسرے "روکین" کی اصطلاح خاص نیچر کے سانچے مین ڈھلکر نکلی ہی۔ دہلی اور لکھنؤ مین تو اس معنی مین "رکاوٹین" بولتے ہین۔ یہ معلوم ہوتا ہو پانی پت کا محاورہ ہو اور سنیے فرماتے ہین۔ غار یا ٹیلا رہا کوئی نہ باقی درمیان"، ماشا اللہ کیا کل دانش ہو سیلاب ٹیلے کو تو ڈھا سکتا ہو لیکن غار کو کیونکر مٹائے گا۔ غار تو زیادہ عمیق ہو جائیگا ذرا نگاہ تعمق سے دیکھیے۔

آگے چل کر فرماتے ہین

ایک قانون مسلم کی اطاعت کے سوا گئے

ہو گئے ہر قید سے آزاد سب پیر و جوان (یعنی شتر بے مہار)

یہ قانون مسلم بھی کیا خوب۔ مرغ مسلم تو دسترخوان کی زینت ہر اگرچہ ۔۔ یہ قانون مسلط ۔۔۔ ہی۔

پھر فرماتے ہین

کر دیے انصاف نے ہموار سب پست و بلند

آگئے سب ایک لیول پر قوی اور ناتوان

۔ نا حالی ہو کر اردو کے پوئٹ اور انگریزی کے شاعر ۔۔

لہذا انگریزی لفظ اور اشعار خواہ مخواہ جا بجا کہیں تشریف ۔۔۔ ٹھونس دیتے ہین۔ یون صاحب یہ لیول کی کیا ضرورت تھی اگر اس پیوند لگانے کے بدلے یہ کہا جاتا۔

آگئے سب ایک درجہ پر قوی اور ناتوان

تو کیا قباحت تھی مگر آپ نے تو بیڑا اٹھایا ہی کہ اردو شاعری کا ستیاناس پورے طور سے کیا جائے اور کوئی وجہ نہین صرف آپ کے مقتضائے طبیعت ہی۔ مگر واللہ اردو اشعار کو انگریزی جامہ پہنانا ایسا معلوم ہوتا ہو جیسے غرارہ دار پائجامہ پر پتلون پہن لیا مگر یہ نہ سمجھیے کہ آپ ہی اس رنگ مین یدطولی رکھتے ہین دیکھیے اس رنگ مین کیا رباعی شاعر نے کہی ہی۔

کہتا ہے گلو تیرا کہ کنٹر ہون مین

اور زلف یہ کہتی ہے کہ منٹر ہون مین

رخسار کو فل مون کا دعوی ہو ترے

کہتا ہو پسینہ کہ لیونڈر ہون مین

یہ نئے ڈھنگ کی شاعری ہی۔ اسی بند مین ایک شعر اور قابل غور ہی

جنکو دعوی ہو کہ ہم بیٹے بڑے باپون کے ہین

انکو کرنے ہونگے اب جوہر اصالت کے عیان

بڑے باپ کے بیٹے تو عام محاورہ ہی یہ بڑے باپون کے بیٹے ہونا کیا معنی اور یہ بھی خیال رہے کہ باپ کا صیغہ جمع مین ہونا جوہر اصالت نہین عیان کرتا ہاے انیس مرحوم نے اس مضمون کو کس خوبصورتی سے نظم کیا ہی۔

بیجا ہو سب یہ دعوی اضافی یہ افتخار

جوہر وہ ہین جو تیغ کرے آپ آشکار

مگر وہ تو ایشیائی شاعر تھے۔ انکا اور ہندوستان کے شکسپیر حالی صاحب کا کیا مقابلہ۔ مین بیشک انیس مرحوم کی روح سے معافی مانگتا ہون کہ مین نے انکے کلام کا تذکرہ اس موقع پر کیا۔

اسی طرح کل نظم مین مزخرفات کا انبار لگا ہوا ہے اردو شاعری کی گردن کند چھری سے ریتی ہی واقعی افسوس کا مقام ہی۔ اردو شاعری نے کیا کیا رنگ دیکھے ایک زمانہ وہ تھا کہ اسنے عالم طفولیت مین سودا و میر ایسے باکمالون کے دامن مین پرورش پائی۔ آتش۔ ناسخ۔ غالب۔ ذوق نے اسکا شباب دیکھا اب بچاری حضرت داغ سے بڑھاپے عزت کر رہی تھی کہ مولانا حالی نے گلے پر چھری پھیر دی اب کبھی کبھی فاتحہ پڑھ دیتے ہین۔ مگر ۔۔۔ افسوس کہ پیر چرخ نا بینا ۔۔۔ بو علی سینا

گم گشتگی زمانہ می باید دید ۔۔۔ تم رفت ۔۔۔

اس نظم کی یہ قدر ہوئی کہ ۔۔ سید صاحب ۔۔

ہفتہ ہی ہوئے دیباچہ مین کڑک کر نہایت قرات کے ساتھ فرماتے ہین "کہ مصنف کے ہاتھ کا مسودہ جو دو ورقے کے کاغذ پر لکھا ہوا تھا مبلغ دو سو ایک روپیہ کو نیلام ہوا۔ سب سے زیادہ بولی بولنے والے مولوی عبد السلام صاحب تھے جنکی اولوالعزمی سے نیلام کی بولی دو سو روپیہ تک پہونچکر ختم ہونے ہی کو تھی کہ عقب سے انکے برادر ۔۔۔ عبد الغفار صاحب ۔۔۔ نے ایک روپیہ کا اور اضافہ کر دیا اس اضافہ نے چھوٹے بھائی کو ادب سے خاموش ہو جانے پر مجبور کیا"۔ یہ واقعہ اس مصرعہ کی تائید کرتا ہی۔

چو احمق در جہان باقیست مفلس کس نمی ماند

سب سے زیادہ بولی بولنے والے (نبی ۔ سمجھو) کیا کم تھے کہ دوسرے صاحب نے عقب سے ایک روپیہ کا اضافہ کیا واقعی یہ نظم تھی بھی اسی قابل۔ بس ہر دو برادر ۔۔۔۔۔۔

البشیر تو جب سے یہ نظم نکلی ہی بالکل جامہ سے باہر ہے چنانچہ اس مسودہ کے نیلام ہونے کی نسبت لکھتا ہی "مورخ اردو زبان کی جب تاریخ لکھینگے تو ادنی ادنی تاتھات کا کھوج لگا لینگے لہذا ہمارا فرض ہی کہ ہم ابھی سے ایسا مواد جمع کر رکھین (جیسے حضرت حالی کی نظم کا مسودہ) تاکہ آیندہ نسلون کی نظر مین بے وقوف اور بے پروا نہ متصور ہون"۔ واقعی "یہ مواد" کا لفظ کتنا مناسب ہی۔ خاص نیچر مین ڈوبا ہوا ہی اگر مولانا حالی کی شاعری کی تعریف کیجائے تو البشیر کی ایسی نثر ہونی ضرور ہی۔ ع جیسے چنین مدح خوان چنین۔ لیکن مواد کا استعمال اس مقام پر ایک پہلو سے درست ہی واقعی مولانا حالی کی نظم اردو شاعری کے جسم لطیف پر ایک پھوڑا ہی جسکا مواد جمع کرنے کیلیے البشیر کہتا ہو تاکہ آیندہ نسلون کے لیے یہ مادہ فاسد بطور ورثہ کے رہے۔

واقعی افسوس کی بات یہ ہی کہ مولانا حالی کا طرز سخن انھین تک محدود نہین بلکہ یہ مرض طاعون کی طرح کل نوجوانان اسلام مین پھیلتا جاتا ہی

سنتا ہی کانپور کے جرم فروشون مین اس نظم کی بڑی تعریف ہوئی واقعی مولانا نے شعر بھی ایسے ہی گانٹھے ہین کہ یہ فرقہ داد دے۔ سودا کا شعر اس موقع پر صادق آتا ہی

مرصاحب پکارے پھرلیے ۔۔ ہر گلی کوچہ کلام شاعر کا

کتاب کی چھپائی نظم سے اچھی ہی چونکہ بعد رقت آمیز ہین لہذا ٹائٹل پیج ٹیلے جیسا ماتمی رنگ کا ہی مگر باوجود اس انتظام کے جسکی تعریف مین البشیر کہتا ہی کہ اردو مین اس اعلی درجہ کے اہتمام سے ابتک شاذ و نادر ہی کوئی کتاب طبع ہوئی ہوگی۔ غلط نامہ صفحہ بھر کا موجود ہی اسکی وجہ شاید یہ ہو چونکہ رقت کا مصالحہ نظم مین ضرورت سے زیادہ ہی

رندانہ

طبلہ نوازی

کیا سلے انسان ہے صورت ماتم — کیون ایک نہو اُسکے لیے عید محرم
افسردہ ہو کیون سوچ مین بیٹھا ہے ہر دم — حق کر بنے ہم صفت فکر مجسم

ہم رندون کے پاس آئے تو سمجھائین اُسے ہم
تک تک کہ دھنا دھن نہ تجھے غم نہ مجھے غم

مٹ جائے اگر کوئی تو پروا نہین ہمکو — پیدا ہو جو کوئی غرض اصلا نہین ہمکو
آشوب جہان ہو تو کھٹکا نہین ہمکو — کچھ اور بجز عیش و تماشا نہین ہمکو

ہر حال مین خوش رہنا ہے مستون کو مقدم
تک تک کہ دھنا دھن نہ تجھے غم نہ مجھے غم

افسردگی کیا چیز ہے رندون سے جو آئے — ہنسنے مین بھی ہمکو جو ہنسی آنسو نکل آئے
اُس رند بلانوش کو کیا فکر ستائے — ہر تازہ مصیبت مین جو ہنس کر اُڑائے

دم کا ہی ظہور اہے جو دم ہے تو سب کچھ ہے ہم
تک تک کہ دھنا دھن نہ تجھے غم نہ مجھے غم

کل رنگ عجب محفل رندان مین جما تھا — تھا کوئی قلاباز کوئی جھوم رہا تھا
بیٹھو دیکھے سبھی کوئی نہ دامن کشی کرتا تھا — مہمان کی تو ضع کا طریقہ ہی جدا تھا

ڈونڈیل کے موپی کے ذرا اٹھو تک تو نے جسم
تک تک کہ دھنا دھن نہ تجھے غم نہ مجھے غم

اک مرتبہ واعظ کی سنو کار روائی — افتاد و ہان پند و نصیحت کی اُٹھائی
خاموش نصین پا کے یہ سمجھا کہ بن آئی — تصویر جہنم و دوزخ و جنت کی کھائی

سب نے بجو اب عرض کیا ٹھیک ہے۔ تاہم
تک تک کہ دھنا دھن نہ تجھے غم نہ مجھے غم

جو تی سے اگر قوم کی حالت کچھ ابتر ہے — بیزار سے طاعون کی شدت ہے جو گھر گھر
ترکون پہ کچھ آفت ہی تو ازو... قلندر — مژدہ ہو یہ ہر ایک کو مفلس کی تونگر

طبلے سے یہ آواز چلی آتی ہے پیہم
تک تک کہ دھنا دھن نہ تجھے غم نہ مجھے غم

رندون کا ہے دنیا مین جو کام اور طرح ہے — سب طور رندانہ تمام اور طرح ہے
تہذیب و تکلف کا کلام اور طرح ہے — اس قوم کا آداب سلام اور طرح ہے

ایک دوسرے کو دیکھ کے چلاتا ہے بم بم
تک تک کہ دھنا دھن نہ تجھے غم نہ مجھے غم

اس فقرہ کے معنی کسی ستار سے پوچھو — مجذوب سے پوچھو کسی آزاد سے پوچھو
مجنون جو ہے بتلائے تو فرہاد سے پوچھو — ہان بحر مری طبع خداداد سے پوچھو

تقطیع یہی لے ہے یہی تال یہی سم
تک تک کہ دھنا دھن نہ تجھے غم نہ مجھے غم

راقم — طبلہ نواز جنگ

طبلے کی چیز

ہین طبلے سب دریا کے سے — آثار ہین نقش پا کے سے
دھن تاک دھنا دھن تاکے سے

کچھ ساقی نہ جب لیجائینگے — سب بیٹھے ہین یہان تھرائے سے
دھن تاک دھنا دھن تاکے سے

بن بن کے ہزارون بگڑے ہین پر — صورت نہ بنی اس خاکے سے
دھن تاک دھنا دھن تاکے سے

ہے تنگ تر عالم اپنی نظر مین — سوئی کے نادان ناکے سے
دھن تاک دھنا دھن تاکے سے

یہ تصویر ہردو کرّۂ ارض کی حضرت سلطان عالم واجد علیشاہ بادشاہ کے رصدخانہ سے نقل کی گئی ہے جنھون نے اس ہیئت و جغرافیہ کے حل مشکلات مین سلطنت اودھ صرف کردی۔

گواہ شد	گواہ شد
تان رس خان	تان سین خان ثانی
نیوٹن ہند	الغ بیگ زمان

راقم — طبلہ نواز جنگ

آج اُس بزم مین وہ خاک اُڑا کر اٹھی
مے پیے آپ جو تھی سب کو پلا کر اٹھی

مضمون کا اُستھاپٹ شالہ کے صدر انجمن صاحب کی لڑکی کی شادی کی تقریب تھی کئی مہینے پیشتر سے بڑی دھوم دھام سے تیاریان ہو رہی تھین۔ برادری اور احباب کی دعوت کی غرض سے صدر انجمن صاحب نے کوئی سامان عیش و آرام کا مہیا کرنے مین کوتاہی نہین کی تھی محفل عیش و طرب و جلسہ نغمہ و سرود کے واسطے دارالعلم سے کا اُستھاپٹ شالہ مخصوص کیا گیا تھا۔

لیکن خدا کی شان "سر منڈاتے ہی اولے پڑنا" اسکو کہتے ہین۔ عین وقت دعوت پر اس زور و شور کی گرد و غبار کے ساتھ آندھی آئی کہ کل محفل پریشان ہو گئی۔ تمام سامان محفل شمع و قندیلون کے علاوہ جو مختلف جگہون سے جمع کیا گیا تھا غالباً شراب کے کنستر تک جو انتہائی تواضع کی غرض سے جمع کیے گئے ہونگے ٹوٹ کر چور چور ہو گئے۔ اسکو اتفاق وقت سمجھئے یا یہ کہیے کہ اس موقع پر خدا کی سرزنش تھی کہ جس جگہ کو تمنے دارالعلم بنایا ہو اور جسکے ذریعہ سے تم تہذیب تہذیب پکار رہے ہو خود اپنے افعالون کی مثال سے اپنے نونہالون کی تخریب کیا چاہتے ہو۔

خود صدر انجمن صاحب کو یہ موٹی بات اگر نہ سوجھی تو زیادہ تعجب کی بات نہین لیکن ہم تو انکی اہل شوریٰ کی راے کے قربان جاتے ہین کہ جنھون نے صدر انجمن بیچارے کو ایسی جگہ جلسہ کرنیکے واسطے راے دی تھی اور خود دعوت کھانے کے واسطے اور جلسہ دیکھنے کے واسطے آمادہ ہو کر آئے تھے

بدین عقل و ہمت بباید گریست

خیر صدر انجمن صاحب نے خود اپنے افعال سے ایک بہت اچھی مثال قائم کرلی آیندہ جب کسی کو نغمہ و سرود کی خاطر جلسہ منظور ہوگا تو ہم کا اُستھاپٹ شالہ جوا س کا...

تصویردار پہیلیون کا حل

(۳) اسپ غول (۴) سورج مکھی۔

تصویردار پہیلیان۔

(انکا حل آیندہ ہفتہ درج ہوگا)

(۵)

(۶)

پانچ ہزار روپیہ انعام

میرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب گورنمنٹ پنجاب

تازہ سندات

معزز انگریزون۔ میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہو۔

ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھندھ جالا پروال۔ غبار۔ پھولا سبل سُرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ پانی جانا خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہو اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہو بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہو قیمت اسلیے کم رکھی ہو کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اُٹھائین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہو مبلغ دو روپیہ۔ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص میرانی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔

نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر صاحب۔ سلام نیاز۔ آپ کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہو مین نے آنکھون کی بیماری کے لیے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی ایک مریض پر تو اسنے جادو کا اثر کیا اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک عرصہ دس سال سے بے نور ہوگئی تھین۔ صرف کسی قدر طاقت بینائی اندر کے پردے مین موجود تھی پردہ کا رہنا اور انٹرنس کوشش مین سخت نقصان تھا۔ اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا۔ مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید میرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین راقم۔ ڈاکٹر شیخ الہ بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری۔ ضلع ساگر۔

(۲) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب تسلیم۔ مین نے آپ کے میرہ کے سرمہ کو تقریباً ۴۰۔ مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیا بند۔ دھند۔ پھولا۔ ناخنہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے۔ ان مریضون پر آپ کا سرمہ استعمال کرنے سے [illegible] ثابت ہوا جیسی تعریف سُنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور [illegible] پایا۔

تازہ سندات

میری رائے مین آپ کا سرمہ مشتمل [illegible] تجربہ کرنے کے ہو بذریعہ دوائی انجمنات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کہ ہر امیر و غریب آپ کے سرمہ سے مستفید ہوکر آپ کو دعاے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ میرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم۔ وی۔ پی پوسٹ بھیجدیجئے راقم۔ چودھری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان

۳۔ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب [illegible] تسلیم۔ مزاج شریف۔ آپ کے یہان سے بذریعہ ویلو پی ایبل سرمہ منگاکر استعمال کیا حد درجہ کا مفید ثابت ہوا آنکھ صحت کلی ہوگئی آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم۔ دھند و خارش چشم و پروال کے نکلنے والے ٹیڑھے بال۔ شروع کیٹرکٹ۔ (ابتدائی موتیا بند) مین بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیجئے۔

راقم

ڈاکٹر ریاض الدین مقام نگرانگ ضلع بھینا۔ سرحد ملک چین۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین جو قریب پندرہ ہزار کے مین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کیلیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ع مین جمع کیا گیا۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

مراسلات دکن

نمبر ۲

غوثیہ اسیتھٹک انسٹیٹیوٹ

یعنی

غوثیہ بیگم کا صحت افزا اور حسن افروز بلیم گھر

مائی ڈیر مسٹر اودھ پنچ۔ گڈ مارننگ۔

اخباروں مین آپ پڑھتے ہونگے کہ بعض سرگرم سرون مین بڑے زور و شور سے آجکل یہ خیال پیدا ہوا ہی کہ جسطرح ہندوستان کے اور صوبون مین انگریزی فیض تمدن سے یونیورسٹیان قائم ہوگئی ہین اُسی طرح اب باضابطہ یونیورسٹی ملک دکن مین بھی قائم ہو جاے اور یہ اضطراب اسقدر ہی کہ بلنے دو بلنے بھی انتظار نہین کرسکتے۔ چاہتے ہین کہ جٹ منگنی پٹ بیاہ" کی اصول پر ابھی ابھی قائم ہو جائے گویا حضور آصف کو سلیمان وقت جانتے ہین اور سمجھتے ہین کہ دیو اور جن انکے تابع فرمان ہین کہ پل مارتے مین بغیر ید و بیضا کے ورکس یا گورنمنٹ ہن کوڑی پیسے اعلیٰ سے اعلیٰ عمارت آپ سے آپ اٹھ کھڑی ہوگی مین ابھی تحریک کی کامیابی کی نسبت کوئی پیشین گوئی نہین کرسکتا اسلئے کہ وہ من قبیل

مزن فال بد کا ورد حال بد

سے ہوگی صیغہ تعلیمات کی موجودہ حالت یہ ہی کہ ریاست بھر مین صرف دو کالج ہین لیکن وہ بھی حکام بالا مقام کی آنکھون مین کانٹے کی طرح کھٹکتے رہتے ہین۔ آئے دن تحریک ہوتی رہتی ہی کہ انمین سے ایک کو توڑ دیا جاے تاکہ بتدریج دوسرے کے توڑنے مین بھی آسانی ہو۔ لیکن اس ڈر سے کہ گورنمنٹ انگریزی کسی انگریزی تعلیمگاہ کے ٹوٹنے سے برا مانے گی باوجود سالہا سال کی تحریک کے نہ کوئی اسکو ہاتھ لگاتا ہی نہ اسکو ایسی حالت مین کیونکر امید کیجا سکتی ہی کہ اس ریاست مین کوئی یونیورسٹی قائم ہو سکے گی مالی حالت روز بروز ابتر ہوتی جاتی ہی مسٹر واکر بڑے دعوے کے ساتھ تشریف لائے تھے مگر انھین تو اپنی وجہ تسمیہ ہی سے اثبات سے فرصت نہین۔ بار بار بعذر علالت ولایت کی سیر کو تشریف لے جاتے ہین اور مفت مین خزانے کو زیر بار کرتے ہین۔ والنصاف اپنے عشق و عاشقی کی بدولت ملک کے مدار المہام نہین مین بلکہ شعرا کے دیوان۔ زلف و کمر اور خط و خال کا مضمون رکھیے۔ آگے غیر مصلحت۔

ہان غوثیہ بیگم سے کچھ امید ہوتی ہی کہ یہ کچھ اپنی روشن خیالی سے ملک کی حالت کو درست کرینگی۔ ولایت مین تو اسکی نظیرین بہت ہین کہ بیویون نے ملکی معاملات اور تمدنی امور مین اپنے شوہرون کا ہاتھ بٹا کر کیسے کیسے نام نیک پیدا کیے مین بسمارک۔ گلڈسٹون جیسے اعلیٰ مدبر کی سوانح عمری اٹھا کر دیکھو گے اُس سے اس قول کی تصدیق ہوگی۔ لیکن ہندوستان بھی ماشاءاللہ ایسی مثالون سے خالی نہین ہی سب سے روشن نظیر نورجہان کی ہی جسنے اپنے متوالے تاجدار عاشق کو بار انتظام سلطنت سے کس خوبی کے ساتھ سبکدوش کیا تھا سنتے ہین غوثیہ بیگم اسی قسم کی روشن نظیرون کی پیروی کرنی چاہتی ہین۔

حال ہی مین انھون نے مہاراجہ بہادر کو ایک اعلیٰ درجے کی تمدنی اصلاح کی ایک نادر اسکیم سے آگاہ کیا ہی جو اُنکے دماغ کی آرٹسٹک (؟) سے خبر دیتی ہی اگرچہ اس اسکیم کی تمام تفصیلات معلوم نہین ہو سکین کیونکہ ابھی تک اسکی کارروائی صیغہ راز مین چل رہی ہی مگر جسقدر معلوم ہوا ہی اس سے خیال کیا جاتا ہی کہ واقعی اس اسکیم سے بہت بڑی اصلاح ہوگی اور ملک کا اخلاقی لب و لہجہ ایک خاص زینہ تہذیب پر آجائیگا۔ قومی صحت اور تندرستی ایک خاص ترقی اختیار کرے گی اور ملکی حسن و جمال پر ایک خاص ولایتی پالش ہوجائے گی۔

راست و دروغ بہ گردن راوی سننے مین انکا خیال یہ ہی کہ ملک دکن مین سوشل بے احتیاطیون سے روز بروز قومی صحت و تندرستی گھٹتی جاتی ہی اور اسی وجہ سے حسن جو اعلیٰ درجہ کی صحت و تندرستی کا نتیجہ ہی قدرتی طور پر مفقود ہوتا جاتا ہے رنگ اگرچہ کثرت سے مائل بسیاہی یا سیاہ مگر صحت کی کمی ترقی سے اسمین عمدہ پکی ہوئی جامن کی چمک کیون نہ پیدا ہو کہ دیکھکر انسان کی رال ٹپک پڑے۔ گال اگرچہ پھولے پھولے ہون مگر تازہ تلے ہوئے گلگلون کی طرح ترترانے کیون نہون کہ جی چاہے ابھی لقمہ کر جاؤ۔ آنکھین بڑا سے چھوٹی چھوٹی ہون مگر انمین ذہانت کی چمک تو ہو حسن کے عالم انحطاط کا نتیجہ یہ ہی کہ امرا اور اکابر ملک بالکل نادیدہ نظر آتے ہین۔ جہان کوئی اچھی صحت و تندرستی کی نوجوان عورت گو وہ معمولی شکل و صورت کی بھی کیون نہ ہو نظر آئی بس لٹو ہوگئے۔ پھر نہ دنیا کی خبر رہی نہ مافیہا کی۔ دن رات اُسی کی دُھن مین بیٹھے ہین۔ یہ حالت واقعی نہایت خطرناک ہی عام قاعدہ قدرت کے مطابق ایسی صورت مین کوئی بشر جاہے وہ بندگان عالی ہی کیون نہون خطرے سے خالی نہین۔ پس اسکی اصلاح جلد کرنی چاہیے۔ اور جس طرح ممکن ہو ہر ملک مین حسن و جمال کو عام کرنا چاہیے کہ سوسائٹی کے اعلیٰ ارکین سے نادیدگی کی یہ خطرناک کیفیت دفع ہو۔

انھین خیالات سے اُنکے دماغ مین ایک اسیتھٹک انسٹیٹیوٹ کا منصوبہ پیدا ہوا ہی۔ یعنی ایک ایسے محکمہ کا جسمین تمام مراتب ترقی حسن و جمال قومی و ملکی کی پابندی قوانین حفظان صحت و تندرستی کے ساتھ رعایت کیجائے اس مطلب کے لیے انھون نے مہاراجہ بہادر سے ایک رقم معتد بہ کی بندگان حضور پر نور سے منظوری کی درخواست کی ہی اگرچہ سر دست دو چار برس تک اسکے مصارف بہت کثیر ہونگے مگر بعد ازان یہ محکمہ خود اپنے پانوں پر کھڑا ہو سکے گا بلکہ اگر منتظمین نے غفلت نہ کی اور نتائج حسب دلخواہ مرتب ہوئے تو اس محکمے سے ایک ایسی کثیر آمدنی ہوگی کہ باسانی تلافی مافات ہو سکے گی اس اسکیم کی تفصیل تو بہت طولانی ہوگی مگر اجمال یہ ہی کہ سب سے پہلے ملک مین جتنے لاوارث لڑکے اور لڑکیان پڑے پھرتے ہین سب کو سمیٹ کر ایک قومی جنگی یتیم خانے مین داخل کیا جاے اور انکی سائنٹفک اصول پر پرورش کیجاے۔ انکو ریاضت کے قواعد سکھائے جائین جس سے اُنکے عضلات پوری نشو و نما پائین۔ اُنکے اعصاب جسم مین عمدہ تار برقی کا کام دینے لگین اُنکے چہرون پر صحت کی پالش سے خاص رنگ و روغن پیدا ہو۔ بقائے نسل اور ترقی نوع مین اُنسے اچھی مدد مل سکے اُنکو تھوڑی بہت کتابی تعلیم بھی دیجا مگر اتنی ہی کہ صحت جسمانی اور حسن صورت مین مخل نہو جب اس طور پر ان بے مادر و پدر بچون سے ایک

چیمبرلین کے قولنج ہیضہ و پیچش کی دوا

پیچش قولنج ہیضہ اسہال کروپ اور پیٹ کے درد کے واسطے دنیا بھر کی دواؤن مین یہ دوا تیر بہدف ہی۔ ایک مشہور ڈاکٹر نے حال مین لکھا ہی کہ تمام امراض شکم کیواسطے جتنی دوائین مجھے معلوم ہین ان سب سے موثر دوا چیمبرلین کے قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوا ہی اور اکثر مین نے ہیضہ مین دی ہی نہایت فائدہ کیا ہی خاصکر شکایات اسہال مین قابل استعمال ہی اور اگر جی متلاتا ہو تو بہت فائدہ کرتی ہی ہیضہ کی ابتدائی حالت مین اگر بروقت دیجاے تو درد اور عارضہ کی سخت تکالیف کو بہت کم کردے پس کوئی گھر چیمبرلین کے قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوا سے محروم نہ رہنا چاہیے آج ہی خرید و اسکے ذریعہ سے جان کی حفاظت ہوتی ہی قیمت عہ و ۲ سب دوا فروش بیچتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر محمد یوسف خان کی دکان مین جو بمقام نظیر آباد ہی چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہی۔

نزدیک عاقلوں کے بیر سے توبہ ہے

یا ہزار روپیہ جرمانہ ادا کرتا ہو یا جان سے ہاتھ دھو کر دنیا
سے گزرتا ہو۔ تمھارے ساتھ خاص رعایت ہو جو ایک ہفتہ
کی مہلت ہو۔ شاید کوئی رحم کھائے اور تمہارا جرمانہ دیجائے
(کوتوال سے) آصف کو عزت کے ساتھ حراست مین رکھو
دیکھو خبردار۔ کوئی تکلف نہو۔

(کوتوال آصف کو لیجاتا ہے)

(باقی)

حیدر آباد کے جدید مدار المہام سے ناراضی

آجکل چند اخبارون مین اسکے وجوہ شائع ہوئے ہین
مگر یہی دکنی طریقے سے اور طول حیدرآبادی خطابون
کی طرح بیہودہ یا کسی کی چول ٹھیک نہین۔ چند باتین
بالنظر ظرافت و مذاق ڈال کی ڈولی گرگی بتائے دیتے ہین۔

اگر در خانہ کس است یک حرف بس است

حیدرآباد کے جدید مدار المہام کو لوگ کیون نہین پسند کرتے

(۱) ہندو ہین نہ مسلمان۔

(۲) گنگا مدار کا ساتھ ہے۔

(۳) محض شاعرانہ اور مالک کے شاگرد برائے نام
شاد ہین۔

(۴) ہر صبح بزبان حال یہ کہتے رہتے ہین۔

دن چڑھ گیا ہون خواب مین جانان ہو بغل مین
خورشید ہو سر پر مہ تابان ہو بغل مین
در اصل مسلمان ہون برہمن تو بنا ہون
پوتھی ہے مرے ہاتھ مین قرآن ہو بغل مین

(۵) بعد سالار جنگ اول کے انکی بھی مدالمہامی کی
باری آئی۔

آگے انکے فروغ پانا
سورج کو چراغ ہو دکھانا

(۶) برار آپ ہی کے زمانہ مین نکلا۔

(۷) مشہور ہے آپ کے ملازمون سے مہینون معشوقہ
تنخواہ ہم آغوش نہین ہوتی۔
مگر یہ سب غلط ہو سکتا ہو۔

(۹) سب سے بڑی گھن گرج کی وجہ یہ ہو کہ اخبارون
کا روپیہ آپ کی سرکار مین باقی ہے

ٹمی کا سرٹیفکٹ

صاحب۔ ول ڈاکٹر صاحب سے پہلے چٹھی لاؤ تمھارا ٹمی مضبوط ہے۔
امیدوار۔ ہان صاحب ٹھوکر گھونسے کا مقابلہ کرسکتا ہو۔

تصویردار پہیلیون کا حل

(۵) ہار سنگار۔ (ہار سنگھ ہار)

(۶) بید مجنون۔

تصویردار پہیلی

(اسکا حل آیندہ ہفتہ درج ہوگا)

پانچ ہزار روپیہ انعام

میرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزان میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست

اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی

تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہی۔

ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پروال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی

موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے

مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی

ہی اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہی

قیمت اسلیے کم رکھی ہی کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین۔ قیمت فی تولہ

جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو روپیہ۔ میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ

تین روپیہ۔ خالص ممیرانی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک

بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔

نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر صاحب۔ سلام نیاز۔ میرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہی مین نے آنکھون کی بیماری کے لیے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی ایک مریض پر تو اسنے جادو کا اثر کیا اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک عرصہ دس سال سے بے نور ہوئی تھین صرف کسی قدر طاقت بینائی اندر کے پردے مین موجود تھی پردہ کا رہنا اور اندرونی گوشت مین سخت نقصان تھا۔ اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا۔ مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید میرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین راقم۔ ڈاکٹر شیخ الہ بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری۔ ضلع ساگر۔

(۲) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب تسلیم مین نے آپ کے میرے کے سرمہ کو تقریبا ۳۰ مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیابند۔ دھند۔ پھولا۔ ناخنہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے۔ ان مریضون پر آپ کا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا۔

تازہ سندات

میری رائے مین آپ کا سرمہ مثل تریاق ہی جو بذریعہ ڈاکخانہ جات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کہ ہر امیر و غریب آپ کے سرمہ سے مستفید ہوکر آپ کو دعاے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ میرے کا سرمہ سفید اعلی قسم۔ وی۔ پی پوسٹ بھیجدین راقم۔ چودھری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان

۳۔ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب ادام اللہ تسلیم۔ مزاج شریف۔ آپ کے ہاں سے بذریعہ ویلیو ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا صد درجہ کا مفید ثابت ہوا الحمد للہ صحت کلی ہوگئی آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم۔ دھند وخارش چشم و پروال کے کنجکٹوائٹس و ٹریکوما۔ سٹرنج گیٹرکٹ۔ (ابتدائی موتیابند) مین بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیجیے۔

راقم

ڈاکٹر ریاض الدین مقام نکرانگ ضلع بھینا۔ سرحد ملک چین۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی اسندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کیلیے ۱۹۰۸ع مین جمع کیا گیا

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

شگوفے کے نام سے بے مہر خفا ہوتا ہے
یہ بھی مت کہو کہ جو کہیئے تو گلا ہوتا ہے

ایک موقع پر ایک جنٹلمین صاحب سے جنسے یونہی سی علیک سلیک تھی یہ سمجھ کر جانا تھا آپ بنگالی جنٹلمین کسی معزز عہدہ پر مقرر ہیں یہ دھیان ہوا ذہن میں صورت شناسی قدیم کے بھروسے پر ترپ گیا بہت جھک کر جناب بابو صاحب آداب بجا لاتا ہوں

جنٹلمین (خوفناک صورت دیکھکر غصہ میں) او ہم بابو نہیں ہے۔ کس بولنے آپ بابو بولا۔ ہم بنگالی ہو سکتا ہے لیکن ہر شخص بابو نہیں ہے کہا جو بنگالی ہو وہ بابو ہی ہے۔

میں۔ (تعجب کر) معاف فرمایئے قصور ہوا۔ بابو صاحب (گھبراہٹ میں پھر وہی لفظ نکل گیا)

ج (زمین پر زور سے پیر مار کے) کس مانک آپ ہمارا انسلٹ کیا۔ پھر حاتا مانگتا ہے۔ ہم فوجداری کرنے سکتا ہے ہم کشتی کرنا مانگے گا۔

میں۔ (بدحواس و شرمندہ) معاف فرمایئے عادت قدیم کے مطابق بابو منھ سے نکل گیا۔ آیندہ ایسی خطا نہ ہوگی ہوشیار رہونگا۔ تو آپ بابو تھے ابھی چند ہی ماہ کا عرصہ ہوا ہاں فرق اتنا ہے کہ اب آپ شولہ ہیٹ دیتے ہیں پہلے آپ بابو کیپ دیتے تھے لیکن اسوقت تک آپ ایسے ناراض نہیں ہوتے تھے۔

ج۔ پھر وہی بابو۔ بابو۔ اب آپ کو ہم میاں بولے گا میاں کہے گا۔ آپ شاید مسلمان ہو یا ٹھاکر ہوگا۔ (میں داڑھی منڈائے آیا ہوں)

میں (گھبرا کر) نہیں منشی جی میں مسلمان نہیں۔ برہمن ہوں۔ معاف فرمایئے۔

ج۔ او منشی جی کیوں بولا۔ باہمن۔ دیوتا۔ آپ تو ابھی ۵۲ سال کا نہیں ہوا۔

میں۔ (گھبرا کے لہجہ بدل کے) صاحب بہادر۔ معاف فرمایئے منھ سے یہی لفظ نکل گیا۔

ج۔ (خوش ہوکر) کچھ پروا نہیں کچھ پروا نہیں۔ منشی لالہ صاحب لوگ یا مسلمان لوگ کہلاتا ہے۔

میں (خوف زدہ بہت عاجزی سے) حضور بجا ہے لیکن صاحب بہادر تو یورپین کہلاتے ہیں۔ یا کرانی صاحب لوگ آپ کا تو رنگ و روغن ایسا نہیں ہے نہ آپ اپنے کو عیسائی قرار دیتے ہیں جو منشیو کر میں سمجھکر صاحب بہادر کہا جائے

ج۔ (بیتاب ہوکر) آپ ہمسے لڑائی مانگتا ہے ہم کورٹ میں آپ کو سپرد کر دینے سکیگا۔ آپ چلا جائے۔ صاحب بہادر صرف یورپین لوگ نہیں ہو سکتا بلکہ جس عہدہ پر ہو جیسے صاحب لوگ ہونے سکتا ہے ہر جنٹلمین صاحب بہادر ہے کیا مہاراج صاحب صاحب بہادر ہے پنڈت صاحب صاحب بہادر ہے

میں۔ (غصہ سے جھلا کر) جناب لاکھ بنیے لیکن آپ صاحب بہادر نہیں ہو سکتے۔ ہر قوم اُسی قوم کے نام سے پکاری جائے گی جو جس قوم میں ہے۔ بہروپ بھرنے سے کوئی اُس روپ اصلی کا نہیں سمجھا جاتا جسکا وہ نہیں ہے

ج۔ او حسد۔ قوم کا بغض اپنی قوم کا حسد کرتا ہے دیکھو یہ پادری صاحب ہمکو مائی ڈیر کر کے لکھتا ہے۔ یہ گوٹھوکا صاحب ہمکو اسکوائر لکھتا ہے آپ اپنا اڈریس دے ہم آپ پر ڈیفیمیشن کرے گا۔ بابو صاحب اگر کہے گا۔

میں (گھبرا کر) حضور بابو صاحب۔ اب ایسا قصور نہ ہوگا معاف فرما دیجئے۔

ج۔ (بتیں لاتیں زور سے مار کر اور چڑچڑ پر دونوں ہاتھ مار کر غصہ سے یہ کہتے چلتے ہوئے) او گاڈ۔ او گاڈ۔ یہ کیسا انسلٹ کا بات یہ کیسا گستاخی۔ اچھا سمجھے گا۔ سمجھے گا اپنا قوم کا ذلت۔ گستاخ پنڈت۔ نیٹو۔ کالا آدمی۔

میں۔ (خوف سے) دھوتی میں موتنے لگا۔ اور سوچ میں ہوں کہ کیا کہوں۔

راقم [illegible]

کلکتہ کے اہل الرائے ہمکو بتلائیں

کہ کیا بابو کہنا کسی بنگالی جنٹلمین کو گستاخی ہوا اور پھر کیا ہم کہا کریں۔ جو بابو صاحب خفا نہوں

پنچ۔ بھلی۔ بنگالہ میں تو بڑے امرا۔ راجہ۔ مہاراجہ اپنے کو بابو لکھنا فخر خیال کرتے ہیں اور اپنے قومی لباس کو ذریعہ عزت تصور کرتے ہیں چنانچہ بڑے بڑے بنگالیوں نے ولایت میں اگلے زمانہ میں اُسی سادی دھوتی میں کچھر دیا اور فخر یہ کہتے تھے کہ ہم بابو ہیں۔ یہاں کی آب و ہوا نرالی ہے جو چاہے کوئی بنے۔!!!

ڈراما

دھوکا دھڑی

تتمہ اودھ پنچ ۹ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

پہلا ایکٹ۔ دوسرا سین

راستہ۔ پردہ نمبر (۲)

(ایک سوداگر اور بوشہر کے سعید کا مع اُسکے ملازم عمرو کے داخل ہونا)

سوداگر (سعید سے) آپ یہاں کسی سے ہرگز نہ کہیے گا کہ میں [illegible] کا رہنے والا ہوں ورنہ آفت میں گرفتار اور قتل کے سزاوار ہو جائیے گا۔ آج ہی ایک بڈھا دام اجل میں پھنسا ہے۔ بلا میں پھنسا ہوا ہے عنقریب قتل ہونے والا ہے۔ آغوش لحد میں سونے والا ہے (ہزار روپیہ کی تھیلی دیکر) یہ اپنی امانت لیجئے اور مجھے سبکدوش کیجئے۔

بوسعید (بو عمرو سے) لو یہ روپیہ سرائے میں رکھ آؤ اور بھٹیاری سے کھانا پکواؤ میں شہر کی سیر کر کے آؤں گا دو بجے کھانا کھاؤں گا۔

بو عمرو۔ (سعید سے) آداب عرض ہے۔ بندہ کو کیا غرض ہے کہ روپیہ لیکر سرا میں رکھنے جائے۔ اور خواہ مخواہ کی چکر گھنیاں کھائے۔ آپ شہر کی سیر کرینگے میں چوک چکلہ کے تاوے لگاؤں گا۔ مفت کا مال لایا ہے گلچھرے اُڑاؤں گا۔ ہاں اور کیا۔ جی ہاں اور کیا۔ (ہنستا ہوا جاتا ہے)

بوسعید (سوداگر سے) یہ میرا ملازم بڑا وفادار ہے بے انتہا نیک شعار ہے۔ مسخرے پن سے میرا دل بہلاتا ہے۔ ہر وقت ہنساتا ہے۔ اب آپ میرے ساتھ سیر کیجئے دل بہلایئے۔ اُسکے بعد چلکر کھانا کھایئے

سوداگر۔ مجھے اسوقت بہت ضرور تھی بلکہ نفع کی صورت ہے اسوقت وعدہ وفا کرنے جاؤں گا۔ شام کو آپ کے پاس آؤں گا جب تک آپ ادھر اُدھر دل بہلایئے اور چین چکر ہوا کھایئے۔ (جاتا ہے)

بوسعید۔ افسوس کیا دل بہلاؤں۔ خاک ہوا کھاؤں۔ پانچ برس تلاش کرتے گزرے نہ بھائی کا پتا لگا نہ ماں کا سیر کیسی اور تماشا کہاں کا۔

گانا بوسعید

ڈھونڈھ پھرا میں کوہ و بیابان۔ ہاتھ لگی ماں اور نہ بھائی
برسوں گزرے گھر سے نکلے۔ دل ہے مضطر جان ہے حیران
تھک گیا میں چلتے چلتے۔ ہائے کروں اب کونسا سامان
ڈھونڈھ پھرا۔ الخ

(اتنے میں [illegible] عمرو آتا ہے اور بوسعید اُس سے متعجب ہوکر کہتا ہے)

بوسعید۔ ہاں تم اتنی جلد آ گئے۔ کیا رستے کو کھا گئے۔

ل۔ عمرو۔ جلد تو نہیں آ گئے بلکہ دیر ہونے سے گھبرا گئے۔ مزاج آگ پر سوختہ ہوا۔ بندہ نظر دوختہ ہوا۔ خدا معلوم بیوی کے دل میں کیا آیا جو بارہ بجتے ہی میرے سر پہ گجر بجایا۔ حضور کھانا ٹھنڈا ہوتا ہے وہ گرم ہوتی ہیں کبھی سخت کبھی نرم ہوتی ہیں۔ آپ یہاں ہوا سے پیٹ بھر رہے ہیں وہاں سب ہو کون مر رہے ہیں۔ گھر چلکر کھانا کھایئے۔ مجھے مار کھانے سے بچایئے بیوی بھوکی ہیں دیر ہو گئی تو مجھے کھا جائینگی بھوکی بھی نہیں کچا چبا جائینگی۔

بوسعید۔ ابے کیا بکتا ہے۔ کیوں مسکتا تھرکتا ہے۔ روپیہ گنوا کر کھانے کی خبر لایا۔ یہ کیا تیرے دل میں آیا۔

ل عمرو۔ نہ آپ نے روپیہ دیئے اور نہ میں نے لیے۔ ہاں نا

زراعتی کشمکش

مفلس کسان۔ الہی کیا کریں کار زراعت ہم تو مرتے ہیں۔
خشک زمین۔ کرنالے تیرے بن جگر کلیجے سے گزرتے ہیں
پیاسے بیل۔ برستا مینہ نہیں اس سے بھی یہاں فاقہ کرتے ہیں

صاحب پہلے ہی ست خدا گنج بہ پیشگی پہونچ گئے بس جبتک اس تجویز کے مخترع اسکے واسطے کوئی سپر ایجاد نہ کرلین اس شمشیر دو دم کا کیا اعتبار۔ اور کیسا یہ اوچھا وار دوسرے خدانخواستہ اگر طاعونی بارود کا نسخہ ہر سلطنت مین رائج ہوگیا تو معتقدینہ والون کی ساری محنت اور رحباتی اکارت جولی ہم سے لازم ہو کہ پہلے ایک اشتہار دیاجا جسمین طاعونی بارود بنانے۔ اسکا میگزین تیار رکھنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی ترکیب نکالنے والے کو ایک انعام دینے کا وعدہ کیاجاے۔ پھر دیکھئے میان طاعون صاحب بھی وہ دہ کا حضرت انسان نہین کہ یون بار بار آنے اور برسون سنگار کھیلنے اور پھر نلوہ لگانیکا مزہ زبان پہ ایسا آئے کہ چھٹی کا دودھ یاد آجاے ابھی تک شاید آپ کو معلوم ہی نہین کہ انسان کو خدا نے کیسا پیدا کیا ہو۔ بات یہ ہو کہ طاعون نے کچھ پڑھا لکھا تو ہی نہین الانسان ظلوماً جہولاً حسن سنا لیا ہو ورنہ اس برہنہ شمشیر سے شیطان کے پناہ مانگنے کا حال کھل جاتا۔ یہ اگرچہ ہر رکھتا ہو پھر بڑے بڑے شیرون سے کھیل باندھ کے بھیڑون بکریون کی خدمت لیتا ہو آسمان برساہیا ہو دن کو استنجے کے ڈھیلے بناتا ہو ستھار دریا اور سمندر پیشاب کی دھار مین بہاتا ہو۔ طاعون ہیضہ چیچک کی تدبیرین تو ارضی باتین سفلی چالین ہین۔ اگر

تو کار زمین را نکو ساختی

سے ہاتھ خالی ہوا اور

با آسمان نیز پرداختی

کا مشغلہ یاد آیا۔ اجرام فلکی معاملات علوی کی طرف توجہ نے صعود کی لی تو دیکھئے گا۔ سورج دیوتا تو بجانے کے گو لنداز دن مین بھرتی ہونگے کہکشان مع عقد پروین ثریا کو میگزین بنائے گا۔ شبنم کے چھرے مینھ کی بوندین اور اولون کو باجرا گولے گولیان علوی اسلحہ خانے مین علاوہ برقی میگزین مین بارود بنوائے گا بلکہ کچھ دور نہین آجکل کے شیطانی مشغلے کی دھن مین فرشتون تک کو زنگروٹون مین بھرتی کرنے کا آفس کھولدے اور بالآخر معلم الملکوت کو فیلڈ مارشل اور فضاے عالم کو میدان جنگ بناے اللہ صاحب سے بغاوت کا علم بلند کرکے آزادی کا مدعی ہو بیٹھے اور سلطان علی الاطلاق یکتی اللہ میان کو بھی قیامت ہی کی جنگ کرنا پڑے۔ آگے جو حشر ہوگا دیکھا جائیگا اپنے کو سلسلہ الکلی بجانیے۔ تیل دیکھئے تیل کی دھار دیکھنے والے

مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

پڑھے چلا یا کرین۔

دوست۔ یہ صاحب مضمحل کیون چلے جاتے ہین۔

دوسرا دوست۔ ابھی رمال نے انکی میم کا ہاتھ دیکھ کے بتایا ہے تمھارے دو شوہر ہونگے اور دوسرا حسین آدمی ہوگا۔

دوست۔ اسی سے یہ سمجھے مجھے بدصورت کہا۔

دوسرا دوست۔ یہ بات نہ ہوگی سمجھتے ہونگے میم کی ایک شادی ہوچکی ہو اور مجھسے چھپائی ہے۔

تصویر دار پہیلیون کا حل

منہ رجہ ۹ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء

(۷) پانی پت کرنال۔

تصویر دار پہیلی

(اسکا حل آیندہ ہفتہ درج ہوگا)

(۸)

پانچ ہزار روپیہ انعام

میرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون۔ میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہو۔

ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پروال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہو اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہو بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہو قیمت اسلیے کم رکھی ہو کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اُٹھائین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہو مبلغ دو روپیہ۔ میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص میرانی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔

نقلی وجعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میاسنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر صاحب۔ سلام نیاز۔ میرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہو میری آنکھون کی بیماری کے لیے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی ایک مریض پر تو اسنے جادو کا اثر کیا اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک عرصہ دس سال سے بے نور ہوگئی تھین۔ صرف کسی قدر طاقت بینائی اندر کے پردے مین موجود تھی پردے کا رہنا اور انٹرنس کو شتین سخت نقصان تھا۔ اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا۔ مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید میرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین۔ راقم ڈاکٹر شیخ الہ بخش پنشنر مقام دیوری۔ ضلع ساگر۔

(۲) جناب پروفیسر سردار میاسنگھ صاحب تسلیم۔ مین نے آپ کے میرہ کے سرمہ کو تقریبا ۳۰۔ مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیا بند۔ دھند۔ پھولا۔ ناخنہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے۔ ان مریضون پر آپ کا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا۔

تازہ سندات

میری رائے مین آپ کا سرمہ شل تجربہ کو میرے کے بذریعہ ڈاکٹری امتحانات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کہ ہر امیر و غریب آپ کے سرمہ سے مستفید ہوکر آپ کو دعائے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ میرے کا سرمہ سفید اعلی قسم۔ وی۔ پی بھیج دیجئے۔ راقم چودھری امیرخان میڈیکل انچارج شفاخانہ ترنسہ ضلع ڈیرہ غازیخان۔

۳۔ جناب پروفیسر میاسنگھ صاحب ادام اللہ۔ تسلیم۔ مزاج شریف۔ آپ کے یہانسے بذریعہ ویلیو پے ایبل سرمہ منگاکر استعمال کیا صد درجہ کا مفید ثابت ہوا۔ اللہ صحت کلی ہوگئی آپکا تیار کیا ہو سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم۔ دھند وخارش چشم و پروال کے کلیشوا مس تریکم۔ سترریع کیٹرکٹ۔ (ابتدائی موتیا بند) مین بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیجئے۔

راقم

ڈاکٹر ریاض الدین مقام نگرانگ ضلع چینہ سرحد ملک چین۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کیلیے پانچ اشہرہ عرصہ جمع کیا۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

پردہ نسوان

ہمارے تعلیم یافتہ بھائیوں نے تہذیب کے فضل و کرم سے اپنی فیشن ایبل زندگانی میں یہان تک ترقی فرمائی کو اب عورتوں کو بے پردہ کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی کیونکہ بغیر اسکے اُنکی فیشن کی تکمیل ناممکن ہے۔

نقابیں پھینکو چکے ہیں رجال قوم
تو اب بنائی جائینگی نقال بیبیان
تھیٹروں میں جاکے اُڑائینگی وہ مزے
جائینگی اب نہ میکے نہ سسرال بیبیان
سیکھینگی گون سیکھینگی مہ زک کے قاعدے
جائر کمائینگی شرف ان بیبیان
یہ سب تو ہو ہی جائیگا دقت مگر ہی ایک
رنگو ائینگی مفت کہان کھال بیبیان
ڈر ہے کہ رنگ لائے نہ بے پردگی کا سین
بیماریاں نہین نہ کہین لال بیبیان

راقم — ا۔ ح۔ (مغربی) مذاق۔ (مشرقی)

داغ

آتی راہ سیدھی کب ہے کی الفت کی آپنا کوئی دوزخ کی لیتا ہو کوئی جنت کی لیتا ہے

نگاہ وقت میں بھی ٹکٹکی تیرے آلفت کی	وہ جو لیتا ہے جب دل ہی صورت کی لیتا ہے
ستمگر ہمیشہ پیارا آتا ہے ستمگر پر	جلا میں بدبخت بد کیا کہا شفقت کی لیتا ہے
یہاں تک محو ہے پرستی اور خود بینی ہے حسن کو	مصور سے بھی تصویر اپنی ہم کی رنگت کی لیتا ہے
کسی کی ٹھوکرین کھا کر بڑھا ہے اعتبار	کہ جو آتا ہو وہ ہستی مری تربت کی لیتا ہے
جناب حفظ اکثر دو دو کی پتہ میں منبر پر	تعجب کیوں رسنا کر خبر حضرت کی لیتا ہے
یہ کیوں افسوس ان کی گھڑی کی بے نصیبی پر	ہر اک اس دور آجرت کام کی منت کی لیتا ہے
شراب ناب ہو تسنیم کی اے پیر مخانہ	بلا کر مجھکو پھر بیہوش جیسا حرکت کی لیتا ہے
سمجھتا ہوں کہ اسکو دیر ہوجاتی ہے ہر شب کی	مزا قاصد جو مہلت آنکھ کا ساقی کی لیتا ہے
حنائی ہاتھ سے اسکی یاد آتی ہے جو فتنگی	ہوجنہ دیں پیچ کی مدد کس آفت کی لیتا ہے
مقابل میں پری دیو کوئی داغ کو دیکھے	پہنچا ہو دیر سے عجب وحشت کی لیتا ہے

یہ وہ غزل جناب داغ کی ہے جسکا وعدہ گزشتہ نمبر اودھ پنچ میں ہے کیا تھا۔ ارباب مذاق سے یہ اپنی تعریف آپ کرائیگی ہمین تحریک کرنے کی ضرورت نہیں ہے ممکن نہیں اس کلام کو دیکھ کر دست و قلم میں حرکت نہ پیدا ہو جائے۔ لوگ اسپر مصرع بھی لگا کر ریویو بھی خاطر خواہ کرینگے۔ یہ غزل سب طرح کے کام دے سکتی ہے۔ ہمین دیکھنا ہے کہ گزشتہ نمبر میں جو ہمنے داغ کا مطلع لکھکر "بوند بر بوند پانی" پر اپنا شبہ ظاہر کیا تھا کہ زبانوں پر بوند بھر پانی ہے نہ بوند برابر پانی۔ میر اہل زبان و زباندان خصوصاً حضرت ریاض کیا رائے ظاہر کرتے ہین۔ یہ نہ دیکھین کہ مطلع کہا ہوا کسکا ہے بلکہ انصاف کی زبان سے صرف اتنا فرمائیں کہ محاورہ صحیح ہے یا غلط ہے تاکہ ہم زباندان مغالطہ میں نہ پڑیں اور اگر سکوت اختیار کیا تو ہم یہی سمجھیں گے کہ مروت کے ہاتھون نے راست گوئی کا منھ بند کردیا۔

راقم — ریویو نگار

پانچ روپیہ کا گنہگار

میان۔ اجی سنتی ہو۔
بیوی۔ اجی گئین بھاڑ میں۔
م (میان) کیوں کیوں۔ کیا ہوا۔
ب (بیوی) کیوں کیوں کچھ جانتے ہی نہین گویا ننھے بنے جاتے ہین۔
م۔ کچھ خیر ہے۔ اپنے حواس میں ہو کیسی باتین کرتی ہو۔
ب۔ حواس میں تم اپنے نہین رہتے ہو۔ بس خیریت اسی میں ہے چپ رہو نہین تو مجھ سے برا کوئی نہین
م۔ آخر کچھ کہو تو بے فائدہ بگڑ رہی ہو بتلاؤ تو کونسا گناہ مجھ سے سرزد ہوا جسکے لیے اتنی خفگی ہے۔
ب۔ گناہ ہوا۔ باتین بنانے کو کوئی کہدے۔ یہ تمنے پانچ روپے کسکے کہنے سے کل مرزا جی کو قرض دئے۔ تم جانتے ہو کہ مجھکو کسی بات کی خبر نہین رہتی۔ مین گھر مین بیٹھے بیٹھے سب تماشا کرتی ہوں۔ جو تمھارے دل میں ہو وہ میرے ناخنون پر لکھا ہوا ہے۔ گھر میں ہم فاقہ کریں اور تم مہاجنی کیا کرو۔
م۔ لاحول ولا قوۃ۔ اتنی سی بات کے لیے یہ خفگی۔ مرزا جی روپیہ کھا تو جائینگے نہین۔ ہفتہ بھر مین ادا کرنے کا وعدہ ہے زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ ہفتہ رکھ لو۔
ب۔ ہان۔ ہان۔ تم تو رئیس ہو ڈیڑھ ہفتہ کیا وہ ڈیڑھ برس مین دین تمکو کیا۔ یہان تو کپڑا پہننے کو نہین۔ پانچ روپے ہوتے ایک پیجامہ دوپٹہ بن جاتا۔ مگر اسکی پروا کسکو ہے۔ تم جیسے خود مستعلی بنے رہتے ہو ویسا ہی سمجھتے ہو ہر کسی کی طبیعت
م۔ کیا مشکل کی بات ہے۔ تم تو جیسے لڑنے پر آمادہ بیٹھی ہو۔
ب۔ لڑنے پر مین آمادہ بیٹھی ہون۔ اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ ایک تو مین کچھ کہتی نہین دوسرے اسلئے مجھ سے بگڑتے ہو۔ مرزا جی سب کچھ ہوئے اور ہم کچھ نہ ہوئے
م۔ اری صاحب یوہی بات تو سنو بہ تو خواہ مخواہ گرم ہو رہی ہو۔ مرزا جی کوئی غیر تھوڑی ہی ہین۔ ہماری اماجان کی خالہ کے بہنوئی کے داماد کے پوتے ہین۔ اماں جان کی طبیعت عرصہ سے بیمار ہے کل انکو دیکھنے آئے تھے چلتے ہوئے مجھ سے کہنے لگے کہ پانچ روپیہ کی ضرورت ہے ہفتہ بھر مین ادا کردون گا۔ مجھ سے منھ نہ موڑا گیا۔ آخر مروت بھی کوئی شی ہے۔
ب۔ قربان آپ کی مروت کے۔ بس واجد علیشاہ کے پوتے ہی تو ہین کسی نے روپیہ قرض مانگا اور مروت آگئی۔ یہ خیال نہین اگر آپ کی امان جان کا کل دم نکل گیا تو پانچ روپیہ کفن ڈالنے مین کام آتے۔
م۔ توبہ توبہ۔ کیسی باتین کرتی ہو۔ جیبیا کی عمر چار برس کی ہے وہ بھی ایسی باتین نہ کرے گا۔ ذرا عقل سے کام لو۔
ب۔ عقل سے کام تم لو عقلمند ہو۔ مین تو پلے سرے کی بیوقوف ہون۔ بیوقوف نہوتی تو تمھارے گھر کیوں آتی بھیا کی سمجھ کی تعریف تو کرتے ہو۔ یہ خیال نہین اسکے منت کے طوق پڑھانے ہین۔ پانچ روپے کسکے گھر سے آئین جو خرچ کیے جائین۔ یہ روپے نہ تھے تو کوئی بات ہوتی نہین۔
م۔ واللہ ناک مین دم آگیا۔ اب چپ بھی رہو گی کہ نہین مجھ سے غلطی ہوئی۔ حماقت ہوئی۔ گدھا پن ہوا۔ جو ہونا تھا وہ ہوا۔ اب کھانا تیار کر رکھا ہے۔ صبح سے پانی تک پیٹ مین نہین گیا۔
ب۔ انگارے رکھے مین۔ کل ہی مین نے کہدیا تھا پانچ

چیمبرلین کی کھانسی کی دوا

نزلہ کروپ طرح طرح کی کھانسی خراش گلو اور سوزش حنجرہ کی تمام پیچیدہ شکایتوں مین تیر بہدف دوا ہے خوش ذائقہ ہے اس سے صحت یقینی ہوتی ہے یہان کی آب و ہوا مین یہ خطرہ کی بات ہے کہ اگر سخت زکام مین غفلت کیجائے تو بہت جلد تپ اور نمونیا ہوجاتا ہے یہ عارضے ایسے ہین کہ بہت سے اموات انکے ذریعہ سے واقع ہوتے ہین جب زکام پیدا ہو چیمبرلین کی کھانسی کی دوا فوراً استعمال کیجاوے۔ عارضے کی ترقی روکدیجاوے چیمبرلین کی کھانسی کی دوا مین کوئی مضر جز شامل نہین بچون سے لیکر جوانون تک کو نہایت آسانی اور اطمینان کے ساتھ دیجاسکتی ہے ہر حال مین تیر بہدف اور بے نظیر ہے پس ایک بوتل آج ہی خرید کر دیکھئے قیمت عمدہ و عام سب دوا فروش بیچتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر یوسف خان صاحب کی دکان مین جو بمقام نظیر آباد ہے چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہے۔

تلاش مجرمان

کہاں ہیں کسطرف ہیں ادہر کدہر ہیں

اٹھایا ہو۔ لڑائی جھگڑے سے باز آؤ۔ اپنے اپنے کام کو جاؤ۔ یہان میرا ذکر تو نہین آیا۔ روپیہ کمبخت نے نہ معلوم کہان گنوایا

ایک بھٹیاری۔ اے میان وہ آپ کا انتظار کرکے آپ ہی کو ڈھونڈھنے باہر گیا ہو اور ابو سعید رق مین دھر گیا ہو

بوسعید۔ (تعجب کرکے خود سے) روپیہ یہان لایا اور رہا انکار کرکے میرا دل جلایا۔ کچھ معاملہ سمجھ مین نہین آتا ہو تعجب بڑھتا جاتا ہے ۔

(واپس جاتا ہو)

پہلا ایکٹ چھٹا سین

(اسٹیج پردہ نمبر (۲)

(بوسعید کا داخل ہونا)

بوسعید گانا

حیرت ہی کیسا الکنسیہ آکر دگا رہو | جرا ہو وہ نابکار ہو بے اعتبار ہو
آیا تھا شکل عمر کی جو سر بہ پا سر | کیا آمین بھید او مرے یہ روزگار ہو
واقف نہین ہو مین کسی عورت کے نام سے | وہ کہتا تھا کہ یہی کردار انتظار ہو
بھائی کو آیا ڈھونڈھنے اور خود ہرن ہوگیا | یہی عجیب گردش لیل و نہار ہو
کب سے ہو انتظار عمر کا پتا نہین | کیا جانے کس طرف کو گیا وہ چیار ہو

(عمرو کا داخل ہوکر کہنا)

گانا۔ عمرو

سو اسطے حضور کو یہ انتشار ہے | خدمت مین حاضر آپ کے یہ خدمتگار ہے
رکھ آیا ہو سرا مین زر نقد یہ غلام | بیفائدہ یہ خرخشہ و خلفشار ہے
مین ہون عمرو تو باپ مرا تھا عمرو کا | لیکن جنون حضور کے سر پر سوار ہے

بوسعید۔ چپ رہ بدمعاش کہان کہان نہین کی تیری تلاش سرا مین جاکر ڈھونڈھا آیا گلیون مین چکر لگایا۔ تھوڑی دیر ادھر تو کیا کیا بک گیا جس سے میرا کلیجہ پک گیا۔ پہلے انکار کیا۔ اب اقرار کیا۔

بوعمرو۔ (قہقہہ لگاکر خود سے) خدا خیر کرے میان کا دماغ چل گیا۔ مزاج بدل گیا (سعید سے) نہ مجھسے آپ سے ملاقات ہوئی نہ کوئی بات ہوئی۔ نہ اقرار نہ انکار۔ خواہ مخواہ کی تکرار بیکار کی تو تکار۔ کیو اسطے ہوتے ہین بیزار۔ جو یونہین لگائی ہو جوتے بیزار تو بندہ حاضر ہو سر بازار۔ مگر یہ یاد رہے سرکار کہ بندہ نہین خطادار۔ اگر یہی ہو چڑھاؤ کے آثار تو ہو چکا بیڑا پار بندہ بے بس بے اختیار۔ مجبور ناچار۔ آپ مالک اور مختار میرے پٹنے کے ہین سب آثار۔ آج ہفتہ ہو کل اتوار۔

بوسعید۔ خاموش او نابکار۔ چپ او بدکردار۔

بوعمرو۔ جی ہان ناہنجار نابکار۔ موچی چمار۔ کہار۔ لہار۔ ذلیل وخوار۔ دو چار سو بلکہ ہزار۔

(امینہ کا داخل ہونا)

امینہ۔ (بوسعید سے) اہمذوف۔ اے پھٹکار۔ نوکر سے ایسی گفتار۔ آج سر پر ہو کون سوار جو گھر مین جانے سے ہے انکار۔

بوسعید (خود سے) الٰہی خیر۔ یک نشد دو شد۔ یہ کون آفت روزگار رو بلائے بے درمان ہو۔ چشم و ابرو سے غیظ و غضب عیان ہو امینہ سے مخاطب ہوکر) مین تو آپ کو جانتا نہین بلکہ پہچانتا نہین۔

امینہ۔ جی ہان جب نئے نئے دوست سے دل لگایا جائیگا تو پرانون کا کیون خیال آنے لگا۔ اب خیریت اسی مین ہو کہ گھر چل کر کھانا کھایئے۔ زیادہ باتین نہ بنایئے ورنہ آفت آفت ڈھاؤنگی۔ قیامت بپا کرونگی

بوعمرو۔ (خود سے) ٹھہر تیرے کی۔ اب میان جی اگر بگر بھولے ہاتھ پاؤن پھولے۔ نکلے تب نکالے جائینگے۔ اچھی طرح دیکھے بھالے جب نہین تھے۔ مین ابھی اس عورت کا سالم تر دون اور حسب طرح ہو میان کو مکان پہنچاؤن۔ بات مین ہان ملاؤن اور وہان چل کر مزے اڑاؤن (سعید سے) اجی حضرت۔ تو انکا کہنا کیا ہو نقصان۔ یہ بھی تو آخر ہین انسان۔ کیا انجان سے بات نہین کرتے۔ یا غیر سے ملاقات نہین کرتے آپ خود اسوقت بھولے ہوئے ہین بلکہ ہوا کھاکے پھولے ہوئے ہین جب دماغ سے گرمی اترے گی تو پہچانیے گا۔ آج نہین تو کل جاننے گا۔ بوسعید تو ہر جگہ عینی بن کیسے جاتا ہو اپنی حرکتون سے باز نہین آتا ہو

گانا بوعمرو

میان رہنے کا شب کو ٹھکانا ملا۔ آج رہنے کا۔

بوسعید۔ ابے او بے شیطان۔

عمرو۔ کہو کیا ہے ذیشان۔

بوسعید۔ ذرا چپ رہ اس آن۔

عمرو۔ اجی دیکھو تو کیا زمانہ ملا۔ آج رہنے کو۔

ناز کی گھاتین۔ راز کی باتین۔

بوسعید۔ آن نئی شان نئی جان و ایمان نئی۔ چپ

عمرو۔ چلو یقین ہو کہ اوحید زمانہ ملا۔ آج رہنے کو

امینہ۔ ہان سچ تو کہتا ہو کہ دماغ پر گرمی چڑھی ہو یا کسی سے دوستی بڑھی ہو بوسعید کا ہاتھ پکڑ کر۔

گانا امینہ

گھر کی جانب چلو خدا کے لیے | راہ پر آؤ کبریا کے لیے
غیر کیو اسطے محبت و رحم | اور ستم اپنے مبتلا کے لیے

ہمتو ترے بن مان کاٹت ہین دن رین
بنا تمہارے کل نہین رہت جیا بے چین

تمکو اورون سے عشقبازی ہے | اجان بیکل ہو آشنا کے لیے

جتنو ہمرے اور کا تنک تو اے دلدار
بیٹھے بیٹھے ہوگیا تمھین یہ کیا آزار

گھر کو بھی ہے سا تو بھاگئے | اعمل گھر بیٹھے دلربا کے لیے

(بوسعید کا کچھ کہنے کا ارادہ کرنا امینہ کا ہاتھ پکڑکر زبردستی لیجانا) (باقی آیندہ)

(راقم۔ محمد عسکری جوش)

پپیہے دل جلون سے یہ جلوہ ۔ خدا سمجھے

صدا پی پی کی ظالم اس پہ طرہ یہ کہ ساون ہے

اندھیری رات کہ جب آسمان کا مدارالمہام جامہ زیب کرتا ہو اور عالم علوی کا افسر چاند تین چار روز سے اپنا معمولی دورہ کرنے کو دور نکل گیا ہو۔ شجر و حجر پر ایک سکوت کا عالم طاری ہو ہان ایسے مین مینڈک البتہ برسات کی امید مین سر اٹھا اٹھا کر اپنی ملارین سُنا رہا ہو اور ادھر ادھر کونون سے جھینگر یا دیگر حشرات الارض کی آواز آ رہی ہو جو چنداں تکلیف دہ نہین ہے کیونکہ شام ہی سے ان آوازون نے اپنے سننے کا عادی بنا رکھا ہو۔ اندھیری رات نے سارے عالم پر ایک سیاہ جال ڈال دیا ہو جس سے قدرتی منظر کی اصلی حالت نہین نظر آتی ٹھہریئے ٹھہریئے یہ آواز کیسی آرہی ہو اخاہ یہ تو کچھ کوئی گا رہا ہو۔ ہائے ایسے وقت مین کسی سُریلی اور رنگین آواز کا آجانا بیچارے عاشق مزاج اور رنج کے بگڑون کے لیے تو قیامت ہی ہو۔ دیکھئے وہ جو اپنے دل کے ہاتھون بستر غم پر کروٹین لے رہے تھے اور جنکو اب کچھ سکون ہوجانیکا تقریر ہوچلا تھا انکے زخمی دلون پر پھر ایک ٹھیس لگ گئی اور بیساختہ ہائے بہار کہکر چلا اٹھے کیونکہ وہ آواز جسکو گلی کہیے اور جو تیر بنکر آئی تھی وہ یہ تھی

تم بن کیسے نیک لاگے ہم کا ساون کی بہار

آپ سمجھ سکتے ہین کہ اس صدا نے ہجران نصیبون پر کیا ستم نہ ڈھایا ہوگا۔ بھئی انکی بپتی ہمسے تو نہین دکھائی جاتی۔ ہان اتنا ہو سکتا ہو کہ وہ کجلی ہم ناظرین کی دلچسپی کے لیے آپکے پاس بھیجدین۔

کجری

تم بن کیسے نیک لاگے ہمکا ساون کی بہار
پی پی شور پپیہا مچاوے۔ کوکو کوئل کی پکار
بجلی چمکے بادل گرجے چھم چھم چھم چھم پڑے پھوار
تم بن کیسے نیک لاگے۔ الخ
پہلے تو تھا چوکی پہرہ۔ ایکی فدا بھئے سرکار
نائب صاحب روٹھ بھئے ہین گئے ہین جب تھانیدار
تم بن کیسے نیک لاگے۔ الخ
تم تو جاکے تھیٹر دیکھو۔ ہمرے پیچھے جگ اندھیار
آؤ جلدی موری جنیان جیرا نکسا جاے ہمار

پانچ ہزار روپیہ انعام

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون - میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سُرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہی -

ضعف بصارت - تاریکی چشم - دُھند جالا - پروال - غبار - پھولا - سبل - سُرخی - ابتدائی موتیا بند - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہی اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہی قیمت اسلیے کم رکھی ہی کہ خاص وعام اس سرمہ سے فائدہ اُٹھائین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ - خالص ممیرانی ماشہ مبلغ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین -

نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر صاحب - سلام نیاز - ممیرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہی مین نے آنکھون کی بیماری کے لیے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی ایک مریض پر تو اسنے جادو کا اثر کیا اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک عرصہ دس سال سے بے نور ہوگئی تھین صرف کسی قدر طاقت بینائی اندر کے پردے مین موجود تھی پردہ کا رہنا اور اندرنس کوش مین سخت نقصان تھا - اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا - مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید ممیرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین راقم - ڈاکٹر شیخ الٰہ بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری - ضلع ساگر -

(۲) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب تسلیم - مین نے آپ کے ممیرہ کے سرمہ کو تقریبا ... مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیا بند - دھند - پھولا - ناخنہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے - ان مریضون پر آپ کا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سُنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا -

تازہ سندات

میری راے مین آپ کا سرمہ مشتہر کرنے کے بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کہ ہر امیر و غریب آپ کے سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو دعاے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم - وی - پی پوسٹ بھیجدین - راقم چودھری میر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان

۳ - جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب آداب و تسلیم - مزاج شریف - آپ کے یہان سے بذریعہ ریلوے پارسل سرمہ منگاکر استعمال کیا حد درجہ کا مفید ثابت ہوا الحمدللہ صحت کلی ہوگئی آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی - سرخی چشم - دُھند وخارش چشم و پروال کے گوجنبی و آشوب چشم - سدرع کیٹرکٹ - (ابتدائی موتیا بند -) مین بھی مفید ہے - بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا - واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیجیے -

راقم
ڈاکٹر ریاض الدین مقام نگرنگ ضلع بھینا - سرحد ملک چین -

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بینک مین اسی مطلب کیلیے مارچ ۱۹۰۸ء مین جمع کیا گیا ہے

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

پردہ شانی

شکوہ کے نام سے بے مہر خفا ہوتا ہے

(میں اور ایک مسلمان اعلیٰ افسر اور ایک اڈیٹر اخبار)
ایک شہر میں۔ میں اور ایک اخبار کے اڈیٹر صاحب جو میرے دوست تھے گاڑی پر چلے جا رہے تھے ایک کوٹھی کے دروازہ پر بہت جلی حروف میں ایک سائن بورڈ لگا تھا جس میں اسکے عہدہ دار کا نام مع عہدہ درج تھا۔

اڈیٹر۔ اخاہ جناب سید..... یہاں ہیں آئیے مل لیں کچھ اخبار کی بھی فکر لیں۔ مسلمان ہیں۔

میں۔ بہت اچھا۔ لیکن آپ سے ملاقات ہی؟

(الف) جی نہیں یوں ہی صورت شناسی ہی محمڈن کانفرنس میں۔ جناب شمس العلما... کے یہاں ٹی پارٹی میں ملا تھا مجھے غالباً واقف ہوں۔ کیا آپ سے مراسم نہیں۔

آپ ہی کے ضلع کے افسر ہیں چلئے چلیں مل لیں۔

میں۔ خاموشی سے بہت اچھا۔ مگر شاید آپکے وقت نہو۔

الف۔ اجی آیئے بھی (گھڑی دیکھکر) ابھی ۸ بجے ہیں۔

میں اور اڈیٹر دونوں نے اپنے اپنے ٹکٹ بیرا کو دیے۔ بیرا (غور سے صورت دیکھکر) ٹھہریئے ابھی صاحب لوگ کتنا کھیے برامدہ میں دیکھ رہے ہیں دفتر میں آلیں۔ (کرسیاں کھینچکر اور آنکھ سے اشارہ کرکے) بیٹھئے اسپر

الف۔ اجی دے بھی دو۔ کون بڑا کام کر رہے ہیں۔

ب۔ خوب۔ ابھی تھوڑی تو ٹھہر دو ہیں آپ تو بڑے جلدباز ہیں۔ صبوری کیجئے یا جایئے۔

میں۔ اجی بیٹھ بھی جایئے (بیرا سے) ہاں بھائی صاحب موقع جب ہو تب دیدینا۔

صاحب۔ سید صاحب۔ دفتر میں آئے (کارڈ دیکھکر) آنے دو۔

میں (جھک کر) آداب عرض۔

صاحب۔ سلام (انگلی کلمہ کی اٹھاکر)

اڈیٹر۔ تسلیمات۔

صاحب (سر آگے کو ہلاکر اور مجھسے) یہ کون ہیں؟

میں۔ حضور اڈیٹر اخبار بے زری ہیں۔

صاحب۔ ول کیا نام آپ کے اخبار کا۔

اڈیٹر۔ بے زری اردو ہی۔ مگر اشاعت اسکی بلا صفر ساڑھے ۹ کروڑ ہی۔ دنیا کے نیچے جو ملک ہی اسمیں سوا کرور جاتا ہی۔ قیمت ۱۲ سالانہ ہے۔

صاحب۔ یس۔

اڈیٹر۔ میں آپ کا بہت مشتاق تھا (میری طرف اشارہ کرکے) آپ سے آپ کی بہت تعریف سنی تھی اور شیخ مولانا۔ حاجی۔ حافظ۔ خطیب۔ قاری۔ خواجہ۔ حکیم۔ ادیب۔ منشی۔ نائب۔ ناظم۔ شمس العلما۔ کی ٹی پارٹی میں ملا تھا۔ آپ کو یاد ہو۔

صاحب (سر ہلاکر) یاد نہیں۔

اڈیٹر۔ اجی آپ تو کل عید کی نماز میں بھی نہیں آئے قوم کو فخر ہے کہ اب اس عہدہ پر ہیں لیکن کیا طبیعت خاک خوش ہوگی۔ جب آپ صاحب بہادر یہاں بنے بیٹھے ہیں اور نماز میں نہیں جاتے ہیں۔

صاحب (چیں بچیں ہوکر۔ اور سر دار سے مخاطب ہوکر) حاضری کو حکم دو۔

اڈیٹر۔ آپ نے کچھ جواب نہ دیا میری سوال کا

ص۔ یہ بہت گستاخی کا بات ہی۔ آپ میرے کوئی دوست نہیں۔ رخصت ہوجیے

اڈیٹر۔ جناب میری آمدنی پچاس لاکھ سالانہ مع مبالغہ کے ہی۔ آپ ہزار ہی دو ہزار پاتے ہونگے۔ آپکا میرا مرتبہ دولت میں برابر نہیں ہی۔ پوزیشن بھی میرا بہت درست ہے

میں اڈیٹر اخبار ہوں قوم مجھے قریب فخر قوم۔ ریفارمر تسلیم کرتی ہی میرے نظارہ کے لوگ مشتاق ہیں۔ میرے دماغ کے لوگ بعد مردن خریداری کی فکر میں ہیں۔ ابھی ہزاروں خط میرے اخبار کو دیکھکر میرے سن شریف کو دریافت کرنے آتے ہیں اور جب میں کہتا ہوں پندرہ سال کا تو تعجب کرتے ہیں۔ مسلمان اپنا ذریعہ ترقی خیال کرتے ہیں اور قوم کی بابت جسطرح میرے دل سے لگی ہی کسی کے بھی نہیں دیکھی۔ ایک طرف اخبار کی یہ اشاعت اسطرف ارادہ ہی کہ کابل کے امیر سے ٹھیکہ لیکر ریل نکالوں۔ اور سوا مسلمانوں کے کسی کو اوس میں تابابو نہ رکھوں۔ قوم تباہ ہی۔ آپ اس خواب خرگوش میں صاحب بہادر بنے بیٹھے ہیں۔ یہ قوم کا ادبار ہے۔ دیکھئے سیٹھ.... کو کیسے سچ ہیں مگر ادنیٰ ادنیٰ اپنے ہم قوم سے ملتے ہیں۔ پرسوں رات کو میں آ رہا تھا۔ پچھلے اسٹیشن کے ضلع میں اترا۔ ایک برہمن میرے ہمسفر تھے ریل ۱۲ بجے رات کو پہونچی تھی۔ میں نے اُن برہمن سے پوچھا آپ کہاں اُتریئے گا معلوم ہوا آپ وکیل ہیں اور سیٹھ صاحب کے دوست ہیں ملنے جاتے ہیں ریل پہونچی تو سیٹھ صاحب مع بگھی اسوقت منتظر آمد اُن دوست کے تھے۔ ایک آپ ہیں کہ انگلی کے اشارہ سر کی جنبش سے ہم سب کا جواب سلام دیتے ہیں خلفا کو دیکھیے۔ بادشاہ روے زمین ہو گئے ہیں لیکن کیسے منکسر تھے۔

صاحب۔ (منھ سے چرٹ لگاکر اور غور سے اڈیٹر کو دیکھکر) تو آپ لڑنے آیا ہی۔

میں۔ جی نہیں۔ (اور اڈیٹر سے) کیا فائدہ اس سے جانے بھی دیجئے۔

اڈیٹر۔ (جھڑک کر) ٹھہریئے صاحب بافخر ہوگا تو آپ کو۔ آپ کے ضلع کے افسر ہیں۔ اسی خوشامد نے تو قوم کا ستیاناس کیا ہی سمجھے گیا میں آزاد آدمی

صاحب۔ بلا ایک لفظ کہ رخصت ہوجیے (کھڑے ہوکر سلام صاحب۔)

اڈیٹر۔ آپ بھاگ جانے کی فکر نہ فرمایئے۔ میں خود ہی بھاگا جاتا ہوں۔ مجھے اس کمبخت اخبار کی اشاعت نے آپ کے در دولت پر بھی دوڑایا۔ کہاں کی بات کہاں ہوگئی۔ جناب بھی دو چار کاپیاں اپنے ضلع میں بکوا دیجئے۔ یہ کام قومی ہی اور قوم کا میرا ہی ایک اخبار ہے۔

صاحب بہادر (اور میں دونوں ہنسی کو ضبط کرکے) ول آپ کا اخبار کیسا ہی (خوش ہوکر) حضور۔ اکیلا قوم کا اخبار ہی (جیب سے نکال کر) یہ ملاحظہ ہو نمونہ دنیا مذکر عالم بالا کی کوئی خبر ایسی نہیں جو اسمیں آپ نہ پائینگے۔ اردو اور مسلمانوں کا سرمایہ نازش ہے

چیمبرلین کے قولنج ہیضہ و پیچش کی دوا

پیچش قولنج ہیضہ اسہال کروپ اور پیٹ کے درد کے واسطے دنیا بھر کی دواؤں میں یہ دوا بہترین ہی ایک مشہور ڈاکٹر نے حال میں لکھا ہی کہ تمام امراض شکم کی جتنی دوائیں مجھے معلوم ہیں ان سب سے موثر دوا چیمبرلین کے قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوا ہی اور اکثر میں نے ہیضہ میں دی ہی نہایت فائدہ کیا ہی خاصکر شکایات اسہال میں قابل استعمال ہی اور اگر جی متلاتا ہو تو بہت فائدہ کرتی ہی ہیضہ کی ابتدائی حالتیں اگر بروقت دیجائے تو دوا اور عارضہ کی سخت تکالیف کو بہت کم کر دے پس کوئی گھر چیمبرلین کے قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوا سے محروم نہ رہنا چاہیئے آج ہی خریدو اور اسکے ذریعہ سے جان کی حفاظت ہوتی ہی۔ قیمت ... ہر جگہ سب دوافروش بیچتے ہیں چنانچہ لکھنؤ میں ڈاکٹر محمد یوسف خان کی دکان میں جو بمقام نظیرآباد ہی چیمبرلین کی سب دواؤں کا ذخیرہ ہی۔

صاحب۔ (مسکرا کر) صاحب عالم بالا کی خبرین اور تمام دنیا کے حالات کے اصول کا آپ نے کیا ذریعہ اختیار کیا ہو۔

اڈیٹر۔ جناب دنیا کے گز دو تین خو دسات بار پھر آیا ہون جو دیکھا ہو وہ قیامت تک لکھنے کو کافی ہو۔ عالم بالا کی خبرین جیسے پوشیدہ راز ہین کچھ مسمریزم سے مدد لیتا ہون۔ کچھ شغلین سے مراسم ہین۔ کچھ اپنی علمی قوت سے پیدا کرکے نکال لیتا ہون برابر ملک اسکی چلی آتی ہو۔ کارکنان مطبع کو فرصت دم زدن کی نہین۔ یہ دیکھیے کئی سطرین قطب شمالی سے آئی ہین کہ اگر پورا حصہ نہ دیجیے تو نصف کا شریک ہمکو اسکا کر لیجیے ورنہ خریداران ہین نام ضرور درج کرلیجے۔ ہزارون قسم کی سرخیان ہین۔ اس سے بڑھکر اور کیا کوئی اخبار سے رہین چاہتے ہین۔ پھر سالانہ نالہ ہر خریدار کو انعام کا بھی وعدہ کرتا ہون۔ اتنے مین بیرا نے ایک کارڈ اور دیا ایک کرانی یعنی کالے صاحب کا اور صاحب بہادر نے کم اِن مسٹر جوزف کہکر سیٹی بجاتے ڈرائینگ روم کا راستہ لیا مین اور اڈیٹر صاحب دونون سر جھکائے باہر ہوئے لیکن اڈیٹر صاحب نے ایک آوازہ کسا ہائے قومی ادبار دیکھیے ہین آپ اخبار سے لاپروائی یہ قومی کام ہو۔

مین۔ بہت درست ہو۔

راقم۔ بندۂ چیدا انگلیز و۔

دھوکا دھڑی

تتمہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۳ء

پہلا ایکٹ ساتوان سین (امینہ کا مکان پردہ نمبرا)

(حسینہ اور امینہ کا مع بوسعید و بوعمرو داخل ہونا)

امینہ (پکار کر) ارے کوئی ادھر آؤ (دو لونڈیان سامنے آکر)

دونون لونڈیان۔ حاضر حاضر کیا حکم ہے فرماؤ۔

امینہ۔ جلد دسترخوان بچھاؤ کھانا لاؤ۔

لونڈیان۔ بہت خوب سرکار۔ سب کچھ ہی تیار۔ (لونڈیونکا دسترخوان بچھا کر کھانا لگانا۔ امینہ کا بوسعید سے باتین بنانا۔)

امینہ۔ بس ہاتھ دھوکر کھانا کھائیے چون و چرا نہ فرمائیے۔

بوسعید۔ (خود سے) یا اللہ یہ عالم خواب ہو یا بیداری۔ غفلت ہو یا ہشیاری (حسینہ کی طرف دیکھکر) اسکی کیا پیاری صورت ہو۔ کیا گوری رنگت ہو۔ ہر ادا معشوقانہ ہر انداز آفت زمانہ یہنسی آفت کی۔ جوانی قیامت کی اگر مجھ سے شادی کرلے تو کیا بات ہو۔ دن عید ہو رات شبرات۔ جوانی کے مزے اُڑاؤں۔ زندگی کا لطف پاؤن

امینہ۔ کھانا ٹھنڈا ہوتا ہو تشریف لائیے ادھر اُدھر کے خیال دل سے بھلائیے۔

بوسعید (عمرو سے) جب تک ہم کھانا کھائین۔ تم پہرے پر رہو۔ کسی کو آنے نہ دو۔

بوعمرو۔ بہت خوب غریب پرور۔ بندہ جاتا ہو دروازہ (بوعمرو کا پہرے پر جانا۔ سب کا کھانا کھانا۔)

پہلا ایکٹ آٹھوان سین

(راستہ پردہ نمبر ۲)

(ل سعید صمد سنار اور بشیر سوداگر کا داخل ہونا)

ل سعید (صمد سے) مین نے آپ کو اسلیے تکلیف دی ہو کہ آپ میری بیوی سے کہدیجیے آپ کا حکم بجالا نے مین میرے یہان پر رہوا اُٹھی آسمین مین اچھا ہون گا اور آپکا ممنون احسان ہون گا۔ مین نے ابھی تک کھانا نہین کھایا۔ باتین کرتا آپ کے ساتھ چلا آیا۔ آپ کو سچا بنا کر اپنے گھر جاؤن۔ رخصت پاؤن۔

ل سعید۔ میری بات بنائیے گا تو کیا کھانا نہ کھلائیے گا۔

صمد۔ آپ تکلیف کیجیے گا اور یہ مجھے منظور نہین۔

ل سعید۔ تکلیف کرنا میرا دستور نہین (لنگر ان کے عمرو کا آنا۔)

ل عمرو۔ سیجیے اسوقت بھلے چنگے ہو گئے۔ ننگے اور دنگے ہو گئے (ل سعید سے) اجی حضت ابھی مزاج راہ پر آیا یا وہی سودا ہو سمایا۔

ل سعید (صمد سے) ارمان ہماری تمھاری بات کہین اسنے تو نہین سنی۔ اگر گھر والی سنے گی تو بری طرح خبر لے گی۔

ل عمرو۔ نہ مجھے صاف سے غرض نہ گندے سے کام۔ آپ ناحق لگاتے ہین الزام۔ مین نے جو کچھ دیکھا تھا وہ پہلے ہی کہہ چکا ہون جو تو نکے زور سے رُکا ہون۔

ل سعید۔ آخر تو نے کیا دیکھا۔ کچھ منھ سے تو بتا۔

ل عمرو۔ ایسا دیکھا کہ خدا پھر نہ دکھائے۔ بلکہ کانون کو بھی نہ سُنائے۔ مین آپ کو بلانے گیا۔ آپ نے جوتون سے خاک جھاڑی۔ میرا سر اپنی زبان بگاڑی۔

ل سعید۔ ابے مین کہتا ہون تو سڑی ہو گیا ہو۔ کیا بلا ہو تجھسے کب ملاقات ہوئی اور کب جوتون سے بات ہوئی

ل عمرو۔ اجی حضت ملاقات ہوئی۔ ہزار روپیہ کی بات ہوئی آپ نے اپنا تھیلا طلب کیا۔ میرے انکار کرنے پر پاپوش کی ٹوپی سے انعام دیا۔

ل سعید۔ اب ہم اچھی طرح دل کا بخار نکالین گے تمھارا سر توڑ ڈالین گے۔

ل عمرو۔ اگر سر ٹوٹا تو عقل ماری ماری پھرے گی آفت [illegible]

بیٹھے گی۔ بلا مین گھر کرے گی۔

(ل سعید کا صمد اور بشیر کا ہاتھ پکڑ کر کہنا)

ل سعید۔ ارمان چلو بھی یہ تو پاگل ہو گیا ہو مسخرا پن کیے جائیگا بک بک کر دماغ کھائے گا۔ (ل عمرو سے) جا جلدی جا۔ دروازہ کھلوا۔

پہلا ایکٹ نوان سین

(امینہ کا مکان مع دروازہ نمبر ۳)

(امینہ حسینہ۔ بوسعید کا دسترخوان پر کھانا کھاتے نظر آنا چنبیلی کا پنکھا جھلنا۔ چمپا کا پانی پلانا)

بوعمرو۔ (خود سے) بوہانہ جوتا۔ اللہ میان نے دیا چھپّا کنیا مرے مین بیٹھے جتے لگا رہے ہین۔ بڑے بڑے لقمے اُڑا رہے ہین یا اللہ مجھے بھی ایسی مفت کی جورو ملجائے تو بندہ بھی خوب ہی مزے اُڑائے۔

(ل عمرو کا داخل ہونا اور پکارنا دروازہ بند دیکھکر)

ل عمرو۔ گلبدن نسترن چمپا چنبیلی ہوت۔

بوعمرو۔ (اندر سے) احمق گدھے واہی سو دوت۔

ل عمرو۔ آخری لفظ کو جھٹکا دیکر) دروازہ کھولو۔

بوعمرو۔ (اسی طرح سے) اجی منھ سے بولو۔

ل عمرو۔ ارے میان راستہ مین کھڑے ہین۔

بوعمرو۔ ابے میان تو دسترخوان پر اڑے ہین

ل عمرو۔ ابے دروازہ کھولدے مسخرے۔

بوعمرو۔ اپنے گھر کی راہ لے ارے۔

ل عمرو۔ ابے تو کون ہو حواس باختہ۔

بوعمرو۔ ابے تو کون ہو الو کی دم فاختہ۔

ل عمرو۔ ابے تو کون ہو دربان زادے۔

بوعمرو۔ ابے تو کون ہو شیطان زادے۔

ل عمرو۔ ابے تو کون ہو جو منھ سے لام کاف نکالتا ہو۔

بوعمرو۔ ابے تو کون ہو جو دروازہ توڑے ڈالتا ہو۔

چنبیلی۔ ارے یہ کون سو اغل مچاتا ہو۔ دروازہ دھب دھبا[illegible]

بوعمرو۔ اجی تمھارا کیا جاتا ہو وہ اپنے ہاتھ تھکاتا ہو۔

ل عمرو۔ ارے میا دروازہ کھلوا دے۔ میان کو بھوک کھائے جاتی ہو۔

بوعمرو۔ ابے میا کے بچے یہان دال ہو نہ چپاتی ہو۔

ل عمرو۔ ابے تو کون لٹر ہے۔

بوعمرو۔ ابے لٹورے میرا نام عمرو ہو۔

ل عمرو۔ ابے وہی عمرو جسے ریدار تا ہو۔

بوعمرو۔ ابے وہ عمرو جو تجھے دھتکارتا ہو۔

ل عمرو۔ تو نے میرا نام اور کام دونون چھین لیے اور فیلے

بوعمرو۔ ابے کچھ داتوں ہو گیا ہو کان میں لے۔

کڑوی گولی

مریض ۔ ڈاکٹر صاحب ۔ بڑی کڑوی گولی ہے۔

کیوں بہن حمیدہ کچھ معلوم ہوتا ہے شادی ہوگئی
فرخندہ ۔ تمنے کیونکر جانا ۔
واہ ۔ حمیدہ اب گڑیاں نہیں کھیلتی ۔ جب دیکھو ناول ہاتھ میں

چنبیلی ۔ دور موے کیوں بک بک کرتا ہو ۔
چمپا ۔ او مردے کیوں آپے سے گذرتا ہو ۔
ل عمرو ۔ ارے دروازہ کھول چڑیل کی خالا ۔
چنبیلی ۔ چڑیل کے بچے اپنا منہ کر کالا ۔
(ل سعید کا مع بشیر و صمد کے آنا ۔ ل عمرو کا ل سعید سے کہنا)
ل عمرو (سعید سے) حضور اب آپ آئیے اور دروازہ کھلوائیے ۔
ل سعید ۔ بیوی دروازہ کھلواؤ ۔ مجھے بلواؤ ۔ بھوک انتڑیاں کھائے جاتی ہے ۔ سانس پیٹ میں نہیں سماتی ۔
امینہ ۔ دور بدمعاش ۔ کندہ ناتراش ۔ تیری بیوی جہنم میں جائے ۔ تجھے ڈھائی گھڑی کی موت آئے ۔ لو موا گالی چڑھاتا ہو زبان سے مزے اڑاتا ہو ۔
صمد (سعید سے) لو میاں کھانا اور تکلف دونوں غارت غلا سب نہ لڈو کے نہ ملا ۔
ل عمرو (سعید سے) سب لوگ جو بیٹھے ہوئے ہیں انکو بھی کھانے کو ساتھ لیا ہوتا تو بڑا مزا آتا ۔ ہر شخص یوہیں بھوکا رہتا کھانا بیچ جاتا ۔ اب یہاں سے جلدی تشریف لیجائیے اور بازار کی مٹھائی کھائیے ۔
ل سعید ۔ ابے ایک لنگلا لا تو ۔ دروازہ توڑ دوں (دروازہ)

مردک کا سر پھوڑ دوں ۔
ل عمرو ۔ پردہ دار نادان یا لنڈورا ۔ کالا ہو یا بھورا ۔
ل سعید ۔ (غصہ سے) ابے میں بگولا ۔ بنگلا نہیں لسبولا
ل عمرو ۔ آپ تو ہوگئے آگ بیولا ۔ بندہ لنگڑا ہی نہ لولا ۔ ابھی لایا لسبولا ۔
صمد اور بشیر ملکر ۔ اسوقت مصلحت یہی ہے کہ سیدھے پلٹ جائیے ۔ گھر سے ہاتھ اٹھائیے ۔
ل سعید ۔ اچھا چلو ۔ نازک ادا کے مکان پر کھانا کھائیں اور دو گھڑی ہنس بولکر دل بہلائیں ۔
(ل سعید و صمد و بشیر کا جانا ۔ ل عمرو کا باتیں بنانا)

گانا ۔ ل عمرو

ایسی چو ردیر ھٹکار گھر میں بیٹھی لیکر یار ۔ ایسی الخ
ظاہر میں تو خاطرداری ۔ دل کے اندر یہ مکاری
کیسی نکلی ہو بازاری ۔ آفت رہی آفت کی ہکاری
خالق کی ہو تجھپر مار گھر میں لیکر بیٹھی یار
صورت میں تو ہر لاثانی ۔ سیرت بالکل ہی شیطانی
قدر شوہر کی نا جانی ۔ نکلی تو نجبا کن کی نانی
لعنت تجھپر سو سو بار ۔ گھر میں لیکر بیٹھی یار
شوہر ہو الو کا پٹھا ۔ سر اسکا تیپے کا کوٹھا

کھا گیا بالکل گھاس کا گھا ۔ مجھکو آتا ہو اب ٹھٹا
آنکھیں جب کرتی ہو چار گھر میں لیکر بیٹھی یار

نثر

میاں دنیا میں عورت کا کوئی اعتبار نہیں ۔ یہ کمبخت کسی کی یار نہیں ۔ مجھے تو میاں کے بلانے کو بھیجا اور یہاں یار کو بلاکر ٹھنڈا کیا کلیجا ۔ عورت ہو میں کیا کم ہے صورت اگر ہوتا تو اور ستم ہو ۔ لڑکے تو آپ سے اور نہیں تو سگے باپ سے ۔ خدا بچائے کہیں میری بیوی نہ بگڑ جائے مگر نہیں ۔ میں نے ایسی چورد ہی نہیں کی جسپر کسی کو رغبت ہو ۔ اور کالا منہ کرنے کی نوبت ہو ۔ اسکا خود ہی منہ کالا ہو ۔ اندھیری رات کی خالا ہو جسے دیکھکر میرے سوا دنیا بھر ڈر جائے ۔ ستم ہو تو پاس نہ آئے ۔ اسکی ڈراؤنی صورت ۔ اسکی کالی رنگت بڑے بڑے دانت ۔ اسکی عفت میری آبرو بچا لیں گے یہاں شائق میں آئینگے بھی تو کیا بتلا لینگے ۔
بھائیو ۔ میری ایسی جو رو کرو اور گوری چٹی سے ڈرو ۔
(جاتا ہے)
(ڈراپ سین کا گرایا جانا پہلے ایکٹ کا اختتام پانا)
(ڈراپ سین)
راقم ۔ محمد عسکری جوش ۔ شاگرد حضرت ہوش

یہ مدت کے شطرنج پھر استاد آئے
ہمکو پھر پہلے سبق بھولے ہوئے یاد آئے

اہیا الاستاد والماسٹر جیّی اللغات ساقی العلوم قلزم المعلومات پوٹ انسیکلوپیڈیا ماسٹر الڈکشنری سلام علیکم وعلیکم لدیکم۔ گڈ مارننگ سر۔ ہوڈیوڈو ۔۔۔ خیر مقدم سر۔

استاد۔ (پورے دیکھے کو پھیر پھیانک عینک اوپر وار کھسکا کے) کون صاحب ہیں۔ بھئی کون ہیں (سر سے پاؤن تک ڈاکٹری معائنہ کرکے) اہا ہاہا آپ ہیں خوب پہچانا ہوگا۔ مین تو بھول ہی گیا تھا۔

شاگرد۔ حضرت وہی آپ کا پرانا بشاگرد گیدڑ ملکہ ایشیائی طور سے غلام تمام چو لام بکلام۔ مگر یہ بھی کمال ہے جو اس حقیر پر تقصیر۔ متنامرح۔ اجی ایک مکرین بھی شاگرد کو آپ نے اسی جلد عینک کی ترازو مین تول لیا مگر یہ تو بتائیے پہلی وضع قطع مصلحت وقت سے چھوڑ دی یا زمانہ کی کشمکش۔ دنیا کی ریل پیل سے خود ہی چھوٹ گئی ہوگی باوا آدم کی حلہ بہشتی ہوتی وہ تو کبھی کے فنا ہوتے مگر مین تو شاگردی کا صدقہ تھا جو جھک مار کے پہچان لیا۔ ترکی ٹوپی کا پھندنا خدا نا خواستہ اگر نہ ہوتا تو کالو ہی ہوتا جو آپ کو پہچانتا بھلے کو حسب عادت پھر راہ چلتے دو چار ہوئے گویا گھر بیٹھے خضر ملے بے زری اس رواروی مین دو چار گتھیان تو سلجھائے جائیے

استاد۔ ارے رے رے۔ ابھی تک وہی خبط باقی ہے نیچا سر کرکے اور ہلا کے اجی تو نہین جاہتا خیر اچھا پوچھو پوچھو جلدی پوچھو بہتے دریا مین ہاتھ دھو لو۔ بہتر ہے دنیا بھی دُم اٹھائے بھاگی جاتی ہے۔ راستہ کا معاملہ ہاتھی گھوڑے چھوٹتے ہی رہتے ہین اور اگلے لوگ بھی کہہ گئے ہین۔

ہوش باش کہ عالم رواروی پر ہے

شاگرد۔ بہ بہ بہت اچھا۔ اے حضرت اسی عالم کو بتلائی کیا چیز ہے مختصر سا سوال کرتا ہون تہ دلی سے سمجھنے کی خواہش نہین۔

استاد۔ واہ سبحان اللہ کیا مختصر سی بات پوچھی ہے بھیا سنو ساری زلیخا پڑھ گئے اور نہ جانا "زلیخا زن تھی یا مرد۔" واہ کیا مختصر سوال ہے۔ اول تو سبھی جانتے ہین مقلد پر سوال حرام ہے پھر تمھارا استاد خدا نا خواستہ نائی کورٹ جوڈیشلی سب جج منصفی کمشنری ڈپٹی کمشنری حتیٰ کہ تحصیلی پھاٹک بھی نہین۔ سوال کی گنجائش کہان اور سائل کو پکارنے والا کون

شاگرد۔ اجی جناب زبان پھسل گئی۔ مطلب یہ تھا کہ اس گتھی کو سلجھا دیجئے کہ کیا معنی کہ آپ کے علمی ناخن خدا کی عنایت سے علی گڑھ کالج اور ندوہ سے بھی دو چار ہاتھ بڑھے ہوئے ہین پھر جو بال کی کھال اور کھال کے بال آپ نکالین گے وہ اُنہین سے کوئی نہین نکال سکتا چندہ مانگتے مانگتے قوم کا دکھڑا روتے روتے شام ہو جاتی مگر انکی جھولی مین کوڑی پڑنا محال ہے۔ لے اب آپ بتولون مین نہ لگائیے اور عالم کے معنی بائین ہاتھ اور تر یہ زبان سے ارشاد فرمائیے

استاد۔ بھیا کیا نہ ملو دیکھے تہین ہو بس اپنی سمجھ کے موافق معنی نکالو۔

شاگرد۔ اسکی سند نہین۔ وہ عجائب اللغات سے ٹٹول کے جو آپ معنی بتاتے ہین وہ بتائیے۔

استاد۔ اچھا بھئی تم سنا تو کے پہلے تو معمولی معنی سمجھ لو۔ اسکے بعد جو تم سے پوچھتے ہو تو بڑے وسیع ناپیدا کنار ہین۔ دفتر کے دفتر سیاہ ہو جائین اور مختصر نویسی سے لکھے جائین تب بھی مطلب اور معنی کے لحاظ سے جانسن کی پاکٹ ڈکشنری کے برابر ہین۔ اے بھئی پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمارے واجد علی شاہ اودھ کے اخیر بادشاہ کے خاص محل کا تخلص تھا۔ اہا ہا ہا۔ اسوقت ایک خمسہ یاد آیا

سینے اسکا بھی نہ کچھ شکوہ کیا	بیوفائی کی بہت اچھا کیا
سارے عالم مین مجھے رسوا کیا	جو کیا اچھا کیا یہ کیا کیا

جس جگہ بیٹھے وہان چرچا کیا

اسکے بعد مادیت اور غیر مادیت کا تانتا پو انتزاعات اور کیفیت سے شروع ہو کے جمع اور گروہ اور جتھے مین جا کے دم لیتا ہے گنتی گننے پر آؤ تو خدا جانے کتنا ہزار گنتے چلے جاؤ اور پھر ختم ہونے کا نام نہ لے۔ انسان و حیوان جمادات و نباتات کو ٹٹولتے پھرو۔ اتنی بھول بھلیان پگ ڈنڈیان ملینگی کہ ٹٹولتے ٹٹولتے آندھی روگ آ لے گا اس سے آگے بڑھو گے فرشتون جنات ناسوت ناسوت نہ معلوم کہان کہان سر مارتے پھروگے۔ شادی غم صبر و شکر کا بھی عالم جدا گانہ ہے جس راہ نکل جاؤ کہین ٹھکانا نہ پاؤگے۔ آخر کو تھک کے جب عالم اور عالمیون سے کنارہ کشی کرو الگ دیکھوگے تو جاکے عالم کا مزا اور لطف نظر آئے گا۔ پھر تمکو معلوم ہوگا۔

کروٹ کو جو چھیڑے سے بجالی چلی
جوانی کا عالم دکھاتی چلی

یہان کون عالم دکھایا ہے۔

شاگرد۔ گستاخی معاف۔ استاد آپ تو مجھے کچھ بہکے ہوے معلوم ہوتے ہین سنئیے معلوم آپ خود کس عالم مین ہین یہ تو تعلیم ایسی دوا ہے کہ آجکل کیم حکیم علاج کرتے ہین بقول تمھارے مرض نہ ہے بعض۔ بیماری کی جسٹر ہی کھوتے ہین۔

استاد۔ تم جانتے نہین ہو جب اس عالم مین آؤگے تو ہماری تعلیم بھی کام آئے گی اور اسیوقت یہ گتھی بھی سلجھے گی۔

شاگرد۔ نہین استاد مین نہ مانونگا۔ آپ بات کو ٹالتے ہین۔ مجھے سرے سے اس گرہ کا ایک ایک ریشہ سلجھا کر بتائیے۔

استاد۔ اچھا لے۔ پہلے زینہ سے چلو۔ عالم جمادات سے لگا لگا کیا معنی یہ نہ بالارادہ حرکت کرتے ہین اور نہ کوئی مانتا ہے جہان کے تہان بیٹھا ہے کا نام ہارے بیٹھے رہتے ہین حالانکہ جو کچھ بھی ہو ایسی ہر ایک کی دم مین لگی ہے کہ جس سے کسی کو ٹلنے نہین دیتی۔ ذرہ سے لیکر اجرام سماوی تک کو کسی کا ناپ تحقانی رسی ہے ممکن الوجود تک نامیہ کا زینہ پھاند کی نباتات اور حیوانات مرکب تام اور مرکبات ناقص کے ندی نالے عبور کرلی ہیں انکا کا دریائی ناپیدا کنار ہی سفلیت کی کشتی کھیتی ہوئی لے علویات یعنی جواہر خمسہ اور اعراض نہ گانہ کے گورکھ دھندا الٹ پلٹ کرتی اجسام اور ارواح کے لق و دق میدان مین گلگشت کرتی ذاتی و صفاتی سواریون پر بقول عرفی

تقاریر بیک ناقہ نشانید دو محمل

جا پہونچتی ہے۔

شاگرد۔ اللہ اللہ۔ آپ نے تو ایک دم سے آتشبازی کا قلعہ چھوڑ دیا۔ ایک ایک فقرہ مین سیکڑون پھلجھڑیان مہتابیان بھری ہوئی ہین بھلا ایسے دو حرفی جملون مین کیونکر سمجھ مین آسکتا ہے۔ اگر آپ اجازت دیجئے اور بعد مین بھی دیجئے تو چند نکتہ پوچھے جائین نہین تو یہ کتابا جون کی تون سربند رہے۔

استاد۔ دیکھو اسی بارے مین پہلے ہی سے مجمل خلاصہ تمکو جواب دیتا تھا مگر تمھارے بیان سے معلوم ہوا تشفی نہین ہوتی اور مجھکو تو تم جانتے ہو ادھوری بات سے نفرت ہے جبتک تفسیر نہ ہو لے مجھے خود چین نہین آتا

شاگرد۔ بہت اچھا اب تو بگڑی آنکی ہے نہ آپ بے بتائے رہین گے نہ مین بے پوچھے رہونگا۔ اب جو وقت اور دن مقرر فرمائیے یہ غلام پھر حاضر ہو۔ مین تو تھک گیا ہون آپ بھی اکتا گئے ہونگے۔

استاد۔ تم جانتے ہو اب مین کیون تھکنے لگا ایک تو پہلے ہی جہان گشت تھا اور اب تو بقول شخصے سب

ملا ہی ہوا لکھتا ہون۔
شاگرد۔ جو ہانا بجا سعدی۔
در اقصائے عالم گشتہ ہے
استاد۔ آپ گستاخی معاف بسیار سفر کردہ بھی ہین
مدا شفقت کس بات کی کی ہے۔
استاد۔ دعا ہے اب رخصت۔ کل پھر اسی وقت ہے
ملاقات ہوگی مگر یہ سبق اچھی طرح یاد رکھنا اس عالم
مین آپ کے بہت کام آئے گا۔

تصویردار پہیلیون کا حل

(۹) بھنور کلی۔
(۱۰) دھان پان۔

تصویردار پہیلیان

انکا حل آیندہ ہفتہ درج ہوگا

تقویم سلطانی

اس جنتری کو ابو محمد سراج دین ملازم ریاست بھوپال نے مرتب کرکے مشہور کیا ہے اور یہ جنتری بابت سنہ ۱۳۲۸ھ کے ہے اور اس جنتری کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے مولف اور مرتب نے اعلی لیاقت صرف کی ہے یعنی سال ۱۳۲۸ھ کو انگریزی اور ہندی مہینوں سے مقابلہ کرکے ظاہر کیا ہے اور ہر مہینے کی تاریخون مین جو واقعات ایام گزشتہ اور موجودہ زمانہ مین گزرے ہین انکو لکھدیا ہے اور ہر ماہ کے آثار کو بھی ظاہر کردیا ہے اور فہرست تعطیلات محکمجات ریاست بھوپال حیدرآباد دکن

اور نقشہ تعطیلات عدالت دیوانی اور کلکٹری ہندوستان کو لکھدیا ہے علاوہ اسکے نقشہ رسوم اسٹامپ بھوپال اور نقشہ اسٹامپ ہندوستان لکھا ہے اور سب سے بڑھکر ایک نقشہ اس جنتری مین سکہ کلدار کے مبادلہ کا سکہ بھوپال سے دیا ہے جسکو دیکھکر ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ کیسی محنت کا کام مرتب نے کیا ہے مختصر قواعد ڈاکخانجات ہند اور خلاصہ قواعد تار کو لکھے ہین اور مخصوص کلات پارسل وغیرہ اور منی آرڈر وغیرہ کی تشریح کردی ہے اور ایک نقشہ چاند گرہن اور سورج گرہن کا دیدیا ہے اور اخیر مین ایک مضمون نہایت مفید کہ عجم کے مسلمانون مین علم نجوم کب سے رواج پایا ہے لکھا ہے اور اسکے بعد صحیح سے اہل اسلام کی تقسیم دریافت کو لکھا ہے اور شام کی مسجد کا تاریخی ذکر نہایت خوبی سے کیا ہے اور دنیا کی بڑی مسجدون کا تاریخی تذکرہ بھی مختصر طور پر ہے اور جنتری کے اخیر مین ایک کرہ بنایا ہے جس سے کہ حضرات دنیا کے نامی شہرون کی سمتین با آسانی دریافت ہوسکتی ہین کہ کس جانب ہین۔

میری رائے ہے کہ یہ جنتری نہایت عمدہ اور مفید ہے اور اسی وجہ سے سرکار عالیہ بھوپال نے بذریعہ ایک اعلان کے جملہ افسران محکمجات کو مطلع کردیا ہے کہ سوا اس جنتری کے اور جنتریان نہ خرید کیجائین۔ یہ جنتری دفتر تقویم سلطانی بھوپال سے ۸ر قیمت پر مل سکتی ہے اور آدھ آنہ محصول ڈاک ہے۔

سوانح عمری امیر کابل باتصویر

۳۰-۷-۳۰ ۳۰-۷-۳۰

امیر مرحوم کی اپنی لکھی ہوئی سوانح عمری کا صرف یہی ایک مکمل اردو ترجمہ مع تصاویر امیر مرحوم وحال ہندوستان مین شائع ہوا ہے۔ طبع اول کے صرف چند نسخے باقی ہین حجم ۶ سو صفحہ قیمت ۲ عہ علاوہ محصول۔

المترجم محمد حسن خان اسسٹنٹ فنانشل ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا شملہ و مترجم ہاجرہ

فخر گیتی

۲۳-۷-۳۰ ۲۳-۸-۳۰

ایک ماہواری گلدستہ مئی سنہ ۱۹۰۲ء سے جاری ہے اسمین غزلین ہوتی ہین اور نثر کے نفیس مضامین چار صفحون پر مستقل ناظم دل ہوتا ہے۔ چھپائی چھپائی سب اعلی درجہ کی قیمت سالانہ ۱ مع محصول ایک عدد ۲ نمونہ ار

المشتہر محمد مصطفی الاسلام منیجر فخر گیتی منی پل

۱۶-۳-۱۰

بالکل نئی اور قابل قدر ایجاد

Sadiqs
Perfumery Tablets.

عطرون کی ٹکیان

یہ نوایجاد خوشنما عطرون کی ٹکیان جو خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہین۔ اپنی عمدگی صفائی عطریت سہولت استعمال درستی کی وجہ سے معمولی عطرون سے کہین زیادہ ہر دلعزیز ثابت ہوچکی ہین عطر کی شیشی کا ہر وقت پاس رکھنا صرف دشوار ہی نہین بلکہ بدنما ہے۔ یہ ٹکیان خاص اسی غرض کے پورا کرنیکے لیے تیار کیگئی ہین جو ایک خوشنما نگینہ کی صورت مین ہونیکی وجہ سے ہر وقت پاس رکھی جاسکتی ہین اور باوجود ہر وقت استعمال مین رہنے کے مہینون کام دیتی ہین وقت پاس رکھیے یا بار بار سونگھیے سونگھنے سے دماغ معطر رہتا ہے دل کو فرحت ہوتی ہے کپڑون پر رگڑ دینے سے کپڑے معطر ہوجاتے ہین اور کسی قسم کا دھبا کپڑے پر نہین پڑتا۔ سوتے وقت تکیہ کو سرہانے رکھ لیجیے صبح تک دماغ مین خوشبو پہونچتی رہتی ہے۔ ٹکیون یا بچھونے پر رگڑ دینے سے بچھونا خوشبو سے بس جاتا ہے جس چیز یا جس کپڑے کو معطر کرنا منظور ہو ٹکیہ کو دو چار مرتبہ اسپر رگڑ کر معطر کر لیجیے معلوم ہوگا ابھی عطر لگایا ہے پرفیومری ٹیبلٹس کی خوشبو ہمیشہ یکسان قائم رہتی ہے اور باستعمال تا وقت کوئی کمی واقع نہین ہوتی جبتک کہ اسکا ایک ذرہ بھی باقی رہتا ہے ہر ٹکیا وزن مین تقریبا ۱ ڈرام کے ہوتی ہے اور جو ٹکیہ جس خوشبو کی ہوتی ہے اسپر اسکا نام ڈھلا رہتا ہے

کارخانہ مین مندرجہ ذیل اقسام کی خوشبو کی ٹکیان تیار کیجاتی ہین۔

حنس بیوٹی حنا۔ مولسری۔ کیوڑہ۔ گلاب۔ چنبیلی۔ ارگجا مجموعہ۔ سہاگ۔ ڈوزنا۔ لیونڈر۔ کراس آئل وغیرہ وغیرہ

قیمت فی بکس جسمین ۳ ٹکیان ہوتی ہین ۹ر فی بکس جسمین ۶ ٹکیان ہوتی ہین عہ فی بکس جسمین ایک درجن ٹکیان ہوتی ہین ۱۲

نوٹ۔ خریدارون کی آسانی کے لیے اسارٹڈ یعنی مختلف قسم کے عطرون کی ٹکیون کے بکس بھی تیار کیے جاتے ہین فرمائش کنندہ خواہ ایک ہی قسم کی ٹکیون کا بکس طلب کرے یا اسارٹڈ ہمارے پرفیومری ٹیبلٹس مین کسی قسم کی چربی کی آمیزش نہین ہے ہر مذہب کا آدمی بلا تکلف انکا استعمال کرسکتا ہے۔

اطلاع۔ شائقین نقلی ٹکیون کو جنکی پشت پر ہمارے کارخانہ کا نام اور مونوگرام نہو ہرگز نہ خریدین ورنہ کارخانہ انکی شکایت کا ذمہ دار نہوگا۔ ہر وقت فرمائش اخبار کا حوالہ ضرور دین۔ محصول ذمہ خریدار۔

المشتہر

ایچ ایم صادق حسین اینڈ سنس ڈرگسٹس مغلپورہ دفیض آباد (اودھ)

پانچ ہزار روپے انعام

میرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپے انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون۔ میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہو۔

ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پروال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہو اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہو بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہو قیمت اسلیے کم رکھی ہو کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اُٹھائین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہو مبلغ دو روپیہ۔ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص میرانی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔

نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر صاحب۔ سلام نیاز۔ میرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجاے کم ہو مینے آنکھون کی بیماری کے لیے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی ایک مریض پر تو اسنے جادو کا اثر کیا اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک عرصہ دس سال سے بے نور ہوگئی تھین۔ صرف کسی قدر طاقت بینائی اور اسکے پردے مین موجود تھی پردہ کا رہنا اور اندرنس کوٹ مین سخت نقصان تھا۔ اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا۔ مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید میرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین۔ راقم۔ ڈاکٹر شیخ الہ بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری۔ ضلع ساگر۔

(۲) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب تسلیم۔ مین نے آپ کے میرہ کے سرمہ کو تقریباً ۴۰۔ مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیابند۔ دھند۔ پھولا۔ ناخنہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے۔ ان مریضون پر آپ کا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سُنی تھی ویساہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا۔

تازہ سندات

میری راے مین آپ کا سرمہ تحفہ کے طور پر یورپین کے ہو بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کہ ہر امیر و غریب آپ کے سرمہ سے مستفید ہوکر آپ کو دعاے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ میرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم۔ وی۔ پی پوسٹ بھیجدین۔ راقم چودھری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ ترنسہ ضلع ڈیرہ غازیخان

۳۔ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب آداب تسلیم۔ مزاج شریف۔ آپ کے یہانسے بذریعہ ویلوپی ایبل سرمہ منگاکر استعمال کیا صد درجہ کا مفید ثابت ہوا۔ آنکھ صحت کلی ہوگئی آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم۔ دھند و خارش چشم و پروال کے کنجکٹوائٹس ٹریکوم۔ شروع کیٹرکٹ۔ (ابتدائی موتیابند) مین بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیجیے۔

راقم

ڈاکٹر ریاض الدین مقام نکرانگ ضلع چینا۔ سرحد ملک چین۔

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جولاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کیلیے امانت رکھے گئے ہین

پانچ ہزار روپے انعام

پانچ ہزار روپے انعام

خطرات

قراجارج وچہ

سرویہ کے نئے بادشاہ

سرویہ کے نئے شاہزادے

ٹھر گیا (بوعمرو سے) اب کچھ عقل کے بھی کہے گا یا بیہودہ بکے گا۔ کون بلا آگئی جو تجھے کھا جائے گی

بوعمرو- کچھ پوچھیے نہیں میان- آج بلا گئی یہان مجھے اپنا شوہر بتاتی ہے چڑھی بیٹھی ہے کھائے جاتی ہے نہین ہے یا اور جن اٹھورن ہے یا بھر بھوجن- کپڑے اسقدر چکنے مین جسکی انتہا نہین مرئی ایسی کہ سر پانون کا پتا نہین جیسنی چوڑی اتنی چیکلی- آدھی تو تلی آدھی ہکلی بس اس کام کی ہے کہ اسکو مشال (مشعل) کی طرح جلائے اور اسکی روشنی مین کو سون جائے- اسکے بدن کے چھیچڑے عاشق کے دل ہر مس کی ٹھیکی سے زیادہ جلین گے- اور ہم اس روشنی مین کالے کوسون رستہ چلین گے

بوسعید- رنگ کیسا ہے۔

بوعمرو- الٹا توا- اور ظالم کا دل ایسا ہی اسکے پسینے مین ماتی کپڑے چرتے مع رنگ لیجئے- یا دروازون پر تارکول کی طرح پھیر دیجئے-

بوسعید- اپنی عزت کے ماتم مین اسکا پسینہ کام مین لاؤ- دوسرے کو کیون تکلیف ہو نجاؤ-

بوعمرو- بالفعل آپ ہی کے واسطے تجویز کیا ہے بلکہ- پہنے دیا ہے

بوسعید- اسکا نام کیا ہے۔

بوعمرو- نام اسکا تیل ہے اور پیٹ اسکا ایک ایل ہے-

بوسعید- لمبان- چوڑان برابر ہے

بوعمرو- جتنی ادھر ہے اتنی ہی ادھر ہے جتنی پانون سے کمر تک اتنی ہی کمر سے سر تک- کرۂ زمین کی طرح گول مول اور شراب کے پیپے کی طرح بے جھول- جب اسکے بدن پر غور سے نظر جائے منہ اٹھائے ملکون کی سیر نہیے- گھر بیٹھے سب کچھ دیکھ لیجئے

بوسعید- اچھا بتاؤ کلکتہ کہان ہے-

بوعمرو- جہان تھا وہان ہے- چونکہ اکثر شہرون سے پست ہے اسلئے اسکے تلوے مین جلوہ گر ہے- مگر واہ آپ نیچے سے اوپر کو گئے اچھی اُلٹی گنگا بہائی- زمین کی دم آسمان کی چوٹی سے ملائی

بوسعید- اچھا بمبئی کہان ہے

بوعمرو- دونون پاون کے درمیان ہے

بڑا شور سنتے تھے ہم بمبئی کا
جو دیکھا تو بہا ہی اک گندگی کا

بوسعید- اور دلی کہان ہے۔

بوعمرو- اسکے سینے کے درمیان ہے- جہان کلیجے کا مکان ہے

بوسعید- اچھا بنارس کہان ہے

بوعمرو- اسکا سینہ جہان ہے- زمانے کی اونچ نیچ ایک جگہ دیکھ لیجئے اور مفت مین درشن کیجئے-

بوسعید- آگرہ کہان پایا-

بوعمرو- اسکی ناک مین نظر آیا ہر قسم کے جواہر ایک جگہ پر کھ لیجئے اور دور سے مزا چکھ لیجئے-

بوسعید- اچھا کابل کہان ہے-

بوعمرو- جہان دو پہاڑ دن کا نشان ہے . . . .

. . . .

. . . .

بوسعید- چاہ بابل کہان ہے-

بوعمرو- اسکی ناف جہان ہے-

بوسعید- اچھا لکھنؤ کہان ہے

بوعمرو- اسکا منہ جہان ہے- دانتون کی میل لکھنؤ کی صفائی یاد دلاتی ہے- جھاڑو پھیری نظر آتی ہے- نہ کسی نہ یان- صفا چٹ میدان-

بوسعید- ذہن خوب لڑایا شہرون کا تک خوب ملایا تمھاری عورت کی یہ صورت- میری عورت کی وہ حالت مگر ہاے- اسکی بہن- ہاے اسکی بہن- آفت روزگار- بلاے بے درمان- الامان الامان- عجب ملک ہے عجب- رہنے والے ہین سنئے رسم ملنے کی اور محبت کے انداز نرالے ہین- ایک مجھے میان- بناتی ہے ایک تجھے غلام- دونون کو اپنے مطلب سے ہے کام- غرض یہان ٹھہرنا خلاف مصلحت ہے اور سراسر رسوائی اور فضیحت ہے- چلو جہان خدا امین اور یہان سے ہوا ہو جائین

(باقی)

راقم- محمد عسکری جوش-

غزل بے بدل

خدا کا قہر ہے گمراہ اکثر ہوتے جاتے ہین
نیولائٹ کے جنٹلمن ابتر ہوتے جاتے ہین

بتایا ہے صفایا ریش کو موچھین بڑھالی ہین
نرالی وضع ہے خاصے بچھندر ہوتے جاتے ہین

ذرا پاس ادب انکو نہین- ٹوپی اڑالی ہے
بڑے صاحب سے بھی گستاخ بندر ہوتے جاتے ہین

گھٹا سر دیکھکر ہمکو جبیت بازی کی سوجھی ہے
جناب شیخ کیون جامہ سے باہر ہوتے جاتے ہین

کرین تو کیا کرین روزی کمانا ہو گیا مشکل
اسی باعث سے تو سر دار مہتر ہوتے جاتے ہین

ہوے ہین پیر جی تیار ماما تجنیان کھاکر
ذرا دیکھو تو وہ شیطان کے گُرو ہوتے جاتے ہین

نصیحت ہے بجا سعدی کی سب دیوانے بنجاؤ
اسی باعث سے تو ہم بھی قلندر ہوتے جاتے ہین

ظرافت کے یہ معنی ہین کہ ہر اک شعر پر بیدم
ہنسی کے مارے سب لوٹن کبوتر ہوتے جاتے ہین

راقم- حضرت بیدم بتخلص ضیا دہلوی

اودھ پنچ کی تصویر دار پہیلیان

دلچسپی اور توجہ کی غرض سے ایسی پہیلیان کئی ہفتہ سے پرچہ مین درج کیجاتی ہین اور انکا حل بھی سلسلہ وار دوسرے

ہفتہ مین ظاہر کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین پیچ کو انکے حل کا ڈھنگ معلوم ہوتا جاے اور اجنبیت بھی رفع ہو۔ اب الحمد للہ اکثر ذکی الطبع حضرات اس مشغلہ تفریح کیطرف متوجہ اور پہیلیون کے حل کیجانب مائل پائے جاتے ہین چنانچہ آیندہ ہفتہ سے تصویردار پہیلیان حل کے واسطے درج کیجائنگی اور دو ہفتہ کے بعد جو صاحب حل صحیح مرحمت فرمائین گے انکے اسماے گرامی مع کیفیت درج اخبار ہوا کرینگے۔

حل بھیجنے والے حضرات کو اختیار ہوگا کہ اپنا فرضی یا اصلی نام جو مناسب سمجھین درج ہونے کی اجازت دین

بعد ختم سال ۱۹۰۲ء کے جن صاحب کے سب سے زیادہ صحیح حل شمار مین نکلین گے انکی خدمت مین مبلغ پانچروپیہ یا پانچ روپیہ کی کتابین جنکی تفصیل سے اسی زمانہ مین اطلاع دیجائیگی اخبار کی جانب سے بطور تحفہ نذر ہونگی اور نام نامی بھی اخبار مین شائع کیا جائیگا۔

تنبیہ۔ واضح رہے کہ اس تحفے کے مستحق وہی حضرات ہونگے جو اودھ پنچ کے حسب معمول مستقل خریدار ہونگے جنکی قیمت پیشگی ادا ہو چکی ہوگی۔

تصویردار پہیلیونکا حل

مطبوعہ ۳۰ جولائی ۱۹۰۲ء نمبر ۳۱

(۱) کھربا۔

(۲) ترنجبین

اطلاع

چونکہ آیندہ سے انعامی پہیلیان درج ہونگی اسواسطے یہ سلسلہ اس ہفتہ ختم کیا جاتا ہے۔

اشتہارات

۲۳-۷-۰۲ فخر گیتی ۲۳-۱۰-۰۲

ایک ماہواری گلدستہ مئی ۱۹۰۲ء جاری ہوا اسمین غزلین ہوتی ہین اور نثر کے نفیس مضامین چار صفحون پر ایک نامی ناول بھی چھپائی سب اعلی درجہ کی قیمت سالانہ پیشگی عہ نمونہ ۱/

المشتہر۔ محمد غنی الاسلام منیجر فخر گیتی مینی تال۔

گونو ایلڈ مس

سوزش اور ورم وغیرہ کا تیر بہدف علاج

تمام بیماریان جو شباب مین بے تیزی سے پیدا ہوتی ہین انکے واسطے یہ دوا جادو کا کام کرتی ہے کم عمر بالغین قابل اعتبار۔ سوزش ورم اور دیگر شکایات جو آلات بول سے متعلق ہین۔ سب مین یہ دوا تیر بہدف ہے ہر طرح کی ذکی الحس سوجن جاتی رہتی ہے فورا مندمل ہو جاتا ہے۔ غرضکہ بیماری ترقی نہین کرنے پاتی۔ مختصر یہ کہ مواد کا نکلنا موقوف ہوتا ہے جلن بالکل جاتی رہتی ہے۔ اشتہار مین تفصیل کی گنجائش نہین۔

قیمت عہ فی بوتل۔

ٹکس اور محصول کا خرچہ اسکے علاوہ۔

المشتہر

آرسی گپتا اینڈ سنس

ہندوستان اور نوآبادیون کے ایجنٹ خوردہ اور تھوک فروش دواساز ان نسخہ جات تیار کرنیوالے کیمسٹ۔

کارخانہ گودام و دوکان واقع نمبر ۲۷-۲۸۱ گرے اسٹریٹ و نمبر ۱۸ کلایو اسٹریٹ کلکتہ

لوٹ۔ دوائین (جنکے حقوق محفوظ ہین) براہ راست دواسازون سے منگائی جاتی ہین ہر طرح کے کیمیاوی طبی اور فوٹوگرافک نسخہ وغیرہ تیار کرکے دیے جاتے ہین ضروری روغنیات وادویہ جو صنعتون اور دستکاریون مین درکار ہوتے ہین۔ گودام مین مہیا رہتے ہین ڈاکٹری آلات اور متفرق ادویات فروخت ہوتے ہین۔

نسخہ جات احتیاط اور صحت کے ساتھ تیار کیے جاتے ہین۔ تار بھیجنے کا پتہ یہ ہے۔ "درگسٹ کلکتہ"

۱۶-۷-۰۲ بالکل نئی اور قابل قدر ایجاد ۱۶-۱۰-۰۲

Sadiq's Perfumery Tablets.

عطر کی ٹکیان

یہ نئی ایجاد خوشنما عطر کی ٹکیان جو خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہین اپنی عمدگی صفائی۔ عطریت۔ سہولت۔ استعمال اور قیمت کی کمی کی وجہ سے معمولی عطرون سے کہین زیادہ ہر دلعزیز ثابت ہو چکی ہین عطر کی شیشی کا ہر وقت پاس رکھنا صرف دشوار ہی نہین بلکہ مضر بھی ہے یہ ٹکیان خاص اسی غرض کے پورا کرنیکے لیے تیار کیگئی ہین جو ایک خوشنما کیس کی صورت مین ہونیکی وجہ سے ہر وقت پاس رکھی جاسکتی ہین اور باوجود ہر وقت استعمال مین رہنے کے مہینون کام دیتی ہین ہر وقت پاس رکھنے یا بار بار سونگھنے سے دماغ معطر رہتا ہے۔ دل کو فرحت ہوتی ہے کپڑون پر رگڑ دینے سے معطر ہو جاتے ہین اور کسی قسم کا دھبا کپڑے پر نہین پڑتا سوتے وقت تکیہ کو سرہانے رکھنے سے رات بھر دماغ مین خوشبو پہونچتی رہتی ہے ٹکیون یا بچھونے پر رگڑ دینے سے بچھونا بھی بس جاتا ہے جس چیز یا جس کپڑے کو معطر کرنا منظور ہو ٹکیا کو دو چار مرتبہ اسپر رگڑو معطر کرو تو معلوم ہوگا ابھی عطر لگایا ہے ہمارے پرفیومری ٹیبلٹس کی خوشبو ہمیشہ یکسان قائم رہتی ہے اور اسوقت تک کوئی کمی واقع نہین ہوتی جبتک کہ اسکا ایک ذرہ بھی باقی رہتا ہے۔ ہر ٹکیا وزن مین قریب سوا ڈرام کے ہوتی ہے اور جو ٹکیہ جس خوشبو کی ہوتی ہے اسپر اسکا نام کھدا رہتا ہے۔

کارخانہ مین مندرجہ ذیل اقسام کی خوشبو کی ٹکیان تیار کیجاتی ہین۔ عنبر۔ موتیا۔ حنا۔ مولسری۔ کیوڑہ۔ گلاب۔ چنبیلی۔ ارگجا۔ مجموعہ۔ سہاگ۔ حنا۔ لونڈر۔ گراس آئل وغیرہ وغیرہ۔

قیمت فی کبس جسمین ۳ ٹکیان ہوتی ہین ۶ فی کبس جسمین ۶ ٹکیان ہوتی ہین عہ فی کبس جسمین ایک درجن ٹکیان ہوتی ہین عہ محصول

نوٹ۔ خریدارون کی آسانی کے لیے اسارٹڈ یعنی مختلف قسم کے عطرون کی ٹکیون کے کبس بھی تیار کیے جاتے ہین فرمائش کنندہ خواہ ایک ہی قسم کی ٹکیون کا کبس طلب کرے یا اسارٹڈ ہمارے پرفیومری ٹیبلٹس مین کسی قسم کی چربی کی آمیزش نہین ہے ہر مذہب کا آدمی بلاتکلف انکا استعمال کرسکتا ہے۔

اطلاع۔ شائقین نقلی ٹکیون کو جنکی پشت پر ہمارے کارخانہ کا نام اور مونوگرام نہو ہرگز نہ خریدین ورنہ کارخانہ انکی شکایت کا ذمہ دار نہوگا۔ بروقت فرمائش اخبار کا حوالہ ضرور دین خصوصاً ذمہ خریدار۔

المشتہر

ایچ ایم صادق حسین اینڈ سنس ڈرگسٹس متعلیو رہ

فیض آباد (اودھ)

پانچ ہزار روپیہ انعام

ممیرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون۔ میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہو۔

ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پروال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہو اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہو بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہو قیمت اسلیے کم رکھی ہو کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اُٹھائین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہو مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرانی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔

نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ ہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر صاحب۔ سلام نیاز۔ ممیرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہو مینے آنکھون کی بیماری کے لیے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی ایک مریض پر تو اسنے جادو کا اثر کیا اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک عرصہ دس سال سے بے نور ہوئی تھین۔ صرف کسی قدر طاقت بینائی اندر کے پردے مین موجود تھی پردہ کا سہنا اور انٹرنس کوٹ مین سخت نقصان تھا۔ اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا۔ مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید ممیرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین راقم۔ ڈاکٹر شیخ الہ بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری۔ ضلع ساگر۔

(۲) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب تسلیم مینے آپ کے ممیرہ کے سرمہ کو تقریباً ۳۰۔ مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیابند۔ دھند۔ پھولا۔ ناخنہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے۔ ان مریضون پر آپ کا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سُنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا۔

تازہ سندات

میری راے مین آپ کا سرمہ سنگل ٹریڈ کو مین کے ہو بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کہ ہر امیر و غریب آپ کے سرمہ سے مستفید ہوکر آپ کو دعاے خیر سے یاد رکھے براہ مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید بھی بذریعہ وی۔ پی بوسیٹ جلد بھیجدین راقم چودھری امیر خان سیڈیکل انچارج شفاخانہ ترنسہ ضلع ڈیرہ غازیخان

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب آداب تسلیم۔ مزاج شریف۔ آپ کے یہان سے بذریعہ ویلو پی ایبل سرمہ منگاکر استعمال کیا نہ درجہ کا مفید ثابت ہوا بلکہ صحت کلی ہوگئی آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم۔ دھند و خارش چشم و پروال کے کنجلکٹوائٹس ٹریکیٹم۔ سٹرو ع کیٹرکٹ۔ (ابتدائی موتیابند۔) مین بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیجیے۔

راقم

ڈاکٹر ریاض الدین مقام نگرانگ ضلع بیمنا۔ سرحد ملک چین۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کیلیے ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۰۸ع مین جمع کیا گیا

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

ہونہار برخوردار

ہنس لیجئے

ایک لڑکا (ہم مکتب سے) بیضہ مذکر ہے یا مونث

ہم مکتب - ارے اسکا جواب کوئی بھی نہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک شخص گدھا لئے جاتا تھا کسی بات پر بگڑ کر زدوکوب شروع کی -

ایک بنیا - (یہ واقعہ دیکھکر) ارے کاجی یہ کیا ہتیا کرتا ہو

دوسرا بنیا - ارے موتی باپ کا آہے باپ -

کوئی راہرو - اے کمبخت یہ بے زبان بھی جان رکھتا ہے

گدھے والا (نہ سمجھ کے کام مین) یہ اتنے گدھے رشتے مین تمھارے کون کون ہین - ذرا بتانا -

---

ایک دلال - (کسی صاحب بہادر سے) حضور یہ گھوڑا آپ لے لیجئے مشکل ہے صرف دو دانت - اور ایسا تیز کیا کہون -

صاحب بہادر - کیسا تیز -

دلال - حضور اسکی کیا تعریف کرون - بس صاحب کی کھانے جو کلکتہ مین لندن مین تھن

صاحب بہادر - ول ہم ایسا گھوڑا نہین مانگتا - ہم ابھی ولایت سے آیا ہے - گھوڑا پھر ولایت لیجانا مانگے گا -

---

ایک پاسپنی - آج طبیعت بگڑ رہی ہے سر چکر کھا رہا ہے

دوسرا پاسپنی - کیون خیر تو ہے -

پہلا پاسپنی - نانبائی نے گھوڑے کا گوشت کھلا دیا -

دوسرا پاسپنی - ہان مجھسے بھی ایک دن یہی کیا تھا اور یہی پیش آیا - سر گھومتا تھا - شاید سرکس کا گھوڑا تھا -

---

ایک دیہاتی باپ اپنے فرزند ارجمند کو یہ رقعہ لکھکر ڈاک مین چھوڑ دیتا ہے -

پیارے جعفر

مین نے سنا ہی شہر کی آب وہوا نے تیرا اثر کیا اور تمنے اپنا پہلا چلن جیسا یہان تھا چھوڑ کر اوباشی اختیار کی افسوس یہ ڈاک میری قمچیون کو تمھاری پیٹھ تک پہونچا نہین سکتی - اچھا مین کیا کر سکتا ہون - تمھاری ماں تمھارے سدھرنے کی ذرہ بھر کوشش نہین کرتی اور الٹا ایک بیس روپیہ کا نوٹ مجھسے چھپا کر اسی ملفوف خط مین

کابل مین تعلیم

ذرہ کا بھی چمکے گا ستارہ قائم جو زمین و آسمان ہے

بند کئے دیتی ہے - زیادہ دعا -

تمھارا ریفارمر باپ - اے - بی - سی -

بیوی - (تنگ کر) حکیم صاحب نے آب وہوا بدلنے کی تاکید فرمائی ہے -

ظریف شوہر (مسکرا کر) اچھا تو ایک گھڑا اور پنکھا اور لئے آتا ہون

ایک جاہل کسی عاقل کے ساتھ شریک دعوت ہوا - اسنے تاکید کی کہ حسب تہذیب کے ساتھ مین اپنے منھ سے کوئی کلمہ نکالون تم بھی ویسی ہی تہذیب سے بات چیت کرنا - جاہل نے کہا - مجھے منظور - لیکن جب کھانا میز پر چنا گیا اور عاقل نے میزبان سے ازراہ تکلف کہا کہ صاحب اب زیادہ تردد نہ کیجئے سب کچھ موجود ہے - فقط آپ کی اجازت کی کسر ہے - تو جاہل بھی برابر سے بولا - جناب صاحب اب زیادہ تردد نہ کیجئے - کھانا دانا سب آگیا فقط آپ کی اجابت کی کسر ہے -

پنجاب خان -

غزل بے بدل

حضرت تنا اودھ پنچ تسلیم - ہفتہ گزشتہ مین جو زٹل کے اشعار آبدار ارسال ہوئے تھے وہ یقینا درج اخبار ہو گئے ہونگے - بغیر دیکھے بھالے ایک شکریہ ایک تازہ بتازہ نو بہ نو نیا نئے رنگ کی غزل اور بھیجتا ہون - اسکو بھی حسب معمول نمین جگہ دیجئے گا

نقاب اسنے جو اپنے عارض روشن پہ ڈالی ہے
بہت ہی خوشنما ہے گویا روضہ[1] کی یہ جالی ہے

دہی ٹوٹی پیالی مین شراب پرتگالی ہے
[illegible] نے ایک پھوٹے جھوپڑے مین آکے ڈالی ہے

ہوے ہین خلق کیا کیا لوگ نیرنگی دنیا سے
کوئی ہے پیر نیچر اور کوئی خواجہ خیالی ہے

کہا ہے نیچرل شاعر نے یہ مصرع بھی کیا اچھا
الف ہے غیر منقوط اور ے کا پیٹ خالی ہے

بچھڑ کس جاتا ہے ناسخ بھی وہ چلتی رند کہتے ہین
ذرا وضع مبارک دیکھئے خاصا ڈفالی ہے

سبیہ مستی ہے رندون کی لگا ہے ارنگ محفل بھی
کہین فرشی پڑا ہے اور کسی جا پر نکالی ہے

[1] روضہ تاج محل آگرہ -

جو کچھ ۔ اسکے مانند مرد لاابالی تھی
یہ مطلب لاابالی کا ہے گویا بے ابالی ہے
خطا وار ہم تو ہین لیکن عدو مرد کفِ بالا مجرم ہے
مثل ہے دونون ہاتھون سے ہمیشہ بجتی تالی ہے
ارے موذی ارے بدذات نیچ نابکار خدا ہے
ہمارے مزرعہ مین مادہ کا زاہنی حیرانی ہے
للاہن کہتی ہے لا الٰہ کچھ بھی تو نہین گت کا
یہ تیری یاد نے تو بھی نے خرابی ۔ ریت ڈالی ہے
نہ چھپا ہی نہ جھکی اور کس کس چیز کو رو دون
کٹورا ہے رکابی ہے نہ لوٹا ہے نہ تھالی ہے
روا رکھتا نہین کیون اسکا ہے سامنے آنا
ارے واعظ بتا دے دخت رز کیا تیری سالی ہے
غزل کہتے ہین سب لیکن زٹل لکھنا تو آسان ہے
مگر ہیں دم بھی مین نے کچھ کچھ اِنکل اسکی پالی ہے فقط
راقم ۔ تنیا دہوی ۔

انگلستان کی سواری کا ہاتھی

گندم کی جنس

لیجئے صاحب ۔ ساری زلیخا پڑھ گئے اور یہ نہ سمجھے زلیخا زن ہو یا مرد ۔ ماما حوا کے شور سے باوا آدم گیہون سے نمک حلالی کرین ۔ کپڑے چھین جہان کے کھنگالے موچھل کی طرح نکال باہر کیے جائین ۔ خواجہ حافظ

پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت

کا ڈھنڈورا دین ۔ حضرت انسان آئے دن انھین کے واسطے سر سے زمین کھودین ۔ دنیا مین ہزار طرح سے پاپڑ بیلین ۔ صبح سے شام تک لوہے کے چنے چبائین ۔ انشاء اللہ خان

گیہون چنون نے انڈے دیے منمنا ہنا

کا ترانہ گائین مگر پورب پچھم مین ذات شریف حضرت گندم عرف مولوی گیہون کی جنس کا تصفیہ نہو اور بعض انسان دنیا مین ایسے بھی نکلین جو خود گیہون کو اجناس مین تو شمار کرتے ہون مگر تصفیہ نہ کرسکین کہ جنس مذکر سے ہی یا جنس مونث سے ۔ چنانچہ پیسہ اخبار لاہور مین کہین لکھا تھا کہ گندم ۱۰ ۔ ۱۸ ۔ ۱۔ سیر تھی وہ ۱۴ ۔ ۱۵ سیر ہو گئی ۔ ایسے ایسے ہی ایک پوربیٹ نے اڑ کا کہ ہمارے پورب مین تو گندم اور گیہون مذکر پیدا ہوتے ہین ۔ کیا خوب ہو کہ پنجاب کی " بی گندم اور پورب کے میان گیہون کا جوڑ بھڑا دیا جائے ۔ "

اب آؤ تو جاؤ کہان ۔ لاہور پنچ کے قائل لاہوری (نمک لاہوری نہین) بہت ہی ترش ۔ اور بہت کچھ نمک مرچ لگا کے معترض ہین کہ یہ اچھے مذاق کا بیانہ نہین ہے ۔

چونکہ آجکل بعض اہل پنجاب کو اردو پر مال لاوارث سمجھ کے دعوی ملکیت پیدا ہو چلا ہی اسواسطے اگر گیہون نے تبدیل جنس کی تو تعجب کیا ۔ کیا عجب اس الٹ پھیر سے گیہون مونث اور دال مذکر بن کے مزے دار کھچڑی زبان کی ہانڈی مین کھدر بدر پکے ۔ کیا وجہ کہ انقلاب کے معنی بھی یہی ہین ۔ مسئلہ زراعت بھی یہی ہے ۔ زمین کی نیچے کی تہ اور اوپر کی سطح قلبہ رانی سے بخوبی الٹ پلٹ دیجاتی ہی تو غلہ اچھا پیدا ہوتا ہے ۔ دوسرے یہ کہ باوا آدم نے ماما حوا کے ذریعہ سے گیہون نوش فرمایا تھا پس لامحالہ انھین کی جنس کا ہونا چاہیے زیادہ کتابی سند درکار ہو تو آزاد والی سبحۃ المرجان مین مٹول لیجئے اور باقی آب و ہوا اور سرزمین کا اثر تو بحث مین لانے کے لائق نہین اگر پنجاب مین حقیر گیہون مونث ہو گیا (بقول شخصے چہ خفتہ چہ بیدار) تو پورب مین تو عظیم الجثہ ہاتھی تک مونث ہو جاتا ہے ۔ خیر ۔

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

پنجاب کی زبان مین عموماً نے علامت فاعل اکثر موقع بے موقع زبانون پر کردتی پھرتی ہے ۔ کیا عجب اس نوکر

چیمبرلین کی کھانسی کی دوا

ہر طرح کی کھانسی خراش گلو اور سوزش حنجرہ کی تمام پیچیدہ شکایتون مین نہایت بہدف دوا ہی خوش ذائقہ ہی اس سے صحت یقینی ہوتی ہی یہان کی آب و ہوا مین یہ خطرہ کی بات ہی کہ اگر سخت زکام مین غفلت کیجائے تو بہت جلد تپ اور نمونیہ ہو جاتا ہی یہ عارضے ایسے ہین کہ بہت سے اموات انکے ذریعہ سے واقع ہوتے ہین جب زکام پیدا ہو چیمبرلین کی کھانسی کی دوا فوراً استعمال کیجائے ۔ عارضے کی ترقی روکدیگا ۔ چیمبرلین کی کھانسی کی دوا مین کوئی مضر جز شامل نہین بچون سے لیکر جوانون تک کو نہایت آسانی اور اطمینان کے ساتھ دیجاسکتی ہی ہر حال مین تیر بہدف اور تاثیر ہی پس ایک بوتل آج ہی خرید کرو قیمت عمدہ دکانون سب دوا فروش بیچتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب کی دکان مین جو مقام نظر آباد ہے چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہے ۔

کی نسبت بیسہ اخبار نے ازراہ انکسار وایجاد یہ ترکیب نکالی ہو جسیپر تفصیل پیچو انفا ڈن خاؤن کہنے پر آمادگی ٹوکا اور مزا زمہ نے جواب مین کہا تھا بہت خوب ۔

ہمین یہ ہے آجکل سلامتی سے زبان اردو کے

نو پیدا ترکیبون وبسیار | یورپ پچھم سے اُبکتے چلے آتے

ہین اور حاجتمند اردو بھی اپنے مالک کے تجسس مین

ہرچہ پیدا میشود از دور بنیادم توئی

زبان منال پر رکھتی ہے ۔

تصویردار پہیلیان

وعدے کے مطابق اس ہفتے سے ہم پہیلیان تصویردار درج کرنا شروع کرتے ہین ۔ صحیح جوابات حل بھیجنے والے حضرات کے نام اخبار مین شائع کیے جائینگے اور سنہ ۱۹۰۲ء کے آخر تک جو صاحب سب سے زیادہ پہیلیان حل کرینگے انکو انعام موعودہ دیا جائیگا لبشرطیکہ خریدار پنچ کے ہون اور باقی دار نہون ۔

پہیلی نمبر (۱)

شعر فارسی

			تبار		
چہار	۹				

پہیلی نمبر (۲)

شعر اردو

جو		تو ۔ پاس بھی ہے	سپہر	بھی بھی بھی ہر

انکا تحریری حل ۲۰ اگست سنہ ۱۹۰۲ء تک دفتر اودھ پنچ مین پہونچ جاے ۔

لوکل

گونو لائڈس

سوزش اور ورم وغیرہ کا تیر بہدف علاج

تمام بیماریان جو شباب مین بے تیزی سے پیدا ہوتی ہین انکے واسطے یہ دوا جادو کا کام کرتی ہے کم خرچ بالانشین قابل اعتبار ۔ سوزش ۔ ورم اور دیگر شکایات جو آلات بول سے متعلق ہین سب مین یہ دوا تیر بہدف ہے ہر طرح کی ذکی الحسی جاتی رہتی ہے ۔ ورم مندمل ہو جاتا ہے غرضکہ بیماری ترقی نہین کرنے پاتی مختصر یہ کہ مواد کا نکلنا موقوف ہوتا ہے ۔ جلن بالکل جاتی رہتی ہے ۔ اشتہار مین تفصیل کی گنجایش نہین ۔

قیمت فی بوتل ۔

ٹکٹ اور محصول کا خرچہ اسکے علاوہ ۔

المشتہر

آر ۔ سی گپتو اینڈ سنس

ہندوستان اور نوآبادیون کے ایجنٹ خوردہ اور تھوک فروش دواساز ان نسخہ جات تیار کرنے والے کیمسٹ ۔

کارخانہ گودام و دوکان واقع نمبر ۲۰۰ ۔ ۲۰۱ گرے اسٹریٹ و نمبر ۱ ۔ کلایو اسٹریٹ کلکتہ ۔

نوٹ ۔ دوائین (جنکے حقوق محفوظ ہین) براہ راست دواسازون سے منگائی جاتی ہین ہر طرح کے کیمیاوی طب اور فوٹو گرافک نسخہ وغیرہ تیار کرکے دیے جاتے ہین ۔ ضروری روغنیات وادویہ جو صنعتون اور دستکاریون مین درکار ہوتی ہین ۔ گودام مین مہیا رہتی ہین ۔ ڈاکٹری آلات اور متفرق ادویات فروخت ہوتے ہین ۔

نسخہ جات احتیاط اور صحت کے ساتھ تیار کیے جاتے ہین تار بھیجنے کا پتہ یہ ہے ۔

"دراگسٹ کلکتہ"

پانچ ہزار روپے انعام

ممیرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپے انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون - میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہی -

ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پروال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - پانی بہنا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہی اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہی قیمت اسلیے کم رکھی ہی کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ - سنا کس ممیرانی ماشہ مبلغ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین -

نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر صاحب - سلام نیاز - ممیرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہی یہ آنکھون کی بیماری کے لیے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی ایک مریض پر تو سنے جادو کا اثر کیا اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک عرصہ دس سال سے بے نور تھین صرف کسی قدر طاقت بینائی اندر کے پردے مین موجود تھی پر کا بہنا اور اندرونی گوشت مین سخت نقصان تھا - اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا - مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید ممیرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین - راقم - الہ بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری - ضلع ساگر -

(۲) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب تسلیم - مین نے آپ کے ممیرے کے سرمہ کو اکثر بیمار مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیا بند - دھند - پھولا - ناخنہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے - ان مریضون پر آپ کا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا -

تازہ سندات

میری راے مین آپ کا سرمہ بمثل تریاق کے ہی بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبر دار کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کہ ہر امیر و غریب آپ کے سرمہ سے مستفید ہو کر آپ کو دعاے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید بھیجدین - وی - پی پوسٹ بھیجدیں - راقم چودھری میرخان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان -

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب اہلووالیہ تسلیم مزاج شریف - آپ کے یہان سے بذریعہ ویلو پی ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا اعلی درجہ کا مفید ثابت ہوا - ملاحظہ کی ہوگئی آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی - سرخی چشم - دھند و خارش چشم و پڑوال - کے مجکو تسلی ہوگئی ہی تجربہ شروع کیا ڈرکٹ - ابتدائی موتیا بند - مین بھی مفید ہے - بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا - واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیجئے -

راقم

ڈاکٹر ریاض الدین مقام نگرانگ ضلع بجینار - سرحد ملک چین -

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کیلیے ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء مین جمع کیا گیا ہے

پانچ ہزار روپے انعام

پانچ ہزار روپے انعام

پردۂ نسوان

تعلیم یافتہ بھی کہتے ہین صاف صاف
تعلیم دے کے عورتون کو کردو عرش غلاف
دھو جائے زنگ شرم شرافت کا جسم سے
ہو جائے کم شرع انھین یک قلم معاف
پردے سے نکلین کوچہ کوچہ پھرا کرین
مصطرب گشت کرتی ہین نشاء نوربات
ہیرین کے ایسے عقد نظر آئین ہر جگہ
ہندوستان کو کہنے لگین برگ کوہ قاف
ہر لحظہ سب انھین کی زیارت کیا کرین
ہر وقت صرف انھین کا کرین شوق سے طواف
ہر سال سال جشن ہو ہر ماہ ماہ عید
ہر روز روز عرس ہو ہر شب شب زفاف
تعلیم زن کا اصل مین مقصود ہے یہی
پردہ نشین رہین نہ خواتین باعفاف
دیکھو بچشم غور ذرا زنٹلمین تم تو تو تو
تعلیم پا کے ہو گئین پردہ کے وہ خلاف

ابن احمد اسمٰعیلی
تسنیم۔ دینشری ۱

مراسلات دکن

(نمبر ۱)

انجمن پردہ شکن

مائی ڈیر مسٹر اودھ پنچ سلام مارننگ۔

مین مدتون سے آپ کی خدمت مین حاضر نہین ہوا۔ اس سے آپ کچھ متردد ہونگے۔ مگر مین اس پردہ غیر حاضری مین کسی نئے مضمون کی تلاش مین تھا۔ بارے نقاب خیال سے ایک شاہد دل فریب سونما ہوا ہے۔ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

آپ کو معلوم ہو کہ دکن مین نقول اورنگ زیب عالمگیر آدم صورت بہت ہین اور آدمی کمیاب۔ یہی وجہ ہے کہ جتنی باتین اہلی انسان سوسائٹیون مین ضروری سمجھی جاتی ہین یہان مفقود ہین۔ یہ قاعدہ صرف مردون ہی تک محدود نہین ہے بلکہ اگر یہان کی عورتون پر بھی نظر تحقیق ڈالی جائے تو وہ بھی اسی رنگ مین ڈوبی نظر آئینگی۔ عورتون مین یہ خیال ایک خاص خصوصیت کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ وہ جہان آدمی کو آدمی نہین سمجھتین انھین صفت مردانگی سے بھی متصف نہین جانتین۔ جانورون کا سا برتاؤ کرتی ہین۔ وہ سمجھتی ہین کہ مرد مین چاہے شریف ہو چاہے رذیل۔ چاہے بڈھا ہو۔ چاہے جوان چاہے ادھیڑ کوئی بات ایسی نہین جس سے انکی نسوانی نزاکت و لطافت کو کسی قسم کا صدمہ پہونچ سکے۔ اسی واسطے جب کبھی کوئی موقع پر جوش اظہار خیالات اور نمائش شوق و ذوق کا پیش آتا ہے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ سوسائٹی کا دن بادل طلسم جذبات دلی کے طوفان در جلوہ کون سے صاف اکھڑا پڑا ہوا ہے۔ استرابری مین مشکل سے تمیز ہو سکتی ہے۔ محرم کے سینما ہر شخص کے پیش نظر ہین اور مام پر کیا منحصر ہے اور کسی جگہ پر کیا موقوف جس تقریب مین جدھر جا نکلو یہی عالم نظر آتا ہے۔

یہی سبب تھا کہ بعض روشنخیال مہذب تعلیم یافتون کو جو یہان زمانۂ دراز سے اپنے اپنے عہدون پر سرفراز تھے اور وسائل آمدنی کی فراوانی سے ہر قسم کا شوق رکھتے تھے اس دیرینہ آرزو کے پورا کرنے کا موقع ملا کہ انکی بوڑھی روحین بھی فرسودہ تر و لیدہ از کار رفتہ بیویان خانساماؤن اور خدمتگارون سے ملین اور موقع ہو تو اپنی نوجوان بہو بیٹیون کو دکن کے نوجوان امیرون اور امیر زادون سے ملائین اور اس بے پردگی کے پردے مین اس تہذیب و شائستگی کی پوری داد دین جس پر یورپ ممالک ایشیا مین مدتون سے فخر کر رہا ہے جب اس شوق کے لے بڑھی تو اخبارون کے ذریعے سے بھی اسکی تحریک کرائی جانے لگی یعلم شفیق ایک رسالہ جو خاص علوم و فنون سے متعلق تھا اسکا اصلی مضمون اسی شوق سے کے Ammunition ہے

السپلوژن سے اڑ گیا جس سے اسکے اڈیٹر صدر رنجیدہ داغ اور صندوق نقد دونون کو سخت صدمہ پہونچا۔ بے حیائی کے مضامین اسمین حیا اور عصمت کے پردے مین بڑے جوش و خروش کے ساتھ چھپنے لگے یہان تک کہ اڈیٹر نے ایک خاص محافظ عصمت قفل کا منصوبہ سوچا اور چاہا کہ کچھ دنون خاص Workshop (ورکشاپ) مین بعض خاص experiments (اکسپیرمنٹس) سے اسکو adultery proof (ادلٹری پروف) ثابت کر کے Patent (پیٹنٹ) کرائے۔ غالباً اس قسم کے اکسپیریمنٹ خطرناک تھے اسلیے کہ Patent office (پیٹنٹ آفس) مین اس قسم کا کوئی قفل ابھی تک فہرست پر نظر نہین آیا۔ ناکامیابی بری چیز ہے وہ اسی ناکامیابی کی شامت تھی کہ گورنمنٹ کی طرف سے اڈیٹر کے منہ پر چپ نہین بلکہ "چپ رہ" کا ڈبل قفل لگا دیا۔

اثنائے اکسپیرمنٹ مین بعض تہذیب ... آئینہ لکھنو بھی پہونچے اور سنتے ہین کہ پردۂ عصمت ... چاہتے تھے کہ غم سے جلا کر بالکل خاک سیاہ کر ڈالین۔ مگر بعض زبردست ہاتھون نے جلدی سے انھین آب تقریر سے بجھایا اور اس آتش فساد کو فوراً فرو کیا۔

رسائل اور اخبارون کے علاوہ اس مقصد پردہ دری و پردہ شکنی کی تائید کے لیے حیدر آباد مین ایک انجمن بھی قائم ہوئی تھی۔ اسکی کارروائی کچھ بالاعلان اور کچھ درپردہ ہوتی تھی۔ نئی تعلیمیافتہ کچھ ظاہر اور کچھ درپردہ ہمدردی رکھتی تھی تقریرین ہوتی تھین۔ تحریرین پڑھی جاتی تھین دبی زبان سے کبھی کبھی حامیان پردہ کو Challenge (چیلنج) بھی دیے جاتے تھے مگر اس انجمن نے کچھ زیادہ اہمیت حاصل نہین کی۔ چونکہ اکثر اراکین اسکے مفلوک المزاج اور علمی و مالی دونون حیثیتون سے قلیل البضاعت تھے لہذا انجمن بہت جلد سوڈا واٹر کا جوش ہو کر رہ گئی۔

پرانے اسکول کے لوگ اس روشنخیال گروہ کی بے رونقی اور اسکی کوششون کی بے اثری سے خوش تھے مگر جب سے غوثیہ بیگم کا مقدمہ رونکا رہوا ہے اس گروہ کی باسی کڑھی مین پھر ابال آیا ہے وہ اپنے مرے اور بجھے رسالون اور اخبارون کے پھر زندہ ہونے کے خیال خام مین مصروف ہو۔ وہ سمجھتا ہو کہ غوثیہ بیگم کی ٹھوکر اسکی مردہ کوششون کے حق مین کا مسیحائی کریگی اسکے خیال مین غوثیہ بیگم کا مقدمہ خود اس بات کی ایک قطعی دلیل ہے کہ عورتین پردے مین کسی طرح باعفت و عصمت رہ نہین سکتین۔ وہ نواب فانوس الدولہ اور مہاراج اسلام پرشاد دونون سے اپنے خیالات صواب اندیش کی داد چاہتا ہو اور دونون سے تائید کی توقع رکھتا ہے۔ انجمن پردہ شکن کو پھر رونق دینے کا خیال پیدا ہوا ہو اور کوشش یہ ہے کہ کسی طرح غوثیہ بیگم اس انجمن کی شمع انجمن ہون عنقریب کوئی ڈیپوٹیشن مہاراج اسلام پرشاد بہادر کی خدمت مین اس غرض سے جانے والا ہے کہ آپسے درخواست کیجائے کہ وہ غوثیہ بیگم کو انکی دلی خواہش کے مطابق چلنے پر ... سوسائٹی مین شریک ہونے اور ہر علمی اور قومی اور وطنی انجمن کو اپنی شرکت سراپا عفت سے رونق دینے کی پوری آزادی دین تاکہ انکے جلوہ انجمن افروز سے ہوا خواہان آزادی نسوان کی آنکھین روشن ہون اور خود انکا حسن صورت اور حسن خیال بھی نظر بازون

ریچھ اور شیر کے مابین ایران
دو ملا مین مرغی (حرام) حیران

نکلے لو دل دشمن سے یون ارمان ہین ساری
کہ پیچے مسیطرت ... کے ... تکلتے ہین
کسیکی عبدی ... کسی ... بڑھے ...
ہزارون جان دیتے ہین ... ہین ...
قدمہا مین آسنے ہین ... یون گیسوے پیچان
کہ جیسے ... مین بیل ... مینا در ستکتے ہین
اب آنت چاہیے والون کا بہ ناسنتی ایسا ہی
بڑھاپے مین جوانون کو بڑی حسرت ہے تکتے ہین
خوشا ... کرتے انکی ... جب ... عاجز
اُٹھا کر ... سب ہم انھین سے ڈرے چھکتے ہین
حسینون کو تمنائے محبت ہو تو ہوسنے دو
ہمنشو ... سادہ ... دیوانہ ... ملنے ہین

انعامی تصویردار پہیلیان

اودھ پنچ مین ہر ہفتہ نئی نئی تصویردار پہیلیان درج کیجاتی ہین اور ... بعد انکا ... حل ... اور حل کرنیوالونکے اسمائے گرامی (وضعی یا اصلی) مشتہر کیے جاتے ہین۔

انعام

جو صاحب ۳۱ ... ۱۹۰۳ء کے آخر تک سب سے زیادہ پہیلیان حل فرمائینگے اور ... مقررہ تک دفتر اودھ پنچ مین بھیجدینگے انکو ... روپیہ نقد یا اس قیمت کی کتابین ۸ جو صورت مالک انعام پسند فرمائینگے بطور تحفہ اودھ پنچ کی جانب سے نذر ہونگی اور نام نامی شائع بھی ہوگا

مگر شرط یہ ہی

کہ حل مرحمت فرمانے والے اودھ پنچ کے مستقل سالانہ خریدار اور خوش معاملہ ہون باقی دار نہون۔

تصویردار پہیلیان

وانکا حل ۲۰ ستمبر ۱۹۰۳ء تک دفتر ہذا مین پہونچ جاے

نمبر ۳۱ پوری مثل

شعر فارسی

نمبر ۳۴

اساون !! بھادون !!!

الضاف فرمایئے ساون بھادون ہمیشہ ہی ہوا کرتا ہی نئی ایسی بات ہی مگر مجھے پورے طور سے بات کر لینے دیجئے گا اسکے بعد آپ کو اختیار ہی اعتراض فرمایئے نکتہ چینی کیجئے۔ اس دفعہ ساون نے خود ہی بڑھکر بھادون کا خیر مقدم کیا اور دونون مین بڑی لطف سے ملاقات ہوئی ہر ... بہت میل جول بڑھ گیا۔ ساون بھادون کی گھر ... دعوت کی اور بھادون نے دھوم دھام سے تواضع کے لیے بیٹھے سلامی کیے اگرچہ اسکا اثر اسقدر رہا تک ... ٹوٹ گئے ... مکان اور شکستہ دیوارین جا بجا سجدہ کر جاتی ہین مگر حسن اتفاق کا شکر ہے کہ کوئی جان تلف نہین ہوئی۔ صرف اسیقدر ہوا کہ کئی روز سے میان آفتاب الدولہ کا دیدار نہین ہوتا۔ گھر سے باہر نکلنا دشوار ہے۔ کیا کرون کسطرح دل الجھتا ہی کوئی مشغلہ ہو تو دن گزرنے لگے۔ بیکاری کا مشغلہ اس سے بڑھکر کیا ہوگا کہ پنچ کی درباداری کرین۔

گو اسکا خیال ہی کہ میان پنچ فرمائینگے۔ جب موقع ہوتا ہی اسوقت مطلق یاد نہین ہوتی ہے۔ ایسے وقت پر ہمارا سر احسان ہے جواب مین ذرا توقف ہی کیونکہ دو ہی وقت ہوتے ہین جب لوگ اپنے دوستون کو یاد کرتے ہین۔ اول خوشی۔ دوم رنج و مصیبت۔ خوشی کا نام تو لیکر مجھے حسرت ہوتی ہی۔ برسون سے خوشی کا نام اپنے دل مین پاتے ہی نہین۔

ہے مصیبت و رنج انکا ذکر ہی فضول ہی ہر دم موجود۔ کوئی سال ... روزانہ اسی کا مرثیہ ہے پھر ہمین کسی کو کیا خاک شریک کرین اور کیا سمجھ کے
شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن
جب تک زندگی ہی ایام گزاری کرتے ہین اور اپنے کو

پابند تدبیر و تابع تقدیر بناتے ہین۔ یقین ہی کہ اتنا جواب معقول پسند ہوا ہوگا۔ اگر اسپر بھی کچھ اعتراض ہے تو ہمکو خود شکایت ہے۔ اسواسطے مناسب ہے کہ خاموش ہو جایئے۔ اسوقت اور کچھ ممکن بھی نہ تھا چند اشعار نذر ہین وہو ہذا

التجا ہے آج ساقی باغ پر آئے گھٹا
اک نئے انداز سے گلشن پہ چھا جائے گھٹا
بزم مین رندون کے آئے آج تو بنکر پری
اپنے مشتاقون کو اپنا رنگ دکھلائے گھٹا
جشن ہو ترتیب گلشن مین یہی ہے آرزو
بادہ نوشون کا بھی مطلب آج بر لائے گھٹا
فکر مین ہتے ہین میکش ایسے موسم مین ضرور
چاہیے دلبر کے دل کو آج گرمائے گھٹا
دلفریبی دیکھ لے تو بھی حسینونکی ذرا
لطف تو جب ہی مزا انکو بھی آجائے گھٹا
ناگنین کرتی ہین مو ... اپنی شوخی کا اگر
آکے میخانے مین انکو آج شرمائے گھٹا
شیشہ و ساغر کی حاجت میکشونکو ہی مگر
ہے۔ رندون کی طبیعت آج گرمائے گھٹا
آرزو ہے آج تو ساون منائین ساقیا
مہجبین پہلو مین رندونکے کوئی لائے گھٹا
مہر ساون کا زمانہ یارون نے لطف ہی
ایسی صورت مین نہ کیون نظر و سحر چھائے گھٹا

راقم م ش مہر

ملک معظم اڈورڈ ہفتم شہنشاہ انگلستان کی سوانح عمری

شخصی حکومت مین اپنے بادشاہ یا شہنشاہ کے حالات سے واقف رہنا ہر محکوم کے واسطے طرح طرح کے پولیٹکل سوشل افتخار۔ خیر خواہی خیر سگالی اور مفید معلومات سے بہرہ ور ہوتا ہی۔ خصوص جبکہ حاکم اور اسکی رعایا کا ایک حصہ دور دراز فاصلے پر رہتا ہو جس سے دربار شاہی وارا کین و اعیان و امرائے سلطنت کے دامن دولت کا سایہ بھی اس رعیت کو شاذ و نادر ہی سربلند اور سرفراز کرتا ہو اور محض انتظامی مصالح سے صرف ظل اللہ کے سایہ کی زیارت فخر اور اعزاز کا سرمایہ کافی سمجھا جاتا ہو پس ہمکو فاربس صاحب مدرس مشنری اسکول للت پور کا نہایت ممنون ہونا چاہیے جنھون نے محنت اور کافی تلاش سے ہمارے شہنشاہ محتشم البیہ کی سوانح عمری

پانچ ہزار روپیہ انعام

سرمہ میرہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

تازہ سندات

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب گورنمنٹ پنجاب

تازہ سندات

معزز انگریزون۔ میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیئے اکسیر ہی۔

ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھند جالا پروال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل سُرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہی اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہی قیمت اسلیئے کم رکھی ہی کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اُٹھائین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو روپیہ۔ میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرانی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔

نقلی وجعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ ہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

(۱) جناب پروفیسر صاحب۔ سلام نیاز۔ میرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہی مینے آنکھون کی بیماری کے لیے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی ایک مریض پر تو اسنے جادو کا اثر کیا اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک عرصہ دس سال سے بے نور ہوگئی تھین۔ صرف کسی قدر طاقت بینائی اندر کے پردے مین موجود تھی پردہ کا سہنا اور اعصاب کوٹ مین سخت نقصان تھا۔ اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا۔ مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید میرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین
راقم ڈاکٹر شیخ الٰہی بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری ضلع ساگر۔

(۲) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب تسلیم۔ مین نے آپ کے میرہ کے سرمہ کو تقریباً ۳۰۔ مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیابند۔ دھند۔ پھولا۔ ناخنہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے۔ ان مریضون پر آپ کا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف کیجاتی تھی ویساہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا۔

میری رائے مین آپ کا سرمہ شملہ ٹریہ کوہون کے جو بذریعہ ڈاک منگاتا ہون اور ہر گاؤن کے تیر دار کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کہ ہر امیر و غریب آپ کے سرمہ سے مستفید ہوکر آپ کو دعا سے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ میرے کا سرمہ سفید اعلی قسم۔ وی۔ پی بھیجدین
راقم چودھری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ ترنسہ ضلع ڈیرہ غازی خان بلوچستان

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب اداب و تسلیم۔ مزاج شریف۔ آپ کے یہان سے بذریعہ ویلیو پی ایبل سرمہ منگاکر استعمال کیا حد درجہ کا مفید ثابت ہوا املہ صحت کلی ہوگئی آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم۔ دھند و خارش چشم و پروال کے گوہانجنی و ٹرحیم۔ سٹرلیع کیٹرکٹ (ابتدائی موتیابند) مین بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیجئے۔
راقم
ڈاکٹر ریاض الدین مقام کمرانگ ضلع چینانہ سرحد ملک چین۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردیے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کیلئے مارچ سنہ ۱۹۱۰ء مین جمع کیا گیا ہے

پانچ ہزار روپیہ انعام

آتا ہو یہ جی مین کہ طمانچہ انھین مارون
جب کہتے ہین وہ تیری جگہ دل مین نہین ہے

بیتاب نکلتا ہو اٹھاتے ہوے تلوار
قاتل مین جو ہو بات وہ بزدل مین نہین ہے

پھرتے ہین گلی کوچون مین وہ ننگے ننگے
جو بات ہو انمین وہ اراذل مین نہین ہے

کتے کو بھی وہ ذوق نہ کہین منھ مین جو ہوتے
مستی مگر ایسے کسی کاہل مین نہین ہے

بہرے ہوے گونگے ترے گانے ہی کو سنکر
ایسا کہین بھونپو تو سپر رل مین نہین ہے

چیچک کے ادھر داغ ہین اور دانت ادھر ہین
کچھ فرق ترے گال مین اور سل مین نہین ہے

ہو قیس کے کتے کو بھی چڑا یا ہوا عشق
لیلے کوئی لیتا تری محمل مین نہین ہے

ہنستے بھی ہو خود سبکو ہنساتے بھی ہو کیا کیا
تمسا تو ہنسوڑا کوئی محفل مین نہین ہے

مولانا حالی کا ہوا سے لڑنا

کسی مرد خدا کا قول ہو کہ دنیا مین دو آدمیون کو ضرورت سے زیادہ عقل ہوتی ہو۔ ایک وہ جو کسی کو صلاح دے اور دوسرا وہ جو کسی کی دی ہوئی صلاح کو نہ مانے۔ چنانچہ چند روز کا قصہ ہوا۔ مولانا حالی کے ایک شاگرد نے صلاح دی تھی کہ ان اعتراضات کو بحث مین لاؤن جو مولانا مخدوم نے گلزار نسیم کے مختلف اشعار پر کئے ہین۔ لیکن مین نے یہ صلاح نہ مانی اور ان صاحب کو یہ جواب دیا کہ مولانا حالی کے دیگر اوصاف کچھ ہی کیون نہون لیکن جہان تک اردو شاعری کا تعلق ہو انکی حالت قابل افسوس ہی نہین بلکہ قابل رحم ہے۔ انھون نے اگر گلزار نسیم کو اپنے اشہب قلم کی ٹاپون سے پامال کرنا بھی چاہا تو کچھ زیادہ فکر کا مقام نہین۔ اس گلزار پر آب حیات شبنم ہو کر برسا ہو۔ ایسے حوادث سے اسکی سرسبزی مین فرق نہین آسکتا۔ لیکن ع

من در چہ خیالم و فلک در چہ خیال

کا مضمون پیش آیا۔ زمانہ کی نیرنگ سازی چند احباب کے اصرار کی شکل مین نمودار ہوئی اور میرا ارادہ بدل دیا۔ اور اس امر پر مجبور کیا کہ اس مضمون کے متعلق کچھ صفحے رنگے جائین۔ خیالات کی رنگینی نہ سہی کسی صورت پر رنگینی تو ہو۔ طبیعت نے بھی آمین کہا۔ پھر کیا تھا ع

مجموعہ خیال یہان فرد فرد تھا

ایک روز گلزار نسیم کی سیر مین محو تھا کہ ہوا سرد کے دو تین جھونکے آئے۔ موسم بہار نے ایسا مست کیا کہ نیند آگئی۔ مگر واہ رے مین۔ نیند کیا آئی نصیب جاگے۔ عالم خواب مین وہ سمان دیکھا کہ آنکھین کھل گئین کیا دیکھتا ہون۔ صبح کا سہانا وقت ہو اور میرا گزر ایک باغ مینو سواد مین ہے جو نئی دلھن کی طرح آراستہ ہو۔ اس باغ کے ایک گوشہ مین دو کرسیان لگی ہوئی ہین مگر خالی۔ ایک سناٹے کا عالم طاری ہو۔ فقط ایک بلبل ہزار داستان شاخ گل پر بیٹھا ہوا چہک رہا ہے۔ مین حیران تھا الٰہی یہ ماجرا کیا ہو۔ کہ اتنے مین اور ہی سمان نظر آیا۔ باغ کے مشرقی دروازہ سے ایک بزرگوار داخل ہوے۔ پستہ قامت۔ بدن چھریرا۔ آزادون کی وضع۔ سر پر عمامہ۔ قدیم وضع کی چکن زیب بر۔ ہاتھ مین کشمیری قلمدان۔ بغل مین ایک رسالہ جسپر جلی حروف مین گلزار نسیم لکھا ہوا۔ آئے اور ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔ انکا آنا تھا کہ بلبل ہزار داستان نہایت سریلی آواز مین یون نغمہ سرا تھا

چمن پہ ناز نہ ہو نکہت بہار نہین
قدم نسیم کے آئے بڑھا تو خار نہین

ایک لمحہ بعد باغ کا مغربی دروازہ کھلا اور ایک مرد داخل ہوے۔ مولویانہ وضع۔ داڑھی پر انگریزی خضاب سر پر ایرانی ٹوپی۔ انگریزی کوٹ پہنے ہوے جسکے ہر ایک بٹن پر علی گڑھ کالج کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ ہاتھ مین ایک پانی پت کا عصا۔ بغل مین ایک کتاب جسکے پہلے صفحہ پر دیوان حالی مع مقدمہ لکھا ہوا تھا۔ ان صاحب کا تشریف لانا تھا کہ بلبل ہزار داستان ایک دردناک لہجہ مین یون نغمہ زن ہوا۔

خزان کے دور کے مانند دور حالی ہو
سمجھ تو بلبل و گل سے یہ باغ خالی ہو

ان بزرگوار نے ایک نگاہ غضب بلبل زار پر ڈالی اور دوسری کرسی پر جا کر بیٹھ گئے۔ جو بزرگوار پیشتر تشریف لائے تھے وہ انکو دیکھکر مسکرائے اور علیک سلیک کے بعد یون دونون حضرات مین مکالمہ شروع ہوا۔

پہلے بزرگ۔ آپنے مجھے پہچانا۔

دوسرے بزرگ۔ آپ ہی پنڈت دیا شنکر مصنف گلزار نسیم ہین۔ لکھنؤ مین ایک مرتبہ آپ کی تصویر دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔

پہلے بزرگ۔ ہان ہون تو سہی۔ اسم مبارک۔

دوسرے بزرگ۔ مجھکو خواجہ الطاف حسین حالی پانی پتی کہتے ہین۔ مین حال کا شاعر ہون۔ مین نے رسم قدیم کے نسخ کرنے کا بیڑا اٹھایا ہو۔

نسیم۔ اخاہ حضرت حالی آپ ہی ہین۔ مین نے جنت مین سید احمد خان سے آپ کی تعریف سنی ہو۔ آپ سے ملنے کا اشتیاق تھا۔ سید احمد صاحب مجھسے کہتے تھے کہ آپنے مجھ ہیچمدان کی تصنیف گلزار نسیم پر بھی کچھ اعتراضات کیے ہین۔

حالی۔ ہان صاحب کئے تو ہین۔ اگر قدما کے کلام پر اعتراض نہ کرون تو انکا طرز منسوخ کیونکر ہو۔ میرا رنگ کیونکر جمے۔

نسیم۔ اچھا حضرت۔ مہربانی کرکے وہ اعتراضات مجھسے بھی بیان کیجئے۔ اگر واقعی اپنی غلطی مجھکو معلوم ہو جاے تو تسلیم کرنے مین کوئی عذر نہوگا۔

حالی۔ بسم اللہ سنئے۔ مثنوی لکھنے والے کا سب سے مقدم فرض یہ ہو کہ بیتون اور مصرعون کی ترتیب ایسی سنجیدہ ہو کہ ہر مصرع دوسرے مصرع سے اور ہر بیت دوسرے بیت سے چسپان ہوتی چلی جائے مگر آپنے اسکا مطلق لحاظ نہین رکھا۔ گلزار نسیم مین دو شعر اس صورت پر ہین

خوش ہوتے تھے طفل مہ جبین سے | ثابت یہ ہوا ستارہ بین سے
پیارا یہ وہ ہو کہ دیکھو اسی کو | پھر دیکھ نہ سکے گا کسی کو

جو مطلب کہ آپ ادا کرنا چاہتے ہین وہ یہ ہو کہ لوگ تو اس طفل مہ جبین کو دیکھکر خوش ہوتے تھے مگر منجمون نے بادشاہ سے یہ کہا کہ یہ لڑکا آپکو پیارا تو ہو مگر یہ ایسا پیارا ہو کہ اسکو دیکھا پھر کسی کو نہ دیکھ سکیگا (کیونکہ اسکو دیکھتے ہی بینائی جاتی رہیگی) ظاہر ہو کہ ان دونون بیتون مین جب تک کئی لفظ بڑھائے اور کئی لفظ بدلے نہ جائین تب تک یہ مطلب جو ہمنے اوپر بیان کیا ہو ان بیتون سے سیدھی طرح نہین نکل سکتا اور پہلا مصرع دوسرے مصرع سے اور دوسرا مصرع تیسرے مصرع سے چسپان نہین ہو سکتا (دیکھو مقدمہ دیوان حالی صفحہ ۱۹۵ سطر ۴ سے سطر ۶ تک)

نسیم۔ بس یہی اعتراض ہو۔ افسوس میری مثنوی کے عام پسند اور مقبول ہونے نے مجھپر یہ ستم ڈھایا ہو۔

اے روشنی طبع تو برمن بلا شدی

آجکل گلزار نسیم کے بیشمار نسخے شائع ہوتے ہین جنمین سیکڑون جگہ کاتب صاحب کی اصلاح ہوتی ہو۔ مین نے آتش کی اصلاحین نہ مانین مگر ان اصلاحون سے کچھ بس نہین چلتا۔ اور تو اور اکثر شعر ان نسخون مین غائب ہین اور جو چھپے بھی ہین وہ بھی غتربود۔ معلوم ہوتا ہو کہ آپ نے کوئی اسی قسم کا نسخہ خریدا ہے۔ اگر آپ گلزار نسیم کا صحیح نسخہ ملاحظہ کرتے تو ان اعتراضات کی تکلیف گوارا کرنی پڑتی۔ صحیح نسخہ مین یہ شعر اس صورت پر ہین۔

خوش ہوتی تھی خلق مہ جبین سے | ثابت یہ ہوا ستارہ بین سے
پیارا یہ وہ ہو کہ دیکھو اسی کو | پھر دیکھ نہ سکیگا کسی کو

انکار

ہندوستان۔ مین کیون دینے لگی تھی اسکا روپیہ

متقاضی۔ اچھا خوشی کی بات ہے۔ اور وقت سہی
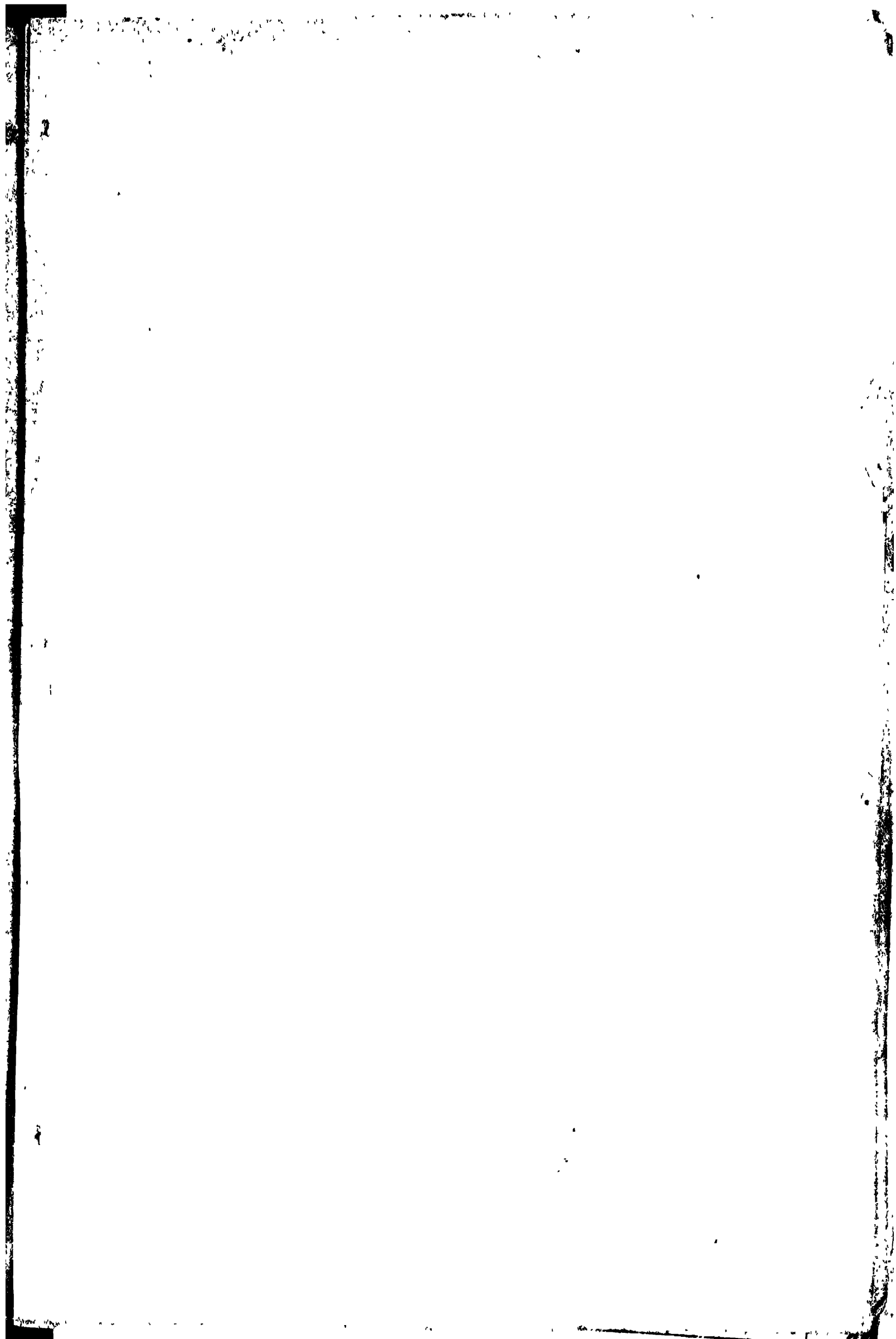
اب مطلب صاف ہو اور مصرعون مین کامل ربط ہو یعنی طفل میں سے خوشی ہوتی ہی سادہ میں سے یہ ثابت ہوا کہ یہ لڑکا پیارا تو ہو مگر اسکو دیکھکر پھر کسی کو نہ دیکھ سکیگے گا۔

حالی۔ بیشک بیشک۔ اگر اسی صورت پر یہ دو شعر ہین تو میرا اعتراض کوئی وقعت نہین رکھتا۔ لیکن یہ تو فرمایئے کہ یہ صحیح نسخہ جسکا آپ نے ذکر کیا ہو کہین دنیا کے پردہ پر ہو بھی کہ آپ ہی کے پاس جنت میں تا ہو اور اس نسخہ کی شناخت کیا ہے۔

نسیم۔ حضرت یہ نسخہ کمیاب ضرور ہو۔ لیکن لکھنؤ مین پرانے بزرگون کے پاس بہت ملے گا۔ اسکی شناخت یہ کہ نہ میر حسن رضوی کے مطبع حسینی واقع محلہ محمود نگر متصل اکبری دروازہ شہر لکھنؤ مین عہد نواب امجد علی شاہ سنہ ۱۲۶۰ھ مین چھپتا ہوا تھا۔ مین نے خود اسکا مقابلہ اور تصحیح کی زحمت اپنے ذمہ لی تھی علاوہ بریں اس نسخہ مین میری کہی ہوئی تاریخ چھپی ہو جو اور نسخون مین نہ پایئے گا۔ قطعہ تاریخ حسب ذیل ہو۔

ای خالق کردگار شکراً	شکراً شکراً ہزار شکراً
کین جملہ ز ابتدا خبر داد	شاخ قلم چنین ثمر داد
در عہد خلافت شہنشاہ	امجد علی شاہ خلد اللہ
سید حسن آنکہ طبع پاکش	چون مطبع او ست خوب دلکش
از سعی رضا شنید بستود	در مطبع خویش طبع فرمود
چون زیور زینت طبع پوشید	بہر تاریخ طبع کوشید

گلزار نسیم شد چہ مسموع
گل گفت کہ تازہ گشت مطبوع
۱۲۶۰ھ

مگر آپ نے قدما کے کلام کے نسخ کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا تو آپکا فرض تھا کہ آپ صحیح نسخے انکے کلام کے جمع کرتے۔ ورنہ ایسے چھاپے کی غلطیون کا خاکہ اڑانا دیانت و ایمان کے خلاف ہے۔

بلبل ہزار داستان۔ آپ کا قطع کلام تو ضرور ہوتا ہو لیکن اگر کوشش و محنت کے ساتھ گلزار نسیم کا صحیح نسخہ تلاش کیا جاتا تو پھر اعتراضات کے پیرایہ مین اپنے قلم کی روشنائی چمکانے کا موقع کہان سے ملتا۔

حالی۔ (بلبل ہزار داستان کی طرف مخاطب ہوکر) تو کیون دخل در معقولات دیتا ہو۔

بلبل ہزار داستان (ایک درد آواز مین)

نہ تڑپنے کی اجازت ہو نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤن یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

نسیم (حالی کی طرف اشارہ کرکے) حضرت آپ ادھر مخاطب ہو جیئے۔ جانور کی بات کا برا کیا ماننا۔

حالی۔ ہان صاحب۔ آمدم بر سر مطلب۔ واقعی مجھسے غلطی ہوئی۔ مین نے صحیح نسخہ گلزار نسیم کا تلاش نہین کیا مگر یہ فرمایئے کہ اس اعتراض کو آپ کیونکر رد کرتے ہین۔ آپ فرماتے ہین۔

نور آنکھ کا کہتے ہین پسر کو
چشمک تھی نصیب اس پدر کو

مطلب یہ ہو کہ بیٹا باپ کی آنکھ کا نور ہوتا ہو۔ مگر یہ بیٹا باپ کی آنکھون کے لیے ظلمت تھا پس جب تک دوسرے مصرع کے الفاظ نہ بدلے جائیں گے دونو مربوط نہین ہو سکتا (مقدمہ دیوان حالی صفحہ ۱۹۶)۔

نسیم۔ قبلہ مین اس اعتراض کی تہ کو بالکل نہین پہونچا مجھکو تو یہ شعر کسی مقام سے بے ربط نہین نظر آتا جو مضمون آپ نے نثر مین بیان کیا ہی نظم کے پیرایہ مین ظاہر کیا گیا ہو۔ اگر کوئی شخص ان مصرعون کو بے ربط کہے تو اسکا دماغ کافی طور سے وسیع نہین۔

حالی۔ اچھا مین نے اعتراض تو کر دیا مگر اب مین خود دیکھتا ہون کہ یہ اعتراض کچھ ٹھیک نہین۔ اچھا اس اعتراض کو بھی جانے دیجئے۔ مگر ایک شعر اور آپکا قابل اعتراض ہو آپ فرماتے ہین

آتا تھا شکار گاہ سے شاہ　　نظارہ کیا پدر نے ناگاہ

یہ دونون مصرع بھی مربوط نہین۔ کیونکہ ظاہر الفاظ سے یہ مفہوم ہوتا ہو کہ "شاہ" اور شخص ہو اور "پدر" اور شخص ہو حالانکہ پدر اور شاہ سے ایک ہی مراد ہو۔ دوسرا مصرع یون ہونا چاہیے

بیٹے پہ پڑی نگاہ ناگاہ

(مقدمہ دیوان حالی صفحہ ۱۹۶ - سطر ۴ - ۶)

نسیم۔ معلوم ہوتا ہو کہ آپ نے کوئی ایسا نسخہ انتخاب کر لیا ہو جسمین ایک شعر بھی صحیح نہین چھپا ہو۔ اصل شعر تو یون ہے

آتا تھا شکار گاہ سے شاہ　　نظارہ کیا پسر کا ناگاہ

اب فرمایئے۔

بلبل ہزار داستان۔ فرماوین کیا۔ شیخ کہ گیا ہے۔

برین عقل و دانش بباید گریست

اور دل لگی یہ کہ خود را فضیحت و دیگران را نصیحت۔ آپکا دستور العمل ہے۔ خود فرماتے ہین۔

سنتے ہین خدام مامون کے بہت گستاخ تھے
ایک دن خادم کی گستاخی پہ مامون نے کہا

آپ کا مطلب مامون سے دونون مصرعون مین ایک ہی ہو۔ لیکن ظاہر الفاظ سے یہ مفہوم ہوتا ہو کہ پہلے مصرع مین خلیفہ مامون رشید سے مراد ہے اور دوسرے مین مامون کے معمولی معنی ہین۔

اور اصلاح تو ایسی بانکی دی کہ بارک اللہ کہتے ہین

بیٹے پہ پڑی نگاہ ناگاہ

کیا نشست الفاظ ہو۔ کیا بڑی (پہ پڑی) ہنائی ہے اگر آپ کی شاعری کا قوام ڈھیلا نہ ہوتا تو ایسا مصرع نہ نکلتا۔ شاعر ہین لیکن صفائی بندش کے دشمن۔ ہائے محمد حسین آزاد کہہ گیا ہو۔ ع

ایسی بندش سے تو بہتر تھا کہ چھپر باندھتے

ایسی بندش تو نثر مین بھی کانون کو بری معلوم ہوتی ہو۔ نظم تو درکنار۔ آپ کہتے ہین۔

خندہ زن ہی جیسے مسلمانی پر کفر　　ایسی ہو حالی مسلمانی مری

(معلوم ہوتا ہو مولانا کے بچپن کا شعر ہے) بہتر ہوتا کہ اسکو یون بدل دیتے۔

خندہ زن ہو جیسے سخندانی پہ نثر
ایسی ہو حالی سخندانی مری

حالی۔ واللہ ذبح کر ڈالون گا۔ جو اسکی پھر بولا۔

نسیم۔ اجی حضرت۔ جانے بھی دیجئے۔ یہ فرمایئے اعتراضات کا ذخیرہ ختم ہوا کہ نہین۔

حالی۔ ابھی کچھ شکوک باقی ہین۔ آپ نے بکاؤلی کا حال تاج الملوک کے فراق مین کچھ مختصر سا لکھا ہو وہ اسطرح بیان کیا ہے۔

کرتی تھی جو بھوک پیاس ہین ہین	آنسو پیتی تھی کھا کے قسمین
جامہ سے جو زندگی کی تھی تنگ	کپڑون کے عوض بدلتی تھی رنگ
کچھ نہ جو گزرے بے خور و خواب	زائل ہوئی اسکی طاقت و تاب
صورت مین خیال رہ گئی وہ	ہیئت مین مثال رہ گئی وہ

اس بیان مین بھی تیسرے شعر کے سوا باقی تین شعرون کا مطلب کچھ نہین معلوم ہوتا اور ظاہرا آپ نے کوئی مطلب رکھا بھی نہین۔ آپکو تو فقط یہ لطیفہ بیان کرنا مقصود ہے کہ کھانے کی جگہ قسمین کھاتی تھی۔ پینے کی جگہ آنسو پیتی تھی کپڑون کے عوض رنگ بدلتی تھی (مقدمہ دیوان حالی صفحہ ۲۱۵ - سطر ۲ - ۹)

نسیم۔ قبلہ گستاخی معاف۔ آپ شاعری کا دم بھرتے ہین مگر آپکا یہ اعتراض شہادت دیتا ہو کہ آپ اصول شاعری سے بالکل بے بہرہ ہین۔ آپ کے بیان سے تو معلوم ہوتا ہو شاعری مین اور نثر مین کچھ فرق نہین۔ حالانکہ کئی اعتبار سے دونون ایک دوسرے کے ضد ہین۔ نثر مین یہ اصول پیش نظر رکھا جاتا ہو کہ جو مضمون بیان کیا جائے وہ نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاے اور الفاظ کی بندش ایسی ہو کہ انسے ایک ہی معنی صاف طور پر پیدا ہون۔ برخلاف اسکے نظم مین یہ اصول مد نظر رہتا ہو کہ جو مضمون باندھا جاتا ہو۔ اختصار کے ساتھ باندھا جائے محض ایک حالت کا اشارہ کرے اور ترکیب الفاظ ایسی ہو کہ اس حالت کے متعلق مختلف نقشے پڑھنے والے

کی آنکھ کے سامنے گزر جائیں اگر اس اصول کو مان کر آپ ان اشعار کا اندازہ کریں تو بے معنی نہ نظر آئیں گے بلکہ کوزہ دریا تو میں کی کیفیت پیدا کرینگے۔

مثلاً پہلے شعر کے معنی یہ ہیں کہ اسکے دل پر فراق یار کا صدمہ ایسا تھا کہ کھانے پینے کی اسکو مطلق فکر نہ تھی۔ اگر کوئی شخص اس قسم کا ذکر بھی کرتا تھا تو ٹال دیتی تھی۔ (یعنی بھوک پیاس سب میں کمی تھی) بس دن رات رویا کرتی تھی اور اگر کوئی کھانے پینے پر اصرار کرتا تھا تو قسمیں کھاتی تھی کہ میں نہ کھاؤنگی۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ نثر میں یہ مضمون باوجود اس وضاحت کے وہ لطف نہیں دیتا جو نظم میں اختصار کے ساتھ کیفیت پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح دوسرے شعر کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنی زندگی سے تنگ تھی۔ اپنی آرام و آسائش کا اسکو مطلق خیال نہ رہا تھا۔ یہاں تک کہ کپڑے بھی نہیں بدلتی تھی بیشک حسرت حزن کے صدمے جو اسکے دل پر گزرتے تھے تو اسکے چہرے پر ایک رنگ آتا اور ایک جاتا تھا۔

چوتھا شعر بھی شاعری کی تصویر ہے۔ اسمیں مصنف نے اپنی قوت خیال کا کمال دکھایا ہے اسکے معنی یہ ہیں کہ کھانا پینا چھوٹ جانے سے اور طرح طرح کے صدموں سے وہ ایسی نحیف و زار ہو گئی تھی کہ اسکی شکل دیکھکر معلوم ہوتا تھا کہ بس ایک تصویر خیالی رو برو ہے۔ جسمیں کہ نہ دم ہے نہ تاب و توان۔ اسکی عجیب ہیئت ہو گئی تھی۔ ایک سکتے کا عالم طاری تھا۔ عالم اجسام کے رہنے والوں کی سی کوئی بات نہیں پائی جاتی تھی اپنی اگلی ہستی کا محض ایک شبہ بنکر رہ گئی تھی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اس تشریح کو سنکر آپ ان اشعار کو بے معنی نہ کہیں گے کیونکہ نازکخیالی اور بلند پروازی جو شاعری کے خاص جواہر ہیں ان اشعار میں کوٹ کوٹ کر بھرے ہیں۔

بلبل ہزار داستان۔ یہ آپ کس سے کہتے ہیں ہمارے حالی صاحب تو نظم و نثر میں سوائے قافیہ و ردیف کی پابندی کے کوئی فرق ہی نہیں سمجھتے۔ آپ تو انگریزی نظموں کے ترجمے پڑھتے ہیں اور چونکہ غیر زبان میں ترجمہ ہونے سے ان نظموں کی نازکخیالی اور بلند پروازی کے جوہر نشہ لیت لے جاتے ہیں لہذا آپ سمجھتے ہیں کہ مغربی شاعری ویسی ہے جیسی کہ آپ سمجھتے ہیں آپ کے نزدیک تو نظم کرنا اور شعر کہنا ایک ہی ہے۔

حالی۔ اس بے ادب کو کسنے [illegible] دیا میں میں

نسیم۔ اجی وہ بے ادب سہی۔ آپ ان [illegible] کے معنی سمجھئے۔

حالی۔ میں تو سمجھ گیا۔ مگر [illegible] یہ کہیں گے کہ ہم بھی سمجھ گئے [illegible] کو تقدیر کا [illegible]

نسیم۔ خیر یہ تو سب سہی۔ مگر لوگ یہ نہ کہیں کہ آپ کو گلزار نسیم سے کوئی خاص تعصب ہے کہ ایسے بادہوائی اعتراضات کیے۔

بلبل ہزار داستان۔ یہ تعصب ہونے میں کوئی شک بھی ہے

آپ فرماتے ہیں۔ کہ "میر حسن کے بعد نواب مرزا شوق کی مثنویاں سب سے زیادہ لحاظ کے قابل ہیں" (مقدمہ دیوان حالی صفحہ ۲۲۴۔ سطر ۲) حالانکہ سارا زمانہ جانتا ہے کہ دو ہی مثنویاں مقبول ہیں۔ ایک "سحر البیان" دوسرے "گلزار نسیم" زبان اردو کا مستند اور منصف مزاج مورخ محمد حسین آزاد بھی یہی لکھتا ہے۔ ہاہے ملک سخن میں سیکڑوں مثنویاں لکھی گئیں مگر تعداد دو نسخے ایسے نکلے جنھوں نے طبیعت کی موافقت سے قبول عام کی سند پائی۔ ایک سحر البیان دوسری گلزار نسیم (آب حیات صفحہ ۲۲۔ سطر ۱۸–۱۹)

حالی۔ تیری زبان درازی ابھی ختم نہیں ہوئی سے میں تیری قضا کا پیغام لایا ہوں۔

یہ سننا تھا کہ بلبل ہزار داستان نے اپنی شاخ نشیمن سے تڑپ کے [illegible] اڑنے میں پر جو کھلے تو دیکھا کہ اسپر سنہرے حرفوں سے اردو ے معلی لکھا ہوا تھا۔

اتنے میں میری آنکھ بھی کھل گئی۔ نہ وہ باغ تھا نہ نسیم نہ حالی نہ وہ بلبل ہزار داستان۔ لیکن [illegible] دیکھا احباب نے مذرہے ہاں اس خواب کا سمان انیس مرحوم کا ایک شعر یاد دلاتا ہے

> وہ یہ طرفہ کہ مضمون تو دستیاب نہیں
> غالبہ پر پڑھاتے ہیں آستینوں کو
> غلط یہ لفظ یہ بندش بری یہ مضمون سست
> ہنر عیب ملا ہے یہ عیب بینوں کو

راقم۔ ب۔ ن۔ چکبست لکھنوی۔

میل ٹرین بالکل ہی لیٹ گئی

برسات کا مینہ بھی عجیب طرح کا ہے۔ ہر شخص کو ہمیشہ ہی کی سوجھتی ہے۔ بیکڑوں کو یہی خیال پیدا ہوتا ہے کہ بارش اور ٹھنڈی ہوا میں کون مارا مارا پھرے کسی گوشہ یا باغیچہ میں مزے سے لوٹ لگانی چاہیے۔ اسی طرح میل ٹرین کے دماغ میں بھی چلتے چلتے یہی خبط سمایا تھا یعنی مغلسرائے سے جو میل ٹرین جانب سہارنپور ہوا میں اڑتی آگ بجھاتی زناٹے کرتی جا رہی تھی تو مراد آباد اور کانٹھ ریلوے اسٹیشن کے درمیان ۱۶۔ اگست ۱۹۱۳ء کو ابد نما غشا غنودگی میں آگئی۔ ریلوے لائن زمین میں دھنس گئی اور انجن صاحب بھی مع ٹرین بالکل دھنسنے کو آمادہ ہو گئے مگر ٹھیک کا ڑی میں یہ روڑا اٹک گیا کہ قریب ایک درجن کے ہاڑ [illegible] تلا بازی کھا گئیں ورنہ تو ایک گاڑی ساتوں زمین تڑ زمین میں ہو پہنچ جاتی۔ معلوم نہیں کون دل جلا اس گاڑی میں بیٹھا تھا جسکو بغل میں دبا کر انجن صاحب جنگل میں لوٹ لگانے پر آمادہ ہوئے تھے گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس گئے چار میں صدائے ہوئیں اور بہت سے مجروح ہوئے۔ کیا خوب

ہماری جان گئی آپ کی ادا ٹھہری

اگر ایسی ہی تعمیل گرم کرنے کی فکر تھی تو بیچارے اور مسافر علیحدہ کر دیا ہوتا اور خاص صفا دل کی جگہ کو لیکر لوٹ لگائی ہوتی آسمان کو اڑ گئے ہوتے سفر میں کاکیوں کو مرنکالدیا۔ خیر بس پھاکر میرے کا سر ہی گئے کہیں داہنے بائیں انکی صورت ہی نظر نہیں پڑتی تھی۔ میرے خیال میں ٹرین الٹنے سے پہلے ڈرایور صاحب مجروحین و مقتولین کے گور و کفن کی فکر کرنے چلدیے ہونگے۔ یہ لوگ کہیں مرنے والے ہیں۔ اس حادثہ سے دیر تک آمد و رفت اور ٹرینوں کی بندش رہی بعد کو دوسری ٹرین تعزیت کو آئی۔ اسمیں غریبوں کو ڈھا نچے لادکر چلتے کر دیے۔ میری رائے میں کارخانہ شکر رزد میں بہتر تھا یا شاید انکے گھروالوں کو بھیجدیے ہونگے۔ ان پچھلے میں ایک پوسٹل اور سیر (جمعدار) ڈاک کا نہ وہا سیور ہے اس ٹرین میں بیٹھا تماشا کر گیا۔ بڑی مشکلوں میں ہاتھ پیر جوڑکر افسران ریلوے سے نجات پاکر واپس آیا۔ جان بچی لاکھوں پائے خیر سے بدھو گھر کو آئے یہ شخص ضعیف العمر ہے رنپشن کے گھاٹ آلگا ہے بہت ہی چوٹ سنبھالی ورنہ وہیں زندگی سے پنشن پا جاتا۔

اب بھی ادھر راہ رہا ہے شاید ہی بچے۔ ۱۸۔ اگست کو ریلوے ٹریفک کچھ درست ہوا ہے یہ سنکر بھی دو شخص اسمیں سوار تھے ایک لڑکا اور ایک جوان لڑکا بچ گیا اور جوان مر گیا۔ ۱۷۔ اگست کو لاش نہیں آئی تھی۔ طرح طرح کے منتظم اور نگران افسر ریلوے لائنوں پر متعین ہیں مگر پھر بھی یہ نسبت اسکے دھکے رفع نہیں ہوتے نہ معلوم یہ لوگ ٹرالی پر بیٹھکر سڑک کا ملاحظہ کرنے نکلتے ہیں یا جنگل کی ہوا کھانے۔ گورنمنٹ بہادر انسے تخلیہ میں ضرور کیفیت دریافت کرے۔

(راقم۔ رہنما۔ ا)

سب صورت تہذیب فقط دم کی کسر ہے

آجکل تہذیب و شائستگی سے ہندوستان کے سر پر شائستگی کا ایسا دھوندکار چھایا ہوا ہے کہ ہمالیہ کی چوٹیوں پر بھی شاید کہ ابر آ جاتا ہوگا۔ چاروں طرف سے باشندوں کو روئی کی طرح بکھرتے ہوئے بنڑ لاجبل بنائے ہے۔ علم کی وہ فراوانی ہو کر گلی گلی [illegible] پر چہ چند نہ تھا کہ دیکھو انیا سکے ہوئے ہیں۔ کوئی ترجیح لیوں میں بچہ کے گھر لیجانے کو بتاتا ہے کوئی نوکروں نوکریوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کوئی رات دن میں ۴۸ گھنٹے کیا معنی ۲۵ گھنٹے تک اسی دریائے ناپید اکنار میں غوطہ خوری کی حکمت تجویز کرتا ہے غرضکہ جو جسکے جی میں آتا ہے رائے دیتا ہے آخر کار منتظمان تعلیم کو یہی مناسب معلوم ہوا کہ صلاح بے سبب لوگوں کی سن کے ایک چلتے راستہ نکالیں چنانچہ تعلیمی کمیشن قرار

پانچ ہزار روپے انعام

ممیرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپے انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب گورنمنٹ پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر صاحب - سلام نیاز - میرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہے میں نے آنکھوں کی بیماری کے لیے ایسی مفید دوائی کبھی نہیں دیکھی ایک مریض پر تو اسنے جادو کا اثر کیا اسکی آنکھیں بباعث زہر آتشک عرصہ دس سال سے بے نور ہو گئی تھیں - صرف کسی قدر طاقت بینائی اندر کے پردے میں موجود تھی پردہ کا سفید اور اندرونی کوش میں سخت نقصان تھا - اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا - مہربانی کر کے ایک تولہ سرمہ سفید میرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائیں راقم - ڈاکٹر شیخ اللہ بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری ضلع ساگر -

(۲) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے ممیرہ کے سرمہ کو اتفاقیہ ۳۰ مریضوں پر استعمال کیا جو کہ موتیا بند - دھند - پھولا - ناخنہ آنکھوں میں زخم اور غبار کے عارضہ میں مبتلا تھے - ان مریضوں پر آپ کا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال میں مفید اور تیر بہدف پایا -

عموماً انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے -

ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پروال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - پانی جانا - خارش وغیرہ - عموماً ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہیں رہتی ہے بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلیئے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اُٹھائیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ - خالص ممیرانی ماشہ مبلغ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں -

نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

میری رائے میں آپ کا سرمہ مثل تریاق کے ہے بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤں کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کہ ہر امیر و غریب آپ کے سرمہ سے مستفید ہو کر آپ کو دعاے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم - وی - پی پوسٹ بھیجدیں راقم چودھری میر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب دام اقبالکم تسلیم - مزاج شریف - آپ کے یہاں سے بذریعہ ویلوپی ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا حد درجہ کا مفید ثابت ہوا املا صحت کلی ہوگئی آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی - سرخی چشم - دھند و خارش چشم و پروال کے کنجکٹوائٹس ٹریکیوما - مستردع کیٹرکٹ - (ابتدائی موتیا بند) میں بھی مفید ہے - بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا - واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیجئے -

راقم

ڈاکٹر ریاض الدین مقام نکرانگ ضلع بھینا - سرحد ملک چین -

پانچ ہزار روپے انعام

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کرے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپے انعام دیا جائیگا جو لاہور کے بینک آف پنجاب میں اسی مطلب کیلئے پانچ ماہ سے جمع کیا گیا

پانچ ہزار روپے انعام

دھوکا دھڑی

تمہ مضمون ۲۷ اگست سنہ ۱۹۰۳ء

دوسرا ایکٹ چھٹا سین

ساستہ۔ پردہ نمبر (۲)

گانا بوسعید۔ تھمری

آسکے یان طرفہ ماجرا دیکھا — دھوکے بازون کا جھگٹا دیکھا
پاپا شیطان یان کے مردونکو — عورتون کو جو بد بلا دیکھا
بھولکر آئے لوگ کہتے ہین — آپ کو ہمنے بارہا دیکھا
ہیر طرف طرفہ تر تماشا ہے — ہر کرشمہ یہان نیا دیکھا
خواب مین بھی جنھین نہ دیکھا تھا — انکو مدت کا آشنا دیکھا
ایک بزاز ہو لا کرکے سلام — آپ سا بھی نہ بدمزا دیکھا
ہمکو بھی گزرنے آیا تھا — جسکے پھولونسے دل فدا دیکھا
آپ پہونچے تو دیکھئے اسکو — باغ دیکھا اگر نئے کیا دیکھا
ایسا باغ و بہار جس پر ٹہ — بنا دیکھا نہ کردھا دیکھا
خوشنما آب بستی شہر والی — اسلئے ہمنے راستا دیکھا
پوچھے اس سے ہمکو کون یہ — تونے کب ہمکو اے بچا دیکھا
دھوکے کھائے ہر کدم پہ تو — ہر طرف جال اک بچھا دیکھا
تماشا پھر دیکھا اور بقول عمرو — ابھی کیا آئے دور قیا دیکھا

(بوعمرو کا تھیلی لیے داخل ہونا اور بوسعید کو دیکھکر تعجب کہنا)

بوعمرو۔ یہ کیسے آپکے اوپر عنایت فرمائی۔ جو اس شیطان کے پنجہ سے رہائی پائی۔

بوسعید۔ کیسی رہائی اور کیسا شیطان۔ کیا بکتا ہے او نادان

بوعمرو۔ اجی وہی شیطان۔ جو شریفون کی آفت مین پھنسا ہو جان۔ جہنم کا دربان۔ قیدخانہ کا نگہبان۔ ہر انسان کی آنکھ مین دھول ڈالتا ہی اور پرائے دام سے پیٹ پالتا ہی اپنی تنخواہ بچاتا ہی۔ دوسرونکے سر کھاتا ہی۔ آدمی کو بندر کی طرح ڈنڈے کے زور سے نچائے اور بے گناہون کو پھنسا الگ ہوجائے۔ نہ منت سے رکے نہ خوشامد سے ڈرے نہ دل مین آئے وہ کرے۔ مالداروں کا غلام۔ غریبون کا حاکم۔ روپیہ کا چیلا۔ پیسے کا ملازم۔

بوسعید۔ کمین۔ تیرا مطلب برقنداز سے تو نہین۔

بوعمرو۔ جی ہان۔ نہین۔ حضور وہی مار آستین جو بل مین سل کرکے آبرو لیتا ہے۔ مکر دغا دیتا ہی۔ قیدیون کا گرو گھنٹال رعایا کا ستانیوالا۔ راتون کی نیند آرام اڑانے والا۔ جاگتے رہو کہتا جاتا ہی اور گھرون مین چور رکھ دیتا ہی۔

بوسعید۔ اچھا اب مسخراپن چھوڑ۔ کسی کا دل نہ توڑو کہو جہاز بھی ٹھہرا یا۔ یا نہین۔ اس آفت سے تو نجات ملے کہین

بوعمرو۔ جہاز کی خبر تو مین ایک گھنٹہ قبل ہی سنا گیا ہون اسباب لد چکا۔ یہ بھی بتا چکا ہون مگر جب آپ کو برقنداز نے گرفتار کیا تھا تو آپنے اپنی معشوقہ کی بہن سے روپیہ لانے کا مجھے حکم دیا تھا وہی حکم بجا لایا روپیہ بنا لایا

بوسعید۔ ارے نابکار۔ تونے اسکی یاد دلاکر مجھے کردیا بیکل ہائے ری میری معشوقہ۔ وائے ری میری معشوقہ۔ تیری وہ پیاری پیاری صورت پھر کیونکر دیکھنے مین آئے۔ جو میرا پھڑپھڑاتا ہوا دل آرام پائے۔ اُف۔ اُف

گانا بوسعید

نہ اُسکا وصل ممکن ہی نہ اپنا دم نکلتا ہی۔
جگر ہر وقت میرا آتش فرقت سے جلتا ہی
تڑپ جاتا ہی دل جسوقت تیری یاد آتی ہے
خیال صدمۂ فرقت کلیجہ کو مسلتا ہے
مری پیاری کیونکر تجھکو پاؤں یہ مجبور
سخت زمین ہے ہائے مصیبت اور فلک ہے دور
ہمارا پاس کچھ تجھکو نہین او قاتل عالم
تیری فرقت مین آنکھون سے یہان دریا ابلتا ہے
جاتے ہین اس ملک سے ای میری دلدار
حسرت ہی یہ دیکھ لین ہم پھر تجھکو اک بار
غضب کی بھولی بھولی شکل پر سو جان ہون صدقے
سنبھالے سے نہین میرا دل مضطر سنبھلتا ہی

(نازک ادا کا داخل ہونا اور بوسعید سے کہنا)

نازک ادا۔ اخاہ خوب ملے لائیے وہ میری سونے کی زنجیر۔ بے اُسکے ہون مین دلگیر۔

بوسعید۔ کیسی زنجیر ذرا پہچان کر بات کر دست کی تہمت نہ دھرو

نازک ادا۔ ابھی اسی زمانے کے مردون نے مکر نے کا اچھا ڈھنگ نکالا ہی۔ مال مارنے کا انداز نرالا ہی۔ دیکھا گانا سنا۔ جورو کی شکایت۔ روئے سر دھنا۔ بستر فرو ن کے قصے اڑائے۔ تن سنکر ہنستے لگائے چلتے چلتے اور اک چوٹ کی انگوٹھی اینٹھ لی۔ زنجیر کا نام سنکے کانون پہ ہاتھ دھرتے ہین۔ بالکل مکرتے ہین

گانا۔ نازک ادا

اجی واجی سیان خوب تنے گل ہین کھلائے
اے واہ واہ مجھے ستے تبائے دلپہ چرکے لگائے۔ اجی
ہوگئے وفا پاؤ زاور پورے جعلساز۔ لینا نہ دینا اور اسپر یہ شیطان۔
کیسے انسان ہوکے شیطان ہو۔ کیون تم حیران ہو بنتے نادان ہو
خوب خوب رنگ لائے سٹے بٹے لڑائے ——— اجی

نثر

آخر سنار سے ملاقات ہوئی۔ کیا بات ہوئی۔ اب زنجیر بھی دوگے یا فضول بکوگے

بوسعید۔ الامان الامان۔ اے خدائے زمان۔ ارے شیطان اب نہ بہکا۔ میرا پنڈ چھوڑ۔ اپنی راہ جا۔

بوعمرو۔ میان کیا یہ شیطان کی جورو ہی جو آپ اسکو بلاتے ہین اسے ڈراتے ہین

بوسعید۔ نہین یہ خود شیطان ہی جسکے سبب سے آفت مین جان ہے

بوعمرو۔ جی نہین شیطان سے کہین زیادہ ہی کیونکہ ہمشیرہ خالہ زاد ہے۔ جوان عورت بنکر آئی ہی اور مردونکو پھسلاتی ہی اسی وجہ سے انگریزی عورتین کہتی ہین کہ "خدا مجھپر لعنت کرے"۔ جسکے معنی یہ ہین کہ خدا ہمکو جوان اور خوبصورت عورت کرے۔ یہ مردود جیسے پاس کھنچی ہوئی آتی ہین اور اسپر مردون کی جانین جاتی ہین۔ چمک سے آگ نکلتی ہی اور جلتی ہی۔ اسی طرح عورتون کو بھی جلنا چاہیے۔ آپ اسکے پاس نہ جائیے۔ جلدی ہٹ آئیے

نازک ادا۔ میان اور نوکر دونون سٹری ہوگئے انکی عقل اسکے حواس کھوگئے

بوسعید۔ دور ہو بھتنی دلالہ کٹنی حالہ۔

بوعمرو۔ چل رات کی مزدورنی۔ دن کی لنگورنی۔ بڑے سے بڑا بوجھ اٹھانے والی۔ چھوٹے سے چھوٹے کو رجھانیوالی

نازک ادا۔ زبان سنبھالو۔ حواس مین آؤ۔ یا انگوٹھی پھیرو یا زنجیر لاؤ۔ مین ابھی چلی جاؤن۔ ہونٹ نہ ہلاؤن

چیمبرلین کی کھانسی کی دوا

نزلہ کر یا طرح طرح کی کھانسی خراش گلو اور سوزش حنجرہ کی تمام پیچیدہ شکایتون مین بہت دوا ہی جو فوراً نفع ہو اس سے صحت یقینی ہوئی ہی یہ بیان کی آپ ہو مین یہ خطرہ کی بات ہی کہ اگر سخت زکام مین غفلت کیجائے تو بہت جلد تپ اور نمونیہ ہوجاتا ہی یہ عارضے ایسے ہین کہ بہت سے اموات انکے ذریعہ سے واقع ہوتے ہین جب زکام پیدا ہو چیمبرلین کی کھانسی کی دوا فوراً استعمال کیجائے۔ عارضہ کی ترقی روکدیجاتی ہے چیمبرلین کی کھانسی کی دوا مین کوئی مضر جزو شامل نہین بچون تک بیکر جوانون تک کو نہایت آسانی اور اطمینان کے ساتھ دیجا سکتی ہی ہر حال مین بہت مفید اور پرتاثیر ہے بس ایک بوتل آج ہی خرید کر قیمت عمدہ روی۔ سب سوداگر بیچتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر محمد یوسف خان صاحب کی دکان مین جو بمقام نظیر آباد ہے چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہے۔

دوستان ٹرکی - ولیکن قلم در کف دشمن است

مجی کو ورش پڑھی ہیگا۔ یہ آگے خدا جانے۔ اگر یہی قانون قاعدہ وہان بھی جاری ہے تو بیچارا ہندوستانی گھاٹے مین رہین گے اور اگر ڈوگرا انگ کیپ کی طرح یہ کارگزاریان محض لیبنس کی ہین تو ممکن ہے کہ معاملہ کچھ اور ہو۔ اچھا اب دیر ہوتی ہے پھر ملین گے۔ راقم اعتماد

طوفان نوح کا دم چھلا

ہاتھی تو نکل گیا دم کی کسر رہگئی۔ طوفان نوح تو کبھی کا ہو چکا تھا اسکا دم چھلا باقی رہگیا تھا جو اسکی برسات مین ظہور پذیر ہوا۔ طوفان نوح مین آسمان سے پانی برستا اور زمین مین تنور سے پانی نکلنا شروع ہوا تھا یہانتک کہ یہ دریا ہوگیا تھا کہ سارے جہان مین پھیل گیا۔ بحر و بر دیو و دد انسان سب ڈوب گئے۔ بجز حضرت نوح اور انکے چند ہمراہیون کے کوئی سلامت نہ بچا۔ اسکی دفعہ برسات مین اسی طوفان کا ایک ضمیمہ پیدا ہوا اور غافلون کو عبرت کا سبق دے لیا۔ ۴ اگست کو شام کے چار بجے سے آسمان نے برسنا جو شروع کیا، دوسرے دن کی صبح تک پیتا پانی برسا کیا۔ جب خوب جی بھر چکی تو رفتہ رفتہ کم ہوئی دن کے دس بجے مینہ تھا۔ ریلوے اسٹیشن سے لیکر پرتاب گڑھ خاص تک دیکھتے دیکھتے مین طوفان کی کارگزاری اور مصیبت زدہ اشخاص کی شامت مختلف صورتون مین نمودار تھی۔ کوئی مکان گر گیا تو کوئی مسجد مین۔ کسی نے پانی کی مقاومت کی تاب نہ لاکر دانت نکال دیے اور کوئی خرمہرہ کی طرح اپنی ہستی کو بار گران سمجھکر پھینک پھانک کر الگ ہوگیا۔ ہو یا پانی جو نکلیا تھا۔ الغرض جا بجا من کل پانی۔ لوگ نہایت پریشانی اور سراسیمگی کے عالم مین گھس بیٹھکر اپنے بال بچون اور ضروری ضروری اسباب کو نکال رہے تھے مگر دوسرے تماشائی قہقہہ پر قہقہہ لگا رہے پھبتیان اڑا رہے تھے۔ ایک صاحب نے کہا کہ بھئی واسد پانی مین چلنے پھرنے سے سب مردم آبی معلوم ہوتے ہین۔ دوسرے بولے عجب ہی شکل کے حیوانات تری مین بسے۔ ارباب نشاط برسات کے حشرات الارض کی طرح جا بجا کے نکل پڑے جھنڈ کے جھنڈ پیدل اور سواریون پر سیر و تماشے کے لیے چلے آرہے تھے۔ صاحب بہادر مجسٹریٹ ضلع اور جناب تحصیلدار صاحب ہمدردی کے اظہار مین خود بنفس نفیس موجود تھے ہر طرح سے رعایا کو امداد پہونچاتے اور پانی نکالنے کی کوشش کر رہے تھے۔ شہر ایسا ہے کہ مکانوں کی کرسیان سڑک سے دو دو فٹ نیچی پانی کے نکاس کا کوئی معقول انتظام نہین۔ امید کہ کلکٹر صاحب بہادر میونسپلٹی کو اسطرف متوجہ کرینگے اور اسکا قرار واقعی تدارک فرماینگے۔ ریلوے لائن انتوا اسٹیشن اور داند پور اسٹیشن کے قریب کچھ دور تک بہ گئی تھی۔ میل ٹرینون کی آمد و رفت ابھی تک بند ہے صرف ایک پسنجر ٹرین بنارس سے چلبلا اسٹیشن تک جاتی ہے اور وہیں لوٹ جاتی ہے۔ ڈاک بھی توقف اور بے ترتیبی سے تقسیم ہوئی۔ مگر اسمین ملازمان ڈاک کا قصور نہین یہ آسمانی عنایت تھی یا کسی دل جلے نے ذوق یار مین تنگ آکر آنسو بہائے تھے۔

پڑھا جو میرے جوش اشک سے ایسا
کہ اب نشان نظر آتے نہین جزیرے کے

راقم ضیا دہلوی

ز اعتقادان کہین جلوہ بر محراب و منبر میکنند
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

صاحبان۔

ہمارے ملک کے مولوی پنڈت تو خیر اسیلیے بدنام ہین کہ کوئی معقول بندوبست انکی معاش کا نہ حاکم وقت کی طرف سے ہے نہ رعایا کی طرف سے مجبور ہوکر انکو پیٹ پالنے کے لیے کئی ایک نواہی وغیرہ وغیرہ بھی حسب مطلب مذہب مین داخل کرنی پڑتی ہین۔ زمانہ قدیم سے ذکر ہی کیا ہے روشن دماغ و باضابطہ تنخواہ اور بھتہ پانے والے پادریون کو تو دیکھیے کہ ایک انگریزی نامہ نگار نے پادری سمارٹ صاحب کے (جو وگ مور کے تارک الدنیا لوگون کے ساتھ تھے) محض ازرون کس خوبصورتی سے طشت از بام کیا ہے۔ اور اس کھلی چٹھی کو جسکا لفظی ترجمہ درج ذیل ہے لارڈ کراسول کی خدمت مین اسوقت پیش کیا ہے جبکہ خاص و عام نے ایک ایسے بہادر سپاہی کو بھی قوم برطانیہ کا تاجدار تسلیم کیا تھا اور شہر لندن کچھ عرصہ کے لیے ایک جمہوری سلطنت کا پایہ تخت مقرر ہوا۔

اس کھلی چٹھی کے دیکھنے سے ایک اور بات جسکی طرف ہم اپنے ناظرین کو خصوصاً متوجہ کرتے ہین۔ وہ یہ ہے کہ انسان کی نیچر خواہ وہ گورا ہو یا کالا۔ سب ملکون مین ایک ہی نمونہ کی پائی جاتی ہے۔ مثلاً درزی اس ملک مین کپڑے کے چور، مزدوری کو بیشتر ہی وصول کرکے وعدہ پر کپڑا نہ سینے والے مشہور ہین۔ بعینہ یہی حال ولایت مین ہے۔ اسی طرح سنار، بڑھئی، لوہار، کمہار دستکار وغیرہ بھی اپنے اپنے فن کے دھنی اور متفنی ہین۔ غرض ہم مشرقی ہون خواہ مغربی مین انسانی خصائل ضرور ہمارے ساتھ ہین۔ اور یہی ایک تھوڑی سی علامتین ہین کہ جس سے ہمکو یا ہمارے کارنامون کو بخوبی جانا جا سکتا ہے۔ بقول شاعر

من انداز قدت را می شناسم
بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش

علیٰ ہذا القیاس

کھلی چٹھی متعلق ایبٹ پادری اسمارٹ صاحب بہادر جو جناب لارڈ کراسول (محافظ رعایائے انگلستان) دربار لندن مین پیشکش ہوئی۔ جس سے اور ملک مین ایک سرے سے دوسرے سرے تک جوش اور ہیجان پیدا ہوا۔

حضور پرنور سلامت۔

ہمارے صوبہ کے لاٹ پادری ایبٹ اسمارٹ پر چہ الزام سرکار والا مدار کی توجہ مین لانے کے قابل ہین ہم ذرکریا عرض کرتے ہین کہ تین سے انکی تعداد کسی طرح بھی کم نہین ہے۔ لہذا طوالت سے قطع نظر کرکے ان سب کو مفصلاً ذیل فقرون مین حضور والا کی نظر سے بغرض اصلاح گزرانا جاتا ہے

پہلا قلم۔ ایبٹ صاحب موصوف گرجا کی ان مقدس چیزون کو خفیہ بیچا کرتے ہین کہ جنکا گرجون مین رکھا رہنا از روئے مذہب ضروری ہے۔ دیگر آپ اس جرم مین خاصکر بدنام ہین کہ اپنے ماتحتون کو کہ جنسے انکو کچھ فائدہ پہونچ نہین سکتا ہے ہین کر موقوف کر دیتے ہین اور بعض او قات یا دوسری جگہ کے نکالے ہوئے واعظین کو انکی جگہ مقرر کر دیتے ہین کہ جو ہر طرح سے خوشامد و رشوت کے ساتھ انکو خوش کر سکین۔

دوسرا قلم۔ پادری صاحب صوبہ لانڈیف وغیرہ مین برخلاف فرمان شاہی سیکڑون ایسے باجی الاصل اخلاقی پرسٹون (منادی کرنے والے عیسائیون) کو اعزازی تمغے عطا کر چکے ہین کہ اگر انکی سات سال کی میعاد ملازمت اور فی کس صرف ایک پونڈ نذرانہ کو خیال کیا جاوے تو نقد انکی تعد بھینٹ کے فائدہ کا اندازہ ہزارون پونڈ حساب مین آتا ہے۔

تیسرا قلم۔ پادری صاحب اس حکمت اور پیچ کے اکیلے موجد ہین۔ جو شخص کسی عہدہ کا مستحق ہو۔ پہلے اسکو وعدہ مین رکھتے ہین پھر کچھ لیکر ترقی کر دیتے ہین اور جب سمجھ جاتے ہین کہ اسامی ہمارے مطالب سے واقف ہوگئی تو درجہ بدرجہ ترقی دیکر ایک رقم کثیر کے بطور رشوت لینے پر بھی اسکو بطمع آیندہ ایپاتھی دلانے مین بس و پیش ہی کیے جاتے ہین۔

چوتھا قلم۔ پادری صاحب نے صدہا آدمیون کو محض

اپنی پرنٹی سے موقوف کیا۔ اورجب انکو اپنے گرجون سے نکال دیا تو کلیں ایک کی جائداد زبردستی چھین کر انکو گرجونکی ملکیت قرار دیا اور آخر جب وہ رود ہوکر چلے گئے تو وہ سب مال فروخت کرکے جو قیمت وصول ہوئی وہ سب آپ ہی ہضم کر لی۔

پانچوان قلم۔ پادری صاحب نے گرجون کے اسباب کو جہانتک کہ انسے ہوسکا نکلا۔ خانہ ... خانہ انکے ساز و سامان کی کچھ پرواہ نہین کی۔

چھٹا قلم۔ پادری صاحب نے ہمارے صوبہ کے صدر گرجا کی سونے کی پلیٹ اور آئینہ جو جواہر موجود تھے انکو صراف کے حوالے کیا جس سے تین چار سو روپیہ کے قریب آپنے پوپ آف روم کو بھیجا کہ انکو ایک اعلیٰ خطاب دیا جاے کہ جسکی بدولت وہ کبھی کسی بادشاہ کے حکم سے موقوف نہو سکیں۔

ساتوان قلم۔ پادری صاحب نے کوئی خاص مذہبی تعلیم اس ملک مین حاصل نہین کی بلکہ وہ صرف ایک پوپ آف روم سے خریدکردہ سرٹیفکٹ پر یہان ملازم ہو اور اسکے کہنے کی کچھ ضرورت نہین کہ پوپ صاحب موصوف اور انکے سرٹیفکٹون کی اب ہمارے ملک مین کچھ وقعت نہین ہے۔

آٹھوان قلم۔ پادری صاحب۔ ہمیشہ مذہب کی آڑ مین ٹٹی کی اوٹ شکار کھیلا کرتے ہین اور جو جو تارک الدنیا خوبصورت عورتین انکے بس مین آسکین ان سب کو انھون نے مقدس کیا۔ یہ تو زمانہ جانتا ہے کہ آپ مانیسٹری کیسے گرجا مین عورتون کو خفیہ بلاتے ہین -

نوان قلم۔ پادری صاحب نے بہت سا مال جو بطور دعا سے کمایا تھا انھین عورتون پر اڑا دیا۔ بقول شخصے ؎

مال حرام بود بجاے حرام رفت

دسوان قلم۔ پادری صاحب۔ اب ایسی تنگدستی کی حالت مین بھی عیاشی سے باز نہین آتے۔

گیارھوان قلم۔ پادری صاحب۔ کے ہاتھ منہ بہت چھوٹے ہوتے ہین۔ جسکو چاہتے ہین مار بیٹھتے ہین اور حد درجہ کے جھلے مین۔ جو کچھ منہ پر آتا ہے بک دیتے ہین۔

بارھوان قلم۔ پادری صاحب نے ایک بیچارے رچرڈ گاکل کو کسی زمانہ مین شادی کرنے کا اختیار قیمتاً دیا تھا وہ شخص جب بڑھا ہوگیا تو اسنے اپنی عورت اور وارثون کو بلواکر اپنی جائداد کی نسبت وصیت کرنی چاہی۔ پادری صاحب کو معلوم ہوا کہ اسکے پاس روپیہ ہو تو سا تو پہونچے۔ اور اس بوڑھے آدمی کو بحالت بیماری ایک تنہا کمرہ مین رکھوا دیا اور اسکے گھر بار کے لوگون اور تیمارداروں کو خانہ بدر کرکے اس سے اسکے روپیہ کا مطالبہ کیا مگر اس غریب کے پاس نقد بجز روپیہ کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ آپ نے اسی کو صندوق توڑکر نکال لیا۔

تیرھوان قلم۔ پادری صاحب کا اس واقعہ کے بعد رچرڈ گاکل پر ہمیشہ دانت رہا اور وہ اکثر اس سے روپیہ کی بابت تقاضا کیا کرتے تھے حتیٰ کہ یہ معلوم ہونے پر کہ وہ مظلوم اسطرح کچھ بھید نہ دے گا۔ اسکو قید کر لیا کہ جسکی شدت سے اس کمزور اور دائم المرض آدمی کا بہت جلد خاتمہ ہوگیا اور اس بے رحم کو متوفی کے ننھے بچون اور مسن عورت پر کچھ بھی ترس نہ آیا۔

چودھوان قلم۔ * * ندارد *

پندرھوان قلم۔ پادری صاحب کے ایک دوست سر رچرڈ کیلے نے جو انکے ماتحت ہین۔ اور مشیر خاص۔ ایک دفعہ جان چیمبرل صاحب کو سازش سے قتل کیا تھا۔ آپ نے فتوا دیا کہ یہ قتل جائز ہے جسکی کچھ وجہ آجتک سوا انکے معلوم نہین ہوئی۔ کیلے صاحب آپ کے لیے شکار اور تفریح کے سامان اور مچھلی پکڑنے کے کانٹے تحفتاً بھیجا کرتے ہین

سولھوان قلم۔ پادری صاحب اکثر اوقات جلیۃ ثابت ہو چلے ہین چنانچہ آجتک اپنے ہر مجلسی اور کونسل کو وہ فہرست کبھی درست پیش نہین کی جسمین انکے تفویض شدہ ماتحت گرجون اور اپنے صدر گرجا کے مال و منال کی حقیقت درج ہوتی ہو

سترھوان قلم۔ پادری صاحب احکام مذہب کے علاوہ بادشاہ کے احکام کی بھی کچھ پروا نہین کرتے۔ باوجودیکہ انکو بارہا فہمائش کی گئی ہے کہ مذہب پر آجکل بادشاہ ہی کو اختیار کلی حاصل ہے

(باقی)

انعام

جو پہیلیان اودھ پنچ مین ہفتہ وار چھپتی ہین انکے حل کیواسطے انعام دیا جاتا ہے چنانچہ جو صاحب ختم سال کے آخر تک سب سے زیادہ پہیلیان حل فرمائینگے اور میعاد مقررہ تک دفتر اودھ پنچ مین بھیجدینگے انکو پانچ روپیہ نقد یا اس قیمت کی کتابین اودھ پنچ کو مطبع سے انعام مین عنایت فرمائینگے (بطور تحفہ اودھ پنچ کی جانب سے نذر ہونگی) اور نام نامی شائع بھی ہوگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ حل فرمانیوالے اودھ پنچ کے مستقل سالانہ خریدار اور خوش معاملہ ہون باقیدار نہون۔

پہیلیونکا حل۔ (مطبوعہ ۲۰ اگست سنہ ۱۹۱۰ع) حل پہیلی نمبر ۳۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ نظیر حسین صاحب تعلقدار گدیہ۔ تہور علیخان تحصیلدار اسد عمر صاحب کلکتہ۔ محمد سعید صاحب منڈاپور۔ محمد یوسف صاحب دربی۔ سید محمد تصدق حسین صاحب شمس آباد۔ عبدالرزاق صاحب نیو گنج۔ عبدالحلیم صاحب اتروا۔ حسن محمود صاحب تعلقدار سہ ع کا کوری۔ ایک کتی لوزنگ آباد محمد اسمعیل رسول نما خان صاحب جہانگیر آباد محمد وحید سکرٹری انجمن تفریح بہرایچ۔

حل نمبر ۴۔ "سب چارپائی بدست آن نگاری کو بتلائی صندلین پچیدہ داے"

شیخ الطاف حسین صاحب تعلقدار گدیہ۔ تہور علیخان تحصیلدار۔ اسد عمر کلکتہ۔ محمد سعید مرزاپور۔ محمد یوسف دربی۔ محمد صدیق حسن آباد۔ عبدالرزاق نیو گنج۔ حسن محمود صاحب تعلقدار ایک دکنی ونگ آباد۔ محمد اسمعیل رسول نما جہانگیر آباد۔ محمد وحید سکرٹری انجمن تفریح بہرایچ۔

تصویری پہیلیان (انکا حل ۱۵ اکتوبر تک دفتر ہذا مین پہونچ جاے)

پہیلی نمبر ۸ شعر فارسی

ممیرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون - میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہی -

ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پروال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہی اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہی قیمت اسلیے کم رکھی ہی کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اُٹھائین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ - خالص ممیرا فی ماشہ مبلغ بیس روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین -

نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

میری راے مین آپ کا سرمہ شفل (؟) پڑہنے کو مین کے ہی بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کہ ہر امیر و غریب آپ کے سرمہ سے مستفید ہو کر آپ کو دعاے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ دیسی کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم - دی - پی پوسٹ بھیجدین - راقم چودھری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان

۳ - جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب اوالو - تسلیم - مزاج شریف - آپ کے یہانسے بذریعہ ویلیو ایبل سرمہ منگاکر استعمال کیا حد درجہ کا مفید ثابت ہوا الحمد للہ صحت کلی ہوگئی آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی - سرخی چشم - دھندلا و خارش چشم و پروال کے گوہرچشم - سترہ کیٹرکٹ - (ابتدائی موتیابند) مین بھی مفید ہے - بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا تیر بہدف فائدہ معلوم ہوا - واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے - ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیجئے -

راقم

ڈاکٹر ریاض الدین مقام نگرانگ ضلع بھینا - سرحد ملک چین -

تازہ سندات

جناب پروفیسر صاحب - سلام ... ممیرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجاے کم ہے ... آنکھون کی بیماری ... دوائی ... ہی نصف ... ہو کا اثر ہوا اسکی آنکھین ... تقریباً ... سال ... نصف ... بینائی ... پردے مین ... کا ... نقصان تھا - اس سرمہ کے استعمال سے ... ایک تولہ سرمہ سفید ممیرہ بمعہ قیمت طلب پارسل جلد ... فرمائین راقم ... مقام ... ضلع ...

... پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب تسلیم مین نے آپ کے ممیرے کے سرمہ کو ... مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیابند - دھند - پھولا - ناخنہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے - ان مریضون پر آپ کا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سُنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا -

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کرے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپے انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کیلیے پانچ سال سے جمع کیا ہے۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

کھوتے۔

ل سعید۔ (ل عمرو سے) کیا تو نے گھر مین کھانا کھایا ہے اور
تو دروازہ پر نہین چلا آیا۔

ل عمرو۔ اگر آپ گھر مین جاتے تو غصہ کیون کھاتے۔ آپ نے
کونفت کھائی مین نے مارے پیٹ بھر کے کھانا کھاتا تو ناشتہ کی
کیون ہوتی تکرار۔

ل سعید۔ جب ہمنے پکارا تو اُسے گالیان نہین دین

ل عمرو۔ حضور بجا ہو اسمین کوئی شک نہین۔

امینہ۔ (عامل سے) کیون حضرت دونون کی باتین آپ نے
سُنین۔ آپ بتائیے کوئی انپر سوار ہے یا نہین۔

عامل۔ بیشک بیشک۔ دونون پر آسیب سوار ہے یا کسی
جن کا اسرار ہے۔

ل سعید۔ تو ہی نے سُنار کو بہکا کر مجھے گرفتار کرایا۔ رسوائی
کو چہ و بازار کرایا۔

امینہ۔ مین نے تمہاری رہائی کی فکر کی تھی۔ پانچسو کی تھیلی عمرو
کو دی تھی۔ یہی کنجیان لے گیا۔ یہی روپیہ لایا۔ یہان آکر تمکو
بلا مین مبتلا پایا۔

ل عمرو۔ مین روپیہ لایا مین۔ اپنے حواس مین آپ مین۔
یہ تہمت یہ افترا یہ جھوٹ۔ یہ دغا یہ فریب یہ لوٹ۔

ل عمرو۔ کیون بے روپیہ لایا۔ اور ہمکو بتا بتایا۔

امینہ۔ مین نے اپنے ہاتھ سے اسے تھیلی دی اور حسینہ کے
سامنے اسنے لی۔

حسینہ۔ مین گواہ ہون کہ یہ روپیہ لایا۔ اور جلدی کے مارے
دوڑتا ہوا آیا۔

ل عمرو۔ (سعید سے) خدا گواہ ہے اور رسّی والا۔ یا میرا ہی
نہلا آپنے بھرتہ نکالا۔

ل سعید۔ (امینہ سے) آخر تو نے دروازہ کیون نہ کھولا (عمرو
سے) اور تو تھیلی لاکر کیون منھ سے نہ بولا۔

امینہ۔ میان تمکو پکارنے کی نوبت کب آئی مین تو خود تمکو
بازار سے جاکر پکڑ لائی۔

ل عمرو۔ مین نے تھیلی نہین پائی۔ اور ان دروازہ نہین کھلا
گر آپ نے بہتیری چال بنائی۔

امینہ۔ (ل عمرو سے) تیری دونون باتین جھوٹی ہین۔ دروازہ
کس نے نہین کھولا۔ اور روپیہ تو خود دے لایا۔

ل سعید۔ (امینہ سے) تیری سب باتین غلط ہین۔ مین نے
خود غل مچایا۔ دروازہ پر چیخا چلایا۔ نہ کوئی آیا نہ جواب پایا۔
اب سر بازار آنکھون مین خاک جھونکتی ہے۔ سوئی نکال کر
کلیجہ مین بھالا بھونکتی ہے۔

(ل سعید کا غصہ سے امینہ کے مارنے کا قصد کرنا۔ امینہ
کا عامل سے کہنا)

امینہ۔ بندہ میری جان بچاؤ۔ دو چار آدمی بلاکر انھین
بندھوا دو۔

عامل (سب سے) ان دونون کو پکڑ لو۔ اور باغ والے
کمرے مین بند کردو (سب کا ملکر ل سعید اور ل عمرو کو پکڑنا
برقنداز کا سب سے کہنا)

برقنداز۔ تم لوگ اسپر دست اندازی نہین کرسکتے۔ غلامی علیحدہ
قدم نہین دہ سکتے۔ یہ ہماری حراست مین ہے جو اسے
ہاتھ لگائے گا اُس سے قرضہ کا روپیہ لیا جائیگا

امینہ۔ روپیہ کی تعداد بتاؤ۔ ابھی لو اور جاؤ۔

برقنداز۔ تین سو دو۔

امینہ۔ (تین نوٹ دیکر) لو اپنی راہ لو۔ (برقنداز کا جانا
عامل کے لوگون کا دونون کو پکڑنا)

ل عمرو۔ (عامل سے) مین بھی آپ کی وجہ سے گرفتار ہوا
اور قید کا سزاوار ہوا۔

عامل۔ چپ اوبے مردک۔ ناحق کرتا ہے بک بک (سب سے)
جلد انھین لیجاؤ۔ دیر نہ لگاؤ۔

(لوگون کا دونون کو لیجانا۔ ل عمرو کا جاتے جاتے لپٹ جانا
سعوذ این کرنا اور جانا۔

امینہ (عامل سے) انکا بھوت کسی طرح آتار دیجئے۔ سو کی نذر
نذر کرو چلے بیجئے۔ جب انکو بھلا چنگا پاؤنگی آپ کا شکریہ
بجا لاؤنگی

(تینون آدمی جاتے ہین)

دوسرا ایکٹ نوان سین

رستہ پر ۔۔۔ (۲)

(بو سعید کا مع بو عمرو تلوار لئے ہوے داخل ہونا۔ اور امینہ
اور نازک ادا کو آتا ہوا دیکھکر بو عمرو کا بو سعید سے کہنا)

بو عمرو۔ اے حضرت تلوار سنبھالیے۔ پٹے بازی کی طرح دو چار
ہاتھ لگائیے چڑیلین آتی ہین اور ہمین کو دیکھتی جاتی ہین۔
(نازک ادا اور امینہ کا سامنے آنا بو سعید کا تلوار کھینچکر دوڑنا
دونون کا بھاگ جانا۔ بو عمرو کا سعوذ این کرنا)

بو عمرو۔ (امینہ کی طرف پکار کر) اجی اے گوری بی بی ہمین
گھر نہ لیجاؤ گی۔ کھانا نہ کھلاؤ گی۔ ٹھہری تو رہو کیا سچ مچ
بھاگ ہی جاؤ گی (بو سعید سے) میان وہ آپ کی منہ بولی
بیوی تھین جنکو آپ نے تلوار دکھا کر بھگایا۔ کچھ دلگی ہی ہوتی
ناحق ہنکایا۔ سچ ہے مارے بھاگتا ہے بھوت۔ لکڑی کھلنے
سے بندریا کا نکلتا ہے سوت۔ مگر نہین معلوم مین کیسا ابھتنا
ہون کہ روز بے انتہا مارا جاتا ہون مگر نہ بھاگتا ہون نہ جان
بچاتا ہون۔ لیکن مین بھوت کا سیکو ہیچا جہون مگر مار سے بھلے ہون

بو سعید۔ اے یار اب جلد یہان سے ٹلو۔ جہاز پر سوار
ہوکر بھاگ چلو۔

بو عمرو۔ اے صاحب چلین گے۔ یہان کے لوگ کچھ ہمین
نہ لین گے۔ آپ نے دیکھا کوئی کھانا کھلاتا ہے کوئی مال
دیے جاتا ہے۔ اگر وہ گوشت کا پہاڑ (جو مجھ سے شادی کا
دعوی کرتی ہے) نہ ملتا تو بندہ کبھی یہان سے نہ ٹلتا۔
رات دن مفت کی دعوتین کھاتا۔ روپیہ کماتا۔ مزے اُڑاتا
مالدار ہوجاتا۔ ہر وقت یہی دل چاہتا ہے کہ ہرگز ہرگز یہان سے
نہ جاؤن اور کوئی اچھا سا روزگار پھیلاؤن۔

گانا۔ بو عمرو

یہان مین ہوجاؤنگا لکھی سوداگر بابا ہا ہاہے۔ اجی اوہے اوہے۔ اجی اوہے ہاہے
ملکون مین نام ہوگا۔ اچھا یہ کام ہوگا۔ خوب ہی سامان ہوگا
اونچی دوکان لونگا۔ اسمین بچون کا ہر دم۔ چاقو چھری
تیغہ چھتری۔ ۔۔۔ ۔۔۔
۔۔۔ لوٹدر منسل ربڑ۔ قلم سیاہی تاش۔ گنجیفہ ۔۔۔
پچیسی سکاٹنے چمچے۔ صابن۔ ڈبیان۔ کرتے۔ بیوڑیان
صابر ۔۔۔ بڑے چینی ۔۔۔ ۔۔۔ چرٹ۔ دیا سلائی۔
۔۔۔ کنگھی کی ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔
چھریان۔ مولون کے گھر ہو جاؤن۔ دلہن کو بھانس لاؤن
لاکھون دم مین کماؤن۔ رنڈی نوکر نچاؤن۔

یہان مین ہوجاؤنگا۔ لکھی سوداگر۔ اوہے اوہے ۔۔۔
دو دو مکان ہونگے۔ کیا کیا سامان ہونگے۔ نوکر دو چار ہونگے
کھانے تیار ہونگے۔ پھر مین چکھون گا خوب ہی۔ مکھن
بسکٹ۔ روٹی سالن۔ دال چپاتی کھیر فرنی۔ خشکہ
کھچڑی اور پلاؤ۔ قیمہ قلیہ پائے پلاؤ۔ کھیری کردے ابلی مرغی
توس پسندے بھولی مچھلی۔ حلوا پوری دہی بتاسے۔
میٹھے چانول کھاجا کھجلے۔ پیڑا برفی نان خطائی۔ لڈو
گھٹیان دودھ ملائی۔ زردہ اور بریانی انڈے اور بورانی
جب مین یہ کھانا پاؤن بھر بھر کے پیٹ کھاؤن۔ کس کس کے
ہتے لگاؤن۔ فرحت سے بھول جاؤن۔

یہان مین ہوجاؤنگا۔ لکھی سوداگر۔ اوہے اوہے الخ
(دونون جاتے ہین)

تیسرا سبق

اچھا اس انقلاب نے اُلٹا زمانہ ہے
مردانہ پست ہوگیا اُٹھا زنانہ ہے

ایہا الاستاد و الماسٹر۔ ذرا ادھر توجہ کی عینک سے
میری عرض ملاحظہ فرمائیے۔ اور جھٹ پٹ بائین ہاتھ بازو
سے جواب دے ڈالیے۔

اُستاد۔ بس چپ رہو۔ ہمکو فرصت نہین۔ یہ تمنے خوب
دلگی نکالی ہے۔ صاحب نہ سلامت۔ مزاج نہ اصلاح۔

مقدونیا اور بلغاریہ کا جھگڑا
مسئلہ مشرقی کا اڑیل گدھا
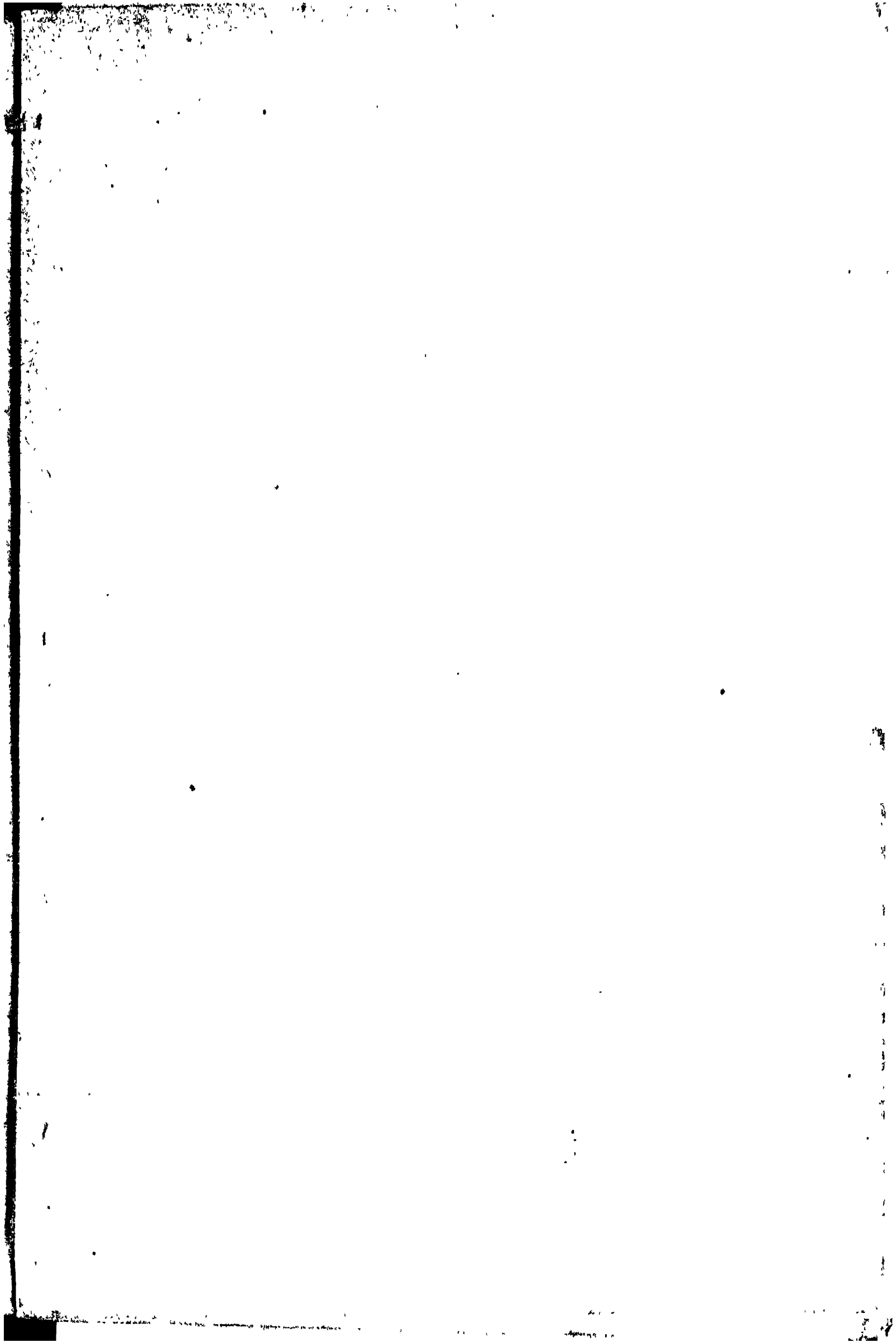
جب تو کہین طروہی سوال کی جھرلی سامنے معقولی کرلی تھی سوالخزالی کا صندوق یا میا بنالیا۔ اسوقت جواب نہین دیا جائیگا۔

شاگرد۔ ایساخدا نخواستہ نہ کیجئے گا۔ بہت بڑا ہرج ہوجائیگا کئی برس سے تو دشمن روپوش نہین معلوم کس گوشے مین خواب خرگوش ہو رہے تھے۔ سیکڑون چوہون کے بل۔ لاکھون کنوکون مین ہاتھ ڈالنے سے طاعون کی بدولت آپ ملے ہین یہان بعض بعض بھاری بھرکم معاملون مین پوچھنے کی ضرورت بڑی زور سے گرج پیدا ہوئی۔ آجکل اوقات مین بہت یاد آئے جیسے منھ دھونے کھانا کھانے چسکی اڑانے کے بعد حقہ سلگاتا

اُستاد۔ (بات کاٹ کے) لاحول ولا۔ بات بھی ختم کرو گے شیطان کی آنت بناؤگے۔ اسوقت تو جلدی بڑی کام ہو گھر کا

شاگرد۔ جی وہی تو سوال ہو۔ آپ اسطرح ٹالے دیتے ہین۔

استاد۔ ارے بھائی۔ یہ گھر کی بلا مرتے جیتے کہین ٹلنے والی ہو عمر بھر بلکہ مرنے کے چالیس دن تک جان پر نہ سہی قبر تک مسلط رہتی ہے۔

شاگرد۔ اچھا تو اسکی نسبت فرمایئے۔ استاد کی کیا بات ہو مگر آجکل کی شرط ہو۔ کیا وجہ کہ یون تو اگلے وقتے زمان مین جسطرح لوگ برت گئے برت گئے۔ مگر اسوقت اس تہذیب اور روشنی کے زمانے مین یہ معاملہ اسطرح سلجھا ہوا ہے جیسے کنکوے کی ڈور کا لچھا۔

استاد۔ سمجھانے سے پہلے اسکا دیباچہ تو سمجھ لینا چاہیے۔ اسکا یہ حال ہو کہ سعدی کی گلستان کا دیباچہ منت خدایرا عزوجل کہ طاعتش موجب قربت است والا یا ظہوری کے سہ نثر والے تین دیباچے سرو سرایان عشرت کدۂ قال کہ نو رس سرابستان حال بات ہین۔ یعنی پہلے گھر گرہستی کی جڑ ہے اس جھنجھٹ کے مادہ فساد کو بخوبی قبول کرو پھر آگے شادی خانہ آبادی بحکم خدا اور رسول کی سنت کا ظہور از آمار ہے گا۔

شاگرد۔ جی بہت درست۔ خدا آپ کو شاگرد مسترشد کے سر پر پہاڑی بادل کی طرح گھنگھور سایہ گستر رکھے سب کو بات سمجھانا بات کی جڑ سمجھانا کہتے ہین اور اس دقیقہ سنجی موشگافی پر یہ شاگرد بال باندھا غلام ڈلام بے دام بلکہ جو لام بن رہا ہو

استاد۔ اچھا لے اب سنو۔

انسان مین دیگر مخلوقات کی طرح نر اور مادہ کا جھگڑا سرسے لگا ہوا ہو۔ چاہے ہو باوا آدم کی اولاد مانو چاہے ہو گردش دہر اور نیچر کی خراد کی تراشی مورت جانو۔ اسکی تشریح اور تصریح مین الجھنا میان بیوی کے جھگڑے مین پڑنا ہو۔ پھر آپ جانئے یہ کیسی الجھن کی بات ام الآفات ہو اگر اسمین پھنسئے تو قرآن اور پران سے اپنی اپنی طرف جزدان مین اٹھی ہلے۔ آدمی سے پوری ریل نہ اٹھے بن بچا کئے کیا معنی آجکل کے لوگ پردے کی آڑ مین بیٹھکے وہ ناٹک تانی بجاتے ہین کر چادر گھسیٹ گھسیٹ کے ڈیڑھ کنا کنکوا بنا دیتے ہین۔ آدمی کی عقل گھچا پر کی چھرلی ہوئی مہتاب ہو جاتی ہے۔

شاگرد۔ ہان ہان حضرت خوب یاد آیا پردے کا کیسا جھگڑا آجکل لوگون نے نکالا ہو۔ دو رنگے باتون اسکو سلجھا دیجئے

استاد۔ بس اسی طرح بات مین بات نکلتی ہو

شاگرد۔ اجی جناب ان باتون مین تو گھر سے خدا جانے کس کس کے نکلنے کے سامان ہین۔

استاد۔ ارے بھائی بحث کرنے والون کی بیراہ روی ہے سالانہ تو دو ہین۔ سنتا ہم اچھا بلکہ ایک طرح سے سچی بول ہو ایک صاحب تو فرماتے ہین عورتین جب تک پردے سے نہ نکلین گی ہم وطن مہذب نہین ہوسکتے۔ گویا انکے پاس مہذب بن جانے کا ڈبلوما آگیا ہو صرف نفیس بے پردگی کی باقی ہو وہ داخل ہوئی اور تہذیب کا سرٹیفکیٹ بغل مین۔

شاگرد۔ کیون صاحب۔ مسلمانون کی اسمین تخصیص کیا۔

استاد۔ تخصیص کچھ پوچھو حماقت ہو اور کیا کہا جائے بھیا سراین شرح سے یہی تو رونا ہو کہ مسلمان اسکو قومی یا مذہبی مسئلہ کیون بنائے لیتے ہین۔ اگر ایسا ہی مذہب پیارا ہو تو اور مذہبی احکام کی پابندی کیجئے۔ آخر پردے کو کیون لیے بیٹھے ہین۔ دوسرے یہ کہ ہر کام مین مذہب کی آڑ پکڑنا مذہب کو بدنام مطعون کرنا ہو۔ اگر بحث کرو تو عقلی نقلی سب ہی دلائل سے اسکا یہ حال ہو کہ فطرت اور نیچر کے قاعدے تو جاتے رہے صرف مذہب کی دوچار کتابین تبرکاً تیمناً پڑھ لین اور لگے پیچیدہ۔ دقیق مسئلون مین بحث کرنے۔ تمکو ایک گُر کی بات بتا دون۔ کسی طرح ابرا نیاچر ڈارون کی کتاب مین تعلقات جنس کی فصل دیکھ لو پس پردے کے بارے مین دندان شکن جواب دے سکوگے۔ (باقی)

راقم۔ اُستاد نیچری

خانہ ساز ظرافت

لوگ کہتے ہین ہندوستان مین ظرافت کا مادہ کم ہوتا جاتا ہو ایسے حضرات کو جناب سردار احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر بہادر نہر رئیس مکل ضلع لاہور کا رسالہ موسوم بہ گنجینۂ ظرافت ملاحظہ کرنا چاہیئے۔ یہ رسالہ حال مین شائع ہوا ہے۔ اگر نعمت خان عالی زندہ ہوتا تو اس رسالہ کو دیکھکر چلو بھر پانی مین ڈوب مرتا۔ اسکا مصنف خاندانی ظریف ہے دیباچہ مین تحریر ہو کہ ہمارے ایک بزرگ کا قول ہو کہ ہمارے خاندان مین ظرافت کا مادہ بڑھکر چلا آیا ہے۔ "چنانچہ یہ رسالہ اسی مادہ کے خروج کا نتیجہ ہے اگر کوئی سنجیدگی کا نسخہ استعمال کیا گیا تو بہتر ہے ورنہ یہ مادہ ماہیا بجوش مین آئیگا۔

اس رسالہ مین مصنف نے وہ جودت دکھائی ہو کہ بارک اللہ یعنی دیباچہ مین تحریر ہو "یہ ایسا رسالہ نہین ہو کہ اسمین صرف لطائف و ظرائف ہون بلکہ اسکو باقاعدہ علم بنا دیا ہو ...... آجتک ایشیا و یورپ مین کسی کو بھی اس علم کے مکمل کرنے کا خیال نہین آیا" اور دیکھئے کیا باقاعدہ علم بنایا ہے جسکا جی چاہیے اس رسالہ کو پڑھکر ظریف بنجائے۔ صرف ۸ کا خرچ ہے۔ مصنف نے پچاس اصلاحات ظرافت کے لکھے ہین جنکی نسبت تحریر ہے کہ اگر وہ یاد کرلیجائین تو ہر ظرافت کی مجلس مین عجیب لطف آتا ہے۔ واقعی یہ تدبیر تو ایشیا اور یورپ مین کسی کو نہین سوجھی تھی۔ ابھی تک تو لوگون کا خیال تھا کہ ظرافت ایک جوہر خداداد ہو۔ یہ رسالے سے پڑھکر حاصل نہین ہوسکتی لیکن اس مشکل کا حل کرنا سردار احمد صاحب کی تقدیر مین لکھا تھا۔ اب شگفتہ ظرافت کے اصول قائم کرنے مین مصنف نے اپنے خاندانی ظرافت کا مادہ کام مین لایا ہے۔

ان لطائف و ظرائف سے سبق حاصل کیا ہو جو کہ مصنف کے بزرگون کی ایجاد ہین پس یہ خانہ ساز ظرافت کا نسخہ ایک طرفہ معجون ہو۔ مگر مکمل نہین مثلاً صفحہ ۲ پر تحریر ہو کہ ہنسنے کی تین قسمین پیدا ہوتی ہین۔ اول تبسم۔ دوسرا خندہ۔ تیسرا قہقہہ چنانچہ تبسم اور قہقہہ کی مختلف قسمین لکھی ہین لیکن خندہ کی کوئی قسم نہین لکھی حالانکہ زہر خند بھی ایک قسم کا خندہ ہے۔ این چہ معنی دارد۔ کہدیا جائے استاد خطا نیست۔

اب عبارت کتاب کی ملاحظہ ہو ظاہر ہو کہ جو شخص ظرافت کے اصول سیکھے گا وہ زبان پر بھی حاوی ہوگا۔ "ظرافت کا دارومدار بہت کچھ زبان دانی اور شوخی بیان پر ہو۔ خندہ کی تشریح اسطور پر کی گئی ہو۔ اگرچہ اسمین آواز ہوتی ہے مگر زور کی آواز نہین ہوتی ہے ...... دوسرے کی موجودگی مین ایسا ہوتا ہو۔ البتہ کسی شاذ و نادر موقع پر تنہائی مین بھی لاحق ہوجاتا ہے۔"

آواز دار اور بے آواز کی تشریح کس خوبصورتی سے کی گئی ہے ہمکو تو اس بیان سے کچھ اور ہی بو آتی ہو اور جب دیکھتے ہین کہ تنہائی مین بھی لاحق ہوجاتا ہو تو اس خیال کی زیادہ تصدیق ہوجاتی ہے۔

اسی طرح مختلف مقامات پر ایسی ایسی عبارت آرائی کی ہو کہ بایدو شاید۔ یہ کتاب ظرافت کی کتاب اس معنی مین ضرور ہو کہ اس کو پڑھکر ہنسی آتی ہو حالانکہ بعد کو شیخ کا مصرع یاد آتا ہے۔ ع

برین عقل و دانش بباید گریست

راقم۔ ایک مشغول

ہمہ اندر زمن تو این است
کہ تو طفلی و خانہ رنگین است

پتا تو یہ ہے چشم بصیرت و عینک حقیقت غیب نہ دار سیر بین ہے اگر کسی کو سلعت دیکھنا ہو تو دش الدہ اقلید مس کی راہ بتا بالی ہوئی اختیار کرے - عالم اشراق مین غلطان پیچان ہو کے اس دنیا سے الگ ہو کر دیکھے خدا نے چاہا اور تو نس بھی بھیک تک گیا تو بیسٹ والا تماشہ بھی بات ہے - وہی مثل - ہلدی لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا آئے اور اگر انصاف سے دیکھئے تو آجکل تحقیق اور بال کی کھال نکالنے کے زمانہ مین یعنی انسانیت شائستگی و تہذیب کے بھی یہی معنی ہین یعنی دنیا کی سیر کرو اور جہانتک ہو سکے تلاش اور تحقیق کا تیر ترقی کی تہ تک پہونچا دو اگر لوگ بعض باتون کو معض از تعصب بھی کہین تو انکی خود کوتہ نظری ہے ورنہ دنیا مین کون ایسی چیز ہے جو کسی نہ کسی وقت لیکن کسی کام مین نہ آسکے - داشتہ آید بکار اگرچہ باشد سر مار - بڑی دقت ادھر ادھر کے حالات اور خبرون کے مہیا کرنے کی تھی الحمد للہ آجکل کے زمانہ مین اخبارات کی وہ کثرت ہو رہی ہے کہ ایشیائی شاعری کو ساقی کی پکار اور واعظ کی دستار کی کچھ حاجت نہیں بلکہ اگر تاریخ کہنے والے اندھیرے اجالے میان ہاتف کو یاد کرین تو خدا نے چاہا اخبار صاحب ہی آسودہ ہون یتعلق قانون یا قضیات وغیرہ وغیرہ مین زید و بکر کی کوئی حاجت نہین خدا کی عنایت سے اخبار صاحب وہان بھی سیکڑون ہزارون نہین بلکہ کروڑون منون ڈھیر کے ڈھیر انبار کے انبار لیجیے چند تازیے خبرون سے زیادہ سیر تماشے کی کیا کمی ہو سکتی ہے - یا ہو صاحب آج ترکی مین بلغاریہ اور سعد و نیا نے مل ملا کے سرکشی اور فساد کی کھچڑی پکائی ہے - دم پر آنے اور چاول کی کنی دیکھنے والے بڑے بڑے شہنشاہ بادشاہ یورپ کے آستینین چڑھائے تلے بیٹھے ہین - کل کیا ہو یورپ کی دیکھا دیکھی امریکا کے منھ مین بھی پانی بھر آیا

کہ مے خورند حریفان من نظارہ کنم

کہتے ہو سے پڑوڈ ہے چڑ کی طرح بغیر بسم اللہ کہے جھک گئے یعنی انکے جہاز بھی بغیر سنے ہی کہ بیروت مین ہمارا کانسل گولی کا نشانہ بنایا گیا سر پر پاؤن رکھ کے بے تحاشا دوڑ نے - اے صاحب یہ محض تار برقی کی غلطی مرسونات کا دھوکا تھا مگر اسوقت سوچنے کی مہلت نہین - آپ جانیے امریکا کی پوشاک مین ستارون کی کثرت ہے اور ترکی کا نشان ہلال ہے جسکو شاعرانہ خیال کا مزا لوٹنے جاتے ہین جسکو شاعر کہہ گیا ہے -

گریبان مین تکمہ وہ الماس کا

دنیا کی الٹ پلٹ انقلاب اکھاڑ پچھاڑ تو ہوتی ہی رہے گی

بقول شخصے

کبھی ڈوبی کبھی اچھلی مہ نو کی کشتی

ابھی منظر تو یہ ہے آسمان کا سمان زمین پر بھی نظر آجائے دوسرا منظر ایک گوری بی بی صاحب اخبار مین فرماتی ہین ہندوستانی عورتین عیسائی ہونا چاہتی ہین لیکن جان کا خوف ہے - کچھ عورتون نے ہنسی خوشی تثلیث قبول کی تھی وہ قتل کر دیگئین واہ وا - ہمارے پادری صاحبان کی ہر طرح کی کوششین اور انکی کامیابی تو رہی ایک طرف - سب پر دگی کی بات ہمارا یہ اردو سکٹ ہی بانس کی طرح آجکل عورتین کو عورتین رہی انکے مردون کی نیت کو بس ٹی دستار بنائے ہوئے ہے - پھر بھلا مہذب و دیندار گرجا جانے والی چارن کہارن پیکن کو کون روک سکتا ہے اسپر اس انگریزی عملداری اور اسکے قانون سے مجال کسکی ہے معلوم ہوتا ہے میم صاحب نے صرف خواب دیکھا ہے ابھی یہان عورتین کیا مرد تک اس گمراہی اور خانہ کشی کی لتا دھڑی مین مجھ ہیں اگر انکے عیسائی ہو جانے اور دوزخ شکم کی آنچ سے بچنے کی آس پر سپر سیمیت کی آڑ کرتے جاتے ہین -

تیسرا منظر - سورت مین اس واویلا پر کہ دنگا ہون معابد مین ہر کادہی کتا بازی ہوتی ہے بعض لوگ حاکم وقت سے واویلا داد فریاد چاہ رہے ہین -

چوتھا منظر - کلکتہ مین کشو رہنا اپنی نوعمر نوجوان جورو سے ایسے جھپے کہ جان دینے پر آمادہ ہو گئے - آپ جانیے بھلا جورو مرنے کے بعد بھی جان چھوڑنے والی کب تھی اسنے کہا ہمارا بھی ساتھ ہو خودکشی کا سامان یعنی افیون گھر مین تھی - بیوی صاحب جلد باز انھون نے بلا انتظار بطور پاتراب کے آگے ہی قدم بڑھا دیا یعنی افیون کھا لی - شوہر برخوردار جب تشریف لائے تو دیکھا یہ مرنے مین بھی پھسڈی رہ گئے پھر افیون لانے بازار گئے - یہ مرنے جو گئے افیون بازار سے لا کے عدم کا ٹکٹ لیکے ریل عدم پر بیٹھ ہی گئے مگر ناکامی کا تو سہرا سے لگا لگا تھا ابتدا انکی ندامت قسمت مین بدی تھی - معلوم ہونے پر لوگون نے ٹکڑی پکڑ لی جھک مار کے اچھا ہونا پڑا اب مقدمہ زیر تجویز ہے -

اعلان مجلس عظیم

۲۵ - رجب المرجب کو میر اعظم علی مرحوم جو محلہ چوپٹیان بارہ دری دلارام مین ہر سال مجلس کرتے تھے وہی مجلس عظیم الشان حسب معمول اسی انتظام اور اہتمام سے اسی مکان و محلہ مین اس سال ہوگی ہوگی - اور جناب سید خورشید حسین صاحب عرف دولہا صاحب عروج خلف الصدق جناب جنت مآب میر خورشید علی صاحب طاب ثراہ مرثیہ پڑھینگے جیسا کہ آپ حضرات تشریف لاتے تھے اسی مرتبہ بھی تشریف لاکے ثواب حاصل کیجیے اور مجلس نہ ہونے کا خیال دل مین نہ لائیے -

المشتہر - متظان مجلس -

تصنیفات جدید

یادگار دربار - سنہ حال کا دربار اور جشن تاجپوشی جس خاص اہتمام اور حسن و خوبی سے بمقام دہلی ہوا ہے وہ کئی اعتبار سے مملکت ہند مین اس قابل ہے کہ متعدد کتابین ہندوستان کی مختلف زبانون مین تصنیف اور شائع کیجائین چنانچہ اسی اہمیت کو خیال کر کے جناب مولوی فیروز الدین صاحب مالک اخبار شیر ہند لاہور نے کتاب مندرجہ عنوان تالیف فرما کے فی الحال شائع کی ہے اور از راہ عنایت ہمارے دفتر مین بھی بھیجی ہے ہم مولوی صاحب موصوف کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہین اور امید کرتے ہین پبلک اسکی پوری قدر دانی کریگی جو کچھ محنت اور مشقت حالات تصویرات کے بہم پہونچانے مین کی گئی ہے سب ٹھکانے لگے گی یہ کتاب علاوہ طول طویل فہرست کے ۲۷۶ صفحون پر ختم ہوئی ہے جا بجا نقشے اور با کیزہ تصویرون سے بھی کتاب کی زینت بڑھائی گئی ہے اور حضور لارڈ کرزن ولیڈی کرزن ڈیوک و ڈچز آف کیناٹ لارڈ کچنر بہادر کمانڈر انچیف و والیان ملک کی تصویرین بالخصوص خاص اہتمام کے ساتھ مصارف کثیر و محنت شاقہ گوارا کر کے مناسب موقعون پر ثبت کی گئی ہین - حصہ اول مین شہنشاہ ذیجاہ کے حالات زندگی نہایت مفصل درج کیے گئے ہین - اسکے بعد انگلستان مین تخت نشینی اور تاجپوشی کے جشن کا ذکر ہے اسمین علاوہ ان ہاف ٹون تصویرون کے جا بجا لیتھو کی بھی تصویرین درج ہین اسکے بعد جشن کی تیاریان اور جلوس اور اسکے متعلق تمام ضروری حالات کمال تفصیل سے لکھے گئے ہین ایک فصل مین دربار کا عارضی نظارہ اسطرح بیان کیا گیا ہے کہ کتاب کے پڑھنے والون کے سامنے اصل دربار کا سمان کھنچ جاتا ہے - ایک جدا گانہ باب مین دربار کے تقریبات نمائش صنعت و حرفت کے افتتاح کا حال شہنشاہی تاجپوشی کی تشریح سرکاری دعوت جشن تاجپوشی کے اعزاز دیسی رؤسا کی گارڈن پارٹی کا جلسہ روشنی اور آتشبازی کی تشریح بہادران غدر کی دعوت اور ملاقات اخبارات گورنمنٹ کی مہمانی عطاے تمغہ جات کا دربار - نماز دعا - مدح و رزشین رخصتانہ پارٹیون کے حالات دربار کے نتائج - حکام و عمائدین انگریزی جو سنٹرل کیمپ مین تشریف فرما تھے اور دیسی والیان ملک کے حالات و تصویرین وغیرہ وغیرہ

مناسبت و صناعت کے ساتھ کتاب میں درج کئے گئے ہیں کتاب کی نظم تہذیب اور اہتمام خوشخطی اور چھاپے کی صفائی کاغذ کی خوبی سے بخوبی ظاہر ہے علاوہ اسکے دو بڑے نقشے سنٹرل کیپ اور دربار دہلی کے بھی دئے گئے ہیں غرضکہ جہانتک امکان میں تھا کتاب کے مستند عالیشان دلچسپ اور یادگار بنانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا گیا ہے۔ یہ کتاب اپنے مضامین کی اہمیت اور تیاری کے اہتمام کے اعتبار سے اس قابل ہے کہ شائقین کتب اور ہوا خواہان حکام وقت و سرپرستان اسکو اپنے کتب خانون کی زیب و زینت ہو۔ ان تمام خوبیون کے دیکھتے فی جلد درجہ اول عہ درجہ دوم ہے کچھ زیادہ نہیں۔

ارمغان اسرائیل

اگرچہ آجکل جس ذریعہ سے علم کا بڑا حصہ ہندوستان کو نصیب ہے یعنی انگریزی زبان اُسکے دیکھنے بنی اسرائیل کے حالات سے وقفیت حاصل کرنے کا سامان بافراط اور باسانی میسر آسکتا ہے مگر پھر بھی اس یادگار عالم النسل اور قوم کے حالات کی تفصیل اردو مین ایکجگہ سلسلہ کے ساتھ کسی رسالہ یا کتاب مین مدون اور تالیف ہونا مستحسنات سے سمجھنا چاہیے چنانچہ فی الحال رسالہ ارمغان اسرائیل شیخ محمد منظور الدین صاحب اکبرآبادی نے اردو مین تالیف فرمائے قوم بنی اسرائیل کی تاریخ کا مسالہ مختلف کتب مذہبی و سماوی سے مہیا کر کے مدون اور شائع فرمایا ہے جن حضرات کو تاریخی مذاق ہے اور اس تاریخی قوم کے حالات دیکھنا چاہتے ہیں امید ہے وہ ضرور اس کتاب کو لیں گے اور لائق اور جفاکش مصنف کی محنت کی داد دینگے۔ زبان اور بیان بھی وہ نہین ہے کہ جس سے کسی طرح جی گھبرائے بلکہ ایک دلچسپی شروع سے پڑھنے والے کو ایسی رہتی ہے کہ بغیر ختم کئے ہاتھ سے رکھنے کو جی نہین چاہتا۔ کتاب ملنے کا پتہ ضلع اناوہ کٹرہ پردل خان مکان نمبر ۱۵۰ قیمت فی جلد ۱۲ ہے۔

توکل علیہ البرسات

بعد الحمد ہمارے مرحوم مولانا لکھنؤ صاحب بھی جنبی بیگم عرف افیونون کی یوست کے زور یا چڑے پن سے آفات ارضی و سماوی سے جان بچاکے گرتے پڑتے فصل کی سیل اور پھپھوندی سے محفوظ مکان کہنہ کی طرح باوجود دمشق رکوع دسجود جہان تھے وہین ہین مینھ پانی نے اگرچہ بہت زور مارے چھوٹے بڑے مکان نئے پرانے چھپر اور سائبان

لاکھ لٹکے کاڑ ریگاتے اور کھپریل اور چھپر سے آسمان اور بادل آنکھین جھکاتے رہے تقاطر امطار آسمانی نکڑ منی کے جانے کی تاتا تیاری کرتا رہا ۔ پیر فلک کا رومال ابر ہر وقت تر رہا ۔ عارضۂ زیابیطس زدۂ ہر دل زمین سے نے آبلۂ علوی کے کروٹ بدلنے پر امہات سفلی کو بہت ابھارا طوفان نوح کی یاد مین دریا گزیدہ تالابون حوض اور جوہر کے دیدون مین آنسو تک ڈھبڈبا گئے واہ حضرت حضور

زمین جنبد زمان جنبد فلک جنبد جہانی جنبد

اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئے۔

رہی نشوونمائی سبزہ ہے گورغریبان پر

ہوئے جرخ زنگاری جو آگے تھی سو اب بھی ہے

* کہتے ہوئے پینک کے جھونکے لیتے رہے ۔ ہان اتنا ہوا۔ ڈھکی مندی چیزون مین پھپھوندی لگ گئی پرانی لکڑیون گھوڑون پر کوکرمتے اُگ آئے ۔ پلنگ آپ ہی آپ بیکراج گھر کے لوگون کی طرح اینٹھ پر کے کتے کی طرح ٹانگ اٹھا کے تننے لگے ۔ لونا لگی دیوارین رکوع مین آمین تسکیے دار چھتین سجدے مین گئین بعضون کو پلنگ تحت کھٹولے سے کاوزر بیان کرنے مین نالی کے ڈنڈون کی مشق رات بھر کرنا پڑی کہین رات بھر لگن تیلی کونڈے توے سے اُلٹی گنگا بہانا ہوئی ۔ کوئی برخوردار جوڑا بھیگتے بھیگتے چنیا بیگم اور بھیگی بلی بنا ۔ برخورداران "نور چشم دنور حشمی" جو جو ہے کے بلون مین جا چھپے طاعون کی سواری کے خوف سے بڑی کشمکش سے ڈھین پکڑ پکڑ کے نکالے گئے مگر عیش باغ کے میلون کی سیرین جد ھے اور کچھ سے کی لہرین اسطرح دل کو سنبھالے رہین جیسے پانی پر کوئی غذی کی ناؤ۔ بس ہفتہ سے عجوزۂ فلک نے ابر کا گھونگھٹ اٹھا بوڑھے غمزے جتانے کے ساتھ ملتوی کئے ۔ ہان کسی کسی دن گھڑی دو گھڑی کو کوئی دن طالبعلم کی طرح آموختہ پڑھ لیا صبح و شام کی خنکی جسپر آب و ہوا کی رطوبت موسم زمستان کی یاد دلا جاتی ہے ۔ سفید سفید لکہ ہائے ابر لحاف گدون کی پیشنگی دے جاتے ہین لیکن اصل مین پوچھئے فصل خریف خدا کی عنایت سے المست پہلوانون صحرا کے زعفرانون کی طرح سر اٹھائے بقول فیضی

ہر گیا ہے کہ از زمین روید وحدہٗ لاشریک لہٗ گو ید

سر بفلک چلی جاتی ہے ۔ لیکن شہر مین ضرور خبرون کا بیج مارا گیا ۔ شہر خبرون کی بابلی خدانخواستہ کوئی خانہ جنگی اگاتی ہے نہ لنگوٹے کا میدان کوئی مزیدار معرکہ دکھاتا ہے چند روز افیون گومتی کی طرح سلامت روی کی چال چلے جاتے ہین دنیا دم اٹھائے اپنی ریلون کی دھن کھنکھجورون کی طرح رینگتی جا رہی ہے۔

حل پہیلی مطبوعہ ۲۷ اگست ۱۹۰۳ء

نمبر ۵۔ کنٹھا ہے زرنگار جگمہ ہلال کا یا کرتے ستارہ ہے دامن ہلال کا گھنڈی لگی ہوئی ہے گریبان یار مین یا آئے ملگیا کرتی تارہ ہلال کا (ایک دلچسپ) گریبان تکمہ اک الماس کا کوستارہ ماہتاب کے پاس (محمد یوسف مہرونی) (تاج شیخ نظیر حسین تعلقدار گدیہ)

حل نمبر ۶۔ کبھی جھکڑا نا کر کبھی نا جھکڑا دیر۔ محمد حمید صاحب سکرٹری انجمن تفریح بہرائچ ۔ نواب سید خاقان حسین خانصاحب کانپور شیخ نظیر حسین خانصاحب تعلقدار گدیہ محمد سعید صاحب نانپارہ ۔ حاجی کالکھنوی محمد یوسف صاحب مہرونی

حل طلب (انکا حل ۲۱ ستمبر تک دفتر ہذا مین پہونچ جائے)

کا

ممیرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون۔ میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔

ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پروال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہے بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرانی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔

نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر صاحب۔ سلام نیاز۔ ممیرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہے مین نے آنکھون کی بیماری کے لیے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی ایک مریض پر تو اسنے جادو کا اثر کیا اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک عرصہ دس سال سے بے نور ہوگئی تھین۔ صرف کسی قدر طاقت بینائی اندر کے پردے مین موجود تھی پردہ کا رہنا اور اندر نس کوٹ مین سخت نقصان تھا۔ اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا۔ مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید ممیرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین۔ راقم ڈاکٹر شیخ الہی بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری۔ ضلع ساگر۔

(۲) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب تسلیم۔ مین نے آپ کے ممیرہ کے سرمہ کو تقریباً ۳۰ مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیابند۔ دھند۔ پھولا۔ ناخنہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے۔ ان مریضون پر آپ کا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سُنی تھی ویساہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا۔

تازہ سندات

میری راے مین آپ کا سرمہ شفا بخش ہے یہ کوشش کیجیے بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کہ ہر امیر و غریب آپ کے سرمہ سے مستفید ہو کر آپ کو دعاے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلی قسم۔ وی۔ پی بوسٹ بھیجدین۔ راقم۔ چودھری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ ترنسہ ضلع ڈیرہ غازی خان

۳۔ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب دام اقبالہم تسلیم۔ مزاج شریف۔ آپ کے ہانسے بذریعہ ویلوپی ایبل سرمہ منگاکر استعمال کیا مجھے درجہ کا مفید ثابت ہوا بلکہ صحت کلی ہوگئی آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم۔ دھند و خارش چشم و پروال کے کل شکایتون مرض چشم۔ شروع کیٹرکٹ۔ (ابتدائی موتیابند) مین بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیجیے۔

راقم

ڈاکٹر ریاض الدین مقام نکرانگ ضلع چینا۔ سرحد ملک چین۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کیلیے [illegible] جمع کیا گیا

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

دھوکا دھڑی

تتمہ مضمون ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

دوسرا ایکٹ دسواں سین

(قبرستان اور ایک چھوٹا سا مکان پردہ نمبر (۶)

(صمد اور سوداگر کا آنا۔ اور صمد کا سوداگر سے معافی مانگنا)

صمد۔ سوداگر میری خطا معاف کیجئے۔ اپنے دل کو صاف کیجئے مجھ سے آپ کا نقصان ہوا۔ لیکن یہ بھی آپ نے خود دیکھ لیا سامان ہوا۔ اگر میاں سعید بالکل سے نہ جاتے تو شاید کبھی ہاتھ نہ آتے۔

سوداگر۔ شاید سعید لیس دین کے پکے ہیں۔

صمد۔ جی نہیں وہ تو معاملے کے بڑے سچے ہیں۔ تمام شہر کو انپر اعتبار ہے۔ سب کی نظروں میں انکا وقار ہے۔

سوداگر (دیکھکر) ارمان چپکے چپکے بات کرو۔ وہ سامنے سے چلے آتے ہیں اور لوگ گھر کو جاتے ہیں۔

صمد۔ دونوں کو آتا ہوا دیکھکر) ہان سچ تو ہے وہی آتے ہیں اور وہی زنجیر گلے میں ہے اُسے دیکھے لیے جاتے ہیں۔

(بوسعید و بوعمرو کا داخل ہونا صمد کا سعید سے کہنا)

صمد۔ بڑے تعجب کا مقام ہے۔ یہ بھی آپ ہی کا کام ہے جس زنجیر کے واسطے اتنی ذلت اٹھائی وہی زنجیر زیب گلو فرمائی۔ اگر آپ مجھے اسی وقت قیمت عنایت فرماتے تو (سوداگر کی طرف اشارہ کرکے) یہ بیچارے کیوں اسقدر زحمت اٹھاتے۔ اب بتلایئے کہ یہ وہی زنجیر ہے کہ نہیں جسکے پانے سے آپ نے انکار کیا۔ اور اب اسی کو اپنے گلے کا ہار کیا۔

بوسعید (خود سے) میں کہتا ہوں کہ یہاں سب کا ایک رنگ ہے باتوں کا نرالا ڈھنگ ہے (صمد سنار سے) ارے صاحب اسوقت کے علاوہ جب تم نے مجھے زنجیر دی تھی اور زبردستی گلے منڈھی تھی پھر مجھ سے تم سے نہ ملاقات ہوئی نہ اقرار انکار کی کوئی بات ہوئی۔

صمد۔ (سوداگر سے) اب آپ فرمایئے۔ سچ سچ بتایئے۔

سوداگر۔ (سعید سے) جناب میرے سامنے سارا معاملہ ہوا زنجیر کے لیے الجھن بڑھی مجادلہ ہوا۔

بوسعید۔ خیر جی۔ اب اپنا مال لو یا قیمت۔ خواہ مخواہ کی نہ کرو حجت

صمد۔ روپیہ تو آپ کی بیوی سے وصول ہوا۔ ذکر اسکا ہے کہ خواہ مخواہ ذری سی بات کو اتنا طول ہوا۔

بوسعید۔ (بوعمرو سے) ارمان یہ ناحق کی بک بک کرتے ہیں اور مجھی پر الزام دھرتے ہیں۔

بوعمرو۔ وہی تلوار والا چلتا نسخہ آزمایئے۔ انکو بھی تو کدم بھگا دیجئے

(بوسعید کا صمد پر تلوار کھینچنا صمد و سوداگر کا جان بچانا۔ اس

(دوسرے میں امینہ اور نازک ادا کا چند سپاہیوں کے ساتھ آنا۔ امینہ کا سپاہیوں سے بوسعید کی گرفتاری کا اشارہ کرنا۔ دونوں کا ڈرنا۔)

گانا ۔ امینہ

جلدی دوڑو انکو پکڑو تم سب ملکر اب اس آن
مت چھوڑو۔ روکو تھامو سر پر آیا ہے شیطان
ہوگا یہ مطلب پورا ہوگا۔ گر انکو اب ۔ زخمی ہونگے سب کے سب
جانوں کا ہوگا نقصان ——— جلدی دوڑو

بوسعید۔ (گھبرا کر) ارے یہ کونسی آفت آئی۔ یہ چڑیل تو کہیں سب کو ساتھ لائی۔

بوعمرو۔ میاں بغیر بھاگے چھٹکارا نہیں ٹھہرنے کا یارا نہیں سامنے تکیہ ہے بھاگ چلو۔ مردے کی طرح قبر میں پناہ لو۔

(بوسعید و بوعمرو کا بھاگ کر تکیہ والے کے مکان میں گھس جانا۔ دروازہ بند کر لینا۔ سب کا تعاقب میں جانا۔ دروازہ بند پاکر نازک ادا کا امینہ سے کہنا)

نازک ادا۔ آؤ دروازہ توڑ کر گھس چلیں اندر۔

امینہ۔ پرائے گھر میں زبردستی جانا۔ اپنی جان آفت میں پھنسانا۔ پہلے آواز لگانا چاہیے۔ اجازت لیکر جانا چاہیے

(امینہ کا پکارنا ایک عورت کا بلباس فقیرانہ آنا اور پوچھنا)

گانا ۔ فقیرنی

یہ تم لوگ یہاں کیسلیے آئے ہو ۔ ہوا کیا جو اسطرح گھبرائے ہو
حقیقت سنا دو ذرا اپنی ذرا + مصیبت زدہ ہو کہ دکھ پائے ہو
فقیروں کے گھر سے تعلق کیا ہے + سفر ہے کیا کچھ غرض لائے ہو
یہ سکتے ہو کیوں اپنے سینہ پہ ہاتھ + کلیجوں پہ کیا تیر غم کھائے ہو
بھرو سے فقط یہاں ہے اسد کا + یہ کیوں اپنے جل پہ تم آئے ہو

گانا ۔ امینہ

کیا آپ سے کہوں نہیں دل سنبھلا سا ہے ۔ افسوس میرا شوہر دیوانہ ہوگیا ہے
دیکھا جو اسنے مجکو تلوار لیکے جھپٹا ۔ ڈر کر جو بھاگ نکلی وحشت نے آگ بھڑکائی
دو چار آدمی میں نے لیکر جو ساتھ آئی ۔ حضرت یہی مکان میں بھاگ کر چھپا ہے
احسان مجھ پہ ہوگا دیجیے جو انکو ۔ اس بات میں نہیں کچھ نقصان آپکا ہے
منظور ہے یہی میری خاطر لیے خدارا ۔ سب سچ سچ کچھ بیوی سنا دیا ہے

فقیرنی ۔ پاگل کیوں ہوگیا۔

امینہ۔ میرا اسقدر سو گیا۔

فقیرنی۔ کیا کسی پیارے عزیز کی جدائی کا غم ہے یا کسی نقصان کا الم ہے۔

امینہ۔ دونوں باتوں میں سے ایک بھی نہیں۔

فقیرنی۔ تو آنکھیں لڑا آئیں کہیں۔

امینہ۔ جی ہان یہ ضرور ہے اسی الم سے میرے دل میں فتور ہے۔

فقیرنی۔ تو تم نے اُسے سمجھایا بجھایا۔ زمانے کا نشیب و فراز دکھایا ہوتا

امینہ۔ جی مکرر کہا۔ اکثر کہا۔ رات دن برابر کہا۔

فقیرنی۔ تو کیونکر کہا۔ سمجھا کر گلے لگا کر۔

امینہ۔ جی نہیں۔ دل جلا کر صلواتیں سنا کر۔ رات دن اسی کا گھولا ڈالا جب گھر میں آئے۔ یہی جھگڑا نکالا۔

فقیرنی۔ تو یہ کہو کہ تمنے خود انھیں حیران کیا۔ سوتے جاگتے پریشان کیا۔

امینہ۔ بیشک میں نے اس جھگڑے میں دونوں کی بھوک راتوں کی نیند اڑائی۔ اپنا جی جلایا۔ انکی جان کھائی۔

فقیرنی۔ اب میری سمجھ میں یہ بات آئی کہ تمنے خود بات بڑھائی۔ دل لگا کر ستایا۔ اچھے بھلے کو دیوانہ بنایا۔ دن کھانے کے ساتھ غم کا لقمہ دیا۔ رات کو لڑائی کی چٹنی کھلا کر دل کھٹا کیا۔ زیادہ پیچ کھانے سے ہضم میں فتور رہا۔ ادھر رات کو سونے میں قصور ہوا۔ بدہضمی کا نتیجہ ظاہر ہوتا ہے۔ آخر کو سودا معلوم ہوتا ہے جس سے اکثر دماغ بگڑ جاتا ہے اور انجام برا نظر آتا ہے۔ بے سوچے مجھے ستایا۔ اُسی کا نتیجہ پایا۔

امینہ۔ میں فریاد لائی ہوں۔ وعظ سننے نہیں آئی ہوں یا تو انھیں نکالنے کی کوشش کیجئے یا مجھے اجازت دیجیے کہ میں اندر جاؤں اور انکو پکڑ لاؤں۔

فقیرنی۔ یہ مجھا خیال ہے۔ ایسا ہونا محال ہے جو اپنے گھر میں پناہ لے اسکو نکال دوں۔ راحت کے بدلے تکلیف میں ڈال دوں۔

چیمبرلین کا پین بام

چیمبرلین کے پین بام سے بڑھکر کوئی دوا ایسی نہیں ہے جو ہر گھر میں ضروری اور ہر مطلب کے واسطے مفید ہو مثلاً کسی چیز سے کوئی عضو کچلا گیا یا ضرب ہو تو فوراً چیمبرلین کا پین بام استعمال ہو اس سے بہت جلد اندمال ہو جاتا ہے درد سر درد دندان اور دیگر اوجاع جو چہرہ میں ہوتے ہیں سب کو فائدہ کرتا ہے درد اگر پہلو تک ہو تو اس دوا کی مالش سے درد جاتا رہتا ہے علی ہذا پہلو یا سینہ کے درد میں ایک دفع کے استعمال سے شفا ہوتی ہے وجع مفاصل سے بہت جلد صحت ہو جاتی ہے پس چیمبرلین کے پین بام کی بوتل ہر گھر میں موجود ہونا ضروری ہے یاد رکھنا چاہیے کہ ایک ہی دفع کے استعمال سے شفا کلی حاصل ہوتی ہے قیمت ۔ ہر ایک سب دوا فروش بیچتے ہیں چنانچہ لکھنؤ میں ڈاکٹر محمد یوسف خان کی دوکان میں جو بمقام نظر آباد ہے چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہے۔

سانپ اور اُسکا زہر کا پیالا

محمد شیطان سمجھو اور اُس سے دشمنی سے پیش آؤ۔ دیگر صرف دشمن سے روح سے محبت کرو لیکن اُسکے جسم سے مخاصمت۔

انیسوان قلم۔ پادری صاحب اپنی بیوی بچون کی بھی خبرگیری نہین کرتے اسلیے کہ ہر قیمت عیاشی اور شراب خواری پر لٹاتے ہین

بیسوان قلم۔ پادری صاحب کو شہر لیجے گرہ کاٹنے والون چورون سفلون اور بدمعاشون کی صحبت مرغوب ہو۔ اور وہ اپنے چرچ کے معاملات زیادہ تر انھین کے مشورہ سے سرانجام دیتے ہین۔

اکیسوان قلم۔ پادری صاحب ہر گرجا کے متعلق جو زمینداری ہوا کرتی ہے پہلے اسکو ایک آدمی کے ہاتھ بیچ ڈالتے ہین۔ پھر اس سے خفیہ دوسرے کے ہاتھ اور کسی بات پر خفا ہو کر پہلے سے حق زمینداری چھین کر دوسرے کو دیدیتے ہین انھین چالاکیون سے کئی ایک شخص اپنا روپیہ برباد کر چکے ہین۔ اور اسطرح ناحق تنازعات بھی پیدا ہوتے رہتے ہین جیسے کہ آجکل اس دھوکے مین مبتلا ہو کر مسٹر موسی اور ماسٹر بنٹ مین مقدمہ چل رہا ہے۔

بائیسوان قلم۔ پادری صاحب نے اس عجیب و غریب دھوکے سے بھی بہت مال مارا ہے۔

تیئیسوان قلم۔ پادری صاحب کسی شخص کو غریب خانہ مین جو اُسکے گرجا کے متعلق ہے کبھی داخل ہی نہین ہونے دیتے اگر وہ انکو وقتاً فوقتاً خیرات اور زکوۃ کی آمدنی کا کچھ حصہ دیتے رہنے کا وعدہ نہ کرے۔

چوبیسوان قلم۔ + + بے معنی ہے + +

پچیسوان قلم۔ پادری صاحب اپنے نوکرون کی تنخواہ بڑی دیر مین ادا کرتے ہین۔ اسمین سے وضعات کرکے سبب کام فرماتے ہین اور جب وہ غریب کچھ چون و چرا کرتے ہین تو انکی مشکین کسوا کر اوپر سے دُرّے لگواتے ہین۔

چھبیسوان قلم۔ پادری صاحب باوجودیکہ قوانین مذہب کے لحاظ سے شادی کرنے کے مجاز نہین ہین کیونکہ وہ تارک الدنیا فرقہ کے سرغنا ہین۔ مگر خفیہ ایک نوجوان میری مارول سے تعلق ہے جس سے ایک لڑکا بھی پیدا ہو گیا اور آپ نے جاری سے اسکی شادی کسی کو کہ مشکل لڑکی مین کرادی ہین اس نوجوان عورت کے علاوہ دوسرے شخصون کی بیبیون اور بیٹیون اور بہوون کا تو ذکر ہی نہین کرتا جو بادشاہ سلامت خود ہی جان سکتے ہین۔

ستائیسوان قلم۔ پادری صاحب حد درجہ کے طامع اور حریص واقع ہوے ہین۔ جیسا کہ مین اوپر بیان کر چکا ہون لہذا آپ گرجا کی حرمت وعزت کے علاوہ گرجاؤن کی جائداد منقولہ و غیر منقولہ بھی محفوظ رکھنے کے لیے پادری صاحب فوراً ہی برطرف کیے جانے کے قابل ہین۔

اٹھائیسوان قلم۔ پادری صاحب مقام لیسٹرن وارڈن مین سرمن (وعظ) پڑھا کرتے تھے اور اسمین حضرت مریم کے بت بنانے کی تاکید کیا کرتے تھے۔ لوگون نے انکے کہنے پر ایک بت بناکر اُسے پوجنا شروع کیا۔ مگر ایک دن پادری صاحب کے منھ مین اُس بت کے اوپر چاندی کا پتر دیکھکر پانی بھر آیا وہ پتر اُتروا کر پھر اس مقام مین منادی دینے کا کبھی نام نہ لیا

انتیسوان قلم۔ پادری صاحب کو اپنے بھائیون سے بھی سخت عداوت ہے جسکی وجہ یہ ہو کہ انکے بھائی پلے سرے کے جاہل۔ اکھڑ اور بیدین ہین۔ جسکے لیے پادری صاحب کی اپنی غفلت ہی کو لازم قرار دینا چاہیے۔ کہ جو شخص اپنے بھائیون تک کو تعلیم نہ کر سکا وہ دوسرون کی تعلیم و تربیت کا خیال کیسے کر سکتا ہے۔

تیسوان قلم۔ بادشاہ سلامت۔ صدر گرجا مین ایک سنہری صلیب حضرت عیسیٰ کی امانتاً رکھی ہوئی ہے جو لوگ اسکو زمانہ قدیم سے متبرک جانتے ہین۔ اور جب کبھی اسکو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ لے جایا جاتا ہے تو خاص اہتمام اور احترام کے ساتھ جلتی ہوئی مشعلون کی روشنی مین اٹھایا جاتا ہے۔ نہایت ہی غضب ہوگا۔ اگر یہ صلیب بھی اس بدکار پادری کے ہاتھون سے بک گئی یا اسنے اسکو ٹکڑے ٹکڑے کرکے اپنے کسی مصرف کی چیز بنا لیا۔ افسوس یہ خیال مومنین کے لیے بہت ہی وحشتناک ہے لہذا اسکا تدارک نہایت ہی جلدی ہونا چاہیے۔۔۔ بادشاہ سلامت آپکا تابعدار و وفادار جاہن لی۔ مقام وگ مور انگلینڈ

منتخب از تاریخ فراؤڈ صاحب۔ مترجمہ پنجاب خان لکھنوی

اشتہار بالکنایہ

سچ تو یہ ہے الکنایہ ابلغ من التصریح عجب پرلطف ترکیب ہے۔ بعض وقت

خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید

یا

دیوان مین سادی ہی جگہ چھوڑ دی ہمنے
مضمون یہ باندھا تری نازکی کمر کا

پر جب عمل ہوتا ہو تو بات مین اور ہی لطافت پیدا ہوتی ہو کہ آدمی زبان و بیان کر چھوڑ چھاڑ

دل من داند و من دانم و داند دل من

کہتا ہوا دل ہی دل مین رشتہ ظلمی ہو جاتا ہو پھر اس آرائش و زیبائش کی کیون ایسی کثرت نہو کہ اعلیٰ سے لیکر ادنیٰ تک سب اسی طرح جاری و ساری رہے چنانچہ آجکل بعض حضرات نے اعلان اور اشتہار کی فصل مین یہی ترکیب شروع کی ہو مثلاً چند روز ہوا کہ اخبار مین ایک فوٹوگرافر صاحب نے نہایت مختصر کارڈ وزٹ (؟) اشتہار شائع کرنا شروع کیا ہے بظاہر تو اظہار یہ ہے کہ فلان صاحب نے اس تنخواہ پر مجھے نوکر رکھا ہے صاحبان فرمائش اس پتہ سے خط کتابت کرین۔ مگر سمجھنے والے سمجھ جاتے ہین کہ اس دام حیرانی فہم مین کیا مطلب ہے۔ فوٹوگرافی آجکل کیمرہ ڈرائی پلیٹ وغیرہ آسانی فراہم ہو جانیکی وجہ سے کوئی ایسا کمال نہین جسکی سیکڑون ستم کون کو تلاش ہو۔ قریب قریب ہر شہر مین انگریزی اور ہندوستانی فوٹوگرافر محکمہ پیمائش کی طرح تختہ جریب لیے پھرتے ہین اور کلکتہ وغیرہ مین جو رنگی تانتلا بازار بھی بازار وغیرہ مین تو صورت بنانے والے بابو لیسباطی درپی لیے خدمت کو سیکڑون حاضر روپیہ دو روپیہ اور کبھی کبھی اندھیرے اُجالے ہر پہر مین صورت بنانے کو مستعد اور اگر یہ فرض محال ایسی ہی انکا بنیا سودا کرے کی مثال کسی پر صادق ہو تو اس بات کا اعلان کہ اتنی تنخواہ فوٹوگرافر حیث پاتے ہین مصوری سے کیا علاقہ رکھتا ہو۔ بہرحال اس اشتہار بالکنایہ مشتہر کرانیکی ترکیب ایجاد ہو اور یہ عجب نہین کہ بعد چندے اسکا رواج قرار واقعی ہو جاوے لہذا اپنا بنیہ ہفت ضابطہ یا صحیفہ شاہی وغیرہ کی طرح چند نمونہ اشتہار کے لکھے دیتے ہین کہ اشتہار دینے والون کو وقت پر دقت نہ پڑے۔ اشتہار کا نمونہ

اطلاع

گھسیٹے نجار علاقہ اجالوگر کے ایک رئیس کے ہان بندرہ روپیہ ماہوار پر عہدہ قاطع الشجر پر ملازم ہو گیا ہے لہذا جن صاحب کو شہتیر جہانب بجاوٹ کی فرمائش کرنا ہو خط کتابت فرماوین اور واضح رہے بہرام گھاٹ بیلی جیت وغیرہ کا بڑے سے بڑا الٹا تختہ بن سکتا ہو۔ برادہ گھاتے مین دیا جائیگا اور جن حضرات نے (مثلاً بنیا مہاجن) بیکاری کے زمانہ مین آجاپت یا رہن یا اُگاہی کے وعدے پر قرضہ دیا ہو وہ بھی مطمئن رہین۔

(۲)

اعلان

چو سلی لوہار اعلان دیتے ہین کہ بمشاہرہ عہ ۵ مین ورکشاپ مین نوکر ہو گیا ہون جن صاحب کو کیل یا پیچ یا گاڑی کا دھرا وغیرہ وغیرہ بنوانا منظور ہو اس پتہ سے خط کتابت کرین اگرچہ فرصت نہین ہو مگر چھپے چوری سے کام بنا دیا جائیگا

دیگر

خدا بخش درزی اعلان کرتا ہون کہ لالچی ہرائی مساکن سیلاب نگر کی مرزائی سینے کو ۲ روپیہ پر ڈھائی گز ان کپڑا سیلے

ملازم ہون۔ کام کفن دوزی کا بھی جانتا ہون نعش کپڑا ایسا کم چوراتا ہون اور سلائی ایسی ہوتی ہو کہ منکر نکیر سے بھی تانکا نہیں ٹوٹ سکتا لہذا ہر زندہ و مردہ کو اطلاع ہو کہ فرمائشین اس مذکورہ پتے سے بھیجین جھلکی بجائے تفصیل

دیگر

راموبیلدار نگاڑون صاحب بہادر کے باغ مین بمشاہرہ پانچ روپیہ سے بیلچہ ملازم ہو گیا ہی جن صاحب کو گدھے کا ہل چلوانا منظور ہو مذکورہ بالا پتے سے خط کتابت کرین۔

دیگر

بھاگو قلی محلہ منہدم نگر کے ایک کچے مکان مین رہنے والے رئیس کے ہان ۱ مر روپیہ پہ ملازم ہو گیا ہی جن جن صاحب کی دیوار یا دالان اس سیلاب مین بہ گیا ہو صفائی کیواسطے مذکورہ پتہ سے خط کتابت کرینگے۔ راتدن آندھی پانی مین ٹوکری بھاوڑا لیکر تشریف لائے گا۔

دیگر

رمضان عرف خواہ مخواہ شاہ تکیہ دار کا مدار المہام سوا تین آنہ یومیہ علاوہ خوراک (حلوہ توشہ کی روٹیان) دن بھر مین وصول ہونا التمیر مقابر عام کی خدمت پر منصوب ہو گئے ہین لہذا بذریعہ اعلان عام اشتہار دیا جاتا ہی کہ پرانے کفن کے لینے والے خط کتابت کرین اسمین جو کمیشن تکیہ دار سے ملتا ہی اور جو سرکاری بازپرس ہوتی ہی (بجرم بے ضابطہ اور خلاف قانون مرنے اور دفن ہونے کے) اسکی جواب دہی مشتہر کے ذمہ ہے لہذا جن صاحب کو منظور ہو خط کتابت کرین۔

دیگر

بندہ نحوست چڑھا قسمت کی بلند پروازی سے راجہ طرہ بازخان صاحب والی ریاست نحوست پور کی سرکار مین ملازمت کی چھٹی مین آ گیا ہے تنخواہ بھی تین پائی یومیہ مقرر ہو گئی ہو کالا کوا اور بولتی مینا جس جمعرات اور اتوار کو بازار مین زیادہ بکجاتی ہین اسکی نصف قیمت حق المحنت مین ملتی ہو اور کبھی کبھی الو جنید صدقے خیرات اور عیاشون کو بہلانے کے واسطے جوان عورتون کی سرکارون مین بکجاتی ہین انکی قیمت سب حلال ہو اور اگر کسی روپیہ والے کو درکار ہو تو سیکڑون ہزارون تک نفع ہوتا ہو۔ بننے کی الو کی رواشت موذی سودا سے ہو چکی ہے۔ بس اعلان دیا جاتا ہو کہ جن صاحب کو حاجت ہو براہ راست خط کتابت کرین۔ ہمارا در عنقات کے پر وا چیونٹی دیمک تک زندہ گرفتار کیا سکتی ہے

حالانکہ بے سُرے ہین مگر گا رہے تو ہین

باجون مین بجھا رہا نہ۔ اَترا چکا را۔ گانے مین" اوجی بھلا"

اشعار مین حشو و زوائد۔ خالق باری مین برلب بیت۔ کلام مین موضوع تا نقی مہمل یا تکیہ کلام۔ چنانچہ کتا بونت یہ گنجینہ نشاط۔ اسکے طبیعت دار مصنف یا مولف یا مدون (جو جی چاہے کہئے) صاحب بابو بلند مراری لال سین سکسینہ کایتھ خلیع چالون نے بڑا زور لگا کے یہ کتاب بنائی اور مطبع گلشن علم آگرہ مین چھپوائی ہے۔ شروع مین ایک دیباچہ بھی ہے اسمین ارشاد ہے وہ ڈاکٹری وطب کا اصول ہو کہ انسان اپنی ہمیشہ طبیعت خوش رکھے۔ بس ہر خاص و عام کو رنج و پریشانی کی بو نہ پہونچ سکے چنانچہ کتاب جسکا بابو ہر نرائن تمار ایڈیٹر اور بابو بہنر لال بی اے دیسی اسکول فتح گڈھ و مولوی وزیر احمد و عزیز الحسن وبابو بچھی نرائن دلشبھو ناظر و کنور جیو پسنگھ دپٹی جنگ بہادر و مختلف کتب مشہور و اخبارات و پرچات (اور بڑی بات یہ ہو کہ اوغیرہ سے سو اسو غزلیات چیدہ و مختلف اشعار بھجن ٹھمری۔ دادرا۔ لاونی بھیرون بہت۔ قوالی و ہولی و نیز وغیرہ سے مرتب کی اور سب لوگون نے پسند بھی فرمائی ہے۔ خیر یہ بحث کہ اطبا اور ڈاکٹرون کا قول کہان تک اور کس حال مین صحیح یا غیر صحیح ہو بہت طول طویل ہو مگر اس سے انکار نہین ہو سکتا کہ اس کتاب کی عملت غائی بلاشک نعاب مار کے پوری ہوئی ہے کیا وجہ کہ گانے کی چیزون مین اور چھپائی لکھائی مین ایسی بیکرانی با اہتمام اور تکلف کیا گیا ہو کہ ہر دیکھنے والا اگر رقابتی ہو تو کشت زعفران کا لطف اسکو نصیب ہو سلامتی سے جتنی دنیا مین پامال مثبا ہوس چیزین جہان تک مین بیربل کی ردیوان کی طرح کتاب مین ٹھسا ٹھس دیگئین اور اگر شامت اعمال سے مشہور شعرا کا کلام بھی دوبین آگیا تو اسکی بھی مٹی خراب ہوئی۔ لیکن چہ جہر صفحہ کی کتاب مین ساری دنیا کا کوڑا کرکٹ تو آ نہین سکتا۔ دو صفحون کے قریب بھجن اور ٹھمری اور کبت اور اٹم غلم سے بھر دیے گئے۔ کاغذ لکھائی اور چھپائی بھی جیسا منہ ویسا مسالہ کے تناسب سے اچھا ہی ہے۔

ہمارے نزدیک اردو کتابون کا شمار بڑھانیکے واسطے یہ رسالہ بہت کچھ بکار آمد ہو سکتا ہو ورنہ گانے اور غنغنانے کے واسطے تو رنڈیون کے سفردائی دھرپی اور کہار اس سے زیادہ سامان دلچسپی زبان پر رکھتے ہونگے۔ اگر کسی پیشہ والے نے اس رسالہ کی چیزون پر مشق مین تضیع اوقات کی تو یقین ہو اس سامان دلچسپی کی بدولت اترے چکارے کی طرح خالی ہاتھ پٹے گا تا گھر کو واپس ہوگا اور مارے قانون کے گھر مین بھیرون ناچتا ملیگا۔ اگر ایسا ہی شوقینونکو موسیقی کا زور ہو تو سیٹی بجانا یا مدھم سرون مین "نیے گن کی نیا پار لگا دے" یا گمرتبلی صراحی دار گردن ا۔۔

وغیرہ غنغنانا رفع کلفت کو اچھا ہوگا اور اس رسالہ کو قبل اسکے کہ مٹی احمد دیمک کے نذر ہو مصداق نیکی کن و بدریا انداز دریا برد کرنا مناسب ہوگا کیا معنی یہ وہ لاجواب سفینہ ہو کہ انسان تو انسان ہو مچھلیان اور مگر گھڑیال اسکا لفظ کرکے دریا کی پری کو جلترنگ کا لطف دکھا ئینگے۔

بہرحال اسکے مصنف نے آجکل تالیف و تصنیف سے بہتے دریا مین ہاتھ تو دھو لیا کسکی رہی ہے اور کسکی رہیگی مشہور قول ہی

کہ کس برسر ل نگیر د قرار

ممکن ہو شہرت اور نیکنامی کے واسطے یہ نقش برآب پتھر کی لکیر ہو۔ قیمت خیر سے ۴ر ہی۔ ایسی لاجواب کتاب کا ہم مین میسر آنا بالکل جھنجھی کوڑی کے مول لگتا ہے

بچون کا ڈاکٹر

واقعی یہ اندھیر کی بات ہو کہ آجکل ڈاکٹرونکے جھول کے جھول پیدا ہونگے زمانہ مین بھی یون چراغ لے اندھیرا آنکھ کے آگے ناک سو جھ گیا خاک کا معاملہ ہو نور چشمون لخت جگرون سے چشم پوشی! یعنی جو ساری دنیا کے واسطے تو ڈاکٹر ہون۔ بڈھونکے واسطے۔ جوانون کے واسطے۔ عورتون کے واسطے۔ مردون کے واسطے۔ گائے بھینس بھیڑ بکری کے واسطے۔ گھوڑون گدھون کے واسطے۔ اور نہ ہون تو نور نظرون بھولے بالون کے واسطے۔

زرا ٹھہرے ہو بے یار وحشت۔

بچون سے آپکا منشا کیا ہو صاف صاف تصریح کیجئے بچونکے ڈاکٹر آپ کیا معلوم کس کے بچے کتے بلے پا گائے کے بچھڑے یا اس طاعونی زور مین چوہے اور خرگوش کے بچے یا بیڈر رانے چڑیا کے بچے "اہیل" یا صاحب لوگ والے سور کے بچے گھینٹے۔ یا مرغی بیچر والے مرغی کے جنگنے چوزے۔

واہ واشعر فہمی معلوم شد۔ ارے بھائی جانو کہنے بچے اگر مقصود ہوتے تو اسکا نام ہوتا۔ لفظ بچہ سے سمجھنا چاہیے آدمی کا بچہ۔

تو یہ فرمائیے مال لاوارث کے حقدار حضرت انسان ہین جسطرح لاوارث خواجہ سرا یا مخنث کے متروکے کا حقدار امیدوار حاکم وقت تو جناب اور ایک دم کی کسر رہی جاتی ہو یعنی اس سے صرف لڑکے ہی مراد ہین کیا لڑکیان ڈاکٹری طب کی مدد کی محتاج نہین۔ یا انکو قدیم راجپوتونکی طرح جس کم جہان پاک کرنیکا سامان ہے

لاحول ولا عجب کٹھ حجتی آدمی ہو جی۔ اسے بھئی بچون مین انسانی کے لڑکے اور لڑکیان دونون شامل ہین۔

گستاخی معاف۔ آپ کے کہنے سے یہ شبہ ہوا۔ اب بھی آپ کی زبانی ارشاد سے یہی سمجھین گے بہتر ہے

رسالہ کی پیشانی پر حاشیہ بھی لکھدیا جاتا ہو کہ استاد طبیعت

غیر اس رسالہ کا مضمون اب دیکھنا چاہیئے کیونکہ بچے کی حفاظت

اور تعلیم یافتہ دایہ درکار ہوا)

یہ تو ہمی شُغل ہوا کہ فرشتوں نے گھر دیکھا انصاف تو کیجئے اول تو بچے کے واسطے کسقدر رہنا سہنا کرنا پڑا خدا جانے کون کون پاپڑ بیلے میاں بیوی کی جرابی ہوا پہلے سبھ گھڑی نیک ساعت سے بذریعہ وحید جنتریوں کے گرہن زائچہ کے ملان سے مشاطاؤن کی خاک بیزی بزرگون کے پاس سے خدا خدا کرکے باوجود تقاضا مہرونان نفقہ گھر بندھن یا عقد نکاح کی نوبت آئی۔ اسکے بعد چند ٹکسال بند ہونے پر اور اعزا و اقربا کے شوق کے زور دون سے ڈاکٹرون طبیبون جھوٹا چھکا کرنیوالان تعویذون فتیلون کی مدد سے

بقول نسیم

نقشہ ایک اور نے جمایا ؎ جو پیمانہ کا پیش خیمہ آیا

کی نوبت آئی یعنی بچون کی والدہ کا پاؤن بھاری ہوا میزان کے ہلکے پلے مین بازی جیتنے ہوئے گھوڑے کی طرح اور پاسنگ بندھا سامان زچہ خانہ مہیا کرنے کی فکر سر پڑی۔ قابلہ کو ہر روز سلام کرانے لگے گھی تیل شہد بیسن دھنیا وغیرہ غرضکہ از قسم علم بازار سے لالا کے گھونسلے مین جمع کرنے لگے۔ نائی دھوبی بھنگی تقاضے کی صورت بھیڑ کی سامنے آنے لگے سبب بڑی فکر مسجد کا طاق بھرنے علم اور چادرین چڑھانے کی فکر سونے مین سوہاگا ہوئی۔ زنانہ ہسپتال مین صبح آٹھ بجے میم صاحب کو انڈون انگور وغیرہ کی ڈالی پہونچانے لگے۔ دن کے کام کاج سے بڑ بچھے یہ نوکریان رہنے لگین جو خدا خدا کرکے بھگلے ماندے بکس کو سونگھی نیت سے لیٹے۔ رنج ہنس کر جوڑے کی تاؤن قانون سے نیند حرام ہوئی۔ خواب مین بندر کی کھوپری سامنے آئی غرضکہ آسودگی و فراغت سے علیک سلیک ترک ہوگئی اتنے مین بچہ بچہ بچونکی ڈاکٹر صاحب تشریف لائے انھون نے ایک سرے سے ہدایات اور تعلیم تلقین کا لنگا دیا۔ زمانہ کی تنا بھڑی ایک تو پاگل بنائے ہوئے تھی۔ اب ڈاکٹر صاحب نازل ہوئے انھون نے وہ ہندی کی چندی بال کی کھال نکالی آدمی چوندھیا گیا۔ آئے حوا سکے صاحبزادے یا صاحبزادی تو جب جی چاہیگا تشریف لائینگے مگر یہان بچون کے ڈاکٹر صاحب پہلے ہی سے پہلے بکس سے مسلح میٹر یا طریکا بغل مین دبائے گلے کا فیتہ دودھ کی شیشی ہاتھ مین لئے اس جان نحیف پر مسلط ہوگئے۔ ارے صاحب بچے کو کچھ دن تو کھانے کھیلنے دیجئے جب بڑا ہوگا کرنا پھاندنا۔ زقندین بھرنا۔ کرکٹ۔ فٹ بال کھیلنا۔ اکھاڑے مین کودنا۔ دیوارین پھاندنا۔ افیون شراب چنڈو کا استعمال کرنا۔ خدا امین آباد چوک کو سلامت رکھے اسکی وقت بیوقت سیر کرنا سیکھ لیگا اسوقت خدا نے چاہا اور سخت جانی نے بھی مہلت دی ان قدوم صحت لزوم کو چھوڑ کر کہان جائیگا پھر آپ جانتے ہین برائے نام محض کہنے کے واسطے آدمی جیتے اور بچے پیدا ہوتے ہین۔ نہین دنیا کی یہ برکت تو بچے کے نائیون یا ڈاکٹرونکے قدوم کی بدولت ہین جیتے ہیں گے تو بیماریون ہی کے واسطے بقول شخصے۔

چو رجاستے رہے کہ اندھیاری

غرضکہ اسی طرح بچون کی اچھی طرح خبر لی گئی ہے بچہ کشون کو چاہیئے اس کتاب کو تعویذ کی جگہ اپنے گلے کا ہار بنائین۔ قیمت ۱۲/م مصنف غلام حیدر صاحب میڈیکل اسٹوڈنٹ گوجرانوالہ۔

پہیلی بوجھنے کا انعام

جو پہیلیان اودھ پنچ مین ہفتہ وار درج ہوتی ہین انکے واسطے انعام مقرر ہو چنانچہ اس سال یہ قرار پایا ہو کہ جو صاحب اخیر دسمبر تک سب سے زیادہ پہیلیان حل فرمائینگے اور سیاد تھوڑ تک دفتر مین بھیجینگے انکو سال ختم ہونے پر عہ/ انعام نقد دیا اسی قیمت کی کتابین جو صورت صاحب انعام پسند فرمائین۔ بطور تحفہ اودھ پنچ کی جانب سے نذر ہونگی اور نام نامی بھی اخبار مین شائع ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے

کہ حل فرمانے والے صاحب اودھ پنچ کے مستقل سالانہ خریدار اور خوش معاملہ ہون باقی دار نہون۔

پس وہ حضرات جنکا نام نامی رجسٹر خریداران مین ثبت نہین ہے تکلیف نہ فرمائین۔

خریداری پرچہ کے واسطے کسی زمانہ کی قید نہین ہو جو حضرت جسوقت چاہین پیشگی سالانہ مرحمت فرما کے خریدار ہو سکتے ہین

حل فرمانے والونکی خدمت مین گزارش

جس مراسلت مین پہیلی کا حل ہو اسمین بجز حل کے اور کوئی فرمائش درج نہ کرین۔ بعض حضرات براہ عنایت جو پہیلیان بغرض درج ہونے کے مرحمت فرماتے ہین انکا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہو مگر افسوس ہو کہ پہیلی کے ساتھ نام درج نہین ہو سکتا۔ اسطرح کی پہیلی کے ساتھ ہی حل آنا چاہیے

پہیلیون کا حل

(مطبوعہ ۳ ستمبر سنہ۱۹۳۰ء)

نمبرے ازل سے دشمنی طاؤس و مار آپسین رکھتے ہین

دل پر داغ کو سودا ہی کیونکر زلف پیچان کا

اسکے حل کرنے والون کے اسمائے گرامی۔

شیخ نظیر حسین صاحب تعلقدار گدیہ۔ محمد سعید صاحب مرزاپور محمد وحید صاحب سکرٹری انجمن تفریح بہرائچ۔ محمود علی صاحب امین آباد لکھنؤ۔ صادق علی خان صاحب محمود آباد۔ محمد یوسف صاحب مہرولی۔ ع ع کاکوروی۔ جناب حسن محمود صاحب تعلقدار پریانوان۔ جناب نواب سید خاقان حسین صاحب کانپور ایک دکنی اورنگ آباد۔ محمد اعجاز رسول خان صاحب تعلقدار جہانگیرآباد۔ شیخ اصغر علی صاحب تعلقدار گنداره

حل پہیلی نمبر۸۔

پردہ داری میکند بر قصر قیصر عنکبوت

چغد ربوم نوبت میزند بر گنبد افراسیاب

شیخ نظیر حسین صاحب تعلقدار گدیہ۔ محمد سعید صاحب مرزاپور محمد وحید صاحب سکرٹری انجمن تفریح بہرائچ۔ سید محمد مہدی حسن رئیس شمس آباد۔ حسن محمود صاحب تعلقدار پریانوان۔ صادق علی صاحب محمود آباد۔ محمد یوسف صاحب مہرولی۔ ع ع کاکوروی نواب سید خاقان حسین صاحب کانپور۔ محمد اعجاز رسول خان صاحب تعلقدار جہانگیرآباد۔ ایک دکنی اورنگ آباد۔ شیخ اصغر علی صاحب تعلقدار گنداره۔

حل طلب پہیلیان

(انکا حل ۲۹ ستمبر تک دفتر ہذا مین پہونچ جاے)

نمبر ۱۱ شعر اردو

مری			۳

اب۔ بھی

جانع بید

آب نخود آب — آب نا قل — آب پنج

با دے

بر تیغ آہن

نمبر ۱۲

شہرونکے نام

پانچ ہزار روپیہ انعام

میرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون۔ میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔

ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پروال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہے بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص وعام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص میرانی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔

نقلی وجعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر صاحب۔ سلام نیاز۔ میرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہے مین نے آنکھون کی بیماری کے لیے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی ایک مریض پر تو اسنے جادو کا اثر کیا اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک عرصہ دس سال سے بے نور ہوگئی تھین۔ صرف کسی قدر طاقت بینائی اندر کے پردے مین موجود تھی پردہ کا رہنا اور اندرنس کوث مین سخت نقصان تھا۔ اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا۔ مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید میرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین۔ راقم۔ ڈاکٹر شیخ الٰہی بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری۔ ضلع ساگر۔

(۲) جناب پروفیسر سردار میاسنگھ صاحب تسلیم مین نے آپ کے میرہ کے سرمہ کو تقریباً ۳۰ مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیابند۔ دھند۔ پھولا۔ ناخنہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے۔ ان مریضون پر آپ کا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا۔

تازہ سندات

میری راے مین آپ کا سرمہ تجربہ کو پہنچ گیا ہے بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کہ ہر امیر وغریب آپ کے سرمہ سے مستفید ہوکر آپ کو دعاے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ میرے کا سرمہ سفید اعلی قسم۔ وی۔ پی بھیجدین۔ مرقوم۔ چودھری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان

(۳) جناب پروفیسر میاسنگھ صاحب ازراہ کرم تسلیم۔ مزاج شریف۔ آپ کے یہان سے بذریعہ ویلوپی ایبل سرمہ منگاکر استعمال کیا حد درجہ کا مفید ثابت ہوا الحمد صحت کلی ہوگئی آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم۔ دھند وخارش چشم وپروال کے کمزور نگاہ اشخاص کے ٹریکوما۔ سترو بع گیزرکٹ (ابتدائی موتیابند) مین بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیجئے۔

راقم

ڈاکٹر ریاض الدین مقام نگرانگ ضلع بھینا۔ سرحد ملک چین۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو ظاہر کرے کہ پنجاب بنک مین اسی مطالبہ کیلیے پانچ ہزار روپیہ جمع کیا گیا ہے

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

بازی بازی باریش بابا ہم بازی

ٹرکی اور اسکی ماتحت ریاستیں

بے پیسہ کوڑی
مین نے تجارت مین کیونکر ترقی کی

زمانہ شاہی مین نخاس کے پل کے قریب میرے ایک دوست شیخ چھجو بخش نان بائی رہا کرتے تھے جنکی سموسہ، نان خطائی، قورمہ، پلاؤ، میٹھا، شیر برنج، نہاری، پوری، کچوری، مٹھائی دہی بڑے کی ایک بہت بڑی دوکان تھی دن رات ہزارون خریدارون کا اژدحام رہا کرتا تھا۔ خصوص حضرات افیونی تو گویا زیر دوکان مکان ہی بنائے تھے۔ دو چار چوبدار شاہی اہلکاران سرکاری لال وردیان پہنے بھی نظر آتے تھے اور سڑک کے مقابل دوکان پر گھوڑے گھوڑوں کے کثرت آمد و رفت و ہجوم سے چلنا تھا گو اسمین حضر بدار کم نظر آتے تھے لیکن شہرت عام نے خریدار او غیر خریدار شدہ لوگون کا مرجع اُس دوکان کو بنا رکھا تھا دوکان گو اندر سے بڑی نہ تھی لیکن بیرونی رونق کسی نواب کی عالیشان محلسرا معلوم ہوتی تھی۔ شیخ صاحب نے اسکو سرخ و سبز آبی۔ زنگاری کاغذ سے خوب سنوارا تھا اور مختلف پھولانیوں اچیسے ینے اُکلد ستونسے آراستہ کیا تھا سامنے ایک بڑا چھپر سرکی کا بنا تھا جسپر نہایت خوبی سے پھول پتیان گلے لگائے گئے تھے اور اندر صاف ستھرا چوکی پر فرش لگا تھا۔ ایک شخص حقہ بھرنے کو مقرر۔ ایک پاندان رکھا جسمین سفید سفید بساوری پان۔ قریب ہی ایک گندھی کی دوکان تھی اور تخت پر ایکطرف قلمدان کاغذ رکھا۔ ایک شخص کاتب موجود اگر پڑھے نہ ہو اسکی لکھالو۔ ایک حکیم۔ ایک بید موجود۔ بیمار ہو علاج کرالو۔ سامنے دواخانہ۔ ایک پنڈت ایک رمال فال دیکھنے کو بلا اجرت حاضر۔ ایک گوشہ مین چند ملازم بیٹھے جسپر جلی خط سے بہت خوشخط لکھا تھا سر رشتہ رسل رسائل۔ آپ نے خط لکھا اور وہ لوگ بلا اجرت جہان حکم دیجئے پہونچا آئین۔ حقہ بر حقہ۔ پان بر پان عطر بر عطر لگائیے۔ ایک مختصر دوکان تنبولی کی بھی ہندو رون کے لیے گوشہ مین موجود۔ ایک برہمن پانی پانے ایک کمار حقہ بھانیکو حاضر کوئی سڑک پر نکلا۔ اجی میان صاحب۔ لالہ صاحب پنڈت جی ادھر آئیے۔ ذرا تھکاوٹ مٹا لیجئے۔ قدم جمائیے۔ آپ نے قدم فرش پر رکھا۔ شیخ صاحب کا سامان۔ یا ہندو ملازم حسب حالت تشتری یا دونے مین بسکٹ مٹھائی لیے حاضر۔ اجی جناب شغل فرمائیے۔ یہ قومی دوکان ہے۔ انگریزون کے ہان ہزارون آپ خرچ کراتے ہین یہ سستی چیزین بھی نوش فرمائیے۔ قیمت اشیاء چند پیسہ۔ جو دوسرا دوکاندار ۸ مین سیر بھر دے وہ شیخ صاحب کے یہان آدھ آنہ مین لے لیجئے

اسی دوکان کے محاذ ایک نان بائی کی دوکان تھی جسکی دوکان باہر سے بہت ہی مختصر معلوم ہوتی تھی لیکن اندر بہت وسیع ہر چیز اعلیٰ اعلیٰ قسم مطلوبات سے پر لیکن بہت ہی گران۔ ۱۲ کا سیر بسکٹ سے کم نہین۔ اور لطف یہ کہ بجز نان پاؤ۔ بسکٹ۔ شیرمال۔ کباب کے اور کوئی چیز نہین۔ سودا لیجئے چلتے ہوجئے۔ جو منھ سے کہی وہی لی۔ اسلیے خاص خاص اسکی دوکان سے خریدتے تھے وہ مغرور کبھی منھ سے نہین بولتا تھا۔ ہان اُدھار دینے مین حاتم تھا۔ لیتے جائیے۔ جب جی چاہے دیجئے۔ ہزارون روپیہ امرا۔ حکام۔ رؤسا مین باقی۔ مین پڑوس مین رہتا تھا۔ دونون سے رفتہ رفتہ مراسم ہوگئے۔ شیخ صاحب فی نفسہ بہت ہی خلیق اور رقیقی شخص۔ وہ بڈھا نان فروش خلیق تو تھا لیکن دیر آشنا۔ ایک دن مین نے اس بڈھے نان فروش سے پوچھا کہ کیون بھائی صاحب تمھاری دوکان پر اس اس قسم کی اعلیٰ اعلیٰ چیزین ہین لیکن بِکری کم۔ یہ تمھاری گران فروشی کا نتیجہ ہے۔ سامنے ہمارے شیخ صاحب کی دوکان ہے۔ دیکھیے کسقدر شہرت کسقدر ہجوم عام ہے۔ وہ ہنسا اور کہا ہان بھائی صاحب۔ وہ شہرت انھین کو مبارک رہے۔ مین ایسی شہرت سے اپنے کو نقصان نہین پہونچا سکتا اور وہ میرے پڑوسی ہین مین انکی نسبت کچھ نہین کہ سکتا اور بکری کے قصہ مین سُنا کرو مجھے بہت ہی تعجب ہوا کہ یہ کیا کہ رہے ہین۔ مین اُٹھکر پیٹ پکڑے شیخ صاحب پاس گیا وہ مجھسے بہت محبت کرتے تھے۔ مین نے کہا شیخ صاحب آپکی دوکان اسقدر عروج پر ہے اور ماشاء اللہ بہت ترقی پر ہے اور پھر ساتھ ہی اُس بڈھے دوکاندار کے حسد کی شکایت کی اور کہا مجھے اُسکا کلام بہت بُرا معلوم ہوا۔ وہ اس بات پر بہت ہنسے اور کہا صاحبزادہ حسد کی بات نہین وہ بڈھا میان ہے۔ اور ادھر اُدھر دیکھکر کہا تم اپنے ہو۔ تمسے مثل احباب خاص کے مراسم ہوگئے ہین۔ سنو قصہ بے پیسہ کوڑی کیونکر مین نے تجارت مین ترقی کی۔

زمانہ امجد علی شاہ مین گھنڈی والی پلٹن کے جمعدار کے پاس مین المعہ کھانے کا نوکر تھا۔ جمعدار کے بھائی رزیڈنٹی کے یہان کوئی عہدہ دار تھے۔ مین اکثر جمعدار کے ساتھ رزیڈنٹی جایا کرتا تھا۔ وہان نوکرون۔ چاکرون خانسامان وغیرہ سے مراسم ہوگئے اور دو دو مہینہ وہان ٹھہرا ہو مین نے وہان بسکٹ بنانا۔ نان پاؤ وغیرہ سیکھا۔ چاکھڑے کی لڑائی مین جمعدار مارے گئے مین بیکار رہا۔ قریب چار سو روپیہ کے نقد میرے پاس تھا۔ گھر کی عورت کی صلاح سے مین نے روٹی کی دوکان اسی جو اہے پر کھولی لیکن ترکیب یہ کی کہ سرمایہ کم۔ محمدو وغیرہ۔ دوکاندار۔ ان عظیم الشان کے مقابلہ مین مجھے کیا فروغ ہوا۔ دہ ہزار روزانہ کی نہاری جسکی صرف شاہی محل مین جاتی ہے اور امرا و رؤسا و عوام علاوہ۔ مین نے قیمت اشیاء کم کردی۔ مثلاً دو آنہ سیر سب قسم کا کھانا لگا دیا۔ یہ دوکان جو دیکھتے ہو باہر سے مختصر وسیع ہے اندر بہت ہی مختصر ہو۔ پیشتر کی مجھسے اہلکاران و خدام شاہی سے ملاقاتین تھین۔ انکو اپنے یہان بلا کر خاطر کرنا شروع کی۔ کھانا۔ حقہ۔ پان۔ مفت نذر کرنا اختیار کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان چھوٹے چھوٹے لوگون کی کمی قیمت کی وجہ سے میری طرف بہت توجہ ہوئی۔ اکثر میری خوشامد چاپلوسی یا ملنساری سے اعلیٰ عہدہ دار بھی ادھر نکلے بطور سیر کھڑے ہوگئے کیونکہ یہ سڑک گذرگاہ عام ہے۔ لوگ اپنے اپنے کام کو نکلتے ہین کبھی بھیڑ کی وجہ سے کبھی میرے اخلاق سے سامنے دوکان کے رُک جاتے ہین دیکھنے والے دیکھتے ہین کہ اخاہ شیخ صاحب کی بڑی دوکان اور بڑی بکری ہے۔ یہ جو سامنے خیر و گندھی کی دوکان ہے۔ یہ مین نے تھوڑا ایلا چمیلی تھوڑا عطر ملا کر خوبصورت خوبصورت شیشیون مین جما دیا ہے۔ آپ نے فرمایا پڑی دیدی آپ شکر گزار۔ کاتب وغیرہ اور اجیر جو آپ دیکھتے ہین۔ یہ ہمارے کمیدان صاحب کے یہان دیوان تھے۔ بڑھاپے مین آکر یہین بیٹھ جاتے ہین مین شام کو تھوڑی پوری کچوری دیدیتا ہون۔ اجیر نہین سڑک کے مزدور ہین۔ بیٹھنے کے لیے مین نے انکو اجازت دیدی ہے مزدوری بھی کرتے ہین بیٹھے بھی رہتے ہین۔ میرے یہان جو آیا کون روز رسل رسائل کرتا رہتا ہے اور کہان شہر مین کسکو بھیجتا ہے۔ لیکن اتفاقیہ کسی نے بھیجنا چاہا۔ مین نے مفت ایک شخص کو روانہ کردیا۔ لوٹ کر دو پیسہ ہاتھ مین رکھدئے وہ خوش ہوگیا۔ آڑھت والے نے جانا میری طرف سے مفت۔ یہ اجیر مقرر ہین۔ حکیم وغیرہ بھی اسی طرح سمجھو۔ سب سامان پیدا کردہ خود ہے۔

اب سنو مال کا حال۔ یہ جو دو آنہ سیر پوریان تم دیکھتے ہو مین نے میدہ مین آٹا جو کا ملا کر گھی اور مہوے کے تیل کی آمیزش سے پکوائی ہین۔ ظاہر مین سستا دیکھکر عوام آجاتے ہین امرا ناواقف بھی یا کنجوس کبھی کبھی سستا دیکھکر منگا لیتے ہین۔ بسکٹ وغیرہ کے مین نے مختلف نام رکھدیے ہین کہین پٹنہ کا بسکٹ۔ کہین نیپال کا۔ کہین کلکتہ کا کسی مین مونگ کی دال کسی مین پودینہ ملا دیا۔ چند لوگون سے مراسم ہین ایک دو حکیمونسے خوشامد کرکے ساز کر لیا ہے جب ہجوم زیادہ ہوا انھون نے ایک شخص کو بھیجدیا کہ شیخ صاحب کی دوکان سے بسکٹ فلان بیمار کے لیے لانا۔ وہ حکمت کی رو سے دوا مین ڈال کر بنائے جاتے ہین اور مفید ہین۔ ہندو دوکاندار کے ہاتھ سے پوری۔ کچوری کی دوکان الگ کھولدی ہے مسلمانون کے لیے بسکٹ وغیرہ کی الگ۔ غرض اب میری آمدنی پانچ چار سو سال کی اُسی سرمایہ سے ہوگئی ہے اور

گھڑی سب فضول یہ سب تو محض حضور کی سلامتی میں سالگرہ کا زمانہ بتاتی ہین۔ خدا کرے وقت بدلے اور ایسا ہی بدلنا ہو تو جاکے بار مین بدلے۔ بلدہ کو خدا محفوظ ہی رکھے اور جواب بھی یان زمان مین تیرا مہمان ہونا ہو تو کہ مسجد تک مضائقہ نہین وہان بیچ وقتہ نماز کی خدمت ادا کرے الحمد للہ خیر صلاح۔

بہشتی تیل

۲۰۹۱۰ — ۲۱۲۰۱۶

گھٹیا کے درد کو اور تمام ان دردون کو جو سرد ہوا سے پیدا ہوتے ہون اسکا دو چار روز مین ملنا اطرح دور کر دیتا ہو کہ پھر ہرگز ہرگز عود نہین کرتا ہے اپنے سے پرانے مریض کو چھ شیشی سے زیادہ درکار نہین ہو سکتا ایک شیشی کے خریدار کو تحریری گارنٹی (اقرار نامہ) دیجاتی ہو کہ اگر آرام نہو تو قیمت واپس لے لے۔ اس سے زیادہ اور کیونکر اطمینان دلایا جاوے قیمت فی شیشی ۱۲ر فی بکس چھ شیشی للعہ

اکسیر الانسان

جملہ امراض نسوانی جملہ اقسام تپ۔ فساد خون۔ حتی اکہ مرض جذام مرض سوداوی گھٹیا۔ جملہ اقسام درد مثلاً درد پسلی درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد ریاحی۔ درد معدہ۔ درد تخیش ہر قسم۔ درد سینہ (نمونیا) درد سر مزمن جس سے آنکھین جاتی رہتی ہین۔ یہ سب بفضلہ اس ایک دوا سے جاتی رہینگے نمونہ کی ایک ہی خوراک منگا کر دیکھ لیجئے جو مفت دیجاتی ہے صرف خرچ ڈاک کا بذریعہ ٹکٹ بھیج دیجئے۔ فقط
انیس۔ ایم۔ احمد۔ اینڈ کمپنی موریدروازہ دہلی سے طلب کر لیجئے۔

توکل علیہ الوحدت

آپ جانیے ہمارا شہر سب باتوں میں ٹھہرا ایک و تنہا وحدت الوجود کی مینک مین لنگوٹی طرقی تک عزقاب دوسرے الفاظ مین نیچے سر نے کا احدی۔ ہر خدا بخی کہا جسطرح ذرورز کی سواری۔ جو ہاتیں بیل سور وغیرہ ہوا کرتی ہے اسی طرح انکی سواری بھی آگہ ہوا چاہیے ادھر سمائی لینڈ کے ما صاحب بھی یقینی موحد۔ انکی مرمت کیو اسطے ان سے بڑھ کر کون چیز ہو سکتی ہے چنانچہ آجکل شہر مین انھین اکون کی بھلائی جاری تھی جو انکے لیجاتی یا توکری پر راضی ہوے بھرتی ہو گئے اور باقی نکلے اکثر گھوڑے خرید لیے گئے دھاگے بھوت کی لنگوٹی بھلی اب خدا نے چاہا آگ کا علاج آگ ہی سے ہوگا۔

پہیلی بوجھنے کا انعام

جو پہیلیان اودھ پنچ مین ہفتہ وار درج ہوتی ہین انکے واسطے انعام مقرر ہے۔ چنانچہ اس سال یہ قرار دیا ہے گیا کہ جو صاحب اخیر دسمبر تک سب سے زیادہ پہیلیان حل فرمائینگے اور میعاد مقررہ تک دفتر مین بھیجدینگے انکو سال ختم ہونے پر صرہ انعام نقد دیا اسی قیمت کی کتابین بصورت صاحب انعام پسند فرمائین (بطور تحفہ اودھ پنچ کی جانب سے نذر ہونگی اور نام نامی بھی اخبار مین شائع ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے

کہ حل فرمانے والے صاحب اودھ پنچ کے مستقل سالانہ خریدار اور خوش معاملہ ہون باقی دار نہون۔
پس وہ حضرات جنکا نام نامی رجسٹر خریداران مین زینت بخش نہین ہے تکلیف نہ فرمائین۔
خریداری پرچہ کے واسطے کسی زمانہ کی قید نہین ہے جو حضرات جسوقت چاہین پیشگی سالانہ مرحمت فرما کے خریدار ہو سکتے ہین۔

حل فرمانے والون کی خدمتین گذارش

جس مراسلت مین پہیلی کا حل ہو اسمین بجز حل کے اور کوئی فرمائش درج نہو۔
بعض حضرات براہ عنایت جو پہیلیان بغرض درج ہونیکے مرحمت فرماتے ہین انکا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے مگر افسوس ہر پہیلی کے ساتھ نام درج نہین ہو سکتا۔ اسطرح کی پہیلی کے ساتھ ہی حل آنا چاہیے۔
اگر پہیلی کا کوئی حصہ حل کے وقت نظر انداز ہوگا تو پورا حل غلط متصور ہوگا۔

پہیلیون کا حل

نمبر ۹۔ دونون ابرو دونون گیسو چار ہین موذی بہم
ایک ہی بچھو کا جوڑا ایک جوڑا سانپ کا
محمد وحید صاحب سکرٹری انجمن تفریح بہرائچ۔ شیخ نظیر حسین صاحب تعلقدار گدیہ۔ نواب سید خاقان حسین صاحب کا نپور۔ محمد سعید صاحب مرزاپور (دیوان آتش آپکے زیر نظر رہتا ہے) شیخ اعجاز رسول صاحب قدوائی جہانگیر آباد (آپ نے دونون گیسو کی جگہ دونون زلفین پڑھا ہے مگر معنی کی رو سے غلط نہین ہو سکتا) رشید الدین اشرف صاحب بیسار۔ محمد یوسف صاحب مہرونی (مگر آپ نے چار موذیون کا لحاظ نہین رکھا) ع ع کاکوروی

(اشارے تو سمجھ گئے مگر طبعزاد شعر غیر موزون ہے)

حل پہیلی نمبر ۱۰

دونون زلفین یار کی ہیں نالون پہ مرے
وجد کرتا ہے صدا سے نے پر جوڑا سانپ کا
محمد وحید صاحب سکرٹری انجمن تفریح بہرائچ۔ شیخ نظیر حسین صاحب تعلقدار گدیہ۔ محمد سعید صاحب مرزاپور۔ شیخ اعجاز رسول صاحب قدوائی جہانگیر آباد۔ ع ع کاکوروی محمد یوسف صاحب مہرونی (مگر آپ نے صدائے نے غالباً نہین سنی۔) رشید الدین اشرف صاحب بیسار (آپ نے بھی صدائے نے سنی ان سنی کر دی۔)

حل طلب پہیلیان

(ان کا حل ۵۔ اکتوبر تک دفتر ہذا مین پہنچ جاوے)

نمبر ۱۳ (ہندی)

نمبر ۱۴ (فقرہ)

ممیرہ کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون۔ میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہو۔

ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پروال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہو اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہو بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہو قیمت اسلیے کم رکھی ہو کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہو مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرانی ماشہ مبلغ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔

نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات

(۱) جناب پروفیسر صاحب۔ سلام نیاز۔ ممیرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہی ہے آنکھون کی بیماری کے لیے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی ایک مریض پر تو اسنے جادو کا اثر کیا اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک عرصہ دس سال سے بے نور ہوگئی تھین۔ صرف کسی قدر طاقت بینائی اندر کے پردے مین موجود تھی پردہ کا رہنا اور رات بس کوٹ مین سخت نقصان تھا۔ اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا۔ مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید ممیرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین۔ راقم۔ ڈاکٹر شیخ الہی بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری۔ ضلع ساگر۔

(۲) جناب پروفیسر سردار میا سنگھ صاحب تسلیم۔ مین نے آپ کے ممیرہ کے سرمہ کو تقریباً ۳۰۔ مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیابند۔ دھند۔ پھولا۔ ناخنہ آنکھون مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے۔ ان مریضون پر آپ کا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور تیر بہدف پایا۔

تازہ سندات

میری راے مین آپ کا سرمہ مثل تریہ کونین کے ہو بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کہ ہر امیر و غریب آپ کے سرمہ سے مستفید ہو کر آپ کو دعاے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلی قسم۔ وی۔ پی پوسٹ بھیجدین۔ راقم۔ چودھری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان

۳۔ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب آداب تسلیم۔ مزاج شریف۔ آپ کے یہان سے بذریعہ ویلوپی ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا صرف دو روز مین فائدہ ثابت ہوا امید صحت کلی ہوگئی آپکا تیار کیا ہوا سرمہ علاوہ پانی۔ سرخی چشم۔ دھند۔ وخارش چشم و پروال کے نکلنے کو آپس کے ساتھ شروع کیا گیا۔ (ابتدائی موتیابند) مین بھی مفید ہے۔ بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک تولہ عمدہ سفید اور بھیجدیجیے۔

راقم

ڈاکٹر ریاض الدین مقام نکرانگ ضلع بھینا۔ سرحد ملک چین۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات ہیں جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کرے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کیلیے ۱ اپریل ۱۹۰۸ع سے جمع کیا گیا ہے

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

ناحق بہتے گئے سے کو سادھا۔

فقیرنی (آصف سے) تم ملول نہو مین تمہین چھڑاؤنگی۔ اور اپنی مراد پاؤنگی۔ ساگر تو وہی آصف ہو جسکی شادی زبیدہ کے ساتھ ہونی تھی اور اس سے ایکہی دفعہ دو لڑکے ہمشکل پیدا ہوے۔ تو آؤ اور اس ماتم زدہ زبیدہ کے گلے لگ جاؤ۔

(فقیرنی کا دوڑکر آصف کے لپٹ جانا)

آصف۔ اے میرے سعید کہان ہین۔ دونون چاند کس برج مین نہان ہین۔ امیر تمہارا قصہ سچ ہوا۔ دونون سعید کی طرف اشارہ کرکے) دیکھو یہ دونون تمہارے نور نظر ہین (دونون عمرو کی طرف اشارہ کرکے) اور یہ دونون تمہارے ذرکے لخت جگر ہین۔

(آصف کو دوڑکر سعید کو گلے لگانا۔ ہرایک عمرو کا آپسمین ملنا)

امیر۔ (بوسعید سے) تم ہماری فوج کے سردار ہو۔ ہمارے خیرخواہ و جان نثار ہو۔

بوسعید۔ خداوند نہین۔ مین ہون بوشہر کا مکین۔

امیر۔ بھائی تمہاری پہچان کی کیا تدبیر ہو۔ وہی پہچان سکتا ہے جو روشن ضمیر ہو۔

بوعمرو۔ ایک کی ناک کٹوالی۔ ایک کے کان۔ ابھی خاصی ہوجائیگی پہچان۔ سب قہقہہ لگاتے ہین۔

امینہ۔ تم دونون مین سے آج کسنے میرے ساتھ کھانا کھایا۔

بوسعید۔ مین نے بولا تھا۔ دسترخوان کا صفایا۔

امینہ۔ تو تم میرے شوہر نہین۔

بوسعید۔ نہین اے نیک اختر نہین۔ مگر اب مجھپر رحم کھاؤ اور اپنی بہن کا شوہر بناؤ۔

صمد۔ ارے بھئی ہمنے زنجیر کسے دی۔ کسنے لی۔

بوسعید۔ مین نے پائی۔ میرے ہاتھ آئی۔

ل سعید (صمد سے) اور آپ نے مجھے دھر پکڑ کیا۔ زمانے بھر مین تشہیر کیا۔ (صمد کا پچھتانا۔)

امینہ۔ اور میرے یہان سے ضمانت کا روپیہ کون لایا۔

بوسعید۔ جی مین نے پایا اور میراثو کر لایا عجب عجب طرح کے دونون نے دھوکے اٹھائے اور چکمے کھائے۔

ل سعید۔ وہ روپیہ لائیے۔ مین اور روپیہ گھر سے منگاتا ہون اور جرمانہ دیکر اپنے باپ کو چھڑاتا ہون۔

امیر۔ مین نے آج سے یہ قانون اپنی عملداری سے منسوخ کر دیا۔ جرمانہ موقوف [illegible] ۔ اب خوشی ہو ہر طرف

بوعمرو (ل سعید سے) میان اگر حکم ہو تو جاؤن جہاز پر سے اسباب اتار لاؤن۔

ل سعید۔ ارے بھائی۔ میرا اسباب کب جہاز پر گیا۔ یہ تو کہتا ہو گیا۔

بوسعید۔ بھائی صاحب وہ مجھ سے کہتا ہو (بوعمرو سے) ابے ہم تیرے میان ہین اور یہ ہمارے بھائی جان ہین۔

(امینہ اور حسینہ کا آگے بڑھکر امیر سے کہنا)

امینہ۔ حضور میری بہن کا اور میرے دیور کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے ملائین۔ اور رسم شادی بجا لائین۔

(امیر کا بوسعید اور حسینہ کا ہاتھ مین ہاتھ ملانا اور رقاصو نکا گانا)

امیر۔ اے رقاصو چلو ناچ دکھاؤ پھر سب ملکر ترانہ عشرت گاؤ۔ خوشی مناؤ۔

ناچ سادہ

رقاص

کیسی پیاری بنی بنڑے نے پائی ہے

دل وجان سے قربان۔ اس آن شادی سب کے من بھائی بنی بنڑے نے پائی ہے۔ بفضل خدا سے یہ کام ہوا۔ صورت بھاتی ہو سب کو۔ ہو پھیلی کیسی خوشبو۔ پیارے ہین دونون گلرو شہرت پائی ہر سو۔ چین سارے ہین۔ دونون نہال ہین۔ ماہ کمال ہین۔ پھول ایسے گال ہین۔ کیا خوش جمال ہین آآآ بنی بنڑے نے۔

پیاری پیاری صورت پیاری۔ دونون کی ہو شان نیاری دولت ساری سو سو باری۔ دونون تیرے صدقے واری عیش منائین چین اٹھائین جگ جگ جیوین راحت پائین دشمن جسے جل جائین دونون دل آپسمین ملجائین۔ سکھ پائے سب بل بل جائین بھائین دونون کی ادائین۔ ہردم خوش ہو کر اترائین۔

حسینہ بولین اور بتلائین ہم سب ہنس ہنسکر گائین

ہردم شادی کا ترانہ چھم چھم چھم چھم چھنا نا نا۔

ہے یہ فرحت کا دن عشرت کا بجتا ہے ناچ۔ آہا آہا۔ آہا آہا

دیکھو دیکھو رنگ دیکھو۔ سیکھو سیکھو ڈھنگ سیکھو۔

واہ واہ واہ واہ۔ کیا لطف دلفزا۔ آآآ۔ بنی بنڑے نے پائی ہے

فقط

محمد عسکری جوش

کلام حالی

فیصدی شاید دو ہی چار ایسے کریم النفس انصاف پسند آدمی ہونگے جنکے قلوب اپنے ہم پلہ اور معاصر صاحبان علوم و فنون کے مقابلہ مین محاسدت و منافست سے پاک و صاف ہون۔ ورنہ زمانہ نے ہمارے سامنے جسقدر اس قسم کے واقعات کئے انمین رشک و حسد کی جھلک ضرور دکھائی دی۔ مولانا حالی بالفعل جنکی صاف گوئی اور معاملہ بندی کے سامنے اسوقت زبان ہلانا کیسا کوئی قلم بھی نہین اٹھا سکتا مین دیکھتا ہون کہ ایک زمانہ انکی معشوقانہ نظم پر رقیبانہ اور حاسدانہ نظرین صرف کر رہا ہے اس موقع پر مین جناب ممدوح کو مبارکباد دیتا ہون کہ کہ الحمدللہ آپ محسود ہین حاسد نہین ہین۔ مگر اس فقرہ پر کوتاہ بین اس تعریض پر آمادہ ہوجائینگے کہ لطف مضمون اور حسن خیال سے وہ واقف ہی نہین ہین اس رنگ کا وہ ایک مصرعہ بھی نہین کہہ سکتے ہین۔ وہ تو یہی جانتے ہین

چشمان تو زیر ابرو اند

دندان تو جملہ در دہان اند

مین کہتا ہون کہ جسقدر یہ مشکل ہے اسقدر مضمون آفرینی مشکل نہین۔ حاسدون کے قول کا کیا اعتبار۔ آج باریک بینان فرنگ کی موشگاف نظرین اسی کو ڈھونڈھتی ہین اور نہین پاتین۔ اگست سنہ حال کے مخزن مین جناب محتشم کی ایک غزل بے بدل استفاضہ ناظرین کے لیے چھپی ہو مین اپنی اس بحث تقریر کے ثبوت مین اس غزل کو پیش کر کے دعیان نظم سہل ممتنع سے داد طلب ہون۔

وصف چمن قفس مین سنو عندلیب سے

پوچھو وطن کی قدر مسافر غریب سے

یعنی جسطرح غربت مین مسافر اپنے وطن کو یاد کرکے روتا ہے

اکسیر الانسان

جملہ امراض نسوانی جملہ اقسام تپ فساد خون حتی آتشک برص و جذام مرض سوداوی۔ گٹھیا۔ جملہ اقسام درد مثلاً درد پسلی درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد ریاحی۔ درد معدہ۔ درد چشم ہر قسم۔ درد سینہ (نمونیا) درد سر وغیرہ جس سے آنکھین بیٹھ جاتی رہتی ہین۔ یہ سب بفضلہ اس ایک دوا سے جاتے رہین گے۔ نمونہ کی ایک ہی خوراک منگا کر دیکھ لیجئے جو مفت دیجاتی ہے صرف خرچ ڈاک کا بذریعہ ٹکٹ بھیجدیجئے۔ فقط

بہشتی تیل

۱۷-۹-۰۳ ۱۹-۱۲-۰۳

گٹھیا کے درد کو اور تمام ان دردون کو جو سرد ہوا سے پیدا ہوتے ہون اسکا دو چار دفعہ لگانا مطلق دور کر دیتا ہے کہ پھر ہرگز ہرگز عود نہین کرتا یہ اتنے سے پرانے بعض کو ایک شیشی سے زیادہ درکار نہین ہو سکتا۔ [illegible] شیشی کے [illegible] تحریری گارنٹی [illegible] اقرارنامہ دیجاتی [illegible] اگر آرام نہو تو قیمت [illegible] اس سے زیادہ اور کیونکر اطمینان دلایا جاے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ فی بکس [illegible]

ایس۔ ایم۔ احمد۔ اینڈ کمپنی موریدروازہ دہلی سے طلب کریجئے۔

حمائتی کی گھوڑی

دول یورپ - یہ روتی کیوں ہے! چپ کرو
ٹرکی - نخرا کرتی ہے آپ کو دیکھ کے

دے رہنے وہ قفس مین یہ ہمکو یقین نہین
صیاد اب خفا ہے بہت عندلیب سے
ڈنکے کی چوٹ پر ہے ہمارا پیام وصل
چپکے کی بات ہے یہ کہین کے قریب سے
خالد نے یہ بکر سے کہا رو رو کے غیر د
مین پاؤن مرغ دیدہ کے بھی کچھ عجیب سے
ہے میرے سر مین درد ارادہ ہے یہ کہ ا
پوچھون مین جاکے اسکی دوا اک طبیب سے
ہے آج روز جمعہ کہین بھول وہ جائین
کہہ آؤن جلد جاکے جناب خطیب سے
صد شکر فیض حضرت حالی سے ہے عیان
حالی کا لطف شعر کلام نصیب سے فقط

راقم "تنقید"

برائے نام

سنتے ہین سردار حبیب اللہ خان والی کابل کو اسکی فکر ہے کہ جو روپیہ خزانہ ہندوستان سے سالانہ جایا کرتا تھا اور اب جمع ہوتے ہوتے اٹھارہ لاکھ ہو گیا ہے اسکو کس نام سے خزانہ کابل مین جمع کرین یعنی انکا قول ہے کہ سرکار انگریزی تو وظیفہ کابل سمجھکے بھیجتی ہے اور ہمارے دفتر مین اسی سبب سے خراج ہندوستان درج کاغذات ہوتا ہے پس پہلے طے ہو جانا چاہیے کہ دراصل یہ کیا ہے۔

کابل والے بہت دیر مین سمجھے دراصل صرف نام کا فرق ہے اسکی نسبت مولوی شیکسپیر صاحب الرحمۃ ہی کے زمانہ مین کہہ گئے ہین "نام مین کچھ نہین گلاب کسی نام سے پکارا جائے گلاب ہی ہے" اسی طرح یہ روپیہ کسی نام سے پکارا جائے روپیہ ہی رہے گا وہی سولہ آنے کا۔ دنیا مین بہت سی چیزین ہین جو انتقال مکانی کے ساتھ اپنا نام بدلتی ہین جیسے ہندوستان کا دریا گنگا خلیج بنگالہ مین گرنے کے وقت بھاگا رتی ہو جاتا ہے۔ ہمارے نزدیک اگر ایسی ہی نام کی چھان بنان کرنا ہے تو وظیفہ اور خراج دونون سے الگ کرکے اس رقم کا نام احمقانہ رکھنا مناسب ہے۔ بادشاہون مین بی احمقانہ تحفہ وظیفہ نذرانہ اور نصیب غربا مین سلوک قرض حسنہ منھ بھری لقمہ وغیرہ اپنے خیال کے مطابق کہا جاتا ہے اگر حشو و زوائد رقت و رعب سے پاک کیجئے تو احمقانہ ہی رہتا ہے۔ اگر پوچھا جائے کسکا احمقانہ۔ اسکا جواب یہی کہ کابل کا کیونکہ اسی کے حصے کا ہے اسی کو پہونچتا ہے۔

بھلا پوچھیے روپیہ ایسی چیز جسکو کہ گئے ہین۔

اے زر تو خدا نہٗ ولیکن بخدا
ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

اور اسکو کابل برائے نام نہین لیتا اُنہی شکل ہوئی گدھے کو نون دیا اُسنے کہا میری آنکھین دکھتی ہین۔ پھر فرمائیے یہ احمقانہ کسکے حصہ مین پڑتا ہے۔

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

لیجیے صاحب آجکل کے زمانہ مین جہان بہت سی چیزون کی ارزانی ہو رہی ہے بعض عالی ہمت حضرات کی بدولت میان عالیجناب صاحب بھی ٹکے پنسیری بکنے لگے اٹاوہ کے کا یٹر میان البشیر صاحب نے تجویز کیا کہ جو کوئی دن روپیہ فنڈ مین شریک ہوگا انکی سرکار سے اسکو عالیجناب کا خطاب دیا جائے گا۔ آپ جانتے اس انقلاب کے زمانہ مین بہت سے بندگان خدا ایسے تھے جنکو عالیجناب تو بہت اونچا ہے خالی خولی جناب کی ہوس تھی۔ اس مژدہ کو سنکے کچھ تعجب نہین عالیجناب کے گاہک کچھ وہ بم ہو گئے ہین جتنے عالیجناب البشیر کے ردی خانہ دماغ مین سنبھو دن اور کنجائشون کی طرح ہون ایک ایک کرکے خرچ ہو جائین خاک اڑنے لگے۔ اگر اس ارزان فروشی کی بدولت محسن الملک کمیٹی یا اور کوئی صاحب کسی تازہ عالیجناب یافتہ انجمن تو کیا عجب ہے ہمارے ہمعصر انکے واسطے کچھ اور تجویز کر دین مطلب تو محض بسخن خوش کردن سے ہے۔

اُڑتی غزل

عشق نے کیسے لگائے ستم ایجاد کے پر
دل وحشی کو اڑانے لگے کیا باد کے پر

ایک لمحے مین سر عرش یہ جا لہرائے
نالہ و آہ سے لگ جائین جو فریاد کے پر

ہم ہی تصویر اُڑالین نہ رخ جانان کی
ہاتھ لگ جائین اگر خامۂ بہزاد کے پر

پر لگا لیے ہین بہت تم نے ملاقاتون مین
کہین پڑ جائینگے پالے کسی صیاد کے پر

ہائے کس تیزی سے چلتی ہے زبان قینچی سی
کترے جاتے ہین ہر اک بات پہ ارشاد کے پر

حرف جو منھ سے نکلتا ہے لڈو راب بنکر
یعنی جب وصل کہا قطع ہوے صاد کے پر

کیون نہ عشاق پھرین سر کو گھٹا کر غمگین
جھڑ ہی جاتے ہین امید دل ناشاد کے پر

خطرہ دل مین اگر آتا ہے جو بھولے سے کبھی
باندھ لون رشتۂ الفت سے پری زاد کے پر

نہ تو زلفین ہین نہ سنبل نہ وہ کاکل ہین نہ جال
دونون شانون سے نکلے ہین پری زاد کے پر

کشش آہ کی میری۔ ہو کیون اسکو خبر
نار برقی کو بھی پھرتے ہین لیے باد کے پر

صبر عاشق نے یہان تک تو کیا اسکو تنگ
کاٹ ڈالے ستم ایجاد نے ایجاد کے پر

لے اُڑے دیر و حرم کو یہ زمانے بھر مین
کہین تو دین کے بادل کہین پرشاد کے پر

پھر تو بے پر ہی اڑا مین یہ پری زادون کو
گر نکل آئین کہین سرو کے شمشاد کے پر

شہرت خاص سے طیرانی عنقا معلوم
جھڑ گئے ہین مگر اس خانمان برباد کے پر

سوئے میخانہ جو سہواً بھی کبھی آجائین
دخت رز نوچ لے سب تقوی زہاد کے پر

وہ غزل کیا جو ہو بہتر سے طاؤس کی دم
کہین شاگرد کے پر زلے کہین استاد کے پر

بے پر۔ اورنگ آبادی

اجل لگائے ہوئے گھات ہر کسی پہ ہے
بہوش باش کہ عالم روا روی پہ ہے

لیجیے صاحب آجتک تو حضرت انسان اسی فکر کی گڑھیا مین ڈبکیان لگاتے تھے کہ بقیہ موالید ثلاثہ (یعنی نباتات وجمادات) مین بھی جان ہے بلکہ بعض بعض تو یہان تک خاک بیزی کر چکے تھے کہ فلان فلان نفس یا عارضے انہین بھی پیدا ہوتے ہین مگر تازہ تحقیقات ہے کہ وہ عارضے بھی انسانی عارضون کی طرح مثل تپ وغیرہ کے ان سب کو ہو جاتے ہین مثلاً آلوون اور پیاز پر ایک صاحب نے تجربہ کیا ہے کہ انکو بھی بخار ہو جاتا ہے۔ قاطع الشجر لوگون کی رائے تھی کہ درختون کو چاندنی مار جاتی ہے اور اسی ڈر کے مارے شب ماہ مین درخت نہین کاٹتے تھے۔ اب زمانہ کی ترقی سے کچھ عجب نہین جسطرح ڈاکٹرون طبیبون کی پلٹن انسان کے عوارض کے مقابلے کے واسطے بھرتی ہوتی جاتی ہے۔ اسیطرح انکے ڈاکٹر بھی نشتر اور قارورہ کی شیشی لیے مہیا ہو جائین۔ آلو اور پیاز کا تو تجربہ ہو گیا تربوز کے گھینگے ۔ مولی کے برص۔ بھینڈے کے سوکھے۔ آم

کے فساد خون ۔ پیٹھے کے استسقے ۔ خربزے کے ورم جگر پونڈے کے نزلہ کے علاج کرنیکے واسطے آموجود ہوں وہ واقعی ان چیزون کے واسطے جو انسان کے کام آتی رہتی ہین اور طرح طرح کی بیماریان پیدا کرتی رہتی ہین ڈاکٹر صاحب کا ہونا بھی ضروری ہی ۔ حضرت انسان نے بڑی کوہ کندن وکاہ برآوردن کے بعد یہ تدبیر نکالی تھی کہ جسطرح بھوک کی بیماری سردی گرمی کا عارضہ دفع کرنے کے واسطے دنیا کی گھاس پھوس بلکہ چرند پرند کے گوشت تک اپنے کام مین لاتے ہین اسی طرح انکو بھی ہضم کرین ۔ مگر آپ جانئے عارضے تو جان کے ساتھ

ساتھ چھوٹینگے نہ سایہ کی طرح
ہم بھی جائینگے جدھر جائیگا

کہتے ہوے جان کے ہمراہ رکاب تھے انھون نے سوچا ہوگا جن چیزون سے مدد لیتے ہونگے دامن مین پناہ گزین ہوئی ہر انھین کا گلا جاکے دبائینگے ۔ یہ بھی ایک گنجفہ کی بازی ہر بوجھ انکے پڑینگے ۔ روپیہ جاہے ایک جاکے ہو جاہے دو جار جاکے ۔ غرض جہان جاؤگے تو چھوٹینگے ۔ واللہ مزا ہوگا اگر دی صب الثعلب تب محرق مین مبتلا ہونگی اور مولی آلو بخار انزلہ مین گرفتار ہونگے ۔ تو مہندی اور حنا رشنجبر کو استعمال ہوگا دم الاخوین کو سل سنبل الطیب کو زحیر ہوگی پھر ہمارے ڈاکٹر صاحب گھاس پھوس کو چھوڑکے جب جمادات پر منھ مارینگے تو لوہے کے چنے چبانے پڑینگے مگر آپ جانئے وہان پہلے ہی سے ہمارے بنگالی ڈاکٹر نے انکو جاندار کہہ دیا ہے جیسا ان جان ہو عارضے بھی موجود ۔ صرف اتنی کسر رہ گئی کہ جو عارضے انسان کو لاحق ہوتے ہین انکا اثر منکشف نہ ہو ۔ شاید حل کے کشتون پر نوبت آئے گی اسکی نسبت لوگ پہلے سے پہلے کہہ گئے ہین کشتہ کشتہ میکند ۔ ہوا ایک کچھ چارہ نہوگا کہ ڈاکٹر صاحب جتنا چہا تو آتنا کر گیا ۔ ۔ بیرنگ واپس آئین ۔

غرضکہ جسقدر انسان بیچ کے اس دائرہ مین جان بچاتا پھرے گا اسی قدر موت اسکی دم کے پیچھے لگی ہوگی بلکہ اگر ہم سے پوچھو تو اس ۔ ۔ ۔ اور کوہ کندن سے تن بہ تقدیر رہنے والے اچھے ہین ۔ موت اگر آتی ہر تو جان ہی کی تلاش مین ۔ اسی بات پر لوگ موتوا قبل انت موتوا پر عمل کرکے جیتے ہی مرجاتے ہین چلئے جھگڑا پاک ہے نہ وہ رہے نہ وہ سودا ۔ ۔ ۔ دامن از کجا آرم ۔ وہ گلی ہی نہیں جسمین ۔ ۔ ۔

پہیلی بوجھنے کا انعام

پہیلیاں ۔ ۔ ۔ اودھ پنچ مین مستقل درج ہوتی ہین انکے واسطے ۔ ۔ ۔ انعام مقرر ہے ۔ چنانچہ اس سال یہ قرار دیا گیا ہے کہ جو صاحب اخیر دسمبر تک سب سے زیادہ پہیلیان حل فرمائینگے اور میعاد ۔ ۔ ۔ تک دفتر مین بھیجدینگے انکو سال ختم ہونے پر ۔ ۔ انعام نقد یا اسی قیمت کی کتابین جو صورت صاحب انعام پسند فرمائین بطور تحفہ اودھ پنچ کی جانب سے نذر ہونگے اور نام نامی بھی اخبار مین شائع ہوگا ۔

مگر شرط یہ ہے

کہ حل فرمانے والے صاحب اودھ پنچ کے مستقل سالانہ خریدار اور خوش معاملہ ہون باقی دار نہون ۔

پس وہ حضرات جنکا نام نامی رجسٹر خریداران مین زینت بخش نہین ہے تکلیف نہ فرمائین ۔

خریداری پرچہ کے واسطے کسی زمانہ کی قید نہین ہر جو حضرت جس وقت چاہین پیشگی سالانہ مرحمت فرماکے خریدار ہوسکتے ہین

حل فرمانیوالون کی خدمت مین گزارش

جب مراسلت مین پہیلی کا حل ہو اسمین بجز حل کے اور کوئی فرمائش درج نہو ۔

بعض حضرات براہ عنایت جو پہیلیان بغرض درج ہونیکے مرحمت فرماتے ہین انکا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے مگر افسوس ہر پہیلی کے ساتھ نام درج نہین ہوسکتا ۔ اسطرح کی پہیلی کے ساتھ ہی حل آنا چاہئیے ۔

پہیلی کا کوئی حصہ حل کے وقت نظرانداز ہوگا تو پورا حل غلط متصور ہوگا ۔

پہیلیون کا حل

مطبوعہ ۱۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء

نمبر ۱۱

تین ترینی ہے دو آنکھین مری
اب الہ آباد بھی پنجاب ہے

نواب سید خاقان حسین صاحب کانپور ۔
۔ ۔ ۔ صاحب پرپاتوان ۔
م ع ۔ کاکوروی ۔
۔ ۔ ۔ صاحب سکریٹری انجمن تفریح بہرائچ
شیخ محمد ۔ ۔ ۔ علی صاحب تعلقدار گنڈارہ

شیخ نظیر حسین صاحب تعلقدار گدیہ ۔ محمد یوسف بھروانی

نمبر ۱۲

گلبرگہ ۔ سیتامنڈھی

نواب سید خاقان حسین صاحب کانپور گلبرگہ محمد یوسف بھروانی ہردو ۔ ۔ محمود صاحب پرپاتوان (آپ سیتامنڈھی کو ای کا محل لکھتے ہوس ۔ جھونپڑی کو محل سمجھتے ہین)

م ع کاکوروی سیتاپور غلط

شیر سنگھ صاحب (آپ صرف گلبرگہ حل کرسکے)

محمد حمید صاحب گلبرگہ ۔ صورت گنج یا رانی گنج ۔ جھونپڑی کو گنج خدا جانے کس مناسبت سے سمجھے ۔ پھوس کے تنکے تو گنج پربال ہوسکتے ہین نہ کہ صفایا ۔ غرضکہ نہین جسمین گنج ملا ہو)

شیخ محمد اصغر علی صاحب تعلقدار گنڈارہ ۔ رانی گنج بشرح ایضاً)

شیخ نظیر حسین صاحب تعلقدار گدیہ ۔ (دوسرے حصہ مین آپ بلاکی موشگافی فرماتے انتباہ لکھتے ہین ۔ اصبا بمعنی پارسی آلہ مکان جیسے شیوالہ وغیرہ ۔ اگرچہ حل غلط ہے مگر صحیح سے بدرجہا بہتر ۔ کوہ کندن وکاہ برآوردن)

حل طلب پہیلیان

(انکا حل ۱۳ ۔ اکتوبر تک دفتر ہذا مین پہونچ جاے)

نمبر ۱۵

نمبر ۱۶

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست
اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ
کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہی ضعف بصارت
تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ سبل۔ سرخی۔ پھولا۔ ابتدائی موتیابند
ناخنہ۔ پانی بہنا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجای اور دوسری آنکھ کے مریضون پر اب
اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سی بینائی بہت بڑھجاتی ہی
اور عینک کے استعمال کرنیکی حاجت نہین رہتی بچے سی لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ
یکسان مفید ہی قیمت اسلئے کم رکھی ہی کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ
اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہی مبلغ دو روپیہ میرے کا
سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہی خالص میرہ فی ماشہ
بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔
المشتہر
پروفیسر سیا سنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ (ملک پنجاب)
تازہ سندات
اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے
(١) مکرم بندہ تسلیم مین آپ کے قابل قدر سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہون حقیقت مین جیسا آپ کے اشتہار مین لکھا ہی اس سے بھی کہین درجہ بہتر ہی۔ مین نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہون۔
راقم۔ رادھا کشن گورنمنٹ پنشنر مقام دہلی محلہ چرخی گران۔
(٢) مین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار سیا سنگھ نے بنایا ہی آپ خود اور بہت سے بیمارون پر استعمال کرکے دیکھا اور مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون
تازہ سندات
اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

نظم غیر مقفی

مولانا اودھ پنچ - آداب کا قافیہ تنگ کرتا ہوں -

اصل مطلب سنئے - جب محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس ہوتا ہے مولانا حالی ایک نظم نئی شاعری کی دھن میں پڑھتے ہیں - بندہ درگاہ نے بھی کانفرنس مذکور کی نسبت ایک نظم غیر مقفی تیار کی ہے - اس غرض سے نہیں کہ خاص جلسہ کانفرنس میں سننے رولانے کے لیے پڑھی جاے بلکہ محض اس غرض سے کہ لوگون کو جوش دلانے کہ ایک ایک ٹکٹ لیکر سب کانفرنس کی جانب دوڑ پڑین - ذرا انگریزی خیالات کی نظم ہے جیسے اسکاٹ وغیرہ حب وطن کے جوش مین کہتے تھے - یہ لیجیے اسلیے عرض کرتا ہون کہ آپ ایک ایک مصرع پر یہ نہ کہین یہ کیا ہے یہ کیون "آکسفورڈ" ہم یہ ہے مطلب -

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اور اسکی دعوت

چلو بھائیو ہان چلو بھائیو
نہین سانس لیتا وہ انسان ہے
کہ سننے پہ بھی قوم کا اپنی نام
اگر ابھی کوئی ایسا ہے
ذلیل اسکا جینا ہے اور ہر گھڑی
وہ ہر طرح مر کے مر جائیگا
جو ہے ایسی ذلت سے بچنا پسند
ترقی کی جیسی لگی ہو وہان
تمہارا ہے اخلاق ڈھیلا بہت
تمہارے ہے اگلے جلسونکی رہین
مگر اب ہو تیار اصلاح پر
تمہارے بزرگون نے چھوڑے جو ہین
جنہین اب تمہارے دہی رہنما
ہے سوشل ترقی بہت ہی ضرور
غرضکہ تو جلسہ مین جا کر شریک
جہالت سے ہرگز وہان لونگا

اگر قوم مین کچھ بھی ہو تم کو پیار
کہ اسکے سننے سے اس طرح تم ہوگے
نہین اسکا دل ایسا کبھی ہوا
تو آو دیدہ تم ہی ہو بچے اور
نہ ہوگا اسکو ڈفالی کوئی
نہ رویا نہ گایا نہ عزت گیا
چلو جلسہ کنفرنس مین تم
جیو عیسائیو اسپیہ تم سید ظفر
ذرا بھی نہین تم مین مارا ہے جب
وہ اب مردہ جیتی سے بد تر ہین بس
ہو سوشل ترقی کا جھنڈا بلند
زمانہ کی بالو پہ نقش قدم
تمہارا اگر عذر لنگڑا نہین
یہی قول اسپنسر کا ثبت ہے
کہ دس پانچ گھنٹہ کا ہو نا اسطرح
نا ائم اور اچھے ہو یون جنسے اٹھ

نہ ہلکے مضامین پہ جھنا وہان | اگر اے دل تو بود نی وہ راے
جو لوٹے وہ جلسہ تو عزت مین ہو | خدا سے کر دعا کے انصاف وان
اگر شکریہ تمکو منظور ہو | کرو منتی جیرمین کی نوش

راقم

مولانا حالی کا ظاہر مین شاگرد مگر باطن مین استاد

روئداد مقدمہ حق تلفی اجلاسی مولانا اودھ پنچ

صاحب بہادر سلفت جج

گروہ گداگران — مدعی

بنام

منشی نیاز احمد مولف رسالہ خیرات مدعا علیہ

الزام حق تلفی حسب ضابطہ فرضی

عرضی دعوی

تقریر - ملامت

ہم قدویان کو

نقصان پہونچانیکی غرض سے مدعا علیہ مذکور نے رسالہ "خیرات" چھپوا کر ملک مین مشتہر کیا ہے جسمین اس جانب متوجہ کرنیکی کوشش کی گئی ہے کہ عام طور پر فی زمانہ جو خیرات کا طریقہ ہندوستان مین رائج ہے وہ بوجوہات چند در چند اصلاح طلب ہے اور بجاے مستحق سائلون کے غیر مستحق اس سے فائدہ اٹھاتے ہین اور اسطرح پر ملک مین بھیک مانگنے والونکی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی ہے - جو روپیہ گداگرون کو دیا جاتا ہے اگر وہ قومی کامون مین صرف کیا جاے تو اس سے عملی طور پر دین و دنیا کے فوائد حاصل ہو سکتے ہین - عالیجاہا مدعا علیہ کا یہ فعل سراسر خود غرضی اور ہماری نقصان رسانی پر مبنی ہے - لہذا درخواست ہذا حضور مین گزرانکر التماس ہے کہ از راہ غربا پروری ہم قدویان کی دادرسی فرمائی جاے واجب جان کر عرض کیا گیا - آفتاب شریعت و حقیقت عدالتی کا تابان و درخشان رہے - زیادہ حد ادب

عرضی فدویان گروہ گداگران
بحضور ضمنہ اودھ پنچ

درخواست پیش ہو کر حکم ہوا کہ اظہار قلمبند کیا جاوے
یکم ستمبر سنہ ۱۹۰۳ء دستخط حاکم

اظہار گروہ گداگران بحلف

ہملوگ ہندوستان کے مختلف اطراف و جوانب مین بھیک مانگتے پھرتے ہین - ہمارا آبائی پیشہ نہین بلکہ زمانہ کی رفتار نے ہملوگ اس حال کو پہونچ گئے - ہم مین کے بہت سے آدمی لنگڑے - لولے - کوڑھی - بے دست اور اپاہج ہو گئے - اس قابل نہین رہے کہ اپنی قوت بازو سے روزی پیدا کر سکین اور جو لوگ ہم مین تندرست و توانا ہین وہ محنت مزدوری کے ذریعہ سے اپنی روزی پیدا کرنا چاہتے ہین مگر کام کہین نہین ملتا - کیونکہ ملک مین پیسے کا رواج نہین جاری نہین ہین جہان عام طور پر لوگون کو مزدوری مل سکے - ہم بھیک مانگنے کو خود بہت برا سمجھتے ہین کیونکہ جب ہم کسی سے سوال کرتے ہین اور جواب ملتا ہے کہ تم سے محنت کرکے نہین کھایا جاتا یہ فقرہ ایسا سخت اور دلشکن ہے کہ کوئی آدمی اسکو خوشی سے سننا گوارا نہین کر سکتا - مگر مجبوری اکی وجہ سے ہمکو ایسی دلخراش باتین سننی پڑتی ہین - پیٹ پالنا ضروری ہے جسکے لیے ہمنے مجبوراً یہ ذلیل پیشہ اختیار کر رکھا ہے بجواب سوال عدالت کہا کہ ہم اپنے ثبوت کے گواہ مسمیان مولوی نجم الدین سیوہاری اور مولوی سید ممتاز علی اڈیٹر اخبار تالیف و اشاعت کو آیندہ پیشی پر اپنے ہمراہ حاضر عدالت کرینگے - دستخط حاکم

نشانات انگوٹھا مظہران

بعد تصدیق و تحریر اظہار حکم ہوا کہ مقدمہ ہذا مین تاریخ پیشی کسی ستمبر مین مقرر کرکے مدعیان کو ہدایت حاضری گواہان کیجاے - یکم ستمبر دستخط حاکم -

۴ ستمبر

مدعی نے مولوی نجم الدین سیوہاری اور مولوی سید ممتاز علی مالک اڈیٹر تالیف و اشاعت کو بطور گواہ پیش کیا -

اظہار مولوی نجم الدین سیوہاری گواہ ثبوت

بیان کیا کہ مظہر نے دیوبند کے عربی مدرسہ مین علوم دینیات حدیث و فقہ کی تعلیم حاصل کی ہے اور مسائل شرعی کے جملہ اقسام سے مظہر کو بخوبی واقفیت ہے گروہ گداگران نے جو دعوی عدالت مین دائر کیا ہے وہ میرے علم و یقین

چیمبرلین کا پین بام

چیمبرلین کے پین بام سے بڑھکر کوئی دوا ایسی نہین ہے جو ہر گھر مین ضروری اور ہر مطلب کے واسطے مفید ہو مثلاً کسی چیز سے کوئی عضو کٹجاے یا مضروب ہو تو فوراً چیمبرلین کا پین بام استعمال ہو اس سے بہت جلد اندمال ہوجاتا ہے درد سر درد دندان اور دیگر اوجاع جو جوڑون مین ہوتے ہین سب کو فائدہ کرتا ہے درد اگر ہو تو اسکی مالش سے فوراً جاتا رہتا ہے علی ہذا پہلو یا سینہ کے درد مین ایک دفعہ کے استعمال سے شفا ہوتی ہے جمع مفاصل سے بہت جلد صحت ہوجاتی ہے چیمبرلین کے پین بام کی بوتل ہر گھر مین موجود ہونا ضروری ہے یا درکھنا چاہیے کہ ایک ہی دفعہ کے استعمال سے شفاے کلی حاصل ہوتی ہے قیمت عہ وتمام سب دوا فروش بیچتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین آغا محمد یوسف خان کی دوکان مین جو بمقام نظیر آباد ہے چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہے

کے مطابق سچا ہے چنانچہ مین اُسکی تائید مین احادیث صحیحہ اور روایات معتبرہ پیش کرتا ہون (۱) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص سب سے برا ہے جس سے خدا کا واسطہ دیکر سوال کیا جاوے اور وہ کچھ نہ دے (۲) اُم بجید سے روایت ہے کہ رسول مقبول نے فرمایا۔ سائل کو کچھ دیکر رخصت کرو۔ اگر تمہارے پاس کچھ بھی نہ ہو تو ایک جلا ہوا کھُر ہی سہی۔ (۳) حضرت حسینؓ بن علیؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا۔ سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے دوسری روایت مین بھی اسی امر کی تاکید ہے۔ قطع نظر اسکے صحابہ کا طرز عمل بھی قول کی تائید کرتا ہے۔ دستخط حاکم

دستخط مظہر بقلم خود

اظہار مولوی سید ممتاز علی مالک تالیف و اشاعت ثانی گواہ ثبوت بحلف

بیان کیا کہ مین اس بات مین صرف اسی قدر جانتا ہون کہ خیر و خیرات کا معاملہ علم دین سے زیادہ تعلق رکھتا ہے منشی نیاز احمد میرٹھی اور اُنکے دیگر حواری علم دین سے نا آشنا ہین۔ مین نے رسالہ خیرات کا معائنہ کیا اُسمین اس بحث کو مسائل دینیہ کے ڈھنگ پر ادا نہین کیا گیا بلکہ محض اخبار نویسی کے اصول پر اسکی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اگر مسائل دینیہ کی صحت کا دارومدار تمامتر اخبار نویسون ہی کی کثرت رائے پر منحصر ہے تو مین بخوشی کہتا ہون کہ مسائل دین کا فیصلہ ان اخبارون کی پنچایت مین ہرگز جائز قرار نہین دیا جا سکتا۔ دستخط حاکم

دستخط سید ممتاز علی بخط انگریزی

[illegible] حکم ہوا کہ نیاز احمد مدعا علیہ بذریعہ سمن طلب [illegible] ۱۴ ستمبر کو پیش ہو دستخط حاکم

کارروائی ۱۴ ستمبر ۱۹۱۶ء

اظہار نیاز احمد مدعا علیہ بحلف

بیان کیا کہ مین شعبہ اصلاح تمدن کا ممبر ہون اور اس بات کو اپنا فرض سمجھتا ہون کہ قوم مین جو خرابیان نظر آئین اُنکی اصلاح کی کوشش کرون۔ ہمارے ملک مین عموماً اور ہماری قوم مین خصوصاً گداگرون کے گروہ کی تعداد روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے ان لوگون نے محض بھیک کے ٹکڑون پر اپنی گزر اوقات منحصر کر رکھی ہے اور ہاتھ پاؤن ہلا کر محنت مزدوری نہین کیجاتی۔ بازارون اور گلی کوچون مین بھیک مانگنے والون کا منظر نہایت ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ مین نے رسالہ خیرات مین جو کچھ لکھا ہے وہ سراسر نیک نیتی اور قومی خیرخواہی پر مبنی ہے کیونکہ جب گداگرون کو خیرات ملنے سے بند ہو جائیگی تو مجبور ہو کر مزدوری کرنے پر آمادہ ہو جاتینگے اور جو روپیہ اس کاہل وجود ناکارہ گروہ کو دیا جاتا ہے اس سے کسی دوسرے قومی کام مین ایک حد خاص تک ترقی ہو سکتی ہے مدعیان نے جو دعوے عدالت مین دائر کیا ہے وہ بالکل پوچ و بیجا ہے اور اُنکی ناراضی محض اسلیے ہے کہ محنت و مشقت نہ کرنی پڑے۔

بجواب سوال عدالت کہا کہ مین اپنے گواہ مسمیان مولوی الطاف حسین حالی و اڈیٹر اخبار البشیر اور محمد یعقوب علی پروفیسر میرٹھ کالج کو بذریعہ سمن طلب کرانیکے لیے عدالت مین درخواست پیش کرونگا۔ دستخط حاکم

دستخط نیاز احمد مدعا علیہ بقلم خود

درخواست پیش کردہ مدعا علیہ بابت طلبی گواہان شامل مسل کیجاوے اور ہر سہ گواہان بتاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۱۶ء طلب کیے جائین۔ دستخط حاکم۔

اظہار مولوی الطاف حسین حالی بحلف

بیان کیا کہ مین قوم کا لیڈر ہون۔ منشی نیاز احمد صاحب میرٹھی نے جو رسالہ خیرات کے نام سے جاری کیا ہے اسمین ایک مضمون میرا بھی شامل ہے چنانچہ مین اسکی تائید مین کہتا ہون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنیوالے کی مذمت کی ہے کہ بے شمار مرفوع حدیثین سوال کی مذمت کے متعلق کتب احادیث مین موجود ہین مگر غیر مستحق سائلون کا سوال پورا کرنے کی مدح یا ذم مین صراحت کے ساتھ نہین فرمائی۔

سوالات جرح

وکیل مدعی۔ مولوی صاحب یہ تو فرمائیے کہ آپکو مسلمان قوم کس وجہ سے اپنا لیڈر مانتی ہین

مولانا حالی۔ مین اعلیٰ درجہ کا شاعر ہون۔ لوگ مجھے سعدی ہند کہتے ہین۔ مین نے بہت سی قومی نظمین تصنیف کی ہین۔

وکیل مدعی۔ تو گویا محض شاعر ہونیکی وجہ سے آپ لیڈر شمار کیے جاتے ہین نہ کہ بحیثیت عالم علوم دینیہ ہونیکے

مولانا حالی۔ میری توقیر و عزت کا بڑا سبب تو یہی ہے مگر مین دینی مسائل سے بھی پورے طور پر واقف ہون

وکیل مدعی۔ آپ نے آجتک جو کتابین تصنیف کی ہین اُنمین ایسی کتنی کتابین ہین جو علوم دینیہ پر لکھی گئی ہین

مولانا حالی۔ میری تصنیفات مین زیادہ تر سوانح عمریان اور شعر و شاعری کی کتابین ہین۔ دینی مسائل مین کوئی کتاب نہین لکھی۔ دستخط حاکم

دستخط مولانا حالی بقلم خود۔

اظہار اڈیٹر البشیر گواہ ثانی بحلف

بیان کیا کہ مین اخبار البشیر کا اڈیٹر ہون اور قومی ضروریات پر رائے زنی کرنا میرا خاص کام ہے منشی نیاز احمد نے جو رسالہ خیرات کے نام سے شائع کیا ہے مجھے اس سے اتفاق ہے اور مین اپنے بیان کی تائید مین حسب ذیل احادیث پیش کرتا ہون (۱) حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک سائل آیا اور آپ سے سوال کیا۔ آپ نے اسکا کمل وغیرہ فروخت کرکے ایک کلہاڑی مول لے دی اور فرمایا کہ لکڑیان کاٹ کر لایا کر اسی طرح حضرت عمرؓ نے ایک سائل کی جھولی الٹ دی تھی جسمین روٹیان تھین۔ دستخط حاکم

دستخط مظہر بقلم خود۔

اظہار محمد یعقوب علی بی اے گواہ ثالث بحلف

بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین اسقدر کارخانے تعلیم گاہین ہسپتال اور تجارت و صنعت کے ذرائع موجود نہین تھے۔ پھر دولت غربا کو دینے کی ہدایت نہوتی تو اور کیا ہوتا۔ میرے نزدیک جو لوگ مسلمانون مین بحیثیت گداگرون کا گروہ قائم رکھنا چاہتے ہین وہ قوم کے سخت دشمن ہین۔ منشی نیاز احمد کے رسالہ خیرات کی مین تائید کرتا ہون اور اس سے زیادہ کچھ بیان نہین کرنا چاہتا۔ دستخط حاکم

دستخط مظہر بقلم خود

اکسیر الانسان

جملہ امراض انسانی جملہ اقسام تپ فساد خون حتیٰ کہ برص وجذام مرض سوداوی گنٹھیا جملہ اقسام درد مثلاً درد پسلی درد گردہ درد قولنج درد ریاحی درد معدہ درد پیچش ہیضہ [illegible] جس سے آنکھین تک [illegible] اس ایک دوا سے جاتے رہتے [illegible] آپ منگا کر دیکھیے جو صفت دیکھائی ہے صرف خرچ ڈاک ایک آنہ بھیج دیجیے۔

بہشتی تیل

۳-۹-۱۶ ۳-۱۲-۱۶

گنٹھیا کے درد کو اور تمام ان دردون کو جو سرد ہوا سے پیدا ہوتے ہون اسکا دو چار روز ملنا اسطرح دور کر دیتا ہے کہ [illegible] پرانے سے پرانے مریض کو بہشتی [illegible] اس سے زیادہ [illegible] قیمت فی شیشی [illegible]

ایس ایم احمد اینڈ کمپنی سوری دروازہ دہلی سے طلب کیجئے۔

خطرہ اور اطمینان

فیصلہ

آج یہ مقدمہ بحاضری فریقین پیش ہوا۔ مقدمہ ہذا مین امور ذیل تنقیح طلب ہین۔

(۱) آیا موجودہ طریقہ خیرات دافعی قابل اصلاح طلب ہو اور ازروے مشرع شریف غیر مستحق سائلون کو خیرات دینے کی ممانعت ہو یا نہین (۲) بھیک مانگنے والون کا سوال کس حد تک پورا کیاجاتاہی (۳) غیر مستحق سائلون کی بجاے اگر خیرات کا روپیہ قومی کام مین صرف کیاجاے تو اس سے کیا امداد پہونچ سکتی ہے۔

امر اول کی نسبت صرف اسی قدر کہنا کافی ہو کہ مدعاعلیہ نے اپنے بیان کی تائید مین جو تین گواہ پیش کئے ہین اُنکے اظہارات سے صرف یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچتاہے کہ حدیث شریف مین سوال کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ یہ بات ثابت نہین ہوتی کہ سوال پورا نہ کیا جاے۔ برخلاف اسکے مدعی نے جو گواہ پیش کئے ہین انمین ایک علوم دینیہ کا اچھا ماہر ہے اُسنے اپنے بیان مین جو حدیثین بیان کی ہین انسے یہ امر بوجہ احسن ثابت ہوتاہی کہ سوال کسی حالت مین رد نہ کرناچاہیے۔ اگرچہ مانگنے والا گھوڑے پر سوار ہو کر آئے جب حدیث شریف مین سوال پورا کرنیکی اسقدر سخت تاکید ہے اور سائل کی حالت کا خیال نہین کیا گیا تو پھر کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی کہ کس بنا پر لوگون کو خیرات دینے سے منع کیا جاتا ہو مگر اسی کے ساتھ یہ بھی ضرور کہاجائیگا کہ اڈیٹر البشیر نے اپنے اظہار مین جو یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سائل کو کلھاڑی مول لیکر دی تاکہ وہ لکڑیان کاٹ کر لایا کرے۔ اس حدیث سے مسلمان اچھا سبق لے سکتے ہین اور اگر اس حدیث پر پورے طور سے عمل کیاجاے تو امید ہو کہ گداگرونکی تعداد مین حیرت انگیز کمی ہوجائیگی۔ اگرچہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سائل کا سوال پورا نہین کیا مگر کلھاڑی خرید کر اسکو فاقہ کشی سے محفوظ رہنے کی تدبیر ضرور بتادی۔ یہ بھی ایک طرح سے سوال پورا کرناہے

اس حدیث سے یہ دونون باتین لازم وملزوم ہوگئین کہ یا تو سائل کا سوال پورا کیاجاے یا سوال سے باز رکھنے کی اسکو کوئی معقول تجویز بتائی جاے گویا سوال کسی حالت مین رد نہ کرناچاہیے۔ یہ کہدینا بہت آسان ہو کہ گداگرون کا گروہ محنت مزدوری نہین کرتا مگر انکے لیے کام کا بندوبست کرنا بہت مشکل ہے جس سائل نے حضرت عمر سے سوال کیا تھا اسکی جھولی مین روٹیان موجود تھین جسکا جواب اس سے بہتر نہین تھا کہ حضرت عمر نے اسکی روٹیان چھین لین اور پھر فرمایا کہ اب مانگ کیا مانگتا ہو۔ پس بلحاظ واقعات مقدمہ موجودہ طریقہ خیرات ہرگز اصلاح طلب نہین البتہ گداگرون کی حالت اصلاح کی محتاج ہو کہ انمین جو لوگ کام کرنیکے قابل ہون اُنکے لیے کام کا بندوبست کیاجاے۔ غیر مستحق وہی سائل ہو کہ جسکے پاس کچھ سامان موجود ہو اگرچہ اسکو دینا بھی کسی حالت مین ثواب سے خالی نہین۔ بہرحال سائل کا سوال ضرور پورا کرناچاہیے

امر دوم کی نسبت کسی زیادہ تشریح کی ضرورت نہین۔ جو لوگ بازارون اور گلی کوچون مین بھیک مانگتے پھرتے ہین اُنکا سوال اناج کے کچھ دانون۔ روٹی کے ٹکڑون اور تانبے کے چند پیسون تک محدود ہوتاہے مگر بہت کم لوگ ایسے ہین جو ہمیشہ دیگر سائلون کا سوال پورا کرتے ہین۔ غرض یہ بات اظہر من الشمس ہو کہ سائلون کا سوال بہت کم پورا کیاجاتاہو۔

امر سوم کی نسبت عدالت کی یہ راے ہو کہ مدعاعلیہ اور اُسکے گواہ جو اس بات پر زور دیتے ہین کہ خیرات کا روپیہ بجاے غیر مستحق سائلون کے قومی کامون مین صرف کیاجاے یہ نہایت پست ہمتی اور کوتاہ نظری کی دلیل ہو کہ گداگرون کے نکلوانے گداگری کی لعنت ممبران صیغہ اصلاح تمدن کی نگاہ مین چبھے۔ اور متمول نوجوانون کی جیبون سے روپیہ نکالنے کی فکر نہ کیجاے۔ اگر گداگرون کا حق مار کر کسی قومی کام کی مدد کیجاے تو اُس سے کیا خاک امداد پہونچ سکتی ہو بلکہ واجبی اندیشہ پیدا ہوسکتا ہو کہ حیلہ جو نفوس بہ تدابیر گداگرون کو ٹکڑا دینگے نہ قومی کام مین مدد کرینگے۔ اب وہ زمانہ نہین رہا کہ لوگ حاتم طائی کی طرح سخاوت وخیرات مین روپیہ خرچ کرین۔ سب سے زیادہ افسوس اس امر کا ہو کہ باوجودیکہ قرآن مجید وحدیث شریف مین سائل کا سوال پورا کرنیکی سخت تاکید آئی ہی مگر مدعاعلیہ اور اسکا گروہ اس حق بات پر پردہ ڈالنا چاہتا ہی۔ اُسنے سبھی سائلون کو غیر مستحق قرار دیا ہی جو سراسر بدنیتی اور خودغرضی پر مبنی ہی۔ حالانکہ مستحق سائلون کا سوال پورا کرنے کی بابت ضرور تذکرہ کرنا چاہیے تھا۔ مگر اس بارہ مین ان لوگون نے اپنی آنکھون پر ٹھیکری رکھ لی

مولوی سید ممتاز علی جو خود ایک اخبار کا مالک واڈیٹر ہے اپنے اظہار مین بیان کرتا ہی کہ خیرات کا مسئلہ علم دین سے زیادہ تعلق رکھتا ہی اور اخبارون کی پنچایت اسکے فیصلہ کے لیے موزون نہین ہین۔ مدعاعلیہ اور اُسکا طرفدار گروہ سب علم سے نا آشنا ہین۔ خود مولوی الطاف حسین حالی باوجود مولوی مشہور ہونیکے علم دین سے کچھ زیادہ تعلق نہین رکھتا۔ ان لوگون نے جو خیال کیا ہی وہ محض ہوائی گڑھم کالج کو خیالی نفع پہونچانے کی غرض سے ہے۔ تعجب ہے اس انتظام سے عمداً چشم پوشی کی گئی ہو کہ جو نمایان بہا نہ نہین اُٹھا سکتین یہ کام جو تقلیل کی جاتی عالمون نے بخیر کا ہی بس فقیرون کا حق مار کر کالج کو دینا کسی طرح درست نہین نہ ممکن ہے پس موجودہ صورت مین خیال احمد مدعاعلیہ پر جرم ثابت ہوگیا۔ لہذا

حکم دیاجاتاہے

کہ مدعاعلیہ مذکور ہمیشہ بقید حیات رہے۔

۱۵۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء دستخط حاکم۔ راقم وجاہت حسین علی جھنجھانوی

پشہ سے یہ شیوۂ مردانگی کوئی
جب قصد خون کو آئے تو پہلے پکارد ے

کیون صاحب پشہ لے مقدار یعنی میان مچھر علیہ ماعلیہ جدید تحقیقات کی بدولت نہین معلوم کیا سے کیا ہوگئے ذراسی ننھی سی جان۔ فقیر زبان سے بڑے خونخوار ہاتھی سے کوئی ڈر نہین مگر آپ سیکڑون عارضون کو جاری مین رکھے ہوے شہنشاہ ہفت اقلیم کی طرح ہٹو بچو کرتے چلے آتے ہین۔ ڈاکٹرون کو دیکھئے انھون نے ساری دنیا کے عارضی انجین کے قدوم عوارض لزوم سے وابستہ کردیے کہ اب انکی نکر سر حدیون کی سرکشی بوئرون کے مقابلہ سے بڑھ گئے ہی۔ گھر مین تلسی کی پتی سکھو۔ ریندی کے سایلکا ویہ کردا ورنہ کردمگر میان مچھر صاحب ہین کہ اپنا نمرود سمجھ کے بلانوٹس دماغ مین گھسے چلے جاتے ہین۔ یہ تو سب کچھ ہوتاہی رہے گا۔ مچھر سے مچھر مارنا انگریزی ہی جیسا سامان ہوگا لوگ مہیا کرینگے لیکن ذراسی بات ابھی تک تحقیق جدید کے شکنجہ مین نہ آئی نہین یعنی مچھر صاحب جب اپنا نکتارہ بجاتے ہوے کان کے پاس گزرتے ہین تو انسان کو وحشت کیون ہوتی ہی۔ یہ ذراسی آواز تو یا برق کی گرج کہ وہ آتش فشان کا شق ہونا تو ہے نہین۔ سارے جسم مین مع دماغ کے ہلچل کیون پیدا ہوجاتی ہی اور یہ صدا ان مہین مہین پرون یا مخفی سونڈ سے کیونکر نکلتی ہی۔ ہوا مین موج افزا تموج ایسا کیونکر پیدا کرتی ہے کہ حضرت انسان مین باوجود اس تن وتوش کے ہیجان اور اضطراب پیدا ہوجاتا جہاز جسم بالکل ڈگمگانے لگتا ہے۔ دوسرے یہ بھی تحقیقات کرنا چاہیئے کہ آپ جسقدر اہوں نشک جسم سے بھرلے جاتے ہین وہ کہان پہونچاتے ہین اور یہ نیا عارضے آپ کے کسی حصہ جسم مین مخفی ہوتے ہین اگرچہ مولانا روم نے تسکین وہ شعر فرماگئے ہین

دربہاران کے ادمرگش دروے سہت کہ پشہ کی داندکہ این باغ از کے سہت

حضرت شہباز کے ظریفانہ خیالات

غزل نمبر ۱

کھاتے ہین پان زردہ نہ لیتے ہین ناس ہم
افیون کھاکے بیٹھے ہین حقہ کے پاس ہم
ہین آدمی تو کھاتے ہین ہر وقت روٹی گوشت
گھوڑے ہوے تو کھائین گے جل بھر کے گھاس ہم
ہین مرد تو کسی کے ہین دا ماد یا خسر
عورت جو ہوتے ہوتے بہو یا کہ ساس ہم
عاشق جو ہوتے وصل مین بس رہتے باغ باغ
جاتے بچھڑ تو رہتے نہایت اداس ہم
معشوق اپنا ہوتا کنوان یا کہ باولی
جب پیاس لگتی اٹھ کے بجھا لیتے پیاس ہم
حیوان کٹ ہیکو ملتے ہین کھانے کو ساتھ سیب
وس باٹتے ہین کھاتے ہین باقی بچا اس ہم
رکھتے سوا خدا کے نہین یان کسی سے آس
رکھین اگر تو آپ سمجھین ہین آس ہم
کیون اے فلک زمین پہ پٹکتا ہے بار بار
تو طفل ہو نہ ٹڑیا مین کوئی بیٹ اس ہم
ہوتی نہ اسطرح کبھی مٹی ہری خستہ اب
باغون مین پھول پھولون مین گر ہوتے باس ہم
اجلاس ہائی کورٹ مین کرتے مزے سے ہم
دنیا مین آج ہوتے اگر گور داس ہم
معقول تو نہین پہ ہین معقول پہ اصول
گھر مین لڑا کرتے ہین بیٹھے قیاس ہم
تقوی کو چاہتے ہین کہ پی جائین گھول کر
لائے ہین ایک لطف کا بھر کر گلاس ہم
جزی سے آگہی نہین گرچہ ہم خدا شناس
یہ بھی نہین ہے کم کہ ہین مردم شناس ہم
ہر بات مین زبان پہ ہے اپنی ٹھینکس ٹھینکس
ہو جائے شکریون جو ہین وقت سپاس ہم
ہر امتحان عشق کا معشوق ممتحن
برسون کا ہے وظیفہ جو ہو جائین پاس ہم
شال اور دوشالے سے ہمین نفرت ہے آجکل
فیشن کے ساتھ پھرتے ہین ڈانٹے پلاس ہم
گو ہم خیال تو نہین اہل فرنگ کے
یہ بھی ہے معتنم ہین اگر ہم لباس ہم
شہباز یہ زبان اپنے تخلص کا ہے اثر
پاتے نہین ہین گھونسلے مین اپنے ماس ہم

غزل نمبر ۲

رات کو فاقون سے بسر کیجئے
چاے سے بسکٹ سے سحر کیجئے
صبح کو دل چاہے اگر ناشتا
لے کے بریڈ اور بٹر کیجئے
بعد از ان کھانا بھی پکوا لیجئے
کھا کے نفیس آخر کیجئے
کیجئے اخلاق ہر اک شخص سے
دل مین جہان یا ئے گھر کیجئے
حاجتین ہر شخص کی کیجئے روا
پیسے روپیہ پہ نہ نظر کیجئے
لڑنے کو گر آئے کوئی بے سبب
تیغ بکف سینہ سپر کیجئے
کام جو کرنا ہو کئے جائیے
اف نہ اگر تب نہ مگر کیجئے
خشکی اگر آئے زبان پر کبھی
مے کے عوض چاے سے تر کیجئے
ایسے تو پینے سے نہ پینا بھلا
پی کے اگر قصد گذر کیجئے
ور یہ اگر آکے بلا ہو کھڑی
توڑ کے دیوار کو در کیجئے
عید کے جانے کا تو کیجئے نہ غم
شوق سے اب میلہ اٹھ کیجئے
تھوڑی سی انگریزی بھی گر آ ہو بری
پڑھ کے کبڑا اور سٹر کیجئے
مجھکو خوش آمد نہین بھاتی ذرا
بس نہ سٹر اور بیٹر کیجئے
عطر کے ملنے مین نہین کوئی حرج
لیک تلفظ تو اٹر کیجئے
آپ ہون تہذیب مین گو بات ورتن
بیوی کو پر بات بٹر کیجئے
کر کے زراعت کبھی پیدا سیون
گیہون چنے موٹھ مٹر کیجئے
کر کے تجارت کبھی حاصل ڈبون
سیم و زر و لعل و گہر کیجئے
بنکے کبھی ہرزہ سرا لکچرر
بزم مین تقریر کیجئے
دے کے کبھی طبع کو ملٹن کا ٹون
لطف قوانی سے حذر کیجئے
ہین جو ہنر ان مین لگا دیجئے عیب
عیب ہی سے کسب ہنر کیجئے
میرے تخلص پہ ہے کیون اعتراض
فرض کو کل ہیچ ہی کو پر کیجئے
حضرت شہباز کی ہے یہ غزل
چون نہ چراغون نہ غضب کیجئے

وہی رحیم بخش کی دوکان اور مین

بے پیسہ کوڑی کیونکر مینے تجارت مین ترقی کی

گفتگوے گزشتہ کے بعد پھر مین علی امجد خان کیساتھ خیرآباد چلا گیا اور دو تین مہینہ گھر سے آنا ہوا رمضان کے مہینہ مین پھر مین رخصت پر دو ہفتہ کیلئے آیا تو معلوم ہوا۔ شیخ صاحب کربلاے معلی و مسقط۔ و بغداد شریف کے سفر کو گئے ہین۔ مین سمجھا زیارات کی غرض سے تشریف لے گئے ہین۔ لیکن دوکان پر دریافت سے معلوم ہوا کہ صرف بغرض رفاہ عام حلواے مسقط نان تنک۔ قند مصری۔ نان خطائی۔ پشمک وغیرہ وغیرہ کی ترکیب سیکھنے کے لیے یہ مصائب سفر اس پیرانہ سالی مین گوارا فرمائے ہین۔ ایک جماعت اقربا ئیون کی زیر دوکان منتظر رہتی ہے اور متانت آمیز سبک لہجہ سے

چیمبرلین کی کھانسی کی دوا

زلہ کروپ طرح طرح کی کھانسی خراش گلو اور شش حنجرہ کی تمام پیچیدہ شکایتون مین یہ بیحد دوا ہے خوش ذائقہ ہے اس سے صحت یقینی ہوتی ہے بہانکی آب و ہوا مین یہ خطرہ کی بات ہے کہ اگر سخت زکام مین غفلت کیجاے تو بہت جلد تپ اور نمونیا ہو جاتا ہے یہ عارضے ایسے ہین کہ بہت سے اموات انکے ذریعہ سے واقع ہوتے ہین جب زکام پیدا ہو چیمبرلین کی کھانسی کی دوا فوراً استعمال کیجاے عارضے کی ترقی روکدیجاے چیمبرلین کی کھانسی کی دوا مین کوئی مضر جزو شامل نہین بچون سے لیکر جوانون تک کو نہایت آسانی اور اطمینان کے ساتھ دیجاسکتی ہے ہر حال مین تیر بہدف اور سریع التاثیر ہے بس ایک بوتل آج ہی خرید کر قیمت عہ درکار ہے سب دوا فروش بیچتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر محمد یوسف خان کی دوکان مین جو بمقام نظیرآباد ہے چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہے۔

پھر دیر تک کچھ علانیہ واضح الفاظ میں شیخ جی صاحب کی ہمت کی تعریفیں ہو رہی ہیں اور آپسمیں کہہ رہے ہیں آفرین ہو۔ اس بڈھے غریب کی ہمت پر کہ صرف ہم سب کی چاشنی زبان کے لیے یہ سفر گوارا کیا اور ۶ آنا روپیہ خرچ کیا بھائیو ہمت تمھاری یہ ہو کہ جب تک بڈھا لوٹے تب تک اسکی دوکان کی مدد کیے جاؤ۔ اور جو بھائی پہلے تین پیسہ کی بالائی ۱ پیسہ کی شکر خریدتا تھا۔ اب چار پیسہ کی بالائی۔ دو پیسہ کی شکر اور ایک آنہ کی برفی بھی خریدا کرے اور زیادہ کرکے یہ سفر خرچ ہم سب بھائیوں کو دینا چاہیے کیونکہ ہمارے ہی لیے اسقدر اُسکا پیسہ خرچ ہوا۔ خدا جانے کیا کیا ترکیبیں لوزیات حلوا بنانے کی وہاں سے سیکھ آئے اور ہم سب کو تر زبان اور شیریں کام بنائے۔ میں یہ سنتا ہوا مکان پر لوٹ آیا۔ صبح اٹھکر خیر آباد چلا گیا۔ آٹھ نو مہینے کے بعد میرا آنا پھر لکھنؤ میں ہوا۔ اور کیونکہ ان صاحب کا تبادلہ خیر آباد سے علی نول بیٹن میں خاص لکھنؤ میں ہو گیا۔ ایک دن میں نے سنا کہ شیخ رحیم بخش حج و زیارت سے واپس آگئے ہیں۔ میں نے بیوی سے دو پیسہ امام ضامن اتارنے کے اور چھٹکے موٹے صدقہ کیواسطے لیے اور شیخ صاحب سے ملنے گیا دیکھتے ہی لپٹ گئے اور کہا صاحبزادہ اچھے رہے۔ میں نے وہ نذر نیاز کی رسم ادا کی سر جھکائے بیٹھے رہے۔ میں نے کہا شیخ صاحب آفرین ہو آپکی ہمت پر کہ آپنے صرف رفاہ عام کیلئے بڑھاپے میں اسقدر طویل سفر اختیار کیا۔ حقہ پیتے جاتے تھے اور مسکراتے جاتے تھے۔ دوکان پر کثرت سے لوگ جمع تھے اور جو آتا تھا اسی قسم کا ذکر کرتا تھا۔ دو چار نے میرے سامنے کہا شیخ صاحب سفر خرچ کا ہم سب چندہ کرتے ہیں آپ کیون انکار فرماتے ہیں [illegible] صرف ہمارے لیے اسقدر دور تشریف لے گئے۔ شیخ صاحب نے کہا نہیں بھائی [illegible] یہ کام خدا کا تھا [illegible] کام کرنا عین کام خدا کا [illegible] نہیں کھونا چاہتا اگر تم لوگ [illegible] کو ایسا ہی [illegible] تو دو چار خریدار اور بھیج دو۔ کچھ حلوے [illegible] ان خطائیون وغیرہ کے طباق اپنے [illegible] سے سرکار دربار میں لگا دو۔ باقی میں چندہ نہیں لیتا۔ [illegible] بار میں نے ایک نئی ایجاد بھی شیخ صاحب کی دوکان پر دیکھی کہ جس مسلمان ہندو کو شیرینی یا لوڈو دیتے ہیں وہ یا تو سرخ سبز پوڑا بنا ہوا ہوتا ہو ملک کی عمدہ لاکھی چھوٹی ہانڈیون میں قیمت میں کچھ فرق نہیں ہو وہی بدستور سابق۔ لیکن یہ فرماتے جاتے تھے کہ اسکی وضع نیا ہنا آپ سب کے ہاتھ ہو۔ قیمت تو میں نہیں بڑھاتا ہوں لیکن خریدار بڑھانا آپ کا کام ہو۔ تاکہ بغیر دقت آپ لوگون کے لیے مفت ہمراہ سودا ملا کریں۔ باتیں کرتے کرتے دوپہر آئی مجھ سے کہا بیٹا کھانا کھا لو۔ میں نے کہا اچھا کوٹھی پر چلے گئے۔ ہم سب نے ملکر کھانا کھایا اور پھر وہی ذکر مذکور رہا۔ میں نے سفر کا ذکر کیا بیٹھے تھے اٹھ بیٹھے اور ہنسکر کہا شیرین (یہ میرا عرف ہی) تم ایسی بات کہتے ہو کیسا سفر اور کسکا رفاہ عام۔ کیسا حلوا سیکھ آنا کیسی نان خطائی و نان تنک بنانا۔ مسقط تو میں گیا بھی نہیں۔ ایک رئیس جاتے تھے کربلائے معلیٰ۔ میں نے سوچا مرنے کے دن قریب ہیں چھ مہینہ کا سفر ہے۔ چلو مفت میں زیارت کر آؤں چلا گیا۔ یہ کہکر ہاتھ پکڑا کہا اٹھو چلو۔ تمکو سیر کرائیں ایک کمرہ میں لے گئے۔ دیکھا تو بہت سا [illegible] صراحیان۔ شیشہ کی طشتریان۔ اچاریان۔ گلابپاش وغیرہ جمع ہیں۔ ایک طرف کمرہ میں دس پانچ بورہ شکر کے ڈھیر ہیں۔ ایک طرف دو چار لڑکے ہندو مسلمان کے بیٹھے ہوئے۔ کوئی شیرینی گھوٹ رہا ہو کوئی حلوا چلا رہا ہو کوئی پوری تل رہا ہو۔ کوئی نان پاؤ بنا رہا ہو ایک جگہ بہت سا کاغذ ڈھیر ہے۔ اسکے گل بوٹے کوئی کتر رہا ہو۔ کوئی شیخ صاحب کا پلنگ کس رہا ہو۔ کوئی حقہ بھر رہا ہو۔ کہا دیکھو شیرین۔ جہان تمنے شیشہ کی طشتریان دیکھی ہیں اسپر لکھا ہو کمرہ سامان تجارت یہ سب سامان تو آٹھ کوڑی یا [illegible] کے ۳۲ کے حساب سے میرا خریدا ہی۔ اب میں نے کہدیا ہو کہ جو عام کے بسکٹ و نان پاؤ میری دوکان سے خرید لے گا دو طشتریان اسکو مفت۔ دیکھو دن [illegible] میں یہ دس [illegible] نکل جاتے ہیں [illegible] اسی طریقہ سے۔ جس مکان میں تمنے شکر کے بورے دیکھے ہیں اسکو میں نے شکر منڈی [illegible] دیا ہو اور [illegible] دیا ہو کہ یہ شکر کی تجارت کا مقام ہی۔ ہر شخص [illegible] ایک [illegible] شکر لائے اسکو نفع میں ۲ ہرسال میں [illegible] دیے جائینگے اور جو ۲۰ سیر شکر جمع کریگا اسکو علاوہ [illegible] کے تین سیر شکر کمیشن میں۔ اب عقل کے اندھون کو نہیں سوجھتا کہ منٹھی بھر شکر کا بوجھ اسمیں کیا نفع اور کیا طریقہ نفع کا ہو سکتا ہی جس میں ۲ ہرسال نفع دونگا اور اگر بیس سیر میں تین سیر کمیشن نکل گیا تو کسطرح نفع ہو سکتا ہی۔ اور کہان سے آئیگا۔ مگر احمق لوگ دوڑ رہے ہیں۔ جسے دیکھے مٹھی بھر شکر لیے آرہا ہی میرا یہ فائدہ ہر سال میں اگر کسی کو یاد رہا۔ کبھی ایک آنہ ڈیڑھ آنہ نفع بھی چاہے دے کر تقسیم کر دونگا اور کوئی سخت پہنچا تو میں بھی چپ ہون کبھی کہہ دونگا تجارت میں نقصان ہوا نفع نہیں تقسیم کر سکتا۔ کبھی کچھ اور سرمایہ طلب کرونگا۔ غرض یہ شکر سب میرے باپ کا مال ہی۔ اور دوکان کا خرچ ہے۔ یہ تیسرا انتظام جو دیکھتے ہو یہ سب پیشہ ور نانبائی اور حلوائیوں کے لڑکے ہیں۔ میں نے یہ کہدیا ہو کہ انکو حلوا بنانے۔ نان تنک پکانے کی ترکیب مفت بتلائی جائیگی دن بھر حاضر رہتے ہیں مفت میری دوکان کا کام کرتے ہیں۔ سیکھنا سکھانا کیسا مجھے خود ہی کیا آتا ہو جو سکھلاؤنگا۔ مسقط کی تو صورت میں نے نہیں دیکھی اور جہان گیا وہان کے منٹ ٹھہرا۔ جو کوئی وہان کی چیزیں بنانے کی ترکیب سیکھتا [illegible] گیا۔ زیارت کی چلا آیا۔ مجھے سیری سے کب فرصت تھی جو حلوائی۔ نانبائی کی دوکانیں ڈھونڈھکر کام پخت پکا سیکھتا۔ یہ بھی اُن سب کی دم ریزی دیکھ لو۔ یہ صندوق جو دیوار میں لگا ہو۔ اوپر سے منھ کٹا ہے اسپر لکھا ہو چندہ خیرات خانہ۔ جو دوکان سے میری کچھ خریدے ایک کوڑی اسمیں ڈالدے۔ صبح سے شام تک بہت سی کوڑیان پیسہ۔ اکثر روپیہ اٹھنی بہت ہولی [illegible] خیرات میں لوگ ڈالدیتے ہیں۔ کون پوچھتا ہو میں نے اسکو کیا کیا۔ اور کسقدر آیا۔ یہ کہان صرف کیا۔ حساب دکھلانے کو رکھا ہو۔ مگر کسکو غرض کہ اسکی جانچ کرے۔ کیا میں نے لیا۔ کیا میں نے دیا۔

بیٹا شیرین دنیا چرب زبانی کی ہو۔ بے بولے۔ چالے باتین بنانے سے کام نہیں چلتا۔ ورنہ کیسا رفاہ عام کیسی محنت سفر۔ اب [illegible] سب پیسہ کو [illegible] میں نے تجارت میں ترقی کی۔

میں شیخ صاحب۔ واللہ بہت ہی سچے اپنے فن میں اور ساتھ ہی اسکے بڑے ہی زیرک اور معیشت پیدا کرنے کے طریقہ جاننے والے۔ اسکے بعد رخصت ہوکر گھر چلا آیا اور کام کاج میں لگ گیا۔!!!

راقم

ایک پیر انا خرانٹ عہد شاہی

در تجارت نانبائی

گھنچکر لال کی عجلت

مشفق من۔ مارے عجلت کے اسوقت بندگی کا فقرہ [illegible]

یورپ میں عیسائی اور مسلمان

جن بیچارون کے بس کے گھروندے ہین انکی بیکسی بھی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہی- آدھی رات ہی موسلا دھار پانی پڑ رہا ہی- اندھیری کا یہ عالم کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین دکھائی دیتا- چراغ گل ہو ئیلی ہوئی دیاسلائیان جلنے کا نام نہین لیتین اور چھپر ہے کہ ہوا کے جھونکون سے برگ خزان رسیدہ کی طرح اڑا جاتا ہی- آپ بیچارے ہمس ہمس کر تھونیون مین زور لگا رہے ہین ٹوپی اڑکر عالم بالا کی خبر لا رہی ہی- چوٹی ہوا مین پھریرا سی پھیلا جاتا ہی مگر منہ ہی کہ رکنے کا نام نہین لیتا- شہر کا یہ عالم ہی کہ دروقد و شرافت کے ساتھ چلنا دشوار ہے میونسپل [illegible] تک کے چھینٹے ہین- بڑے بڑے [illegible] چال مین اک مستانہ لغزش پائی جاتی ہی اور ہما شما کا تو ذکر ہی درکنار ہی-

عجب قطع شریعت ہی- انگرکھے کا دامن کمر سے بندھا ہوا ہے- ایک ہاتھ سے ٹوپی سنبھالے جاتے ہین- پائجامہ گھٹنون تک چڑھا ہوا ہی- بھیگے ہوے موزے صاف نظر آ رہے ہین- جوتے بھیگ بھیگ کر آدھ آدھ سیر کے ہو گئے ہین- قدم قدم پر "یا علی" کے نعرے بلند ہین- جنکے پاس چھتری موجود ہی وہ بھی بھیگتے جاتے ہین مگر اس ذلت سے بچے ہوے ہین- دیکھنے والے یہ نہین کہتے انکے پاس چھتری نہین- جن بیچارون کے پاس یہ برساتی ہتھیار نہین وہ بھی بھیگتے ہین شرم سے آب آب ہین- بھیگی بلی کی طرح دم دبائے آنکھین نیچی کئے جھانکے چلے جاتے ہین- جب دیکھتے ہین کہ گلی سے کوئی دیکھنے والا نہین تو دوڑنے بھی لگتے ہین کیچڑ مین پیر جو اڑا کر کیچڑ کی چھینٹین پڑتی ہین تو شیخ سعدی کا مصرع یاد آتا ہے- ع

چونکہ ترشد پلید تر باشد

اکثرون کا قاعدہ ہی- سیکڑون آنکے شمالی لینڈ بھیج لیے گئے وہان اس بارش سے تو ضرور محفوظ ہونگے مگر گولیون کی بوچھار سے سامنا ہوتا ہوگا- جو کچھ ٹوٹے پھوٹے باقی رہ گئے ہین وہ باپ کی نادون کی طرح اس کیچڑ مین چلنے کا نام نہین لیتے- لیکن اکثر باوضع جنکو سواری پر جانے کی عادت ہی پیادہ پا چلنا گوارا نہین کرتے عموماً اس زمرہ مین خفیفہ کے وکیل- آکوٹ آفس وغیرہ کے ملازم شامل ہین جنکے غول کے غول روز گولدروازہ مین صف باندھکر کھڑے ہوتے ہین اور جو اکا والا سامنے سے گزرتا ہی اس سے ارشاد ہوتا ہی "یکا لے خفیفہ مین آتا ہے" یا چار پیسے دیکے حضرت کھینچ لیجاتا ہوگا" مگر آجکل اکے والے ملتے ہی نہین- اور اگر ملتے بھی ہین تو انکے دماغ نہین ملتے- چوگنا کرایہ مانگتے ہین- اس صورت مین اکثر لوگ گھر لوٹے جاتے ہین- یہی خیال کرتے ہین کہ ایک دن کی غیر حاضری سہی- چلو گھر کی چھت ہی کوٹ ڈالین- مزدور کو مزدوری دینے سے بچین گے مگر اکثر دھن کے پکے کسی نہ کسی طرح ایک ایک اکے پر لدے ہی جاتے ہین لیکن گھوڑا چلنے کا نام نہین لیتا راستہ بھر اکے والے تو تو مین مین ہوتی جاتی ہی مینھ سے بھیگتے جاتے ہین- اگر پرانے خیال کے ہوے تو پردہ ڈال کر بیٹھ گئے اگر نئی روشنی کے ہوے تو پردہ کے خلاف- بھلا پھر یہ ذلت کیونکر گوارا کرین- چاہے جان جائے مگر اصول مین نہ فرق آئے- اگر راستہ مین دیکھتے ہین کہ کسی غریب کے پردہ کی دیوار گری پڑی ہی خوش ہوتے ہین سوشل رفارم کی از غیبی مدد ہوئی- غرضکہ اسیطرح اگر خوش قسمت ہوے تو افتان و خیزان مقام مقصود پر پہونچ گئے ورنہ راستہ مین گھوڑے نے ٹھوکر لی- اِنّا اللہ- آپ سڑک پر دراز ہو گئے- زمانہ کی نشیب و فراز کی تصویر آنکھون کے سامنے پھر گئی-

اسکول کے لڑکے اور ہی فکر مین نظر آتے ہین- جو بھیگے ہوے ہین وہ تو مجبور ہین- جو خشک ہین وہ بھی پرنالون کے نیچے کھڑے ہین اور اپنے تئین تر کر رہے ہین- ارے صاحب یہ کیون؟ محض اسلئے کہ ماسٹر چھٹی دیدین

مگر جو ہی اسکے چہرہ پر وحشت برستی ہی وہ بیکر نظر ہی نہین آتے جو موقع بے موقع سڑکون پر تانین لگایا کرتے تھے "بجلی کڑکے بدرا گرجے" ساون گانے کا دم نہین اب کاتک کو رو رہے ہین-

مگر افیونی اپنے رنگ مین مست ہین- وہ اپنے ڈھائی چاول الگ پکا رہے ہین- ایک کہتا ہی "واللہ اگر دو تین روز ایسی بارش ہوئی تو تمام شہر دریا برد ہو جائیگا" دوسرا کہتا ہی "اے حضور قسم ہی جناب امیر علیہ السلام کی- آج جو مین لوہے کے پل سے گزرا تو دیکھتا کیا ہون گومتی تو سمندر کا بچہ معلوم ہوتی ہی- پانی مین وہ زور ہے کہ معاذ اللہ- کہین مینڈھے اچھل رہے ہین کہین ناندین تیر رہی ہین- اور بھنور تو بے شمار موجود ہین- واللہ ہوش اڑے ہوے ہین اس سرے سے اس سرے تک ایک ڈونگی نظر نہین آئی" تیسرا کہتا ہی "پیر و مرشد آپ بجا فرماتے ہین- ڈونگی کیا اگر اسوقت جہاز بھی چھوڑ دیا جائے تو پیچھے پر بیچھے ہو جائے"

باغون مین صحرائیت کا سمان نظر آتا ہی- سبزہ تو خیر جو روے زمین کی رونق تھا اب حد سے زیادہ بڑھکر بہار حسن کھو رہا ہی- جوانان چمن جو قبائے سبز پہنے ایک ٹانگ سے کھڑے اکڑ رہے تھے اب زمین پر لیٹے ہوے کیچڑ مین آلودہ ہین- چار دیواری مع مالی کے جھونپڑے کے خاک کا پیوند ہی- حشرات الارض اسقدر پیدا ہو گئے ہین کہ شاید ہندوستان مین لفٹنٹ تا دلسٹ بھی نہ ہونگے نہ لکھنؤ مین اتنے ہومیوپیتھک ڈاکٹر ملین گے-

غرضکہ کل شہر پر بیکسی برستی ہی- ایک ایک گھر مین تپ لرزہ کے چار چار مریض چارپائیان توڑ رہے ہین- ایک دوسرے سے کہتا ہی- ع

تو ہا تجل پکارے مین چلا دُن ہا ی دل

سوائے ڈاکٹرون اور حکیمون کے سب کی صحت مین فرق آگیا ہی-

اب دیکھنا چاہیے کہ آخر اس طوفان بے تمیزی کی ماہیت کیا ہی- ہو نہو یہ سیلابی وبا ہی- ابھی ڈاکٹر کو نہین سوجھتا کچھ روز بعد سب ہی چلا اٹھینگے- ثبوت اسکا یہ ہی کہ پہلے کشمیر مین شدت باران سے سیلاب آیا اور یہان بھی وہی انداز پائے جاتے ہین اور واقعی وبا مین ہوتا کیا ہی- آدمی مرتے ہین- چنانچہ اسمین بھی ہزارون آدمی مکانون کے نیچے دب کر مر گئے- یہ بھی کہا جاتا ہی کہ وبا کے زمانہ مین ہوا خراب ہو جاتی ہی تو آجکل بھی ہوا ایسی خراب ہی کہ سیکڑون گھر مسمار کرکے ویران کر ڈالے یا یون کہئے کہ پیر گردون ہندوستانیون کی بیکسی پر رو رہا ہی طاعون قحط وغیرہ نے اسکا دل پکا رکھا ہی روتا ہر سال تھا اور اسکی بینائی مین مدت سے فرق آگیا ہی چنانچہ اس بیان کی تائید سب راے بہادر اور خان بہادر کرینگے- مگر اکی پھوٹ پھوٹ کر رو رہا ہے خدا ہی خیر کرے- اندیشہ ہی کہین آفتاب آنکھ کے ڈھیلے کی طرح نہ بہ جائے اور بالکل روشنی جاتی رہے خیر دیدہ خواہد شد-

راقم- ب- ن چکبست لکھنوی

پنچ- ارے بھئی یہ بھی طاعون ہی- پہلے شہر کے مکینون کی صفائی تھی اس دفع مکانون کا صفایا ہے تاکہ

اگر نماند کسے تا بہ تیغ ناز کشی

مگر زندہ کنی خلق را و باز کشی

ٹھیک اترے-

لوکل علیہ الرحمتہ

گزشتہ ہفتے میں ہمارے مرحوم شہر کے غریق رحمت ہونیکے سامان ہوگئے تھے۔ چارون طرف سے بی رحمت نے بادلکی کملی ایسی ڈالی بیچارون کونے پورب پچھم۔ اُتر۔ دکھن۔ ایسے دبائے تھے کہ پانچ چھ دن ہفتے کا نیٹے پڑے رہے سیکڑون مکان خضوع اور خشوع کرتے کرتے سجدے مین آگئے۔ ہزارون دیوارین رکوع مین آگئین۔ اکثر بندگان خدا جو ہے وان مین پھنسے چوہون کی طرح جہان بیٹھے یا لیٹے تھے بذریعہ تار بارش ملک عدم چالان ہوگئے۔ جو مکان بحال خستہ و خراب بچے انکا روتے روتے بُرا حال ہوا۔ معلوم ہوتا تھا واٹر ورکس کا محکمہ مع لوازم پمپ وغیرہ عالم بالا پر پہونچ گیا۔ مکانون کی چھتون پر اُڑ سے پچ

ایکسان جلوہ معشوق تھا اندر باہر

بلکہ بام ابر و غربال سقف مین نقش اول و ثانی کی کیفیت تھی یکیا معنی کہ ابر سے تو موٹے مہین بوند کی بے سیاق بارش ہوتی تھی مگر سلامتی سے چھتون مین نیا ملا ٹپکا لگا تھا تڑے بڑے شیر دہن کا پنا پانی تھا۔ وہ تو کہئے ہمارے میان لکھنؤ صاحب بہت کچھ پہلے سے ہلکے پھلکے ہو رہے تھے پنسوئی کی طرح اس مصیبت کو جھیل لے گئے۔ اگر بے حسی سے مرکز ثقل قائم رہا تو سخت جانی ہی کی لنگر سے ورنہ کچھ عجب نہین سبک سری پر کاہ کی طرح دنیا کے اس سرے بہا لیجاتی۔

دریا کو بھی اس دوا دوش مین ہاتھ دھونے کی سوجھی کملی تو تھی نہین یہ بھی اپنی چادر پھیلائے شہد کی طرح آپہونچا۔ یہان شہر خود ہی سیر بخار لوت غرقی باندھے بانا ندہ آہ چھتون کا پانی پتیلیون۔ لگنون۔ اگالدانون تون سے اُلیچ اُلیچ کے صحن مین پھینک رہے تھے۔ کیسی دریا دلی کہان کی طغیانی سخاوت جو کچھ کوڑا کرکٹ حاضر تھا نذر کیا مگر سنا ہی ابھی تک ٹلے نہین دھنا دیے پڑے ہین

اودھ پنچ کی سالانہ جلدین

اس پرچہ مین اکثر ایسے مضامین ہوتے ہین جنکا لطف کسی زمانہ خاص پر موقوف نہین بلکہ ہر وقت ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہین چنانچہ اسکی سالانہ جلدین نہایت ذوق شوق سے خرید کیجاتی ہین قیمت بمقابلہ ہفتہ وار پرچونکے نہایت کم از حسب ذیل ہی

جلد ۱۸۹۰ء ۶؎ و ۱۸۹۱ء ۶؎ و ۱۸۹۲ء ۶؎ و ۱۸۹۳ء ۶؎ و ۱۸۹۶ء ۶؎ و ۱۸۹۸ء ۶؎ و ۱۸۹۹ء ۶؎ و ۱۹۰۰ء ۶؎ و ۱۹۰۱ء ۶؎ و ۱۹۰۲ء ۶؎

پہیلی بوجھنے کا انعام

جو پہیلیان اودھ پنچ مین ہفتہ وار چھپتی ہین انکے بوجھنے والے کیلئے انعام مقرر ہی۔ چنانچہ اس سال یہ قرار دیا گیا ہی کہ جو صاحب اخیر دسمبر تک سب سے زیادہ پہیلیان حل فرمائینگے اور میعاد مقررہ تک دفتر مین پہونچینگے انکو سال نمبر ... صہ کا انعام نقد (یا اسی قیمت کی کتابین جو مجوزہ مستحق صاحب انعام پسند فرمائین) بطور تحفہ اودھ پنچ کی جانب سے نذر ہونگے اور نام نامی بھی اخبار مین شایع ہوگا

مگر شرط یہ ہے

کہ حل فرمانے والے صاحب اودھ پنچ کے مستقل سالانہ خریدار اور خوش معاملہ ہون یا تو دارہون پس وہ حضرات جنکا نام نامی رجسٹر خریداران مین زینت بخش نہین ہے تکلیف فرمائین۔

خریداری پرچہ کے واسطے کسی زمانہ کی قید نہین ہے جو حضرت جسوقت چاہین پیشگی سالانہ مرحمت فرما کے خریدار ہوسکتے ہین۔

حل فرمانیوالونکی خدمت مین گزارش

جس مراسلت مین پہیلی کا حل ہو اسمین بجز حل کے اور کوئی فرمائش درج نہو۔

بعض حضرات براہ عنایت جو پہیلیان لغرض درج ہونے کے مرحمت فرماتے ہین انکا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہی۔ مگر افسوس ہی پہیلی کے ساتھ نام درج نہین ہوسکتا۔ اسطرح کی پہیلی کے ساتھ ہی حل آنا چاہیے۔

اگر پہیلی کا کوئی حصہ حل کے وقت نظر انداز ہوگا تو پورا حل غلط متصور ہوگا۔

پہیلیون کا حل

مطبوعہ یکم اکتوبر ۱۹۰۳ء

نمبر ۱۵

کرجائے مونچھون والا پکڑا جائے داڑھی والا

حاجی شیخ نظیر حسین خان صاحب تعلقدار گدیہ۔

اس دفع بجز حاجی صاحب کے کسی صاحب کی فراست منزل مقصود تک نہ پہونچی۔

نمبر ۱۶

قرتس خورشید و سیاہی شب

یونس اندر دہان ماہی ...

حاجی شیخ نظیر حسین صاحب تعلقدار ... اور حسن محمود صاحب پرمانون بابو نیوچند رحل فرماتے ہین ... پنچ شمار ہونے کے قابل ہے۔

حل طلب پہیلی

(اسکا حل ۲۷- اکتوبر تک دفتر ہذا مین پہونچ جائے)

نمبر ۱۹- شعر اردو

جگہ

ترے

انقلاب وزارت کا

طویلے مین لتیاؤ

عالمگیر عارضہ

ہاے میں کہان دربدر ماری ماری پھرا کرون
کہان تک پھرون گی۔ میری بے بسی میری
بیکسی پر رحم کھا کے خدا کے واسطے ابھی سوچیے۔ اللہ کو
کیا منھ دکھائیے گا۔ میں بیگناہ بالکل بے تقصیر ہون

دکنی مشاعرہ (باقی)

آجکل ما بدولت و اقبال کا نزول اجلال حیدرآباد دکن
مین واقع ہوا ہے۔ شعر و سخن کی چاٹ جیسی کچھ اِنجناب
کو ہے وہ کون نہین جانتا۔ آپ کے ذریعہ سے بھی میری
کچھ غزلین ناظرین کے کانون کا لٹکن (یعنی آویزۂ گوش)
ہو چکی ہین۔ یہان جو مین پہونچا اور میری تشریف آوری
کی خبر یہان کے شاعرون نے سُنی تو مصرع طرح
"تم ہو اس مین نہ دل ہو قابو مین"، دیکھا نہ جا یا تو ناگہی
رسید کیا۔ مشاعرے کو کچھ گھنٹے ہی باقی تھے مگر اِنجناب
تو عذر کے عادی نہین۔ نہ اتنی نامرد کا آجتک کوئی جانور
پالا۔ فوراً شاعری کے اوزار۔ قلم۔ دوات۔ کاغذ لے۔
لگا شعر گڑھنے۔ پھر دیر ہی کیا تھی چند منٹون مین وہ
غزل لکھ ماری کہ باید و شاید اور جھٹ مشاعرے مین
آ دھمکا۔ لوگون نے لے سنے سنا لئے ہی میری تعریفین
کرنا شروع کر دین اور سننے پر جو واہ واہ ہوئی اسکو تو
پوچھئے نہین۔ لیجئے آپ بھی سُن لیجئے اور مہربانی
کر کے وہین سے اسطرح تعریف کیجئے کہ تحسین و آفرین
کی آواز یہان تک سنائی دے۔ آگے آئی آیت

غزل

بات جو ہے تمھاری ابرو مین / نہین راحس کبھی وہ جادو مین
لے شب ہجر پترا کا لا منھ / فرق کیا تجھ مین اور جوجو مین
قند لب کی تری مٹھاس کہان / پڑے برفی جلیبی لڈو مین
دوڑا آتا ہے پیچھے پیچھے غیر / کیا اثر ہے تمھاری تو تو مین
اسطرح غیر کو وہ بیٹھی ہین / لوگ جسطرح سے رولی تو مین
تیری چوٹی کی کیا کرون تعریف / ہرلتی ہے ایسی ہی دم آلو مین
دونون ہاتھون سے سیلی مین سمجھ / کسقدر مرچین تھین کچالو مین
غیر یون انکے ساتھ پھرتا ہے / بیل جیسے جتا ہو کولھو مین
ساتھ رخش فلک بھی دے نہ سکا / ہے وہ سرعت تمھارے ٹٹو مین
بجا الفت مین دل یہ گرد الم / پھنس گیا ہے جہاز ٹاپو مین
میری آہ رسا کا کیا کہنا / کر دیا چھید انکے تالو مین
نازکی کا رہا لحاظ مجھے / دیدے ٹیکا اٹھا کے بالو مین
گو کے بدلے وہ شوخ کھاتا ہے / کھٹا مرچین ملا کے ستو مین
پھینا لگا ہے ہنسوڑا ابھی / وہ بہلتے نہین ایک بجونبو مین

راقم۔ مسٹر ہنسوڑ

اشتہار اُجرتی بصیغۂ قرض ادائی مابعد یعنی قیامت

مبلغ ندارد پیسہ ۱۲/ مرادی انعام

جو ہمارا ایک ضروری سوال حل کر دے

ڈیر اڈیٹر۔ ایک امر کے سبب خوض و فکر مین ہون اور
قریب قریب اس عقدۂ لاینحل سے عدم عقدہ کشائی
سے میری حالت قریب بہ مقدمۂ جنون لیکن مجنون
نہ سمجھیے گا۔ ایک سوچ لگی ہے۔ میری عادت ہے کہ جو بات سمجھ مین
نہین آتی اسکو جب تک نہ سمجھ لون۔ دل مضطرب رہا کرتا ہے
کھانا پانی ترک ہو جاتا ہے۔ میرے اعزا و اقارب مجھے
لادے لادے حکیم عبد العزیز صاحب۔ ڈاکٹر رام لال
کی چوکھٹ کی جبہہ سائی کرتے پھرتے ہین جب انسے بھی
مرض کی تشخیص نہین ہو سکتی تو شیخ چراغن سیال ہنڈ سگھن
اجرتی زیر کاش نجومی۔ ملا ہدایتو۔ عامل۔ حاضرات
کے در دولت کا طواف کرتے پھرتے ہین اور جب
اُنسے بھی میرے سر کا چڑھا جن نہین اُترتا۔ مجھے لاد کر گھر
کے فرش سنگین پر پٹخ دیتے ہین اور غصہ سے کہدیتے ہین
مرتا ہے تو مرا کرے۔ مگر مجھے اسمین بھی لطف آتا ہے۔ پڑے پڑے
کسی نہ کسی طرح اُس بات کی تہ کو پہونچ جاتا ہون اور تب
اُٹھکر کھانا پانی۔ سیر و تفریح سواری شکاری سب روزمرہ
کے کام بدستور کرنے لگتا ہون۔ آجکل مجھے ایک بڑا مرحلہ
اور عقدہ حل کرنے کو درپیش ہے لیکن کسی طرح نہ اپنی
رسا باریک طبیعت نہ اپنے مشیرون کی راے صائب
کی مدد سے اس مرحلہ کو حل کر سکا۔ اور حکیم عبد العزیز اور
ڈاکٹر رام لال تو میری صورت دیکھتے خار کھاتے ہین
دور سے دیکھکر کواڑا بند کر لیتے ہین۔ ڈاکٹر ہرب سینت
اور مسٹر وارث کچھ مہربان تھے جب جاتا تھا تسلی سے
بٹھلا کر مرض اور علاج کا خیال کرتے تھے وہ بھی اب
عادت مستمرہ سمجھکر ٹال جاتے ہین اور مجھے دیکھکر اندر مکان
کے چل دیتے ہین۔ خدا کے لیے مین آپ کا پرانا خریدار پنچ
ہون آپ یا آپ کے کوئی خریدار مجھے اس خلجان سے
چھڑا دین ورنہ اگر خود کشی نہین تو خود فراموشی ضرور اب
کر لون گا

پنچ۔ آخر کیا بات ہے۔ کوئی بات تو پہلے معلوم ہو۔
مین۔ آپ یہ وعدہ پہلے فرمائیے کہ کسی سے ذکر نہ کیجیے گا اور اگر
ذکر بھی کیجیے تو جو جواب ملے وہ مجھی کو بتلائیے۔ ایسا نہو
اسکا حل اور لوگ بھی سن لین اور یہ نادر معما
اُنکی سمجھ مین بھی آجاے۔

پنچ۔ ارے بھائی صاحب کچھ کہو گے بھی۔
مین۔ ہان دیکھیے عرض کرتا ہون۔ ادھر اُدھر دیکھکر (آہستہ)
یہ میری سمجھ مین نہین آتا کہ پنجاب مین کیا آب حیات
کا چشمہ دستیاب ہوا ہے یا امرت پھل وہانکے جنگل مین
ہوتا ہے۔ اسقدر اشتہار وہان سے حکماے یونانی ڈاکٹر
بید کی متفرق سادھوون۔ اناڑیون کے تیر بہدف
علاج کرنے والون کے جو نکلتے ہین اور اسقدر اشتہار
دواؤن اور شرطیہ علاجون کے کہ جس سے وہان کے
حکما کو خریدارون کے تقاضے سے عاری ہو کر کبھی نرخ ادویات
مجبوراً کم کرنا پڑتا ہے۔ کبھی مفت تقسیم کرنے پر مجبور ہوتی ہے
کبھی اب دق مت کرو [illegible] ہے
کبھی پیشتر دو ماہ سے درخواستین خریداری بھیجکر درج رجسٹر
کرانے کی ہدایت ہوتی ہے کبھی آیندہ اشتہار دلچسپ
کی چاٹ دیجاتی ہے کبھی دیگر اشیا مع ادویات خریدار کو
دینے کا وعدہ اور ارادہ ہوتا ہے

خصوص دو ایک حکما کے اشتہار ہر لحظہ لطف دیگر کے ہوتے ہین
جنکو آنکھین ڈھونڈھا کرتی ہین۔ علاج تو درکنار مضمون
اشتہار ہی دیکھکر صحت ہو جاتی ہے اور مرض رو بفرار
معلوم ہوتا ہے۔ اسکا آخر سبب کیا ہے کیا وہان تختۂ زمین
ڈوب کر پھر برآمد ہوا ہے یا جسطرح کشمیر کو شال سے۔
کانپور کو چمڑے سے۔ لکھنؤ کو زردوزی چکن دوزی
سے۔ مرزاپور کو قالین سے مناسبت ہے اسی طرح پنجاب کو
حکیمون دواؤن سے۔ اور حصہ ملک سے اسقدر اشتہارات
و فروغ تجارت طب و ادویات کی نہین نظر آتی
آخر یہ کیون۔ اگر شیطان کے کان بہرے۔ فرض کر لیا جاے
کہ یہ سب فرضی ہین تو مین ہرگز اسے نہین مانتا۔
یہ لاکھون روپیہ کے کاروبار فرضی ہین اور اگر کام نہین چلتا
تو اسقدر ایجادات اختراعات۔ رونق کاروبار کیون ہے
فرضی تو کسی طرح نہین ہے اور مکری بھی ضرور ہے ورنہ کیون
اخبارات اشتہارون سے پر معلوم ہوتے۔ ایک
حکیم صاحب کا اشتہار ہے جو ہر اخبار مین ہر ماہ ایک
لطف دیگر کے ساتھ قند مکرر کے مزہ سے نکلتا ہے اور
جنکے یہان (بقول اُنکے) روانگی ادویات سے اہلکاران
مطب کو فرصت نہین۔ اگر کوئی حلف بھی اُٹھالے
مین نہین کہ سکتا کہ فرضی ہین۔ اور فرضی ہونے کی وجہ
کیا۔ خود ایسے ایسے سارٹیفکٹ دیکھے جنپر نہ یقین کرنا
بے ایمانی ہے۔

اسی طرح اور حکما بھی جنکے اشتہار ایسے دلچسپ نہین ہوتے
لیکن ضرور مرجع انام ہین۔

مرادی ۱۲ روپیے نقد اس حل کے لیے پیشگی آپکی خدمت مین

سرمہ کا سرمہ
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
اسنے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے
معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون ناموڑ ڈاکٹرون ۔ والیان ریاست
اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ
کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہی ضعف بصارت
تاریکی چشم ۔ دھند ۔ جالا ۔ پڑوال ۔ غبار ۔ سبل ۔ سرخی ۔ پھولا ۔ ابتدائی موتیابند
ناخنہ ۔ پانی بہجانا ۔ خارش وغیرہ ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے اور دوسری آنکھ کے مریضون پر اب
اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کی استعمال سی بینائی بہت بڑھجاتی ہی
اور عینک کے استعمال کرنیکی حاجت نہین رہتی ۔ بچی سی لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ
یکسان مفید ہی ۔ قیمت اسلئے کم رکھی ہی کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ
اٹھا سکین ۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہی مبلغ دو روپیہ میرے کا
سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہی خالص میرہ فی ماشہ
بیس روپیہ ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ۔
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور ۔ (ملک پنجاب)
پانچ ہزار روپیہ انعام

(کپڑون کی گٹھری پھینک کے) لو یہ بنڈل سرپہ لاد۔ دھولی دے گیا ہے۔ مین جاتی ہون۔ اپنا اسباب باندھ کے چلتی ہونگی۔ (گئی)

بحر العلوم۔ کمبخت! یہ وہ ناگن ہی جسکے ڈسے کا منتر نہین باغ ارم سے اسی نے حضرت آدم کو نکلوایا تھا۔ پھر آنسو۔ نگاہون سے التجا۔ ناشدنی نے مجھ ایسے گرگ باران دیدہ کو بھی پھسلا لیا تھا۔ مگر نہین مجھے استقلال چاہیے۔ میرا فرض عین ہو ایسی ایسی قباؤن سے بچے کو بچاؤن۔ غریب لڑکا! ابھی اسکو یہ بھی نہین معلوم ہو لغت مین ایک لفظ عشق بھی ہے۔ میری ہدایت۔ میری تعلیم یہ وہ سپر ہین جنکے سامنے اگر میان عشق مجسم بنکر بھی آئینگے تو بھی کچھ نہین بنا سکتے۔ نسبت کس جانور کا نام ہو چشم بد دور اب وہ اس درجہ پر پہونچ گیا ہو کہ تمامی عمر محض تحصیل علم۔ درس۔ تدریس۔ ہندسہ۔ فلسفہ الٰہیات ہی کی نذر مین صرف جو ساری کائنات مین ہر عالم کا وصف ہو۔ صعوبات دنیاوی۔ تفکرات و توہمات عالم کے علائق کو ہمیشہ ہیچ سمجھے گا۔ دنیا ہمہ ہیچ رکار دنیا ہمہ ہیچ برہیچ و راحت کی آلائش سے ہمیشہ مبرا رہے گا۔ آہا۔ دیکھو وہ آ رہا ہے۔ میری عمر بھر کی تعلیم کی امید۔

(مکتب مین عزیز مرزا مضطرب داخل ہوتا ہے)

عزیز مرزا۔ جناب مولوی صاحب۔ زہے نصیب۔ آپ اسقدر جلد تشریف لے آئے۔

بحر العلوم۔ صاحبزادے۔ اس اضطراب سے مجھے نہایت مسرت ہوتی ہو۔ آج شام کو کس کتاب کی باری ہو۔ قانون شیخ کا مطالعہ ہوگا یا صدری کا؟

عزیز۔ نہین حضرت بلکہ......

بحر العلوم۔ اچھا اچھا کبھی کبھی تعطیل بھی ہونا چاہیے دن بھر کی محنت شاقہ کے بعد تفریح طبع بھی لازم ہے۔ اچھا آؤ۔ اسوقت اقلیدس سے جی بہلائین۔

عزیز۔ (مضطرب۔) اقلیدس تھا دیوانہ مجھکو بھی اُسنے اپنی طرح بارہا پاگل بنا دیا ہو۔ نہین حضرت نہین۔ مین اسوقت سخت آفت مین مبتلا ہون۔

بحر العلوم۔ آفت۔ خیر تو ہے! کیا معاملہ ہی۔ سبے مجھے اسوقت پریشان کر دیا۔

عزیز۔ ابا جان تشریف لاتے ہین باغ تک پہونچ گئے ہین۔ اب کہین ٹھکانا نہین۔ رہائی ناممکن۔ بجز جان دیے چارہ نہین

بحر العلوم۔ یا ارحم الراحمین! آخر کیا ہو۔ چارہ نہین! ارے مین تیرا نگران ہون۔ اس سفیدی مین سیاہی لگائے گا۔ سوچ تو ذرا۔

عزیز۔ بس اب یہی ٹھن گئی۔ زیادہ مہلت نہین۔

بحر العلوم۔ افسوس! تو کیا یہ تعلیم اب ناتمام رہجائیگی (عزیز کو سینے سے لگا کے) عزیز عزیز۔ ادھر دیکھو مین کون ہون۔ اُستاد۔ نگران۔ محافظ۔ مجھے تجھسے کتنی محبت ہو کوئی کام ایسا نہین جو مین بہبود کے واسطے کرنے کو تیار نہون۔ صاف صاف کیون نہین کہتا۔ کیا ماجرا۔ کونسی مصیبت کا پہاڑ تجھ پر یکبارگی ٹوٹ پڑا۔

عزیز۔ آپ ابا سے میرا راز افشا کر دینگے۔ میرے لیے موت سے بدتر ہے۔

بحر العلوم۔ مین اور راز افشا کردن۔ ہرگز نہین۔ ہرگز نہین۔ اور کسکا، تمھارا۔

عزیز۔ اچھا قسم کھائیے۔

بحر العلوم۔ قسم تو مین کبھی نہین کھاتا۔ اصول اخلاق کے خلاف ہے۔

عزیز۔ حضرت قسم کھائیے۔ ورنہ مین اپنی جان دیے......

بحر العلوم۔ تمھارا حال مجبور کرتا ہی۔ قسم ہے وحدہٗ لاشریک کی۔ بخدائے لایزال (دل مین) مین تو حکماے صوفیہ مین سے ہون۔ مقلد منصور کا۔ مین تو اناالحق کا دعوے رکھتا ہون۔ اچھا اپنی قسم کھاتا ہون نہ کہون گا۔

عزیز۔ بس بس کافی ہی۔ مجھے اعتبار ہے مگر پھر بھی کس منھ سے کہون۔ ساری رام کہانی سنانے کی جرأت نہین۔ شروع کیسے کردن۔ جناب من صاف صاف تو یہ ہی کہ مین عشق......

بحر العلوم۔ اے عشق پیشہ کا فاعل۔ گھر گھر بھیل رہا ہو۔ حسو۔ گلشن اور اب...... کیسے ممکن ہے۔ اور اس کمسنی مین۔ ابھی تو مسلامتی سے چوبیسوان سال بھی پورا نہین ہوا۔ مین نہین مان سکتا۔ اور پھر علاوہ برین

عزیز۔ مدرس ہیجیے۔

بحر العلوم۔ عشق ناممکن تمام عربی۔ فارسی۔ سنسکرت ایرانی۔ ریاضی کل تو تیرے ناخنون پر ہین۔ کیا اسی طرح میری امیدون کا خاتمہ۔ آرزون کا خون ہونا تھا ہے۔ ارسطو تو فلسفیون کا سرتاج ہوتا۔ ریاضی مین شبہ ہو مہندس تیرے سامنے زانوے ادب تہ کرتے۔ ارسطو تجھسے سبق لیتا۔ بھلا ممکن ہے عشق اسطرح و تر پر مربع کھینچے

عزیز۔ حضرت محض اس اقرار پر تو آپ اسقدر ناخوش ہین تو خدا معلوم آپ کیا کرینگے۔ جب مین اپنی پوری سرگزشت گوش گزار کرون گا۔ مگر اب کیا کرون۔ ابا آ تو پہونچ گئے۔ ہاے اب اپنی پیاری بیگم کو کہان چھپاؤن۔

بحر العلوم۔ صبر کرو۔ مطمئن رہو۔ (علیحدہ) اضطراب کہین اسیر نہ کھل جاے

عزیز۔ آپ کو اپنا قول یاد ہی۔ کہ مین اپنا قول پورا کرون لو وہ آگئے۔

بحر العلوم۔ اچھا اچھا! میری طرف سے اطمینان رکھو اُف (گھبرا گیا)

(نواب مرزا داخل ہوا۔ سوز پیچھے پیچھے۔ حسو کو کلاہ اور چابک دے کے)

نواب مرزا۔ بیٹا تجھے دیکھکر مین بہت خوش ہوا۔ مولانا میرے محسن۔ میرے شفیق۔ آئیے مصافحہ تو کرلین۔ آپ کی امید کے خلاف میرا آنا اچانک ہوگیا۔

بحر العلوم۔ خلاف امید۔ ہم لوگون کو آپ کی تشریف آوری کی امید ہفتہ گزشتہ تک تھی۔

نواب۔ شاید آپ کا مطلب ہفتہ آیندہ سے ہوگا اصل یہ ہی مین اسیلیے اور بھی آگیا کہ دیکھون میری عدم موجودگی مین کیسا انتظام رہتا ہے۔ حالانکہ کوئی ضرورت اسکی نہ تھی خصوصاً جب آپ سا لائق۔ فائق تجربہ کار جائداد۔ اولاد۔ نوکرون۔ چاکرون۔ گھربار کا نگران ہو۔ انکے افعال کا ذمہ دار ہو۔ بھلا پھر انتظام مین کوئی نقص یا خامی کیونکر رہ سکتی ہے۔

حسو (بحر العلوم کے کان مین) خدا کے واسطے گلشن اور میرے معاملہ کا ذکر نہ فرمائیے گا۔

نواب۔ اور بندہ زادہ پر ہمیشہ آپکی خاص نظر شفقت

۳-۹-۱۶ بہشتی تیل ۲۴-۱۲-۱۶

گٹھیا کے درد کو اور تمام ان دردون کو جو سودا سے پیدا ہوتے ہون اسکا دوچار دفعہ ملنا اسطرح دور کر دیتا ہو کہ پھر ہرگز ہرگز عود نہین کرتا پرانے سے پرانے مریض کو چھ شیشی سے زیادہ درکار نہین ہو سکتا چھ شیشی کے خریدار کو تحریری گارنٹی (اقرار نامہ) دیجاتی ہو کہ اگر آرام نہو تو قیمت واپس لے لے۔ اس سے زیادہ اور کیونکر اطمینان دلایا جائے قیمت فی شیشی ۱۲ ار فی بکس چھ شیشی للعہ

اکسیر الانسان

جملہ امراض نسوانی جملہ اقسام تپ۔ فساد خون۔ حتی آنکہ مرض جذام مرض سوداوی۔ گٹھیا جملہ اقسام درد مثلاً درد پسلی۔ درد گردہ درد قولنج۔ درد ریاحی۔ درد معدہ۔ درد پیچش ہر قسم۔ درد سینہ (نمونیا) درد سر جس سے آنکھین تک جاتی رہتی ہین۔ یہ سب بفضلہ اس ایک دوا سے جاتے رہینگے۔ نمونہ کی ایک خوراک منگا کر دیکھ لیجیے جو مفت دیجاتی ہی۔ صرف خرچ ڈاک کا ارسال فرمائیے

ایس ایم احمد اینڈ کمپنی موری دروازہ دہلی سے طلب فرمائیے

باہر آئے تب گھر مین چوہے پکے
گھر کا اناج گھر ہی مین دو۔ کھانے والے بہت ہین

[illegible] کا سرمہ

پانصد روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ میڈیکل افسر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون ۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلیے اکسیر ہی ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا ۔ پڑوال ۔ غبار ۔ سبل ۔ سرخی پھولا ۔ ابتدائی موتیابند ناخنہ ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دوسری آنکھ کے مرضون پر اب اس سرمہ کی استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہی اور عینک کے استعمال کرنیکی حاجت نہین رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہی قیمت اسلیے کم رکھی ہی کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین ۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلیے کافی ہی مبلغ دو روپیہ میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہی خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ۔

مشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور ۔ (ملک پنجاب)

تازہ سندات

انسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) مکرم بندہ ۔ تسلیم مین آپ کے قابل قدر میرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہون حقیقت مین جیسا آپ کے اشتہار مین لکھا ہی اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہی ۔ مین نے ہمیشہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا ۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہون ۔

راقم ۔ [illegible] ہاکشن گورنمنٹ پنشنر ۔ فاضلکی محلہ چوڑی گران ۔

(۲) مین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے بنایا ہی آپ خود اور بہت سے بیمارون پر استعمال کرکے دیکھا اور مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ ذی میرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھ کی تمام بیماریون کیلیے اکسیر کا حکم رکھتا ہی مین نے اپنے تجربہ مین آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھا مین انکو جنکی آنکھون مین ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہی بڑے زور سے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہون ۔ ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا ۔ پانی آنے ۔ دھند ۔ خارش ۔ سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا ۔ اور سچ پوچھو آپنے اسقدر سستے داموں مین یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہی اسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہی ضرور ہی کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھائین اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریون سے نجات حاصل کرین ۔

راقم ڈاکٹر سیدشت گنگا رام صاحب [illegible] ریاست بہاولپور

تازہ سندات

انسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۳) جناب من میری آنکھ مین ایک مرض ہی جسکا علاج حکما اور ڈاکٹران لاہور شل ڈاکٹر [illegible] صاحب بہادر کے علاج سے کچھ فائدہ نہوا آپکے سرمہ سے تخفیف ہوئی ۔ اب صرف دھند اور کمزوری تاریکی چشم مین ہی اور ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدینا ۔

دستخط ۔ مرزا صالح محمد خان درانی شہزادہ [illegible] خلف الرشید جناب امیر فیض محمد خان صاحب والی ریاست ترکستان

(۴) مین نے اور میرے بہت سے متعلقین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا ۔ آنکھ کی بیماریون کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہی آنکھون کو تروتازہ رکھتا ہی اور بینائی کو طاقت بخشتا ہی درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہی آجتک کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی ۔

راقم ۔ نواب محمد حیات خان بہادر سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ سابق ڈسٹرکٹ سشن جج قسمت جالندھر [illegible]

(۵) جناب [illegible] تسلیم ۔ مین نے آپکا میرے کا سرمہ استعمال کیا مین تصدیق کرتا ہون کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کیلیے بہت مفید ہی میری آنکھین بالکل کمزور تھین مین لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہوجاتا تھا ۔ اب میری یہ کیفیت ہی کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہون ۔

راقم ۔ حافظ میان خورشید محمد خان خلف نواب [illegible] محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال

پانچ ہزار روپیہ انعام

جو شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو بذریعہ اشتہار شائع کیجاتی ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کرے اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے ۱۹۰۱ع مین جمع کیا گیا ہے

عید کے پیچھے ٹرے دیوالی کے پیچھے ساقی نامہ

ڈیر پنچ- عید کے پیچھے ٹرہوتی ہو- دیوالی کے بعد ساقی نامہ بھی ہونا چاہیے- اصل تو یہ ہو کی موقع ہو فرصت نہ تھی- تین دن تک قلم کون اٹھاتا- آج جی مین خیال آیا کہ آپ خفا ہونگے کہ برس برس کا تیوہار اور ساقی نامہ جو نامہ- نکی نامہ سب ناغہ- جلدی سے چڑوس کے لالہ سے قلم دوات کاغذ مانگ کر نیا بہدا ایک ساقی نامہ گھسیٹ کر بغرض ملاحظہ منظور نظر عریضہ ہذا پیش ہو آیندہ اختیار ہے اگر پسند ہو- تو چھاپ اسکا میری روح پرور نہ جو یاد لانہ کہنہ سال چالیس فرمائین

راقم نتھو بیگ

ساقی نامہ دیوالی

کدھر ہو تو اے ساقی مہ لقا — برانڈی کا اک جام جلدی سے لا
جھکا دے مے سرخ سے باوفا — دیوالی ہو خوب آج کھیلین جوا

فریب جہان قصہ روشن است
ببین تا چہ زاید شب آبستن است

سہانی یہ شب اور تارون بھری — تمام چراغون کی یہ روشنی
بجام تگین بادہ ارمنی — تقوبا د برکار چرخ دلی

فریب جہان الخ

ترے در پہ آکے یہ دی ہو ڈھئی — کسی کی نہ بھی اور کسی کی رہی
اسی جا اٹھے تجھسے اب لطی — گزشتہ کو بھولو بھی جو ھئی

فریب جہان الخ

چمکدار بوتل سے بھر لا گلاس — گلاب اور کیوڑہ بھی دے سب کو باس
بجھا آج رندونکی ساری پیاس — سیاہ سے زمن باد امی حق شناس

فریب جہان الخ

قسم ہو تجھے اوج جمشید کی — قسم ہو تجھے ماہ و خورشید کی
قسم ہو تجھے چشم پر کید کی — بجام تگین بادہ کسید کی

فریب جہان قصہ روشن است (دکیتکی)
ببین تا چہ زاید شب آبستن است

دوانی چوانی شہر فی اناج — اٹھالا ڈگھر سے سب جو کچھ آج
رکھو نکی پر سلطنت کا خراج — بچے اگر تو ٹی نہ پگڑی نہ تاج

فریب جہان الخ

ترے میکدہ مین بچے خوب رنگ — بر وبادہ از باد پائے فرنگ
خورم مو بہ یاد شہوم و شنگ — نہ باقی ہو نو خیر سے بھنگ و بنگ

فریب جہان الخ

بدہ ساقی آن موکہ لا لہ بجام — بہ لطف منتشر ورد صبح و شام
نظر پڑ گیا ایک ماہ تمام — ہوئے دل آرام نوشیم جام

فریب جہان الخ

موافق نہین ایک کوڑی ٹری — بہت مست ہین آج بقال جی
بیا سس کے ہاتھے تو سے گئی — نہ رہ تو نہ باقی نہ لطف و خوشی

فریب جہان الخ

مین کھیلو نگا بدبد کے بوتل کا کاگ — مثل ہو لنگوٹی مین کھیلین گے پھاگ
ترے میکدہ مین لگادونگا آگ — کہ جھپے تیری اب تو ہو دلین لاگ

فریب جہان الخ

سر عام کھیلین جوا بے خطر — نہ قاضی کا خطرہ نہ ملا کا ڈر
دیوالی کی شب سب گئے اپنے گھر — الٰہی خوب نکی دوا رات بھر

فریب جہان الخ

دوکان تیری آباد آتا ہے — اودھ پنچ یون لطف پاتا ہے
قلم سے ترا سر جھکا تا رہے — تیری تو نہ پر پھبتی آتا رہے

فریب جہان قصہ روشن است
ببین تا چہ زاید شب آبستن است

دو آتشبازون مین دلچسپ تکرار
اور میری پنچایت ثالث

ڈیر پنچ-
شہر کے تین چوک مین صرف آتشباز رہا کرتے تھے- یہ لوگ سب شریف اور نجیب تھے صرف بطور تجارت کارخانہ آتشبازی کر لیا تھا- سب سے بڑی دوکان اسمین اودت نرائن کی تھی جسکے یہان مال بھی اچھا ہوتا تھا اور بکری بھی اچھی- اسکے پاس بہت بڑی دوکان نوکر چاکر سکام بنانیوالے بھی بیش قرار تنخواہ اور دور دور کے کاریگر تھے- امرا شہر کی سرکارون اور دور دور مقامات مین مال بافراط جاتا تھا- متعدد- اونٹ چھکڑے محافظ ہمراہی مال اور محافظ دوکان ملازم تھے ریلوے کمپنی نے آسانی کے لیے دوکان کے قریب ہی ایک اپنا گودام کھولدیا تھا باہر کی فرمائش آئی اور اودت نرائن کے کارندون نے وہین سے بلٹی کرا دی- عدہ سیر بارود کا نرخ تھا اسی طرح عدہ کے دو انار ہ رگڑی پڑاقہ- غرض مال عمدہ اور اعلی درجہ کا- اگرچہ بظاہر گران- ہمیشہ خریدار دور دور کے مقامی بھرے ہی رہا کرتے تھے- دوکان کے اوپر بہت بڑا کرہ- عقب مین احاطہ جسمین بارود سازی اور آتشبازی بنانے کے متعدد مکان- اسی سے ملحق- شیخ الٰہی بخش صاحب کا کاروبار- یہ صاحب بہت بڑے اور نامی رئیس تھے- صرف شوقیہ یہ بھی شغل تھا- لڑکپن مین آتشبازی کا شوق تھا- امیر کے صاحبزادے تھے- استاد سے کتابون مین نیرنجات- شعبدون- اندرجال وغیرہ سیکھ سیکھ کر آتشبازی کا بھی شوق ہوا- استاد ماہر فن تھے- انگریزی- فارسی عربی قدیم جدید کتابون سے فن آتشبازی کے نسخے بنانا بتا یا تھا- دوست احباب کے مذاق کے لیے ہمیشہ یہ کھیل کھلا کرتے تھے- آخر لوگون کے اصرار سے ایک مختصر کاروبار بھی کھولدیا لیکن آپ کی آتشبازی عجیب لطف اور پر مغز مضمون سے مرکب ہوتی تھی- بڑے امرا اوالیان ملک شرفا معززین کے لڑکے خواہ سن سیدہ اصحاب مشتاق سا یسی ایسی ترکیبین استعمال کی تھین کہ ادھر انکی آتشبازی چھوٹی اور محفل کو کشت زعفران بنا دیا- بڑے بڑے متین اور مہذب نا ممکن تھا کہ وفور مسرت سے مسکرا نہ دین اور بعض وقت تو فورا انبساط سے خندہ دندان نما روکنے سے نہین رک سکتا تھا- مین نے یہ بھی سنا ہو کہ نواب سر سالار جنگ اول جب تک اس دوکان کی آتشبازی

چیمبرلین کی کھانسی کی دوا

نزلہ کروپ طرح طرح کی کھانسی خراش گلا اور سوزش حنجرہ کی تمام پیچیدہ شکایتون مین بہترین دوا ہو خوش ذائقہ ہو اس سے صحت یقینی ہوتی ہو بیان کی آب و ہوا مین یہ خطرہ کی بات ہو کہ اگر سخت زکام مین غفلت کیجاے تو بہت جلد تپ اور نمونیا ہو جاتا ہو یہ عارضہ ایسے ہین کہ بہت سے اموات انکے ذریعہ سے واقع ہوتی ہین جب زکام پیدا ہو چیمبرلین کی کھانسی کی دوا فوراً استعمال کیجاے عارضہ کی ترقی روک دیجاے چیمبرلین کی کھانسی کی دوا مین کوئی مضر جزو شامل نہین بچون سے لیکر جوانون تک کو نہایت آسانی اور اطمینان کے ساتھ دیجاتی ہو ہر حال مین تیر بہدف اور بر تاثیر ہے بس ایک بوتل آج ہی خرید کر و قیمت عہ ہر جگہ سب دوا فروش بیچتے ہین- چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر محمد یوسف خان کی دوکان مین جو بمقام نظیر آباد ہو چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہے

جلسہ مین نو شہر کے جاسکتے نہین ہوتے تھے۔ تار و دیگر طلب کرتے تھے۔ نرخ اوسط تھین چھ روپیہ سیر بھی لطف اٹھا سکے چونکہ پیشہ ور نہ تھے یہ بھی شغل رئیسانہ تھا۔ نرخ اور قیمت کی چندان پروا نہ تھی۔ روزانہ ہر محفل کے لیے ایک جدید اختراع کے دل خوش کن اور مذاق آمیز سامان مہیا ہوتے ہین۔ تیتو خان صاحب اس دوکان و کارخانہ کی آتشبازی کے مشتاق رہا کرتے تھے۔

اس سے تھوڑی دور پر ایک اور کارخانہ بابو ہیرا نرائن سنگھ صاحب کا تھا۔ انکے کاروبار کی مختصر تعریف یہ تھی کہ نرخ کم اور کام دیرپا۔ بارود اگر ہے تو بجلی یا بنگلہ کا مقابلہ کرنیوالے پٹاقہ اگر ہے۔ چھوڑ لے تو یہان آواز جانے ڈیڑھ میل۔ اناریا اگر تحفہ جلد پھر روشن۔ مہتاب جلادی تو شہر کی خبر لے لی۔ بکری بہت عمدہ۔ امرا۔ متوسط۔ ادنی۔ سب ہی خواہان۔

اسی طرح اور بھی دوکاندار تھے بقدر حیثیت خود مال کھرا اور عمدہ قیمت مناسب۔ تھوڑے دن کے بعد اسی کے مقابل ایک شخص محب اللہ صاحب آکر جمے۔ یہ تو نہین معلوم کہ تھے آپ کون ذات۔ کیونکہ پردیسی تھے اور کچھ زیادہ تفحص بھی اس بابت نہین کیا گیا۔ لیکن بعض لوگ کہتے تھے کہ ذات کے سنار تھے کسی مسلمان بزرگ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے۔ ترک لباس۔ ترک وطن کرکے فقیر ہوگئے۔ مع اہل وعیال یہان آکر رہے تھے گلابی تہمد بندھا۔ لڑکا عطر تیل کی تجارت کرتا تھا۔ کچھ شربت انار کی بوتلین۔ کچھ مربہ سیب ٹوکری مین لگائے بازار مین پھرا کرتا تھا۔ آپ نے کارخانہ آتشبازی کھولا ٹھیک مقابل انھین دوکانات کے۔ آپ نے پوری لین کرایہ پر لے لی اور دوکان پر ۲۰ گز والے سرخ کپڑے کی رنگ برنگی اور اسپر سبز کاغذ کے بیل بوٹے بنوا دیے۔ کہین سفید سنہری پنی لگادی۔ کہین طاق پر پیسے کے دو والے گلدستے سجا دیے کہین گھڑی کے تین والے کھلونے جما دیے۔ دوکان کے قریب ہی لب سڑک ایک آٹھ گز کا لمبا سفید کاغذ کا پردہ لٹکا دیا اور اسپر بہت موٹے قلم سے لکھا ہے "یہ کارخانہ بارود سازی اور ساخت اشیا ہو۔ اندر جانے کی سخت ممانعت ہے کوئی صاحب اندر قدم نہ رکھین"

وس بیس عورتین مزدورنیان۔ دو چار مرد ٹوپی باندھے ہاتھون مین سیاہی لگائے۔ منھ مین کالک سیاہی کی چڑھی بار بار اندر سے باہر آتے جاتے ہین۔ دوکان پر نیچے سے اوپر تک سرکرہ پھرا۔ مختلف رنگ کے کاغذی گلکاری۔ پھول بوٹے بنے کے سپر چرخ یہ چہاقہ ہے یہ ستبھل ہے۔ یہ انار ہے۔ یہ تباسہ ہے۔ یہ اٹاروانی ہے۔ یہ چھچھوندر ہے۔ یہ چرخی۔ نرخ کی یہ حالت کہ پیسہ مین سب قسم کی آتشبازی تھوڑی تھوڑی رکھدیتے تھے۔ تولہ ڈیڑھ تولہ بارود بھی۔ بارود کا نرخ ۲ روپیہ سیر جو سامنے دوکان کے نکلا دور کر بلا لیتے۔ میان اِدھر بھائی اُدھر یہ مال تو دیکھو۔ اُدھر اُسنے نرخ کیا۔ مسلمان ہو آپ نے جھٹ سے حقہ پیش کیا پان سفید وسادہ رقی کی موٹی گلوری الائچی پڑی حاضر کی ایک چھوہری عطر لگا کر جھٹ سے کپڑون پر مل دی۔ ہندو ہوا ہندو دس کے تنبولی سے ایک پیسہ کی بیڑی اور زردہ منگادیا نرلی جلدی سے [illegible] ہجوم عام دن بھر گنوار دیہاتی [illegible] اکثر سفید پوش غریب غربا بھی آجاتے تھے۔ دوکان کے سامنے رہتے مخصوص سید سالار کے میلے کے دنون چونکہ یہ راستہ گزرگاہ عام تھا۔ آپ کی دوکان پر ہردم ایک میلہ جمارہا کرتا تھا اور بکری بھی خوب تھی۔ محلہ مین ایک کمہار رہا کرتا تھا اسکو آپ نے اپنے کارخانہ کے قریب زمین بھی دیدی تھی۔ بہ پردہ اپنے گدھے باندھا کرتا تھا آپ اُس سے لی [illegible] ہمیشہ لیا کرتے تھے۔ ایک اور قطعہ آراضی پر اپنے کچھ چھپر ڈلوا دیے تھے کچھ میدان تھا جو مسافر دیہات کے شہر مین آتے تھے آپ بکوشش وہان ٹھہراتے تھے۔ انکے گھوڑے [illegible] بندھا کرتے تھے۔ جب خریدارون کا ہجوم ہوا آپ نے کسی شناسا سے بلا استفسار یہ کہنا شروع کیا کہ یہ گدھے۔ یہ ٹٹو سب مال لیجانے کے لیے نوکر ہین۔ یہ لوگ دور دور کے خریدار آئے ہین جو سامنے ٹھہرے ہوئے دیکھتے ہو۔ کبھی خود بخود بتانے لگے کہ آج تو پانچسو کی بکری ہوئی اور پھر لڑکے سے پکار کر پوچھا بیرونجات کے لیے کسقدر مال تیار ہے مہیا اُسے جلدی لدوا دو ریل والے قلی بہت ٹھہرے ہوئے ہین۔ ٹرین دو دن سے انتظار مین کھڑی ہو وہ تو کہیے ریل کے منتظمون کو میری دوستی کا لحاظ و خیال ہے ورنہ ہر روز لیتے اور سامنے چھکے سے۔ ہے بجی حساب دوستان در دل۔ ہم بھی تو اُنکے بچون کو سیکڑون سال کی آتشبازی مفت دیدیتے ہین

ادھر یہ فقرہ ختم ہوا اُدھر چھوٹے لڑکے نے ایک بڑی موٹی کتاب کا ورق اُلٹ کے کہا۔ ابا۔ پانچ کروڑ کلکتہ کے لیے اور پچاس کروڑ بیرونجات دیہات کے لیے صرف رکھا ہے۔ شام تک سب لدوائے دیتا ہون۔ آپ کھانا کھا آئے اور مین نے لادا۔ کبھی کسی کے استفسار پر بڑا آٹھے کسی دوکاندار کی بھی اسقدر بکری نہین۔ بڑی دوکان اودت نرائن کی ہے وہ بھی پچاس روزانہ سے زیادہ نہین۔ میرے مقابلہ مین تو کسی کی بکری نہین۔ پانچہزار روزانہ کی بکری ہے۔ سب سے پہلے دس کے کارخانہ دار سنا کرتے اور ہنسا کرتے تھے کہ اچھا ہے بیچارہ پردیسی ہے۔ روزی چلی جاتی ہے لیکن جب سے یہ فقرہ محب اللہ نے شروع کیا کہ دوسرون کی بکری کچھ نہین سب کو نا گوار ہوا کہ اپنی بکری تم کرو اور گنوارون مین رنگ جماؤ۔ لیکن اسکے کیا معنی کہ ہماری دوکان کے سوا کسی کی بکری نہین اور سب سے بڑھکر تو ہین ہمارے اصلی اور پرانے کاروبار کی کسقدر ہے۔ سب تو چپ ہو رہے لیکن لالہ اودت نرائن کا کارندہ (بسلو) بیتاب ہوگیا۔ دوکان سے کود کر سڑک پر جا پہنچا تو [illegible] کہا محب اللہ تمھاری کیا حماقت ہے کہ تم سب کے [illegible] بازارون کو بُرا بتلاتے ہو تمھاری دوکان مین ہو کیا۔ پیسہ والے کاغذ سبز۔ سرخ پنی۔ لیکر آتشبازی مین کوئلہ بھر دیتے ہو۔ نرخ کی ارزانی سے گنوار غریب۔ دیہاتی بہت آجاتے ہین مجھے بتلاؤ کون شریف۔ امیر رئیس تمھارے یہان سے خریدتا ہے کس جلسہ مین تمھاری پرسش ہولی۔ راجہ امر سنگھ کے یہان جب شادی کا جلسہ ہوا ہم سب کو بلا کر آتشبازی کا ٹھیکہ ملا۔ ٹھہرے کر سکانات۔ باورچی خانہ سے پوری کچوری اور بہوطات خانہ سے جنس کا حکم ملا تم نہین پوچھے گئے اور تمنے بڑا غل مچایا سکار ندون سے خوشامد کی۔ ہاتھ جوڑے تب حکم ہوا اچھا غیرستم اپنا کاروبار بڑا سمجھا کرو۔ لیکن جب سرکارون مین پرسش ہو۔ اگر تم اہل ہوتے کیون نہ جلسہ شادی مین پہلے ہی بلائے گئے۔ اور یہ کارخانہ بارود سازی جسپر ممانعت لکھدی ہے۔ ذرا پردہ اٹھائیے تو تماشا دیکھین

بہشتی تیل

۱۶-۹-۲۰ ۱۹-۱۲-۲۰

گٹھیا کے درد کو اور تمام ان دردون کو جو سرد ہوا سے پیدا ہوتے ہون اسکا دو چار بار ملنا اسطرح دور کردیتا ہے کہ پھر ہر گز ہرگز عود نہین کرتا پرانے سے پرانے مریض کو چھ شیشی سے زیادہ درکار نہین ہوسکتا چھ شیشی کے خریدار کو تحریری گارنٹی (اقرارنامہ) دیجاتی ہے کہ اگر آرام نہوے تو قیمت واپس لے لے۔ اس سے زیادہ اور کیونکر اطمینان لایا جا[ئے]

قیمت فی شیشی ۱۲ آنہ فی بکس چھ شیشی للعمہ

اکسیر الانسان

جملہ امراض نسوانی جملہ اقسام تپ۔ فساد خون جتی آتشک برص جذام مرض سوداوی۔ گٹھیا جملہ اقسام [illegible] درد پسلی۔ درد گردہ درد قولنج۔ درد پیاسی۔ درد معدہ۔ [illegible] ہر قسم۔ ردمیہ (نمونیا) درد سر مرض جس سے آنکھ تک جاتی رہتی ہین بسبب بفضلہ اس ایک دوا سے جاتے رہین گے۔ نمونہ کی ایک ہی خوراک منگا کر دیکھیے جو مفت دیجاتی ہے۔ [illegible] ڈاک اور پیکنگ بھیجد یجیے

ایس ایم احمد اینڈ کمپنی موری دروازہ دہلی سے طلب فرمایئے

جاپان مین پرانے سے نئے چراغ بدلنے والا

جاپان اور روس

مین بھی......

بحر العلوم - مت رو - میری قرۃ العینی اب آنسو بہا مصیبت کی گھڑیان کٹ گئین - انتظار کا اب خاتمہ ہوا نہ اسوجہ سے کہ خفیہ شادی کی بیجا حرکت سے تم سخت سے سخت ..... مگر آنسو دیکھ کے نرم ہوگیا تاہم تمھارا ابھی دن سن ہی کیا۔ تمھاری خطا بھی قابل عفو ہے مگر عزیز مرزا کے باپ کو کیسے سمجھا ؤن گا۔

خورشیدہ - مجھے بھی انکا بہت خوف ہے۔

بحر العلوم - اور مجھے یہی کھٹکا ہے۔ ساری ذمہ داری میرے سر ہے مگر یہ تو بتاؤ کہ تم تک وہ پہونچ کیسے گیا ہروقت وہ تو میرے سامنے رہتا تھا۔

خورشیدہ - نوکرون سے سانٹھ گانٹھ کرکے وہ اپنے کمرہ سے غائب ہوجاتے ہونگے اور آپ سمجھتے تھے مطالعہ مین مصروف ہین وہ میرے پاس ہوتے تھے۔

بحر العلوم - بھگوڑا۔ مکتب سے غائب ہوجانیکے لیے اسکو ضرور سزا ملے گی۔ معاف کیجئے گا۔ بیگم صاحب مین آپ کے شوہر کی نسبت کہہ رہا تھا۔ اب مین سمجھا کہ کن حیلون سے اسنے آپکو مفتون کیا ہوگا۔ مجھکو بھی ہمیشہ خوش رکھتا تھا تمھین بھی اقلیدس کی ہانچوین شکل سمجھاتا ہوگا۔ باتین تو بے شاید ایرانی لہجہ مین کرتا ہوگا۔ کبھی تمنے اسکو عربی بولتے ہوئے سُنا ہے۔

خورشیدہ - عربی! جی نہین - ہان یہ کہکر پڑھتے تھے تُمپر جان دیتا ہون اور کچھ نہین سُنا

بحر العلوم - یہ الفاظ اُسنے کہان سے سیکھے لیکن جی وہ بڑا ذہین - بڑا ذکی بہت کچھ خود ہی نکال لیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اُسنے ایسے ڈھنگ اختراع کرلیے کہ تمسے شادی کرنیکا موقع خود بخود اُسے مل گیا۔

خورشیدہ - جناب شادی کو تو آج چار برس ہوگئے

بحر العلوم - چار برس -!

خورشیدہ - لیکن مین تو ہمیشہ اپنی نادانی پر نالان رہا کرتی ہون - اس شادی سے کوئی واقف نہین محلہ والے نام رکھتے ہین - گو گھر کا معاملہ - اصل کیونکر ظاہر کرون آخر ایک دن دل مین ٹھان لی - گھر سے نکل کھڑی ہون اور جب تک مجھے بیاہتا کہکر یہ اپنے گھر نہ لائین - ہرگز نہ آؤن - اسی عرصہ مین نواب صاحب باہر جانے والے ہوے یہ مجھے یہان لے آئے۔ مگر خرابی قسمت آج اُنکے والد اچانک پہونچ گئے۔ اسوجہ سے...... (کھانے کی گھنٹی سُنائی دی)

بحر العلوم - کھانا تیار ہے - رفع شک کے لیے مین تمکو چھوڑکر دستر خوان پر جاکے شریک ہوتا ہون۔

خورشیدہ تنہا!

بحر العلوم - غالباً عزیز کو نواب صاحب نے روک لیا ہوگا اب کیا کیا جائے۔ ایسا نہو کہ تمھین کوئی دیکھ لے یا..... (کچھ توقف کرکے) خیر ادھر تو کچھ ممکن نہین - اس دوسرے کمرے مین چلے جاؤ میرا نج کا کمرہ ہے جب سب آدمی سوجا ئینگے تو مین تمکو کسی ترکیب سے باہر بھیج دون گا اس عرصہ مین مین تمھارے خسر کو راضی کرلون گا

خورشیدہ - حکم کی تعمیل مین سرمو عذر نہین۔

بحر العلوم - اچھا اب خاموش - افشائے راز اور میری بربادی مین چولی دامن کا ساتھ ہے - (کمرہ بند کرتا ہے اور دروازہ سے جھانک کے دیکھتا ہے-)

(گلشن داخل ہوئی)

لو یہ کنجی - اندر سے قفل دے لو- دیکھو احتیاط رکھنا سواے میرے کسی دوسرے کو دروازہ نہ کھول دینا۔ تین مرتبہ دستک دون گا تب کھولنا یہی اشارہ ہے خدا حافظ - عزیزانجان -

گلشن - واہ یہ آپکی عزیزانجان آپکی پیاری کون ہین

بحر العلوم (گھبراکے) کون ؟

گلشن - (شرارت آمیز تبسم سے) جی مین ہون آپ کی لونڈی گلشن، اپنا حساب لینے آئی ہون - مولوی صاحب ابھی آپ رخصت کس سے ہو رہے تھے۔

بحر العلوم - کسی سے نہین - آپ ہی آپ کچھ باتین کرتا تھا

گلشن - یہ فرمائیے - آپ ہی اپنے عزیزانجان ہین تین مرتبہ دستک کا اشارہ کسلیے مقرر ہوا تھا۔

بحر العلوم (دل مین) معلوم ہوتا ہے اسنے سب سُن لیا

گلشن - بحر العلوم صاحب - آپ نے کئی گھاٹ کا پانی پیا ہے لیکن ایسے حیا دارون کو چلو بھر پانی کافی ہے آپ تو چھپے رستم نکلے بگلا بھگت یہ ریش مقدس اور یہ کرتوت - اگر کسی کو کسی سے بھی سچی محبت ہو تو آپ اُسکے دشمن ہوجائین - فوراً اُسے پہلے برطرف اور اگر آپ کسی بیسوا کو کمرے مین چھپا رکھین تو اسپر حرف گشت نہین - کسکے منھ مین دانت ہین جو کچھ بولے بڑے حضور خوب موقع سے آگئے۔ ابھی تو ساری قلعی کھولے دیتی ہون (چلاکے) اے حضور حضور - بڑے حضور - سرکار -

بحر العلوم گلشن - بی گلشن تمھاری برا سے سراسر غلط ہے - سنو سنو یہ کیا غضب کرتی ہو

گلشن - اے مین ایک نہ سنون گی - تمنے میری کیا سنی تھی جو مین اب تمھاری سنون - (نقل کرکے) مین سنگدلی مین نادرشاہ کے نادری حکم سے سبق لونگی (چلاکر) حضور - بڑے حضور - سرکار - سرکار -

بحر العلوم - اسوقت میری طرف دیکھو - مین تمھاری منت کرتا ہون - دیکھو مجھے برباد نہ کرو (پیچھے ہٹ کر) تمھاری نوکری برقرار رہے گی

گلشن - نوکری! کیسی نوکری! لعنت ہے ایسی نوکری پر مین ایسے ٹکڑے ہونے کی تو روادار ہون نہین - نہین نہین - مین اپنا بدلہ لونگی (راہ پر دوڑکے پکارتی ہے) چھوٹے حضور - دوڑو - دوڑو - سب گھر دوڑو۔

بحر العلوم - وہ نواب مرزا آتے ہین - میری سفیدی مین سیاہی لگ گئی - بیچارہ عزیز بھی ہاتھ سے گیا (منھ چھپا کر ایک کرسی پر جھک جاتا ہے-) (باقی)

راقم اکبر

غزل ہنسوڑ

ڈیر پنچ - چھٹے مشاعرے کی یہ چھٹی غزل ہے - مین نے بھی اسمین وہ چھانٹ چھانٹ کے مضمون بھرے ہین کہ واہ ہی واہ - لائیے تعریف کا ٹوکرا واہ واہ کی ڈالی گزارنیے - اور اب اسکے بعد اگر آپ چاہین کہ یہ جناب کوئی غزل بھیجین تو آپ کو حسب ضابطہ درخواست کاغذ ممہور پر کرنا چاہیے۔

غزل

عمق جو ہے آپ کے منھ مین وہ غار بھی نہین

طول و عرض جثہ ایسا کوہسار بھی نہین

پاے نازک سے تری آتا ہے نزکل کو حجاب

ہے جو ہاتھون مین نزاکت وہ کتار بھی نہین

خشک ہوکر ضعف سے یری ہین کچی ہین چھریان

فرق کچھ اُن انگلیون مین اور چھوہار بھی نہین

پسلیان چلتی ہین دشمن کی تنفس کا ہے زور

ہمنے ایسی دھونکنی دیکھی لہارون مین نہین

کھودتے پھرتے ہو قبرین دشمنونکی رات دن

کوئی تمسا بھی جفاکش بیلدار بھی نہین

آپکی زلف سیہ کا واہ کیا کہنا حضور

کوئی سانپ ایسا مداری کے پٹار بھی نہین

ڈالدیتے ہین، کھٹائی مین ہماری بات کو

جیسے چھوٹے آپ ہین ایسا سنار بھی نہین

تپ مین غالب ہے جو صفرا منھ کا بدلا ہے مزہ

کہتے ہین ترشی ذرا آلو بخار بھی نہین

تم کہو تو دیو سے بھی اک پکڑ لڑتا ہون مین

خیر ہے کیا چیز کچھ ایسے کرار بھی نہین

جیسی شیرینی کہ ہے اس قند لب کے بوسہ مین
وہ مٹھائی مین کہو رونق اور جوبار زبان مین
لاش اٹھائین آپکی قوت کہان شہد بچون مین ہے
بوجھ اٹھائین آپ کا طاقت کہان روغن مین ہے
منہ چھپا لو گھونگٹ سے میٹھے نہ شوق بوسہ مین
پونچ کھولے زاغ کب امید وارانِ نشین
فیل مست اور دوانی ایک بن پر سوار
املا تانی اب دکن کے تو تہوار و مین نہین
چیونٹی لیکیون ہے بنا نہ بنایا ہے غصا
آگرہ پیڑا بیرہ مورکے جو بدار و مین نہین
ونکا اقرار نہ کر لیا ام سے ہمسور
کھا گئے دھوکا مگر تم ہوشیارون مین نہین

راقم
حضرت ہمسور

دکن مین مٹھائی کی بڑی کثرت ہے- اور یہ تحفہ یہان بڑی آمدنی کا ہوا ہے اپنا نسب بھی یہان آکے حضرت بنگئے-

پہیلی پوچھنے کا انعام

جو پہیلیان اودھ پنچ مین ہفتہ وار درج ہوتی ہین انکے واسطے انعام مقرر ہے- چنانچہ اس سال یہ قرار پایا ہے کہ جو صاحب اخیر دسمبر تک سب سے زیادہ پہیلیان حل فرمائینگے اور میعاد مقررہ تک دفتر مین بھیجدینگے انکو سال ختم ہونے پر صہ ... انعام یا اسی قیمت کی کتابین جو صدرت صاحب انعام پسند فرمائین بطور تحفہ اودھ پنچ کی جانب سے نذر ہونگے اور نام نامی بھی اخبار مین درج ہوگا-

مگر شرط یہ ہے

کہ حل فرمانے والے صاحب اودھ پنچ کے مستقل سالانہ خریدار اور خوش معاملہ ہون باقی دار نہون-
پس وہ حضرات جنکا نام نامی رجسٹر خریداران مین زینت بخش نہین- تکلیف نہ فرمائین-
خریداری پرچہ کے واسطے کسی زمانہ کی قید نہین ہے جو حضرت جسوقت چاہین پیشگی سالانہ مرحمت فرماکے خریدار ہوسکتے ہین-

حل فرمانیوالونکی خدمت مین گزارش

جس مراسلت مین پہیلی کا حل ہو اسمین بجز حل کے اور کوئی فرمائش درج نہو-

بعض حضرات براہ عنایت جو پہیلیان مع جواب ... ہونے کے مرحمت فرماتے ہین انکا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے مگر افسوس ہے کہ پہیلی کے ساتھ نام درج نہین ہوسکتا- اسطرح کی پہیلی کے ساتھ ہی حل آنا چاہیے-
اگر پہیلی کا کوئی حصہ حل کے وقت نظر انداز ہوگا تو پورا حل غلط متصور ہوگا-

پہیلیون کا حل

مطبوعہ ۲۹- اکتوبر ۱۹۰۳ء

نمبر ۲۲

چار پائے بر و کتابے چند

نواب سید خاقان حسین صاحب کانپور-
حاجی شیخ نظیر حسین خان صاحب تعلقدار گدیہ-
محمد سعید صاحب مرزاپور-
محمد وحید صاحب بہرائچ-
ٹھاکر سورج بخش سنگھ صاحب تعلقدار کسمنڈا
حسن محمود صاحب پرپانوان-
تہور علی صاحب- آپ فرماتے ہین- آپ نے ڈکرسی- بوم تو وغیرہ پہیلیان حل کی تھین- مگر وہ بعد میعاد پہنچے تھے-
محمد مہدی صاحب شمس آباد
محمد یوسف صاحب مہرونی-
ع ع کاکوروی-
شیر سنگھ صاحب کٹیاری

نمبر ۲۳

گیا ہاتھی نکل اور رہ گئی دُم

نواب سید خاقان حسین صاحب کانپور-
حاجی شیخ نظیر حسین صاحب تعلقدار گدیہ-
محمد سعید صاحب مرزاپور-
محمد وحید صاحب بہرائچ-
ٹھاکر سورج بخش سنگھ صاحب تعلقدار کسمنڈا-
حسن محمود صاحب پرپانوان-
محمد مہدی صاحب شمس آباد-
محمد یوسف صاحب مہرونی-
ع ع کاکوروی
شیر سنگھ صاحب کٹیاری-

نمبر ۲۴

لیے پھرتی ہے بلبل چونچ مین گل
شہید ناز کی تربت کہان ہے

نواب سید خاقان حسین صاحب کانپور
حاجی شیخ نظیر حسین صاحب تعلقدار گدیہ-
محمد سعید صاحب مرزاپور-
محمد وحید صاحب بہرائچ
ٹھاکر سورج بخش سنگھ صاحب تعلقدار کسمنڈا-
عبد الرشید خان صاحب حیران
حسن محمود صاحب پرپانوان-
تہور علی صاحب
محمد مہدی صاحب شمس آباد-
محمد یوسف صاحب مہرونی-
ع ع کاکوروی-
شیر سنگھ صاحب تعلقدار کٹیاری
عبد الرزاق صاحب گنج-

حل طلب پہیلیان

(انکا حل ۲۴- نومبر تک دفتر مین پہونچ جانا چاہیے)

نمبر ۲۷
شعر فارسی

نمبر ۲۸
مصرعہ فارسی

ناہموار
تعلیم

رنگ مین بھنگ
یا
بلم پتر کی تان مین گنگری

انقلاب زمانہ سے واجد علی شاہ کی رئیس منزل کی سارا اسکا ما ... پلٹ ... انکی جگہ کیننگ کالج علوم مغربی کی تعلیم کو قائم

[illegible]

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب در گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہی ضعف بصارت تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ سبل۔ سرخی۔ پھولا۔ ابتدائی موتیابند ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجای اور دوسری آنکھ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کی استعمال سی بینائی بہت بڑھجاتی ہی اور عینک کے استعمال کرنیکی حاجت نہین رہتی۔ بچے سی لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہی۔ قیمت اسلئے کم رکھی ہی کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہی مبلغ دو روپیہ میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہی خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

پروفیسر سیاسنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ (ملک پنجاب)

پانچ ہزار روپیہ انعام

جو کوئی شخص سرمہ کے سندات مین سے جھوٹ ثابت کرے اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے

تازہ سندات

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱)

(۱) کرم بندہ۔ تسلیم۔ مین آپکے قابل قدر سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہون حقیقت مین جیسا آپ کے اشتہار مین لکھا ہی اس سے بھی کہین بہتر ہی۔ مین نے چشمہ لگانا بالکل چھوڑدیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہون۔

راقم۔ رادھا کشن گورنمنٹ پنشنہ مقام [illegible] محلہ چوہڑکی گران۔

(۲) مین نے میرے کا سرمہ جو کہ سیوا ر سیا سنگھ نے بنایا ہی آپ خود اور بہت سے بیمارون پر استعمال کر کے دیکھا اور مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ [illegible] میرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھون کی تمام بیماریون کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہی حتی اپنے تجربہ مین آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھا مین آنکھ جنکی آنکھون مین ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو بڑے زور سے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہون۔ ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے۔ دھند۔ خارش۔ سرخی چشم کے واسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ اور سچ پوچھئے تو اسقدر سستے داموں مین یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہی اسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہی ضرور ہی کہ ملک کے تمام لوگ آپکے سرمہ سے فیضیاب ہو کر فائدہ اٹھائین اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریون سے نجات حاصل کرین۔

راقم ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب ضلع [illegible] صاحب بہادر [illegible]

تازہ سندات

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۲)

(۳) جناب من میری آنکھ مین ایک مرض سبل تھا علاج حکما اور ڈاکٹران لاہور شمل ڈاکٹر میری [illegible] ڈاکٹر کیلیب صاحب بہادر کے علاج سے کچھ فائدہ نہ ہوا آپکے سرمہ سے تخفیف ہوئی۔ اب صرف دھند اور کم [illegible] باقی [illegible] مین [illegible] ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدین۔

دستخط سردار صالح محمد خان درانی شہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر شیر محمد خان صاحب والی ملک ترکستان

(۴) مین نے اور میرے بہت سے متعلقین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار سیا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھون کی بیماری کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہی آنکھون کو تر و تازہ رکھتا ہی اور بینائی کو طاقت بخشتا ہی درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے واسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہی آجتک کوئی [illegible] اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی۔

راقم۔ نواب محمد حیات خان بہادر سی۔ ایس۔ آئی ایس [illegible] ڈسٹرکٹ سیشن جج قسمت جالندھر [illegible]

(۵) جناب والا۔ تسلیم۔ مین نے آپکا میرے کا سرمہ استعمال کیا مین تصدیق کرتا ہون کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کیلئے بہت مفید ہی میری آنکھین بالکل کمزور تھین مین [illegible] ایک پہر کام کرنے سے معذور ہوجاتا تھا۔ اب میری یہ کیفیت ہی کہ صرف چار روز کے استعمال سے [illegible] بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہون۔

راقم۔ حافظ میان خورشید علی خان خلف نواب سکندر خان صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال

بلا سے ہاپت

بے چین موذی

طویلے کی بلا بندر کے سر

بقیہ مضمون ۱۹- نومبر ۱۹۰۲ء

حسو۔ حضور اسوقت تو پانی برس رہا ہے

بحرالعلوم۔ کچھ پروا نہیں۔ سر مین درد ہی ہوا کی سخت ضرورت ہے۔ اچھا تم دونون جاؤ اور خبردار جبتک ہم نہ آئین بیٹھے رہنا۔ (دونون گئے۔)

بس ایک منٹ بھی نہ ضائع کرنا چاہیے۔ ایسا نہو بیچارہ شیرخوار نواب کے غضب کا شکار ہوجاے کہین کھا کھا کے کتب خانہ مین نہ چلے جائین۔

(باغ کی طرف گیا۔ گلشن دبے پاؤن داخل ہوئی۔ حسو پیچھے پیچھے)

گلشن۔ حسو۔ دوڑ جا۔ بڑے نواب صاحب کو بلالا۔

حسو۔ کیون؟

گلشن۔ ارے وہ اسمین بند ہے۔

حسو۔ کون بند ہے۔

گلشن۔ وہی اُستادجی کی اُستانی۔

حسو۔ مین تو نہ جاؤن گا۔ نواب صاحب سے کہنے پر منھ نہین پڑتا۔ اتنی دفعہ تمپر خفگی ہوچکی ہے اس مرتبہ آفت ہی آجائے گی۔

گلشن۔ مگر ابکی پورا پورا ثبوت موجود ہے (دوپٹہ اٹھا کے) لو دیکھو۔

حسو۔ ہان۔ ہے کچھ اصلیت ضرور۔ مگر سب فضول ہے چڑیا تو اڑ گئی دم رہ گئی۔

گلشن۔ ممکن نہین میری نگاہ تو دروازہ ہی پر لگی رہی ہے قفل جڑا لگا ہے۔ بھلا پنجرہ بند ہو اور چڑیا اڑ جائے، کیا مجال۔

حسو۔ اچھا تو پھر وہ ہے کہان۔

گلشن۔ (انگلی سے اشارہ کرکے) وہان۔ اسکی آواز میرے کانون مین آرہی ہے۔ جا۔ نواب صاحب کو بلا لا۔

حسو۔ بھئی۔ یہ نہوگا۔ جانے بھی دو۔ بوڑھا آدمی ہے

گلشن۔ واہ۔ جانے کیون دین۔ ہمارے لیے آسنے کیا انتظار رکھا۔ ابھی ابھی نواب صاحب کو معلوم ہوجائیگا کہ گھر مین کیسے رنگے سیار کو رکھا ہے۔ جانتا ہے کہ نہین۔

(حسو کو باہر دھکیل دیا۔) (علیحدہ) بحرالعلوم صاحب آج ہی تو آپکو ایرانی تورانی مغلانی سب پڑھائے دیتی ہون خوب ہوا۔ عزیز مرزا ابھی پہونچے۔ وہ تو بہت ہی خوش ہونگے بعد مدت کے پھنسا جاکے پرانا چنڈول۔ بیچارے کو بہت دق کیا کرتا تھا۔

(عزیز مرزا داخل ہوا۔)

عزیز۔ (علیحدہ) اب تو حد ہوگئی۔ کہان تک غم اٹھاؤن۔ تفکرات کے مارے ..... (گلشن کو دیکھکر) تو یہان کیون آئی؟

گلشن۔ حضور آپ بہت خوش ہون آج آپکے استاد کان پکڑ کے نکال دیے جائینگے۔ آپ ہمیشہ کے لیے آزاد ہوجائینگے۔

عزیز۔ مین کچھ سمجھا نہین۔

گلشن۔ آج ہی تو مجھکو پتا لگا ہے۔ کمبخت کسی کو روز چھپ چھپ کے بلایا کرتا تھا

عزیز۔ پاگل تو نہین ہوگئی۔؟

گلشن۔ حضور ثبوت موجود ہے۔ یہ دیکھیے (دوپٹہ دکھا کے) مین نے حسو کو بھیجا ہے بڑے حضور کو بلالائے۔

عزیز۔ ارے کمبخت کیا غضب کیا

گلشن۔ حضور اخیر باشد۔

عزیز۔ بڑا غضب ہوا۔ ارے وہ تو میری بیوی ہے ماما نے میری خاطر سے یہان چھپا رکھا تھا۔

گلشن۔ حضور کی بیگم۔ (تعجب اور افسوس ظاہر کرتی ہے)

عزیز۔ اسطرح رازکے افشا ہوجانے سے اب کوئی امید معافی کی باقی نہ رہی۔ تو نے میری ساری امیدون کا خون کردیا۔ اس بدنامی کے بعد اب کیونکر جیون گا

گلشن۔ (آنسو بھر کے) میرے چھوٹے حضور اگر ایسا جانتی تو بالکل دخل نہ دیتی۔ آپ ہمیشہ مہربان رہے ہین۔ مین سارا الزام اپنے سر اوڑھ لون گی۔ آپ مطمئن رہین۔ اگر ممکن ہوا تو حسو کو روکے لیتی ہون (جاتی ہے)

حسو۔ (باہر) اسطرف سے۔ اسطرف چلین حضور

گلشن۔ (علیحدہ) افسوس حضور وقت ہاتھ سے نکل گیا۔ لیکن دیکھئے مین کیسی بات بناتی ہون۔ آپ پر میرے جیتے آنچ نہ آئے گی۔

(نواب مرزا شب خوابی کے کپڑے پہنے مع حسو داخل ہوا۔)

حسو۔ گلشن کہتی ہے کہ پورا پورا ثبوت موجود ہے۔

نواب مرزا!۔ عزیز تو یہان کہان؟

عزیز۔ جی ... کچھ شور سنائی دیا۔ چلا آیا۔

نواب مرزا۔ ٹھہرو۔ آج وہ سبق ملے گا عمر بھر نہ بھولوگے۔ (حسو اور گلشن کی طرف مخاطب ہوکر) دیکھو اگر پہلی مرتبہ کی طرح بات ہوئی تو تمھاری خیر نہین

حسو۔ حضور۔ غیر ممکن (گلشن کی طرف دیکھ کے جو اُسے اشارون سے منع کر رہی ہے) پورا ثبوت موجود ہے (گلشن سے) مین بڑی مشکلون سے حضور کو لایا ہون۔

گلشن۔ آخر کیون تکلیف دی تو نے حضور کو۔

حسو۔ تو ہی نے کہا تھا کہ بلا لا۔ بتا وہ عورت کہان ہے

گلشن۔ ارے کسنے بلایا تھا کیسی عورت؟ کیسی بہکی بہکی باتین کر رہا ہے۔ کیا آج بہت پی لی ہے۔

حسو۔ کیسی عورت؟ وہی جو وہان چھپی ہے۔

گلشن۔ حسو تجھے کچھ بے جھگڑے کی چڑ ہے

حسو۔ عورت ہوکر مداری۔ خود ہی تو مجھسے کہا کہ ...

گلشن۔ مین نے کچھ نہین کہا۔ تو جھوٹا ہے۔

حسو۔ تو کیا تو نے نواب صاحب کو نہین بلوایا تھا۔

گلشن۔ کیون صبر سمیٹتا ہے۔

حسو۔ اور دوپٹہ کسکا پڑا تھا۔

گلشن۔ میرا تھا مین نے اوڑھ لیا۔ اپنی زبان نہین بند کرتا۔ سراسر جھوٹ بولے جاتا ہے

حسو۔ کیون جوتیون سمیت آنکھون مین گھسی جاتی ہے۔ حضور مین سچ کہتا ہون۔ ....

گلشن۔ حضور مین سچ کہتی ہون

نواب۔ کچھ اسرار ضرور ہے۔ اسکا بشرہ کہہ رہا ہے چپ (گلشن کی طرف اشارہ کرکے جو بولنے والی تھی) لالٹین لے کے کمرہ مین دیکھتا ہے۔

عزیز۔ (علیحدہ) اب کہین ٹھکانا نہین۔

نواب۔ (واپس آتا ہے) وہان کوئی نہین۔ شاید دوسری طرف ہو (دوسری طرف جاتا ہے) (باقی)

چیمبرلین کی کھانسی کی دوا

نزلہ کرب طرح طرح کی کھانسی خراش گلو اور سوزش حنجرہ کی تمام پیچیدہ شکایتون مین تیر بہدف دوا ہے۔ خوش ذائقہ ہے اس سے صحت یقینی ہوتی ہے ہوا کی آب و ہوا مین یہ خطرہ کی بات ہے کہ اگر سخت کام مین غفلت کیجاے تو بہت جلد تپ اور نمونیا ہوجاتا ہے بیماریان ایسے ہین کہ بہت اموات انکے ذریعہ سے واقع ہوتی ہین جب زکام پیدا ہو چیمبرلین کی کھانسی کی دوا فوراً استعمال کیجاے عارضہ کی ترقی روکدیجاے چیمبرلین کی کھانسی کی دوا مین کوئی مضر جزو شامل نہین ہے بچون سے لیکر نوجوانون تک کو نہایت آسانی اور اطمینان سے کھلائی جاسکتی ہے ہر جا مین تیر بہدف و بے نظیر ہے بس ایک دفعہ تجربہ ہی خرید کر دیکھو قیمت ۱۲ عدد خانہ سب دوا فروش بیچتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر محمد یوسف خان کی دکان مین جو بمقام نظیرآباد ہے چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہے

CHAMBERLAIN'S
COUGH
REMEDY
Coughs, Colds
CROUP.
SORE THROAT,

بند ہے - تین مرتبہ دستک دیتا ہے -
خورشیدہ - (اندر سے) کون ہے؟ میرا محسن - میرا محافظ
نواب - (دروازہ سے ہٹکر تعجب اور غصہ مین) میرا محسن! میرا محافظ! آمین یہ تو سب پیچ نکلا - مکا بڈھا بالکل رنگا سیار - بڑا دھوکا دیا - ابھی نکالو بدمعاش کو میرے یہان سے - دیکھو کون آتا ہے - اوہاہ - خود ذات شریف ہین - خاموش ملالٹین گل کردی -)
(بحر العلوم - مع طلسمی لالٹین - بادہ پہنے - رشید مرزا کو بغل مین دبائے دروازہ پر بے پانون پہونچا -)
بحر العلوم (آہستہ سے) کھولو - جلدی کھولو - مین ہون جلد آؤ ورنہ بھاگ نہ سکوگی - مین بچے کو لیے ہون - جلد نکلو - نواب کی نگاہین کڑی سی ہین -
(خورشیدہ دروازہ کھول کے نکلتی ہے -)
نواب - آپ صحیح کہتے ہین مگر نے دیکھ لیا -
خورشیدہ - یا اللہ تو ہی مالک ہے - ستار عیوب ہے -
(حسو بتی جلاتا ہے)
نواب - بی صاحبہ - مین نے آپ کو گرفتار کر لیا ہے اور حضرت آپ کو بھی - میرے اعتبار کا آپ نے یہ عوض دیا - آپ جیسے کی سپردگی مین ایک لڑکے کی تعلیم درستی اخلاق ہو اسکے گھر سے ایک آوارہ عورت برآمد ہو -
عزیز - اباجان!
نواب - چپ - اور حضرت آپ کی بغل مین کیا ہے جسکو چھپانے کی کوشش ہو رہی ہے -
بحر العلوم - کچھ نہین - کچھ نہین - خفیف سی بات ہے
نواب - دکھلائیے - دکھلائیے - خود لبادہ ہاتھ سے ہٹا کے دیکھتا ہے کہ گود مین رشید مرزا تشریف رکھتے ہین - کیون حضرت یہ خفیف سی بات ہے -
خورشیدہ (دوڑکر) میرا پیارا بچہ - میرا رشید -
نواب - فرمائیے اب آپ کیا فرماتے ہین -
بحر العلوم - یہی کہ یہ بھی ایک مرزا ہے - اسکا نام رشید مرزا ہے - مین تسلیم کرتا ہون اس امر کو - لیکن پہلے آپ ساری باتین سن لین کیونکہ .....
نواب - کچھ ضرورت نہین - وہ خفیف سی بات خود شاہد ہے - آپ تو ایسے تھے نہین صرف اسی بات کا جواب دیجئے - یہ عورت آپ کی بیوی ہے -
بحر العلوم - جی نہین نہین - سن تو لیجئے پوری بات
نواب - پوری بات با شرم چہ حاجت است - اچھا اب اسکے سوا آپ ... کر لیجئے گا؟
بحر العلوم - (عزیز مرزا سے) خوب جانتے ہو یہ ذلیل مین نے تمہارے لیے اٹھائین - رسوائی سہی - مگر یہ مجھ سے نہین ہو سکتا کہ عقد کر لون -
نواب - تو کیا نامنظور ہے
بحر العلوم - بے ... کیون -
نواب - نامعقول - تجھ سے کون پوچھتا ہے - مین فقط ایک بات چاہتا ہون - بحر العلوم جب ایک شخص سے غلطی ہوئی تو اسکا فرض ہے کہ اسکی اصلاح کرے
بحر العلوم - منظور
نواب - چاہیے کہ جس عورت کی حرمت مین فرق ڈالے اسکے سر سے داغ بدنامی مٹائے -
بحر العلوم - قبول
نواب - اپنے عقد مین لا کر اسکی حفاظت کرے اور اسکی اولاد تسلیم کرے
بحر العلوم - منظور - اب چھپانا بے فائدہ ہے اچھا اگر اسکے گھر والے نامنظور کرین - ؟
نواب - نامنظور کرین! یعنی جو ایسی حالت مین کوئی بھی ایسے عقد کو نامنظور کریگا اور کوئی کرے تو وہ بھی اصل جرم کا مرتکب اور معاون ہے
بحر العلوم - میری بھی یہی راے ہے -
نواب - پھر پس و پیش کس بات کا -
بحر العلوم - عقد تو ہو گیا ہے - مگر جو وعظ آپ نے مجھ سے فرمایا ہے وہی مکرر اپنے صاحبزادے سے فرما دیجئے - تو سارا کھیل بن جاے
نواب - عزیز سے!
عزیز - جی ہان - اباجان - ہم دونون آپ کے قدمون پر گرتے ہین اور عفو تقصیر چاہتے مین یہ میرے نکاح مین آچکی ہے -
نواب - کیسے نکاح کیسے ہو گیا - بغیر میری رضامندی کے - دور ہو یہان سے مردود - ناشکرے ناسپاس - مردود
عزیز - کیا اپنی پسند کو دخل دیکر اب مین بالکل قابل معافی نہ رہا -
بحر العلوم - انکی طرف سے اب مین التجا کرتا ہون کہ اتنی جلد اپنا لکھا نہ بھول لیجے - جو کہا ہے اسپر خود بھی کاربند ہو جئے - عالم بے عمل نہ بنئے اور یہ واقعہ تو نیلام کا نکاح ہے
نواب - من در چہ خیال ہم و فلک در چہ خیال -
بحر العلوم - مگر کارے کہ کپسر کرد پدر را چہ مجال آپ کا خیال بھی تو یہی تھا کہ عقد ہو جاے - پس بے منت غیرے چادر سی ہو پائی -
حسو - اور حضور خرچ مین بڑی کفایت - نہ جلوس کے خرچے نہ دعوت نہ جلسے -
خورشیدہ - لونڈی ہمیشہ تابع فرمان رہے گی -
گلشن - حضور پوتا کھاتے مین -
نواب - مگر یہ تو بڑی بری مثال ہے -
بحر العلوم - مثال بہت اچھی ہے - اسی طرح حسو اور گلشن کو بھی اجازت دیجاے -
نواب - خیر - انچہ شد شد - مگر خوف تو یہ ہے کہ یہ ریزہ اسنے بھی بڑھ کر ہو گا
بحر العلوم - میری حفاظت اب کافی ہو گی - ایک جا ... باقی رہگیا تھا سو بھی سیکھ لیا - (آہ سرد بھر کر) آہ! مین بیشک وہی سلوک اس بچے کے ساتھ بھی کرونگا - جو اسکے باپ کے ساتھ کیے ہین اور امید ہے کہ اب دوبارہ طویلے کی بلا بندر کے سر نہ پڑیگی -

تمام شد
بندہ جے نرائن اثر

بہشتی تیل

۱۷-۹-۰۲ ۱۶-۱۲-۰۲

گٹھیا کے درد کو اور تمام ان دردون کو جو سرد ہوا سے ہوتے ہین اسکا دو چار بار ملنا اسطرح دور کر دیتا ہے کہ پھر ہرگز ہرگز عود نہین کرتا پرانے سے پرانے مریض کو چھ شیشی سے زیادہ درکار نہین ہوتا - چھ شیشی کے خریدار کو تحریری گارنٹی دا اقرارنامہ دیجاتی ہے اگر آرام نہو تو قیمت واپس لے لے - اس سے زیادہ اور کیونکر اطمینان دلایا جاے قیمت فی شیشی ۱۲ - ایکبس چھ شیشی للعہ

اکسیر الانسان

جملہ امراض نسوانی جملہ اقسام تپ - فساد خون حتی کہ آتشک برص و جذام - مرض سوداوی - گٹھیا - جملہ اقسام درد مثلاً درد پسلی درد گردہ - درد قولنج - درد ریاحی - درد معدہ - درد پیچش ہر قسم - درد سینہ (نمونیا) درد سر جس سے آنکھین تنگ جاتی رہتی ہین - یہ سب بفضلہ اس ایک دوا سے جاتے رہین گے سلونہ کی ایک ہی خوراک منگا کر دیکھ لیجئے جو مفت دیجاتی ہے صرف خرچ ڈاک کا بذریعہ ٹکٹ بھیج دیجئے

ایس ایم احمد اینڈ کمپنی موری دروازہ دہلی سے طلب فرمائیے -

النوم اخت الموت
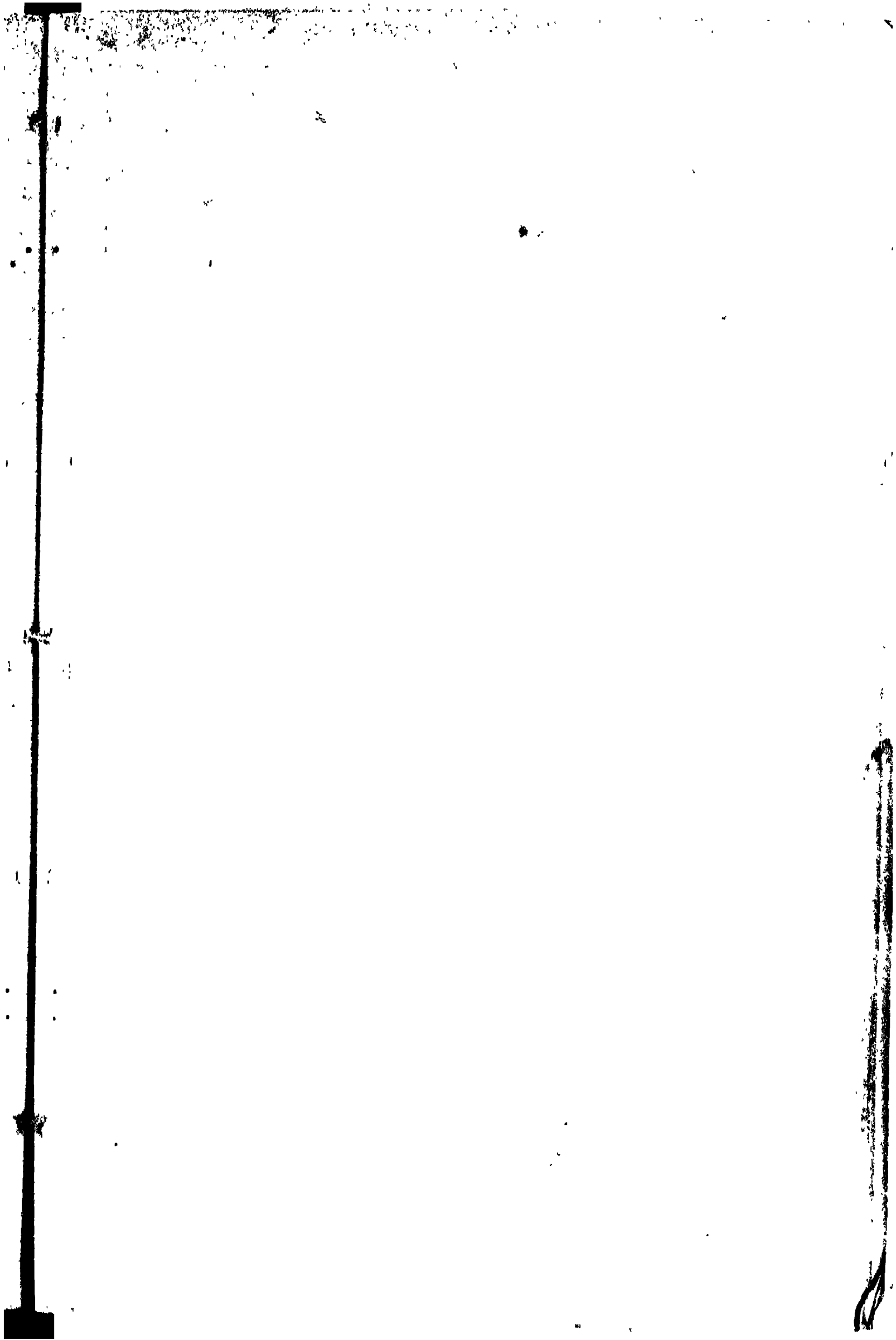
اُب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

بساط بد رچاکِ سینۂ پردگتان تک ہے
فراخ خاطر بلبل فروغ گلستان تک ہے

علمداری حُسنِ دلکش دلبر کہان تک ہے
بدخشان سے حلب تک ہو عدن سے اصفہان تک ہو

تکلف برطرف پیمائش موئے میان تک ہو
کرازجانی وطول مین یعنی کہانسے ہو کہان تک ہو

یہ اعجاز مسیحا صرف نیرنگ زبان تک ہے
یہ اقبال وفائے حسرت دل بخت جان تک ہے

ہو پاس بارسائی ریا آلودیان تک ہے
کہ مکر خواب غفلت زاد فریب پاسبان تک ہے

ہماری جان کو تو ہو رہی ہو یہ مرگ ناگہان تک ہے
عدو کے کوسنے پر بھی نصیب دشمنان تک ہے

نوائے ہائے ہوئے میکشان خشت حران تک ہے
تلافی مکافات عمل پیر مغان تک ہے

عدو ہوکر ہمارا محتسب بھی کیا بنالے گا
ہماری تاک مین تو رات دن یہ آسمان تک ہے

رسائی بسمل طرز اداے نالۂ نارس
اثر دارفتہ انداز فغان نارسائیگان تک ہے

سبکدستی تمھاری باگران میری گران جانی
خم شمشیر پرتو چلو لو امتحان تک ہے

نہ ابرو سے باہر ہون صف مژگان پہ ہو دھرلو
تمھارے پاس تو تیغہ ہی کیا تیر و کمان تک ہے

وہ کمسن اور پھر وصل عدو ہ کیونکر یقین آئے
تکلف برطرف ہان سادہ لوحی گمان تک ہے

شکیب خاطر مشتاق دید نرگس شہلا
شہید ناز چشم سرمہ آلود بتان تک ہے

شکست رنگ گل یعنی صدائے ہائے گلچین تک
فراق بلبل غمگین سوختار باغبان تک ہے

اسیر طرۂ زلف دوتائے لیلی مشکین
دل قیس و مہار ناقہ جان ساربان تک ہو

کہان سے لائیگا کوئی یہ لطف معنی رنگین
کہ فرط ذوق سے بیخود زبان کن نکان تک ہے

بیان طبعزاد خاص مرزا الا اُبالی کی
کوئی کیا داد دے یہ کسکا منھ ہندوستان تک ہے

"مرزا الا اُبالی"
(از دکن)

پنجابی ساخت کی شاعری

اکتوبر کے "اردوے معلی" مین اہل پنجاب کے سرمایۂ ناز "جناب پروفیسر محمد اقبال صاحب ایم۔ اے" کی ایک نظم "پیام صبح" کے عنوان سے شائع ہوئی ہو۔ صبح کی تازگی و لطافت کا نقشہ جیسا کچھ انیس لکھنوی کے جادو کار قلم نے کھینچا ہو۔ اسکی آبرو اب تک قدردانِ سخن کے دل مین باقی ہے واقعی کیا سمان باندھا ہے

چلنا نسیم صبح کے جھونکونکا دمبدم | مرغان باغ کی وہ خوش الحانیان بہم
وہ آب و تاب نہر وہ موجونکا پیچ و خم | سردی ہوا مین پر نہ زیادہ بہت نہ کم

کھا کھا کے اوس اور بھی سبزا ہرا ہوا
تھا موتیون سے دامن صحرا بھرا ہوا

مگر اب پنجاب کے تقاضا نے مین اس ہلوطی لکھنوی کی صدا کہان سن سکتا ہو وہان تو حالی اور اقبال صاحب کے ڈنکے بج رہے ہین۔ خیر اس پیام صبح والی نظم کے کل شعر ملاحظہ طلب ہین۔ یکے بعد دیگرے ہدیہ ناظرین کیے جاتے ہین۔ پہلا شعر ہے۔

اُجالا جب ہوا رخصت جبین شب کی افشان کا
نسیم زندگی پیغام لائی صبح خندان کا

اک سرسری نظر ڈالنے پر یہ ثابت ہوجاتا ہو کہ دونون مصرعون مین ربط نہین ہو۔ پہلے مصرعہ کا تلازمہ دوسرے مصرع مین قائم نہین۔ پہلے مصرع کے بدلے کوئی مصرع رکھدیجیے شعر کی حیثیت مین کوئی فرق نہین واقع ہوتا۔ مثلاً اگر یون بدل دیجیے۔

ستارا اوج پر آیا جو خورشید درخشان کا
نسیم زندگی پیغام لائی صبح خندان کا

غرضکہ یہ صاف عیان ہو کہ دونون مصرعے ایک دوسرے سے چسپان نہین "جبین شب کی افشان" اور "نسیم زندگی" دل مین بالکل جداگانہ خیالات پیدا کرتے ہین۔ دبیر مرحوم نے اسی مضمون کو کس خوبصورتی سے نظم کیا ہو۔ صبح کے بیان مین فرماتے ہین۔

لیلی شب کے حسن کی دولت جو لٹ گئی
افشان جبین سے نجم درخشان کی چھٹ گئی

ان دونون مصرعون کا ربط قابل تعریف ہو۔ پہلا مصرع دوسرے سے دست و گریبان ہو یعنی "دولت" صبح جو لوٹی تو افشان جبین (جو دولت حسن کا حصہ تھی) باقی نہین بچی برخلاف اسکے حضرت اقبال کے شعر مین "جب" کی خبر دوسرے مصرع مین اس صورت پر نہین نکلتی کہ دونو مصرعے ایک دوسرے سے چسپان ہوجاتے ہین۔ اور یون کہنے کو جو چاہیے کہئے شاعر تو آمارون گھٹتا ہے فیض آباد

دوسرے مصرع مین "نسیم زندگی" کی خواہ مخواہ ہوا باندھی ہو "زندگی" کا لفظ کوئی خاص معنی نہین پیدا کرتا۔ اگر مصرع یون بدل دیا جاے کہ ع

نسیم تازہ دم پیغام لائی صبح خندان کا

تب بھی معنون مین کوئی فرق نہین پیدا ہوتا شاعری اور زباندانی کے معنی یہ ہین کہ نشست الفاظ کا یہ عالم ہو کہ ایک لفظ بھی بیکار نہو اور اپنی جگہ پر ایسا چسپان ہو جیسا کہ انگوٹھی پر نگینہ جڑا ہوتا ہو۔ دوسرا شعر ہے۔

جگایا بلبل رنگین نوا کو آشیانے مین
کنارے کھیت کے شانہ ہلایا اسنے دہقان کا

دوسرے مصرع مین "اسنے" کا لفظ محض بھرتی ہو جیسا کہ پہلے مین "اسنے" ضمیر کی ضرورت نہین۔ ویسی ہی دوسرے مصرع مین بھی نہین۔ فقط گفتن پچھ مگر کنارے کھیت کے شانہ ہلایا جاکے دہقان کا۔ تو بہتر تھا مناسب تر یہ تھا کہ نثر مین صبح کا بیان لکھا ہوتا تاکہ مصرع موزون کرنے کے لیے بھرتی کے لفظ نہ رکھنے پڑھتے۔ علاوہ اسکے اس شعر مین بھی دونون مصرعے ایک دوسرے سے مربوط نہین۔ بلبل رنگین نوا کا آشیانہ باغ مین ہوتا ہو کھیت مین نہین ہوتا۔ اگر کھیت کا سمان باندھنا منظور تھا تو شعر اس صورت مین ہونا چاہیے تھا۔

پکڑ کر دم جگایا موش غلہ خور کو بل مین
کنارے کھیت کے شانہ ہلایا اسنے دہقان کا

اب دونون مصرعون کا تلازمہ ایک ہو۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس شعر کے پڑھنے سے صرف کھیت کے کنارے کا عالم ہی آئینہ نہین ہوجاتا بلکہ سلسلہ خیالات کی وجہ سے صبح کے وقت جو کھیت کے اندر کیفیت ہوتی ہو اسکی تصویر بھی آنکھون کے سامنے کھنچ جاتی ہو۔

تیسرا شعر ملاحظہ ہو۔

طلسم ظلمت شب سورۂ والنور سے توڑا
اندھیرے مین اڑایا تاج زر شمع شبستان کا

اس شعر مین پہلے مصرع کے معنی صاف اور سادہ الفاظ مین یہ ہوتے ہین کہ رات کا اندھیرا رخصت ہوا مگر دوسرے مصرع مین پھر اندھیرے کا ذکر ہو۔ یہ کیا اندھیر ہو بجائے اسکے کہ پہلے مصرع کا مطلب دوسرے مصرع سے صاف ہوجاتا یہان دوسرا مصرع پہلے مصرع کی تردید کرتا ہو اس سے ثابت ہوتا ہو کہ شاعر ہجوم خیالات سے زچ ہے بجائے اسکے کہ وہ اپنے خیالات پر حاوی ہو اسکے خیالات اسپر حاوی ہین لہذا وہ سلسلہ وار انکو نظم نہین کرسکتا اس دھڑ پکڑ اندھیرے اجالے کا فرق ہو چوتھا شعر ہے۔

سوتا آبائی۔ تار آبائی۔ بقول شخصے ایک دم سے "معرکہ جلسہ" مین آپڑین۔ طائفہ وہ دان بر سر کو ہے نشستہ کی مثل چسپاں ختہ یاد آگئی۔ انکی صورتون اور ناز و انداز کا کیا پوچھنا عشوہ وغیرہ۔ ادا، ازواد، ناچ گانا۔ بقول مشہور گھاٹ گھاٹ کے پانی سے سیراب۔ انھون نے سلامتی سے یک لشد دو شد دو نشد سہ شد کی مثل پوری کر دکھائی تینون مل کے ایک ساتھ ناچین۔ ناچ کیا تھا چھنالے نہین تنالے پیچھے کی فین تھین۔ اس تل پری نے عجب ہی لذت دی۔ گانا ناچ سب دکنی وزن مین چھا رہا بلکہ کچھ تعجب نہین لوگ اس تگڈم کو دیکھکے ثلاثی مجرد اور مزید فیہ کی گردان مو الید ثلثہ کی بحث کو بھلا بیٹھے ہون ہمارے طبلہ نواز نے بھی اچھی استادی دکھائی۔ گویا گنگ کے دریا مین جلسے والون کو خوب غوطے دئے لکھنؤ کے مشہور پروفیسر برادران یعنی بندادین و کالکا پرشاد کا کیا کہنا۔ بندادین نے وہ ناچ کا سمان دکھایا کہ حسب عادت لولی فلک تک نئے چکر مین آگیا۔ بتا نے مین وہ نزاکت کہ اشعار کو خمسہ نہین بڑے مشاق شاعر پیچھے رہجائین۔ کالکا پرشاد نے تو ایسا طبلہ بجایا کہ فلک الافلاک تک نعرہ تحسین و آفرین بلند ہوا۔ سچ پوچھئے تو انھین دونون کے قدم رنجہ فرمانے سے دار الرقص لکھنؤ مین اس فن کا چرچا قائم ہے نہین تو بیکسی کے نوحے ان۔ پریشانی ۔۔۔ تکمی کے ناچ۔ فاقہ کشی کے پیٹ بجانے سے فرصت کہان اسی پیٹ مین انھین کا ناچ مین کمال دکھانا بجی دیکھا رہا اس کمسن کی ۔۔۔ [illegible] نے تعریف کی۔ کیون نہو اپنے چچا بندادین کا بہار جیتا ہوا۔ یہ تو یہی پروفیسر صاحب کی معارسی استادی اسی صورت سے جلسہ مین مجسم نظر آتی تھی بی گوہر کلکتہ والی تو آپ جانیے شہر ہی سے تلی ہوئی لبریز تھین انھون نے انھین کے گلے مین موتیون کا مالا پہنا دیا۔ گویا بیربل کے مشہور لطیفے کی تصدیق کی اب بی بچو اجان کا گانا اور ناچ بھی دیکھنا چاہیے انھین کی گوہر ریزی اور گوہر پاشی سے یہ سب کچھ سامان ہوئے

اے باد صبا اینہمہ آوردہ تست

پہلے تو معمولی اغماض اور انکسار کا دیباچہ حسب عادت مستمرہ شروع ہوا۔ پھر جو گائین تو خوب ہی جی لگا کے اور جی توڑ کے گائین بہر کیف اسطرح بھی اچھی رہین۔ ہمارے نزدیک یہ دو دو لنگر سنبھالنے (انعقاد جلسہ کا بکھیڑا اور ناچنے کا جھمیلا) اٹھانے پر ڈبل تعریف کے لائق ہین۔ ہان البتہ یہ بات کسی طرح کی فال قرار دیجا سکتی ہو کہ انکا طبلہ ہوا ہے طوق اور طبلچی کی تھاپ سے پرانے رباب کی طرح بیچ سے پھٹ گیا۔ غزال وحشی کے چرم مین ہوا ہے شوق نے تفرقہ اتصال پیدا کیا گتین رنڈی اور چیچک کی طرح نکل بھاگین۔ اگر کسی کی کمائی کے استقبال کے واسطے "دھر غلک" کا دروازہ کھلا ہو تو کیا عجب

سالے کہ نکوست از بہارش پیداست

یا جلسہ کی مجموعی کیفیت مصداق

وہ مری جبین سے غم پنہان سمجھا
راز مکتوب بہ بے ربطی عنوان سمجھا

اسطرح دکھائی ہوگی

خیر لعنت بھیجو شہر کی عیش و عشرت کے جاگتے بھوت کی انگوٹی اسطرح رنڈیون کے ہاتھ سے دکھائی گئی نہین تو زمانہ اور افلاس کے جنجال سے سوا بھیرون اور نگنی کے ناچ یا نوحہ ماتم کے نغمہ شادی و ۔۔۔ کا جشن اب ہوتا کہان ہے۔ یہ بازاری جلسہ اور رنگ مین ۔۔۔ بھنگ مین رنگ کا گور کھ دھندا برسون یاد رہے گا ۔۔۔ تم کن رسیا

پہیلی بوجھنے کا انعام

جو پہیلیان اودھ پنچ مین ہفتہ وار درج ہوتی ہین انکے واسطے انعام مقرر ہونا پانچ اشہ سال قرار پاگیا ہو کہ جو صاحب اخیر دسمبر تک سب سے زیادہ پہیلیان حل فرمائینگے اور ۔۔۔ وقت مقررہ تک دفتر مین بھیجدینگے انکو سال ختم ہونے پر ۔۔۔ انعام یا اسی قیمت کی کتابین بصورت صاحب انعام پسند فرمائین بطور تحفہ اودھ پنچ کی جانب سے نذر ہونگے اور نام نامی بھی اخبار مین درج ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے

کہ حل فرمانے والے صاحب اودھ پنچ کے مستقل سالانہ خریدار اور خوش معاملہ ہون باقی دار نہون۔

پس وہ حضرات جنکا نام نامی رجسٹر خریداران مین زینت بخش نہین۔ تکلیف نہ فرمائین۔

خریداری پرچہ کیواسطے کسی زمانہ کی قید نہین ہو جو حضرت جسوقت چاہین پیشگی سالانہ مرحمت فرما کے خریدار ہوسکتے ہین

حل فرمانیوالونکی خدمت مین گزارش

جس مراسلت مین پہیلی کا حل ہو اس مین بجز حل کے اور کوئی فرمائش درج نہو۔

بعض حضرات براہ عنایت جو پہیلیان بغرض درج ہونیکے مرحمت فرماتے ہین انکا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہو مگر افسوس ہو پہیلی کے ساتھ نام درج نہین ہو سکتا۔ اسطرح کی پہیلی کے ساتھ ہی حل آنا چاہیئے۔

اگر پہیلی کا کوئی حصہ حل کے وقت نظر انداز ہوگا تو پورا حل غلط متصور ہوگا۔

پہیلیون کا حل

مطبوعہ ۱۲۔ نومبر سنہ ۱۹۰۳ء

نمبر ۲۷	نمبر ۲۸
بچہ بط اگر شبینہ بود آب دریاش تا بسینہ بود	تربیت نا اہل را چون گردگان برگنبد است
محمد وحید صاحب بہرائچ	محمد وحید صاحب بہرائچ
شیخ اسد علی صاحب تعلقدار گنڈارہ۔	شیخ اصغر علی صاحب تعلقدار گنڈارہ
ایک صاحب جو اپنا اصلی اور فرضی نام نہین لکھتے۔	ایک صاحب جو اپنا اصلی اور فرضی نام نہین لکھتے
ٹھاکر شیر سنگھ صاحب کٹیاری	ٹھاکر شیر سنگھ صاحب کٹیاری
ٹھاکر سورج بخش سنگھ صاحب تعلقدار کسمنڈا۔	ٹھاکر سورج بخش سنگھ صاحب تعلقدار کسمنڈا۔
محمد سعید صاحب مرزا پور	محمد سعید صاحب مرزا پور
تہور علی صاحب حیدر گڑھ	تہور علی صاحب حیدر گڑھ
حسن محمود صاحب پرباؤن	حسن محمود صاحب پاؤن
حاجی شیخ نظیر حسین صاحب تعلقدار گدیہ	حاجی شیخ نظیر حسین صاحب تعلقدار گدیہ۔
نواب سید خاقان حسین خان صاحب کانپور۔	نواب سید خاقان حسین خان صاحب کانپور۔
ع ع کاکوروی	ع ع کاکوروی
	عبد الرزاق صاحب نبی گنج
	حید حسین صاحب موہان
	سید عبد القادر صاحب حیدر آباد

حل طلب پہیلی

نمبر ۳۔ شعر فارسی

(حل ۲۔ ستمبر سنہ ۱۹۰۳ء تک)

من — او

انعام پچاس روپیہ
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے
معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت ناخنہ چشم دھند جالا پڑوال غبار سبل سرخی پھولا ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی بہنا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دوسرے آنکھ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کے استعمال کی حاجت نہین رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ یکسان مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (ملک پنجاب)
پچیس روپیہ انعام
جو شخص میرے سرمہ کی سندات میں سے کوئی جعلی ثابت کرے اسکو مبلغ پچیس روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی مطلب کیلئے ۱۹۰۱ء میں جمع کرایا ہے

اب مسلمانونکا بخت جاگا

مشفق اودھ پنچ۔

تسلیم۔ کل مین نے ایک اخبار مین دیکھا کہ اس دفعہ بمبئی مین محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے موقع پر تعلیم یافتہ مسلمان خاتونون کے لیے پردہ کا انتظام کیا جائیگا اور وہ لیس پردہ لکچردن اور تقریر یا ریزولیوشن پیش کرینگی۔ سات کو جب مین بستر پر لیٹا تو میرے دل مین خیال آیا کہ اب مسلمانون کی ترقی کا زمانہ آگیا جب عورتین اسقدر شائستہ ہونے لگین تو مردونکے شائستہ ہوجانے مین کچھ دیر نہین رہی اسہی سوچ مین میری آنکھ لگ گئی۔ اس مضمون پر سوچنے کا اثر ہو کہ مین نے ایک عجیب وغریب خواب دیکھا جو ہدیہ ناظرین اودھ پنچ کرتا ہون۔

مین کیا دیکھتا ہون کہ ایک بڑا عالیشان ہال ہے۔ قوم کے صنادید سب موجود ہین۔ پر زور تقریرین ہو رہی ہین۔ رزولیوشن پاس ہو رہے ہین لیکن میرا جی بالکل نہین لگتا تھا۔ وجہ یہ کہ میرا دل اسوقت کہین اور تھا۔ آنکھ میری اس بات کی منتظر تھی کہ کسی ترکیب سے حسن کی جھلک پردہ مین سے اسپر پڑے۔ کان میرے اس بات کے منتظر تھے کہ کسی ترکیب سے کوئی سریلی آواز یا خندۂ جانفزا سنائی دے۔ درد دل کا حال کچھ نہ پوچھئے ڈیر پنچ میرے مزاج مین ایک قسم کی کمزوری ہے جو بیان کئے بغیر نہین رہ سکتا۔ جب مین کسی حسن کی پتلی کو دیکھتا ہون تو کثرت انبساط کی وجہ سے دل مین درد اٹھتا ہے میرے دل پر اسوقت ایسی ہی حالت طاری تھی۔ خواجہ غلام الثقلین ہین کہ سوشل رفارم کے مسئلہ پر سرگرم تقریرین اور مین ہون کہ ہجوم انقلاب کی وجہ سے بےچین ہون۔ اتنے مین پریزیڈنٹ صاحب نے اعلان کیا کہ آج شب کو آٹھ بجے مس بلقیس جلسہ نسوان قائم کرکے ایک ایڈرس پڑھینگی۔ جو لوگ ایڈرس سننا چاہین وہ متصل کے کمرون پر بیٹھ کے ایڈرس سن سکتے ہین۔

شدت انتظار اور کثرت خوشی کی وجہ سے میری بیقراری ہر جلال کو پہونچ گئی۔ مین ایک منٹ تک نہ بیٹھ سکتا تھا نہ ایک جگہ کھڑا ہو سکتا تھا۔ چہرہ ہے کہ اسپر وحشت برستی ہے ہاتھ ہین کہ گریبان پھاڑنا چاہتے ہین۔ جنون سر پر سوار۔ مین سمجھا کہ دیوانہ ہو گیا۔ ٹہلتا تھا اور بیٹھتا تھا اور لیٹتا تھا۔

ایک گھنٹہ پہلے مین ایک ٹھیک موقع پر جا بیٹھا۔ پری کے بعد پری جلوہ افروز ہونے لگی۔ پرستان تھا اور ارم تھا اور حورین تھین۔ پھول تھے اور سرو تھے اور موتی تھے۔ خداوندا ہم کھی ہوتے تاکہ مہ جبینون کے رخسار پر جا بیٹھتے۔ اگر ہونٹون کے رس نہ سہی تو خوک ہی چوس لیتے خداوندا ہم مکڑی ہوتے تاکہ جالا تان کر سب مہوشون کو پھنسا لیتے۔ خداوندا ہم جون ہی ہوتے تاکہ بلوری جھرون پر رینگا کرتے۔ خداوندا اگر ہم خال نہ سہی تو کھٹمل ہی ہوتے تاکہ نازنینون کے بدن پر جولانی کیا کرتے۔ مین ان خیالات مین مستغرق تھا کہ مس بلقیس کرسی صدارت پر بصد ناز و انداز حسن آرائی ہوئین۔ اور یون درافشانی شروع کی۔

میری پیاری بہنو۔ جب مین دیکھتی ہون کہ ہماری قوم کی حالت کسقدر پست ہے۔ تو میرے دل کی کلی مرجھا جاتی ہے اور جب یہ دیکھتی ہون کہ ہم مسلمان عورتین کسقدر جہالت مین پڑی ہوئی ہین۔ تو آٹھ آٹھ آنسو روتی ہون۔ ہمارے مرد قوم کے لیے کسقدر کوشش کر رہے ہین۔ اور ہم ہین کہ گھر کی چاردیواری سے باہر نہین نکلنا چاہتے۔ ہم چاند ہین لیکن ہمپر ایک سیاہ بادل ہمیشہ چھایا رہتا ہے۔ ہم موتی ہین لیکن ایک ڈبیا مین بند ہین۔ ہم نرگس ہین کہ دنیٰ اور سما ہم تک نہین پہونچ سکتی۔ ہم جواہر ہین لیکن کانون مین پوشیدہ ہین۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم اشرف المخلوقات نہین بلکہ گونگی مورتین ہین۔ یورپ کی عورتون کو دیکھو کیسے کیسے بڑے کام کر رہی ہین۔ اگر فرنگی دنیا کے بادشاہ ہین تو انکی عورتین انکے دلون پر حکمران ہین۔ حقیقت یہ ہے کہ ہفت اقلیم کی مالک یورپ کی عورتین ہی ہین۔ اے میری بہنو تم کو خدا نے حسن دیا ہے حسن کی بدولت تم بہت کر سکتی ہو۔ ایک انگریز شاعر کہتا ہے کہ جو حسین ہوگا وہی حکمرانی کریگا۔ حسن مین بڑی قوتین ہین۔ قوت حسن کے سامنے قوت برقی کی کچھ حقیقت نہین۔ مسمیرزم اور ہپناٹزم کا اثر حسن کے آگے سامنے بالکل ہیچ ہے۔ مسلمانون مین ابتک اسلامی جوش موجود ہے تمہارے ابرو کے ایک اشارے سے ہزارون تلواریں میانون سے نکل پڑین گی۔ تم غنچہ دہنونکی مسکراہٹ ایکطرف اور محسن الملک کی ہزار اعجاز بیانی دوسری طرف۔ تم اگر زبان ہلا دو تو ایک کرور روپیہ کا جمع کرنا کیا ہے۔ کرور یونیورسٹیان بنوا سکتی ہو (یہ الفاظ مس بلقیس کے منہ سے ابھی پورے نہین نکلے تھے کہ آغاخان نے ایک کرور روپیہ کے نوٹ بلقیس کے سامنے رکھوا دیے) قارون کا خزانہ تمہاری مٹھی مین ہے۔ یا یون کہنا چاہیے کہ قارون کی کنجیان تمہارے ہاتھ مین ہین جسوقت چاہو خزانونکے تالے کھلوا سکتی ہو (اتنا سکھونے پر نواب محسن الملک نے اپنی جائداد کا وقف نامہ مس بلقیس کی ہتھیلی پر رکھوا دیا) تمہارے خوبصورت چہرے پر اسیری لوٹ مین بمبئی کے سارے سیٹھ جا ہین گے ایک پر اسیری لوٹ کا روپیہ بھی دا نہین کر سکتے (اتنا کہنے پر متصل کے کمرہ مین شور ہوا اور ایک آواز سنائی دی گویا کوئی دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ بمبئی کے سیٹھ کندھون پر روپیونکی تھیلیان اٹھالائے ہین اور اسقدر پر جوش ہین کہ دروازہ توڑ کر روپیہ مس بلقیس کے سامنے ڈالدینا چاہتے ہین۔ دستک اس زور کی تھی کہ مین جاگ پڑا حقیقت حال معلوم ہوا۔ نوکر سحری لیے باہر کھڑا ہوا تھا اور زور سے میرے کمرے کے دروازہ پر دستک دے رہا تھا۔ کیا تھا اور کیا ہو گیا افسوس۔

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

راقم — ایک ظریف

چیمبرلین کے ہیضہ و پیچش کی دوا

پیچش قولنج ہیضہ اسہال کروپ اور پیٹ کے درد کیواسطے دنیا بھر کی دواؤن مین یہ دوا اکسیر بہدف ہے ایک مشہور ڈاکٹر نے حال مین لکھا ہے کہ تمام امراض شکم کیواسطے جتنی دوائین مجھے معلوم ہین ان سب سے موثر دوا چیمبرلین کی قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوا ہے اور اکثر مین نے ہیضہ مین دی ہے نہایت فائدہ کیا ہے حالانکہ شکایات اسہال مین قابل استعمال ہے اور اگر جی متلاتا ہو تو بہت فائدہ کرتی ہے ہیضہ کی ابتدائی حالتین اگر بروقت ضرورت پہنچا دی تو درد اور عارضہ کی سخت تکالیف کو بہت کم کردیتی کوئی گھر چیمبرلین کی قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوا سے محروم نہ رہنا چاہیے آج ہی خرید و اسکے ذریعے سے جان کی حفاظت ہوتی ہے قیمت صرف ۱۲؎ ہے تمام سب دوا فروش بیچتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر محمد یوسف خانگی دوکان مین جو تمام نظیر آباد مین ہے چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہے۔

تین گانیوالیون مین باہم تکرار اور میرا فلسفیانہ فیصلہ

ڈیر پنچ۔

۵ بجے حسب معمول مین نے فٹن تیار کرائی سفید ہشر کیا ہوا فیشن کے مطابق ڈھیلا پتلون نما پائجامہ پہنا۔ گلابی ٹلی گرنٹ کا کٹ دار کرتہ جسمین سونیکے بٹن لگے تھے اسپر کاہی نیم رنگ کی شیروانی پھولدار گلابی پاتا ریشمی۔ اسپر دس روپیہ والا امپ شو زیب تن کر۔ عینک سونیکی کمانی والی آنکھ پر۔ اور دو نون جیبون مین سونیکی زنجیر جو سونے کی گھڑی مین آویزان تھی فیشن کے مطابق جا کر۔ سر پر ٹیڑھی جنرلی ٹوپی۔ ہاتھ مین پتلی چھڑی چھوٹا ٹیگ ساتھ۔ فٹن پر سوار ہو کر ہوا خوری کو چلا۔ دو چار احباب سے ملنا تھا۔ جلدی جلدی ملکے۔ دو ایک بے تکلف

لے ایک قسم کا لیمپ اگ ہے چھوٹا گ

اسباب کو ساتھ لیکر چوک پہونچا۔ اور وہان نخاس گول دروازہ پر چھوڑ کر خفیہ گلیون سے ہو گئے۔ بی ہرمزی جان کے مکان پر پہونچا۔ مکان کے دروازے پر قدم رکھا کہ آنکھون مین چکاچوند ھر لگ گئی۔ دیکھتا کیا ہون لمپ روشن ہین اور ایک مجمع مین اکثر شہر کے معززین بھی رونق افروز ہین۔ اکثر سفر دانی گلکر خان بہی تماشا کیلئے بیٹھے ہین۔ اور بیچھو گانے جا کا بھی پرچا ہے۔ پہلے تو مجھے فطرتی طور سے بی ہرمزی کو اس حلقہ رندان مین دیکھکر غصہ آیا۔ اور اُس پاکدامن پر بدگمانی ہوئی۔ لیکن یہ دیکھکر کہ محض موسیقی کے مشق کا جلسہ ہے دوڑ کر شریک جلسہ ہوا۔ اور بی ہرمزی کے پہلو سے لگکر سیر محفل بن گیا۔

تھوڑی دیر مین جب حواس یکسو ہوے۔ مین نے آنکھ سے عینک اتاری (کیونکہ غصہ کی وجہ سے پسینہ آگیا تھا) تب بی ہرمزی سے ملحق ایک اور گل پارہ کو بیٹھے دیکھا۔ نام پوچھا معلوم ہوا۔ بی مشتری ہین اور دہلی کی رہنے والی ہین۔ سامنے ایک بن سیاں جسے دیہاتی رنڈی یا بن بترا کہتے ہین۔ سر سے پاؤن تک سونے کا زیور پہنے۔ سر پر دونون طرف طلائی پٹریان ڈالے گونگی کی طرح بال بال زیور سے لدی بیٹھی کچھ گا رہی ہے۔ اور کچھ باہمی تکرار بھی ہے۔ مین نے ہرمزی سے پوچھا یہ کیا جلسہ ہے۔ انھون نے کہا اجی۔ یہ دیہات کی رہنے والی کچھ مواضعات کی رنڈی ہے۔ اسکا نام محبت جان ہے اور کنڈا اون مین رہتی ہے یا کسی اور دیہات مین۔ اب مجھ سے اور ان میری بہن مشتری دہلی والی سے خواہ مخواہ گانے مین تکرار کرنے آئی اور کہتی ہے میرا گانا اچھا ہے۔ دہلی اور لکھنؤ کی دونون رنڈیون کے گانے سے ہم لوگ ایسے عاسی آگئے ہین۔ آخر کو کہتے ہین۔ اچھا بہن تمھارا گانا اچھا۔ کہین ختم کرو۔ یہ کہتی ہین کہ اسطرح نہین شاگردی کی مٹھائی رکھو۔ شاگرد بنو۔

مین۔ (محبت جان سے) کیا بات ہے۔ اجی تم ابھی ہر طرح سے ہو

محبت جان۔ سنہ دم قسم۔ ہم کا نہ کہیجاؤ۔ ہم لکھنو الوگن کا بہت جانت ہے۔ ہم کا چٹکی برا لاوت ہو۔ امان قسم۔ ہم فرسی۔ حرکی بہت شاف گاوت ہین۔ یہ آئی ہم کا چٹکی برا لاوے بڑے بڑے راجا۔ نواب کیر دنگل مان (مین) رہتی ہن۔ جی ہنا دینی ناکہ سے مخاطب ہو کر اکی امان ہے منی خان ہم کا کہت ہین تم سب بہترین سے اچھی ہو۔ خوب گاوت ہو۔

مین۔ ہنسی کو ضبط کر کے اچھا بی صاحب کچھ سناؤ۔ فیصلہ ہو جائے

محبت جان (خوشی کے لہجہ مین۔ منہ پر الٹا ہاتھ رکھکر نخرہ سے)
لگانا رہنے دے جھگڑے کو یار تو باکی ہیگا

سب رنڈیان بے اختیار ہنسنے لگین۔ اور مین بھی سبحان اللہ سبحان اللہ

محبت جان۔ لئے پھرتی ہے بلبل چونچ مان پھول

شہیناج کی کبرہ کہان ہیں

... رکی اور شہری۔ واہ بہن۔ واہ ہین اسی پر ناز ہے

محبت جان۔ ہمنا کا اس لفظ مین اعتراض ہے ... کا لگا ... بھر لیو نا۔

ایک ڈھاری۔ اجی منے خان کون شہری ہے وہ تو خود دیہاتی ہے۔ فیصلہ کرانا ہو تو صادق علی خان۔ بتان رس خان سے کراؤ۔

محبت جان۔ یہ ... ان پیر بات آپکی شاگرد ہین۔

میان شاحب۔ اچھی اچھی رنڈیان جو ان ... ۔ دلی لکھنو والی بیترن کو کو ... نا ہین۔ پچھت ہے اور شادر علی خان ...

تارخش کہان کے اندر گیتا را آئی ہین کا بیچارے منے خان کا مکالمہ کرین گے۔ سب سنتے سنتے لوٹ جاتے تھے اس زبان پر۔ اور وہ اپنی حجت لرار پرستی ... کہ یا تو آج ہرمزی شاگرد ہون۔ نہین لکھنؤ دہلی کا نام آج سے نہ لین اور دیہاتی گانے کو تسلیم کرین۔

مین نے دیکھا رات زیادہ آئی اور مجھے بی ہرمزی جان سے کچھ بہت ضروری مشورہ اور باتین کرنا ہین۔ ... یہ فیصلہ کیا۔ بی محبت جان جلدی ... تم اپنے ... جا کر بیٹھو۔ پنجاب۔ اور دہلی۔ لکھنؤ کی ار ... جھگڑی ہے۔ اسکے فیصلہ پر تمھاری قسمت کا ... اسوقت تک انتظار کرو۔ زبان کی شستگی ...

محبت جان۔ اچھا نباب شاحب۔ سلام ...

بی مشتری بھی اپنی فرودگاہ پر گئین اور مجھے دور ... مین احباب کے مکان پر آکر سو رہا۔

راقم
بے نجد کا مجنون

اردو زبان پنجاب مین

جناب مستطاب القاب اودھ پنچ دام اقبالہ

خدا کی قسم اگر مجھکو حسرت موہانی ہاتھ لگے تو اسکا کباب بنا کر کھا جاؤن۔ فقط اسلیے کہ اردوے معلی مشہور ہو جائے اور ترقی پذیر ہو جاے اور مخزن کی اسکے مقابلے مین وقعت نہ رہے۔ ”اردو زبان مین“ کا مضمون چھڑ دیا اور ہمارے فخر پنجاب شیخ اقبال اور نازش پنجاب شیخ ... کے کلام پر نقطہ چینی شروع کر دی۔ ہم ... کی ... کہتے ہین کہ حسرت موہانی اقبال کا مقابلہ کبھی نہین کر سکتا۔ اقبال نے جو اعتراضون کا جواب باصواب مخزن مین لکھا ہے وہ ہی قاطع بحث ہے اور ہمکو یقین قائل ہے کہ اب حسرت بے پانڈی پڑ جائیگا۔ اب حسرت کا پجامہ ڈھیلا ہوا۔ سوی مطلب ہماری کہے حسرت کا کوئی اور مطلب نہین تھا۔ ارے حسرت تو شاید یہ چاہتا ہوگا کہ تیری سوانح با تصویر اخبار زمین مین نکلے جیسی کہ اقبال کی سوانح عمری شیخ عبد القادر نے لکھی تھی۔ ہرگز نہین۔ ابھی تو طفل دبستان ہے بیدی کیا اور بیدی کا شور کیا۔ اقبال زعلی جیسے تھاک مجھے ... وشان گرد برن گے۔ ... نے لوگون کو گل ... صاف کہ دلی ہے اور حسرت کو بھی ... برسے ہین کہ آگر ... ہے تو اپنے نام سے ... منکسر ہمدرد ... رجبک مارنے سے کیا فائدہ۔

مشفق اودھ پنچ ... اقبال اتنا لکھکر مین ... ختم کرتا ہون کیونکہ ... وقت بیوت ... بھوک لگی ہے۔ اور مین نے ابھی کھانا کھایا ہے اور پانڈی پینے لگا ہے۔

راقم
مخزن ... ا

بہشتی تیل

۲-۹-۰۴ ۲-۱۲-۱۶

گٹھیا کے درد کو اور تمام ان دردون کو جو سردی سے ہوتے ہون اسکا دو چار بار ملنا اسطرح دور کر دیتا ہے کہ پھر ہرگز ہرگز عود نہین کرتا۔ پرانے سے پرانے مریض کو چھ شیشی سے زیادہ درکار نہین ہو سکتا۔ چھ شیشی کے خریدار کو تحریری گارنٹی (اقرار نامہ) دیجاتی ہے اگر آرام نہو تو قیمت واپس لے لے۔ اس سے زیادہ اور کیونکر اطمینان دلایا جاے قیمت فی شیشی ۱۲ اور فی بکس چھ شیشی للعہ

اکسیر الانسان

جملہ امراض نسوانی جملہ اقسام تپ۔ فساد خون۔ حتی آتشک برص جذام۔ مرض سوداوی گٹھیا۔ جملہ اقسام ورد مثلاً دردپہلی درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد ریاحی۔ درد معدہ۔ درد پیچش ہر قسم۔ درد سینہ (نمونیا) درد سر مزمن جس سے آنکھین نکل جاتی رہتی ہین۔ یہ سب بفضلہ اس ایک دوا سے جاتی رہین نمونہ کی ایک ہی خوراک منگا کر دیکھیے جو مفت دیجاتی ہے صرف خرچ ڈاک کا اور بذریعہ ٹکٹ بھیجدیجیے۔

ایس ایم احمد اینڈ کمپنی موری دروازہ سے طلب فرمایئے
شہید۔ ناگہ۔ قبر تربیت

کشتی شکستہ

بچہ۔ ہم یہ ناؤ بنا دینگے۔ نڈھال نہ ہو

واللہ خوب مطلب سمجھے

موضع (ب) کچھ بہت بڑا موضع نہیں ہے لیکن سیر و شکار و تفریح بہت ہو۔ آدمی وہاں کے ہوشمندی اور عقل کے لیے ضرب المثل ہیں اور خوش قسمتی سے وہ میرے علاقہ کے متعلق ہے گنوار کا مہینہ تحصیل وصول کا زمانہ۔ آخر مہینہ مجھے بیٹھے دل اکتا گیا۔ ایک خیمہ دو راؤٹی۔ گھوڑی۔ بلم۔ دو بندوقیں لیکر دو ہفتہ کو نکل کھڑا ہوا۔ اور بہلا جی اکتا گیا گھر سے نکل کر (ب) ابھی میں پہونچا تھوڑی دیر گزری تھی کہ جسکو دیکھئے۔ بحواس میرے خیمے کے سامنے دوڑا چلا آتا ہے۔ اور داد بیداد۔ فریاد۔ مچا لی ہمارے اگلی آپ ہیں۔ آپکی رعیت ہیں۔ برادری میں شریف بنا دئیے ہیں۔ کوئی بھائی صاحب۔ ہم تمہاری رعایا بھی ہیں اور برادری بھی ہیں۔ تم حکام رس اور سمر قند ہانی ہو۔ تمہارا کام آؤ۔

مین۔ اے صاحب۔ آخر کچھ کہو بھی۔ کیا بلا ہے۔

باشندے۔ کچھ نہ پوچھیے بس بچائیے۔ اب نہیں بچتے۔ آپ ہماری خوش قسمتی سے یہاں آ گئے۔

مین۔ اجی کچھ کہو گے بھی۔ آخر کیا بلا ہے۔

باشندے۔ حضور پکڑے لیے جاتے ہیں۔ پٹواری کے نام حکم آیا ہے کہ سفید پوش۔ کم آمدنی والے۔ اور مریض ڈھونڈ ڈھونڈ کر بھیجو۔ یہ دیکھئے کپڑے رنگ کر پہن لیے۔ غلہ قرض لا لا کر سارے مکان کے ڈھیر کر دیا۔ بیل۔ اونٹ باہر سے منگا کر دروازے پہ باندھ لیے۔ کہ ہمکو کم آمدنی والا۔ یا سفید پوش نہ خیال کرین بیماروں کو اندر چھپا دیا۔

مین۔ یہ کیا گپ ہے۔ جیسی پارسال طاعون کی خبرین فضول اڑا اڑا کر لوگ بدحواس ہوتے تھے۔ کپتان صاحب آنے کی خبر اڑی کہ طاعون کے صاحب آ گئے۔ تحصیلدار نکلے تمنے غل مچایا۔ کیسی گرفتاری۔ اور کیسا پٹواری کے نام حکم۔ دیکھو میں پٹواری کو ابھی بلاتا ہوں

باشندے۔ خدا کے لئے اُسے نہ بلائیے۔ آپکو خبر نہیں گو آپ بھی رنگین کپڑے نہیں پہنے ہیں۔ انگریزی ٹوپی تو سر پر دیے ہیں لیکن ہم سب کو ضرور پکڑ لے جائیگا۔ اتنے میں میرے وارد فقہ نے کہا کہ آپ کے آنے سے قبل۔ وہ یہاں بھی ہم سب کو بلانے آیا تھا۔ ہم سب بھاگ کر خیمہ راوٹی میں چھپ گئے۔ کوئی کہیں گھس گیا۔ کوئی درخت پر چڑھ گیا تھا۔ ایک کاغذ دکھلاتا تھا کہ اسے دیکھو۔ ضرور اسکے پاس کوئی حکم آیا ہے۔

مین۔ سوچ میں یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے اور اگر کوئی حکم سرکاری ہوتا مجھے ضرور خبر ہوتی۔ ابھی پرسوں میں تحصیلدار سے ملا ہوں۔ راستہ میں تھانہ دار ملے تھے کچھ اسکا ذکر تک نہیں۔ اتنے میں چند لوگوں نے کہا۔ دیکھئے وہ آیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک اشتہار سا اسکے پاس ہے اور میری طرف لپکا چلا آتا ہے۔ صورت دیکھنا تھا کہ خلقت منتشر ہو کر ادھر بھاگی اور میں جلدی سے خیمے میں۔ باوجود استقلال حواس بجا نہ ہے۔ پٹواری پردہ خیمہ کا اٹھا کر اندر۔ حضور اسے دیکھ لیجئے۔ میں ٹوپی ڈال کر خیمہ کے چور دروازے میں وہ میرے پیچھے پردہ اٹھا کر وہاں پہونچا۔ حضور عالی اسے دیکھ لیں۔ میں پشت کے دروازہ سے نکل کر بھاگا۔ اور وہ میرے پیچھے حضور اسے دیکھ لیں

مین۔ بھائی صاحب۔ للہ صاحب میری جان چھوڑ دو میں آج ہی یہاں سے چلا جاتا ہوں۔ میرے تمہارے بہت تعلقات قدیم ہیں۔ کسقدر مصائب میں تمہارے ساتھ بسر کرتا ہوں۔

وہ۔ اجی حضور صرف اسے دیکھ لیجئے۔

مین۔ خدا گواہ ہے جسقدر تمہارا جی نسلاً بعد نسل رجسٹری شدہ لکھا لو۔ للہ مہینہ علاوہ نذر رعیت کی لو۔ تحصیلدار صاحب سے سفارش کر کے ایک تمغہ انعام دلا دوں گا۔ بڑے صاحب سے تمہارے متعلق سفارش آلیپ کروں گا۔ میرے بھائی۔ للہ کچھ تو رعایت کرو۔ میری جان چھوڑو۔

وہ۔ اجی صاحب گھبرائیے نہیں۔ اسے دیکھ لیجئے۔

مین بدحواس ہو کر بھاگا۔ باغ کی خندق میں جسمیں پانی برسات کا بھرا تھا اور کچھ جھاڑیاں بھی خودرو اگی تھیں منہ کے بل گرا وہ بھی خندق میں کاغذ لیے۔ اسے دیکھ لیجئے۔ اور چاہے کچھ منگائیے یا نہیں۔ آپکا سر ہے۔ اور مجھے فرض ہے جو ادا کرتا ہوں میں لیٹے لیٹے۔ ہاتھ جوڑ کر۔ بھائی صاحب مجھے معاف کرو میں بیمار نہیں ہوں۔

وہ۔ اجی حضور بیمار نہیں ہیں تو نہ سہی منگا تو لیجئے۔ شاید آئندہ ہو جیئے۔ اور سفید کپڑے تو پہنے ہیں

میرے آدمی دور دور سے اُسکے پیچھے کھڑے غل مچاتے تھے خدا کے لیے ظالم میرے آقا کو چھوڑ دو۔ اور جہان اُسنے گردن پھیری۔ یہ بھی الگ۔

اتنے میں ایک سرکاری سوار کہیں رضا پر جاتا تھا وہ سڑک پر نکلا اور مجمع خلاف قانون دیکھکر اُسی مقام پر چلا آیا جہاں میں پڑا تھا۔ سوار نے آکر مجھسے ماجرا پوچھا میرے ہوش کہاں درست جو کچھ کہوں۔ لیکن اور لوگوں نے کچھ کہا۔ اسپر وہ بہت متعجب ہو کر ہنسا اور بڑھا اور پٹواری کے ہاتھ سے وہ کاغذ لے لیا۔ تو وہ کسی حکیم کا اشتہار تھا جسمیں لکھا تھا کہ سفید پوش۔ کم آمدنی والوں۔ اور مریضوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر دکھلاؤ۔ پٹواری کو کہیں سے مل گیا تھا اُسنے کار خیر سمجھکر اپنا فرض انسانی سمجھ لیا کہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر سب کو دکھلاتا تھا۔ اور اسے وہ اجر عظیم بخیال خود سمجھے تھا۔

سوار۔ (مجھسے) اجی حضرت اُٹھیے۔

مین۔ خدا تمہارا بھلا کرے۔ عین وقت پر آپ آئے اور میری جان بچائی۔ پٹواری صاحب گئے یا نہیں۔

سوار۔ ہنسکر۔ اجی اٹھو گے۔ یہ تو انگریزی وضع اور یہ خوف۔ لے اٹھو۔ اور ہاتھ پکڑ کر مجھے خندق سے نکال لیا۔

مین۔ (پٹواری کو دیکھکر) بھائی صاحب (سوار سے) مجھے بچا لیجئے۔

سوار۔ اجی کچھ خیر ہے۔ حواس درست کرو۔ یہ تو پڑھو

مین۔ (کپکپاتے ہوئے ہاتھ سے) لیکر پڑھنا شروع کیا۔ لاحول ولا قوۃ۔ شرمندگی سے پانی پانی ہو گیا۔ اجی یہ تو کسی حکیم کی دواؤں کا اشتہار ہے۔ پٹواری بیچارہ اپنی طرف شرمندہ۔ میں اسطرف۔ میں اُسیوقت حجاب و شرم سے خیمہ لیکر دوسری جگہ چلتا ہوا۔ اور سوار یہ کہتا ہوا۔ کچھ حرج نہیں۔ مقام (ب) ہے اپنی طرف چلتا ہوا۔ باشندوں کو میں نے چلتے دم پورا مضمون سمجھایا اور اُنکے گھروں پر واپس بھجوایا۔ پٹواری کو مرادی ۴ر جیب سے نکالکر انعام دیا۔ اور خوشامد سے کہا کہ کسی سے یہ واقعہ نہ ذکر کرے۔

راقم
میان مودھو

نظرے خوش گزرے

ڈیر پنچ۔ حضرت انسان عجب معجون مرکب شادی و غم زود بہ زود لاغر واقع ہوئے ہیں کہ ادھر تو بارش نے مکانات گرائے۔ اُدھر جاڑوں کے ساتھ ساتھ طاعون ملعون کا پیش خیمہ آ گیا۔ بڑے بڑے مکانات میں خلقت طعمۂ نہنگ اجل ہو رہی ہے جو سوت سے بچی وہ باغوں میں چادریں۔ پیال۔ چھولداری ڈالے یا آسمان کو شامیانہ بنائے۔ سردی و ہوا۔ شبنم میں پڑی ہے۔ ادھر کتنی نہان۔ رات کی سردی سفید چمکتی چاندنی اُسپر شبنم کا کہرہ چھایا ہوا۔ جانے والوں اور شوق اشنان کے دلدادوں کا جمگھٹ۔ عجب لطف دے رہا تھا۔ سڑک میدان۔ گلی۔ کوچہ بھرا۔ بگھی۔ اکہ۔ ٹٹو۔ بیل کے ہجوم سے گزر نہیں۔ ہوشان ہند کا جوق جوق سرخ۔ زرد ساریوں۔ لہنگوں میں نکلنا اور سرپرستانہ ادا سے لحن داؤدی میں کچھ گاتے جانا۔ بانکے ترچھے چھیلا کنارہ دار دھوتی۔ بالوں میں تیل پڑا اور بانکی ٹوپی دیے ہوئے۔ کوئی مذہب کے دریا میں غرق۔ یاد حق میں مشغول۔ کوئی مہذب اور نئی روشنی کے دل گرفتہ کوٹ کے نیچے دھوتی۔ دھوتی کے نیچے موزہ بوٹ۔ سگریٹ۔ ٹوپی۔ یہ سوا بھی الاپتے

چلے جا رہے ہیں۔ ہمارے لالہ قلمدن پرشاد بھی لپٹا لیے ایک بکت
علم قسم بڑی سروی ہو،، کہتے اُٹھے چلے جاتے ہیں۔ کسی نے
شب برات کا قواقہ وارغ دیا۔ لالہ صاحب کی تیز انی بکھر کے
بھاگی۔ آملی تا انھیں گردن میں ہچکی ہیں۔ لالہ ہائے رام بچائیو
ارے رام بچائیو۔ جیسے حرامزادہ لونڈے ہیں۔ کسی ٹھاکر کا کسی
لڑکے کے پیچھے ندری چھوڑنے پر جلال میں آکر کہنا "مر رہے" کے
سارے"۔ دیکھوں بیٹا مفرور اپھائی کسی شوخ کا گولہ
کے چھینٹے "دیا سے ہاکر غزہ سے راستہ میں بیٹھ جانا۔
اور اپنی بھولی کا انار بردھکیل دینا۔ غرض عجب سماں ہے اور
تھوڑی دیر کے لیے سارا غم غلط ہو جاتا ہے اور معلوم بھی نہیں ہوتا
کہ مصائب زمانہ آج کی شب کہاں چھپ بیٹھی۔ بوٹے ۔ بیٹ
جیسے۔ کرتے ہیں مگر گھوڑی پر سوار ہو اس مجمع میں اپنی
شہسواری دکھاتا۔ میلہ میں جا ہی پہونچا۔ لیکن ٹھہرون کہاں
کوئی آشنا سا نہیں۔ کوئی مہمان نواز نہیں۔ جلدی سے ایک جگہ
بیٹھ نیچے ڈیرہ کے قریب ٹھہر گیا اور دگا پر ملانے۔ اتنے میں
قریب سے غل ہوا۔ لیے جات ہے لیے جاتا ہے اور ہر ان لیگوا۔
کہیں چوروں نے کسی عورت کی نتھ کھسوٹ لی۔ وہ ناک پکڑے
خون ناک سے جاری "ہے موری میا" کرتی بیٹھی رو رہی ہے
میں یہ سمجھا کہ کہیں کوئی مجھی کو نہ پکڑ لے کہ این ہمہ بچہ شتر است
جلدی سے کاٹھی باگ ڈورا اپنی پیٹھ پر لاد ہاتھ سے گھوڑی کو
کھینچتا ہوا دور جا ٹھہرا۔ وہاں ایک لالہ صاحب اسی نوے سال
سے زائد عمر۔ دو زانو بیٹھے ہوے ناریل پی رہے تھے۔ ایک ماری
کا لڑکا ٹیں سے دانہ نکال کر چلم میں دے رہا تھا۔ ایک کہار آگ
کا ان دُھونک رہا تھا۔ بچھو پوریاں۔ بچھو ریان فرش پر رکھی تھیں
میں نے آداب کہا تو نا جلدی سے وہیں نا فرندہ مہمان بنکر منشی صاحب
تسلیم کہکر ڈھئی دی۔ منشی جی زانو بدل کر اور بہرے چہرے کے قریب
انکھ لاکر غور سے۔ سادا۔ شریف۔

میں۔ حضرت۔ مسافر۔

لالہ۔ بسم اللہ خانہ ماخانہ شماست۔ مذہب شریف۔

میں۔ مسلم۔

لالہ۔ شکر ہے۔ سبحان اللہ مسلمانوں سے بچپن سے بہت مراسم
و سلسلے رہے۔ زمانہ ہی بدل گیا۔ نہ وہ آسمان رہا نہ زمین۔
زندگی گزشتنی ہے بسر کر رہے ہیں۔ کچھ شعر و سخن کا شوق ہے۔

میں۔ محض سننے کا۔ کچھ اپنا کلام بطور نظام سنائیے۔ لالہ
بہت انکسار و عجز کے بعد قلمدان سے ایک کاغذ نکال کے پڑھنے لگے
اور کہا یہ مثنوی موسوم بہ نغمۂ دل ہے۔ اپنی حالت کے ساتھ زمانہ
کے حالات لکھا ہے۔

میں۔ بارک اللہ چونکہ یہ مثنوی قابل شنید ہے لہذا یہ پیش کرتا ہوں
گر قبول ہو تو میرا احسان مانیے۔ ورنہ میں ناراض ہونگا!!!

سلہ غراب

مثنوی نغمۂ دل

(مصنفہ لالہ کیدی پرشاد متخلص بہ کہنہ)

سرگذشتی چار کچھ نہ سنو
جد امجد تھے اپنے ناظم دہر
ذی مروت وفا منش حاتم
کہیں پنجاہ و صد کسی کو دیے
ناچ رنگ اور کتھا نائن کی
پوری بکریاں روز کھاتے تھے
تھا انھیں شوق ذوق مسلم سے
آہ و افسوس وہ زمانہ کہاں
تن پہ رہتی تھی اپنے چکن تنگ
سر پہ شملہ تھا آصف جاہی
چار باری تھی زیر حکم اپنے
تھیں الائچی مع خسر پوری
الغرض ایک ہجوم مردم تھا
ابتو بھیا ہیں روز فاقے کڑے
طفلگان کی وہ چیخ و بم ہر دم
شکوہ و غمزۂ ہائے زوجہ میں
رنگ پلٹا ہے کیا زمانے کا
ہوئے مسلم تو نیچری اکثر
آریہ ہو کوئی۔ کوئی برہمو
ایک لڑکا ہے اپنا منشی کل
لیک دیتا نہیں ہے گھر جھجی
کہتا رشوت نہیں ہے ہم لیتے

جو کہ بیتی ہے یار کچھ نہ سنو
اور پہ رکھلہ دار کچھ نہ سنو
اور تھے گلعذار کچھ نہ سنو
اور کسی سے ادھار کچھ نہ سنو
کرتے تھے بار بار کچھ نہ سنو
اور تھے بادہ خوار کچھ نہ سنو
تھے وہ مسلم کے یار کچھ نہ سنو
گزری حالت کو یار کچھ نہ سنو
میرا پہلا لکھا ر کچھ نہ سنو
اور قبا زرنگار کچھ نہ سنو
اور دو تھے کہار کچھ نہ سنو
اور دو چار سار کچھ نہ سنو
ڈیوڑھی پر تتا یار کچھ نہ سنو
پیٹ کی ہے۔ گہار کچھ نہ سنو
بھوک کی وہ پکار کچھ نہ سنو
جو کہیں لاؤ۔ ادھار کچھ نہ سنو
بھیا جی ہا یار کچھ نہ سنو
ہندوؤں کی طرار کچھ نہ سنو
نت نئے ڈھنگ یار کچھ نہ سنو
ایک پسر تھانہ دار کچھ نہ سنو
لیتا بھی ہے ادھار کچھ نہ سنو
اور لیتا ہے یار کچھ نہ سنو

پر ملی گشتہ است لالائن
اور کہنہ۔ نزار کچھ نہ سنو

راقم۔ بسنتو

پشہ سے سیکھے شیوہ مردانگی کوئی
جب قصد خون کو آئے تو پہلے پکار دے

یوں کہنے کو تو "پشہ چہ مقدار"، اور انگریزی مثل "پیرے سے پتھر مارنا"
خفیف سی بات کے واسطے کوشش عظیم کرنیکی جگہ ضرب المثل ہے
لیکن معاملات دنیا کسی زمانہ اور ضرب المثل پر منحصر نہیں رہتے
شیخ سعدی تو بڑے انجام میں ایشیائی فلاسفر تھے
دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد
بھی کہ گئے ہیں۔ اب انقلاب یا آجکل کے ترقی کے زمانہ میں

سلہ یعنی سالہ۔ سلہ یعنی طرارہ۔

میاں مچھر صاحب با این ہمہ پر و بال و فرطوم و شک خون کھینچی
حقیر و بیچارہ و بیمقدار کیوں سمجھنے لگے تھے اور بڑی بات یہ ہے
وہ چاہے کچھ بھی ہوں حضرت انسان غفلت کی دوائی اور
کیوں خواہ لیتے رہیں۔
ہم بھی بہنے کو موجود ہیں بپشہ بدلا
انھوں نے بھی گردش لی اور تمام اگلی پچھلی کارروائیاں
اور سے تواریخ و تحقیق جہاں بنان کرکے انکی خونخواری اور
خونریزی نکال لی۔ ڈاکٹروں اور حکیموں نے علم حشرات الارض کی
طرب بال کی کھال نکالی۔ مفصل پتہ لگا لیا کہ وہ دوی مچھر صاحب
اسطرح پانی اور گندگی میں پیدا ہوتے اور اسطرح سے کیڑا
بنتے اور اتنے دن پانی میں غوطہ خوری کرتے۔ اتنی مدت میں
میں پر پرنے نکال کر پھر سے اڑ جاتے۔ اسکے بعد اتنے عرصہ
مشغلہ خونخواری کے واسطے تڑپا اور شہنائی بجاتے انسان کے
کانوں کے پاس سے نکل جاتے اور ڈنک کی چوٹ حملہ خونریزی
کرتے ہیں غرضکہ پوری مہم اور کارگزاری کمین کے حالات
سب دریافت کرلیے پھر آپ جانیے جب اسقدر مواد جمع ہو گیا
اور غنیم کے تمام نقشہ ہائے جنگ آئینہ ہو گئے۔ محض
مولانا روم کے قول

در بہاران زاد و مرگش در دے است
پشہ کے داند کہ این باغ از کے است

پر عمل کرکے اطمینان اور سہولت سے کیوں نچلے بیٹھنے لگے
اسپر جب یہ بھی طرہ ہو کہ بہت سے عارضوں کی ناربنی بھی
یہی میاں پشہ صاحب محقق قرار پائے ہوں۔ ڈاکٹر صاحب
جو عارضوں کی جڑ کھودنے کا ٹھیکہ لیے ہوے ہیں اور بھی نشتر اور
چھری۔ گدالی پھاوڑے کی جگہ لے کے لیس ہو جایا چاہیں۔
آخر کار آجکل ایک ڈاکٹر صاحب نے بعد دقت و تلاش انکے استیصال
کا یہ سہل نسخہ تجویز کر دیا کہ جب مچھر انڈے بچے دیتے ہوں اسوقت
بمصداق۔
شاید کہ ہمیں بیضہ برآرد پر و بال۔ مچھر گردد
انکے انڈوں کی بدبختی خبر لیجائے جیسے ہماری گورنمنٹ
ہندوستان کو شمالی دشمن سے بچانے کے واسطے سرحدی چوکسی
کرتی ہے چلیے نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسلی۔
مگر ذری ٹھہریے اب یہاں پر اس دقت کا سامنا ہوگا کہ جب
میاں مچھر صاحب یوں با آسانی ہمکو مشغلہ مدافعت کیواسطے
ہاتھ نہیں لگتے تو انکے انڈے کس گھونسلے میں ملیں گے کیا معنی
کہ ایسی ترکیبیں تو مجربات شیخ چلی میں بہت سی مذکور ہیں مثلاً
بگلا پکڑنے کی ترکیب مشہور ہے کہ ایک بگلا کو دھوپ میں بٹھائے
اور اسکے سر پر موم کی گولی اسطرح رکھدے کہ گر نہ جائے بس
موم پگھل کے آنکھوں تک بہ آئیگا بگلا اندھا ہو جائیگا اسوقت
نہایت سہولت سے پکڑلے۔ اگر انڈوں کا پتہ لگ جائے تو بیشک نہایت

آسمانی پور -

پہیلی بوجھنے کا انعام

جو پہیلیان اودھ پنچ مین ہفتہ وار درج ہوتی ہین انکے واسطے انعام مقرر ہو چنانچہ اس سال قرار پاگیا ہو کہ جو صاحب اخیر دسمبر تک سب سے زیادہ پہیلیان حل فرمائینگے اور میعاد مقررہ تک دفتر مین بھیجینگے انکو سال ختم ہونے پر صمہ انعام یا اسی قیمت کی کتابین جو صورت صاحب انعام پسند فرمائین علاوہ گفسم اودھ پنچ کی جانب سے نذر ہونگے اور نام نامی بھی اخبار مین درج ہوگا -

مگر شرط یہ ہے

کہ حل فرمانیوالے صاحب اودھ پنچ کے مستقل سالانہ خریدار اور خوش معاملہ ہون - باقی دار نہون -

پس وہ حضرات جنکا نام نامی رجسٹر خریداران مین زینت بخش نہین - تکلیف نہ فرمائین -

خریداری پرچہ کے واسطے کسی زمانہ کی قید نہین ہے جو حضرات جسوقت چاہین پیشگی سالانہ مرحمت فرماکے خریدار ہو سکتے ہین -

حل فرمانیوالونکی خدمت مین گزارش

جس مراسلت مین پہیلی کا حل ہو اسمین بجز حل کے اور کوئی فرمائش درج نہو -

بعض حضرات براہ عنایت جو پہیلیان بغرض درج ہونے کے مرحمت فرماتے ہین انکا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے مگر افسوس ہو پہیلی کے ساتھ نام درج نہین ہو سکتا اگر پہیلی کا کوئی حصہ حل کے وقت نظر انداز ہوگا تو پورا حل غلط متصور ہوگا -

پہیلی کا حل

مطبوعہ ۱۹ نومبر ۱۹۱۰ء

نمبر ۲۹

جناب شیخ نظیر حسین صاحب تعلقدار گدیہ -
محمد یوسف صاحب مہرولی -

حل طلب پہیلیان

(انکا حل ۱۵ دسمبر تک دفتر مین پہونچ جاے)

نمبر ۳۱

مصرع فارسی

دوا
فار

نمبر ۳۲

مثل فارسی

اصفر

اشتہار

۲-۱۲-۴ ۲-۱۲-۴

تامبول بہار واہ واہ کیسی عمدہ چیز ہے

بہت سے لوگون نے اسکا کثرت کے ساتھ رواج ہوتا دیکھکر ہماری نقل کرنی شروع کی مگر اصل اصل ہو اور نقل نقل جن لوگون نے نقلی چیزسے دھوکا کھایا وہی اب ہماری ایجاد کی پہلے سے زیادہ قدر کرتے ہین پس ہم سب صاحبانکو خبردار کرتے ہین کہ اصلی تامبول بہار جو ہمارے یہان تیار ہوتا ہو رجسٹر شدہ ہو اور ترنول کا نشان اسپر بطور ٹریڈ مارک کے ہو - تامبول بہار پان یا تنباکو دونو کے ساتھ استعمال کیا جا سکتا ہو اسکو ذرا سا پان کے بیڑے مین ڈالدینے سے پان نہ فقط نہایت لذت دیتا ہو بلکہ منھ کی بدبو رفع کرنیکے علاوہ دانتونکو مضبوط بناتا ہو اور اعلی درجہکی مقوی اور خوشگوار ادویہ جو اسمین شامل ہین انکی وجہ سے جسم مین قوت پیدا کرتا اور کھانسی اور بلغم کو بھی دور کرتا ہو تاکو مین ملاکر اگر اسے حقہ مین پیا جاے تو علاوہ کرہ معطر ہو جانیکے وہی فوائد حاصل ہوتے ہین جو پان مین کھانیکے ساتھ - قیمت بڑی ڈبیہ چھوٹی ڈبیہ ۴ر محصولڈاک علیحدہ چھ سے کم ڈبیہ بذریعہ ویلیو پیل روانہ نہین ہوتین

سوئیل الہی چہرہ کو خوبصورت بنانے اور اسپر رونق کی جھلک پیدا کرنیکے لیے یہ ایک لاثانی دوا ہو اسکا رجسٹرڈ ٹریڈ مارک دیکھ تاکہ کوئی اسکی نقل کرکے لوگونکو دھوکا نہ دیسکے - چہرہ پر کے داغ - مہاسے - چھائیان کیل وغیرہ سب اسکے استعمال سے رفع ہوتے ہین اور چہرہ پر وہ ملائمی اور چمک پیدا ہوتی ہو کہ کیا کہنا ۹ دنین دو دفع استعمال کرنے سے چہرہ کی رنگت گوری ہونیکے علاوہ صفائی مین بینظیر ہوجاتی ہو قیمت بڑی ڈبیہ ۴ر چھوٹی ڈبیہ ۲ر محصولڈاک علیحدہ - ۱۲ ڈبیہ سے کم روانہ نہین کیجاتین ایک دفع ضرور آزمائیے -

تریخی مرہم

(سب قسم کے زخمون کا تیر بہدف علاج)

پھوڑا پھنسیکے زخم - بواسیر - ناسور کیڑے پڑنے سے زخم سوداوی زخم ہو یا سے پیدا شدہ ہون عام زخم اور بجلی سے لیکر جذام تک کے عسیر العلاج زخم حتی کہ جانور دونکے زخمون تک کو مفید ہو اس مرہم مین کوئی مضر شے شامل نہین قیمت ۴ر فی ڈبیہ محصول ویلیو بار و انسلا ایک چھ ڈبیا تک ۶ر علاوہ ۳ ڈبیا سے کم کا ویلیو نہین بھیجا جاتا -

جستنگر سفوف - صفرا و پیچش کے حق مین فوری مفید ہو قیمت ایک بوتل ۱ر محصول ویلیو پارسل وغیرہ ۶ر اسکے علاوہ -

کشوری روغن طلائی - بالونمین استعمال کیواسطے سب سے بہتر و خوشبودار ہو قیمت چھ اونس کی شیشی ۱۲ ر بار روانہ ۳ر محصول ۶ر

المشتہر کشوری لال کھتری نمبر ۹۸ بیڈن اسٹریٹ کلکتہ

نیچرل ترقیونکی تشریح

اور اسپر

اینجانب کی توضیح مع تلمیح

مسٹر پنچ! تمھارے ہان علیک سلیک کی کمی نہین میرانی علیہ الغفران اور اپنی حسرت پوری کر لو سادمایکے بعد اینجانب سے بھی بگڑی بکو اسکو گوش خاطر کرو۔ اگر معفرت ہو فہو المقصود ورنہ عید قریب ہے بہت کام دیگی ہان تو مجھے فرمانا یہ ہو کہ اتنا جانے کتنے مہینون کتنے برسون کتنی مدتون۔ کتنے جگہون سے انجمنون کے طلوع اور پھر حسرت زمان انکے غروب کی خبرین سنتا رہا ہون اور خدا جانے انکے کتنے بانیان مصلیان قوم کو ترقی کا نعرہ لگاتے ہو

شہر خموشان کی طرف جاتے دیکھ رہا ہون مگر سے

درین رہ کشتی فرد شد ہزار

کہ پیدا نشد تختہ بر کنار۔

اور پھر یا سے

دل کی دل ہی مین رہی بات نہو نہ پائی

انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آخر انکی جلد انکے ناکامی کی وجہ کچھ نہ سمجھے؟ بات یہ ہو کہ آجتک ان مرحومین نے اسکے سمجھنے اور سمجھانے کی توضیح و تنقیح نہین کی۔ اسیلیے یہ ابھی محنتون اور جانفشانیون پر پانی پھرتا رہا اور ہمیشہ مخالف سیلاب مین ڈبکون ڈبکون کرتا رہا اور اب اسی لیے اینجانب قدس سرہ کو ان مردگان و زندگان رحمۃ اللہ علیہم پر ترس اور میرے دریاے رحمت مین جوش آیا اور اسکی تشریح کرنیکے لیے بیٹھ گیا۔ اگر تمھاری دماغی کوٹھری مین بھی ان بیچارے مصلحان قوم پر رحم کی جگہ خالی ہو تو بسم اللہ تم بھی واسطے درستے قدمے زبانے گذشتہ نا کے شریک ہو جاؤ سمجھے نا؟ تو اچھا لیجیے سنئے۔

(انسانی ترقی) اور اسکے چند دفعات ہین (۱) انسانی اور حیوانی طاقتون کو بالکلیہ چمڑے پر روغن سفید پالش کیا جائے اور اگر سیاہی سے کہین نہ ملے تو مبر دھی بیٹ کی تلاش کیجائے اور اس سے بھی روسیاہی نہ جائے تو بالآخر ڈاکٹر صاحبان کی اعانت سے مبرصون کی عمل جلد ہی چپکا لیجاے (ب) اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا۔ ..... اچھلنا کودنا سب صاحب لوگون کا روپہ اختیار کرے

(ج) وحشت رنگ کا دلدادہ ہو جیسے مردانہ کا گدھا ہڈیون کے لیے کتا۔ (د) گو خود جاہل و کندہ ناتراش ہو۔ پر سخن سازی نیاز رازی عیب چینی مین بے مثل ہو کیا معنی کہ جسکو چاہا آسمان سے چاہا پاتال اور کر دیا اور جس سے نفرت ہوئی اسے دے مارا۔

(نسوانی ترقی) یہ ہو کہ حیا کا پردہ اٹھوا کر خوب سیر و سبزہ باغ کی تفریح کرائی جاے۔ یاران ہم مشرب سے ملنے جلنے اور شیک ہینڈ کرنیکی پوری مشاقی کرائی جاے۔ مصلحان قوم کے اکثرین اکثر و بیشتر ہنر لکھانے اور لطف زندگی حاصل کرنیکی آزادی دیجائے۔ ان وقتاً فوقتاً ناچنے گانے کی بھی کچھ ضرور تعلیم دیجائے۔

(مالی ترقی) یہ ہو کہ ظلم و ستم کو اپنی زندگی کا ایک مقصد اعظم جانین مظلوم و بیکس کے نوچنے کھسوٹنے کو جزو ایمان تصور کرین۔ لا وارث قرابت اور بیواؤن پر ہاتھ صاف کرنیکو رکن اسلام خیال کرین مکر و فریب یا دغا کو ثواب حج سے تعبیر کرین الحاصل کل قیودات اصلاحی سے مبرا رہین اور سدا کرسیت رکھین۔

(ملکی ترقی) کوئی میٹنگ کوئی جلسہ نام نہاد کے لیے قائم کریا کرین اور سدا و چندا بجا۔ جے بنا کر ادھر ادھر گشت اور روپے اینٹھنے کیلیے چھو ڑ دین اور جو کچھ ملے وہ بلا درد شکم و قرار ہضم کر جایا کرین۔

(علمی ترقی) یہ ہو کہ کچھ انگریزی و لگریزی پڑھکر ہر دن و قت بنجائین۔ مونچھون پر تاؤ دیا کرین اپنے وجود کے سامنے سارے مخلوق خدا کو نرا وحشی اور جنگلی بتلائین۔ متقدمین و متاخرین پر منہ آیا کرین اور ہمدردی کا دعوی کرین۔ زبانی اصلاح قوم مین مصروف رہین۔

(دنیاوی ترقی) یہ ہو کہ رات دن قرض کی ہنڈیا چڑھی رکھین مسکن رہن مکفول سے دوزخ بھرا کرین اور دو چار دوزخی حورون سے جی خوش کیا کرین اور کبھی کبھار مرغ بازی بٹیر بازی کنکوا بازی سے بھی دل بہلا لیا کرین

(دینی ترقی) نماز روزے سے یکدم توبۃ النصوح کرلین جامہ کو ڈانٹ کر اور عصاے پیری مریدی لیکر جانیان جہان گشت بنجائین اور موقع موقع سے نذر و نیاز وصول کیا کرین۔

(اخباری ترقی) یہ ہو کہ خرافات بھرا کرے جھوٹ سچ بکا کرے ڈینگین مارا کرے اور زیادہ تر چوریون پر اخبار کا دار و مدار رکھا کرے۔

(تجارتی ترقی) یہ ہو کہ ایمان فروشی کیا کرے۔ لغو و لچر کذب و دروغ کو اپنا اصول سمجھے اپنے ملکی احمق و بیوقوف بھائیون پر چپت لگا لگا کر روپے نناوے گنا کرے سمجھے نا؟ یہ ہین ہمارے کرتوت باقی پھر کبھی۔

راقم

کہتا ہون سچ کہ جھوٹ کی عادت نہین مجھے

بعلم

ابو المجد دیسنوی بہاری

قربانی کی گئی

بھیا پنچ! جانتے ہو۔ وہ کسکی؟ ہاتھی کی ؟ نہین۔ گھوڑے کی۔ نہین بکرے کی نہین خصی کی۔ نہین مرغی کی۔ نہین کبوتر کی۔ انڈے کی بچے کی۔ نہین۔ لاحول ولا قوۃ آدمی ہو یا نخاگر گھنچکر نہین نہین کے سوا کچھ آتا ہی نہین۔ آ ہا ہا اب سمجھا اور خوب سمجھا۔ اور روا اللہ سچ کھیت سمجھا۔ گدھے کی نہین کتے کی نہین چوہے کی نہین بلی کی نہین ستغفر اللہ ہی ٹھیک ہی کی ایک ٹانگ نہین نہین ٹہجانتے ہو اچھا تو انسان کی ؟ جی ہان اب سمجھے اور خوب سمجھے۔ انسان کی حیوان ناطق کی۔ اور لطف یہ کہ ایک کی نہین۔ بلکہ دو دو کی۔ اور وہ بھی وسط نومبر کو۔ بارہ بجے رات کے بعد۔ اور اس قربانی کی غایت یہ تھی کہ ایک حور وش حسین فردوش نازنین پر چڑھاوا چڑھایا تھا سمجھے نا ؟ نہین سمجھا۔ اسکی تفصیل یون سنو۔ کہ بہار لائٹ ریلوے کے اسٹیشن حیدر و کے اسٹیشن ماسٹر عرف ماچھی بھات بابو اور ایک نام کنندہ جاہل کندہ ناتراش مرد مسلمان مین یہان تک باہم ارتباط و اتحاد تھا کہ ایک ہی گھوڑی مونو نکی ران سواری کی شرکت مین تھی۔ دن عید اور رات شب برات تھی۔ شیر و شکر کیطرح دونون ملے رہتے تھے۔ دس دس بجے تک مزے اور جلسے ہوا کرتے تھے مگر اسطرح یہ تفرقہ انداز چرخ کج رفتار کب دیکھنے دیسکتا ہی۔ نفس نے زور لگایا۔ رقابت نے جوش مارا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ رات کیوقت بابو صاحب کے سالے آکے مچھر دانی کا چھتری چھری سے ذبح کرکے قربانی نہ چڑھادی مگر حضرت ماچھی بھات کی ذات چیا تھی زینب کا پورا وار نہین چلا تھا کہ اسنے چیخنا۔ چلانا شروع کیا۔ قاتل صاحب تو اسیوقت لنگوٹی سنبھال کر چلتے ہوے مگر لوگ یہ شور و غل کی آواز سنکر موقع واردات پر دوڑ پڑے اور ایک جیتے جاگتے انسان کی قربانی دیکھکر سہم گئے۔ آ سکے صبح کو پولیس بھی ہمدم آ پہونچ گئی۔ مقدمہ قائم کرکے رپورٹ کیا۔ تین چار روز کے بعد اپنی خوبی قسمت سے قاتل گرفتار ہوے اور پا بزنجیر ہو کر حاضر

چیمبرلین کے قولنج ہیضہ و پیچش کی دوا

پیچش قولنج ہیضہ اسہال کروب اور پیٹ کے درد کیواسطے دنیا بھر کی دواؤن مین یہ دوا تیر بہدف ہی ایک مشہور ڈاکٹر نے حال مین لکھا ہی کہ تمام امراض شکم کیواسطے جتنی دوائین مجھے معلوم ہین ان سب سے موثر دوا چیمبرلین کے قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوا ہی اور اکثر مین نے ہیضہ مین دی ہی نہایت فائدہ کیا ہی خاصکر شکایات اسہال مین قابل استعمال ہی اور اگرچہ تنہا ہو تو بہت فائدہ کرتا ہی ہیضہ کی ابتدائی حالت مین اگر بروقت دی جاے تو درد اور عارضہ کی سخت تکلیف سے بچاتا ہی کسی کو بھی چیمبرلین کے قولنج ہیضہ اور پیچش کی دوا سے محروم نہ رہنا چاہیے آج ہی خرید و اسکے ذریعے سے جان کی حفاظت ہوتی ہی قیمت فی شیشی ۱۲ سب دوا فروش بیچتے ہین چنانچہ لکھنؤ مین ڈاکٹر محمد یوسف خان کی دوکان پر جو بمقام نظیر آباد ہی چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہے۔

ہوئے۔ گر مشتم کبر کی مہر لگائے ہوئے اور پھر بعد خوشامد بسیار مجھ
کو ملا ہوئے۔ فقط اسی قدر سکہ اس فون کے متعلق جو کچھ مجھکو کہنا ہو
وہ سب میں بچے صاحب کے اجلاس میں اظہار کر دونگا۔ دیکھئے
وہاں اب کیا گل افشانی ہوتی ہے۔ اور پھر یہ ذلت کیا رنگ لاتی ہو
دیکھنا ہے یہ عیاشی کا نقرہ نادر شعر ہے

جو اسپر بھی نہ وہ سمجھے تو پھر اس بت سے اللہ سمجھے

راقم

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش نصیحت نیوش ہو

ابو المجدود لیسنوی بہاری

کھلی چٹھی از جانب سید احمد خان نور اللہ مرقدہ

بنام نواب محسن الملک

ڈیر محسن۔ مجھکو بہت بے مروت کہتے ہو گے جسوقت سے میں تم سے رخصت ہو کر اس عالم ارواح کو روانہ ہوا۔ ایک خط بھی نہ لکھا۔ اسوقت تمکو اور بھی حیرت ہوتی ہو گی جسوقت تم یہ خیال کرتے ہو گے کہ میں اپنی قوم کو بھول گیا جسکی دھن میں میں ہر وقت لگا رہتا تھا۔ جسکی رٹ ایک گھڑی بھی نہ بھولتی۔ سوتے میں جاگتے میں اگر کوئی خیال تھا تو اسی قوم کا تھا۔ جبکہ میں نے انگلی۔ اسٹیچی پر پارٹ میں نے کیا اور وہ بھی کس وقت جب میرے داڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے بھنووں اور پلکوں میں بھی سفیدی لگ گئی تھی۔ قوم کے واسطے تمام ہندوستان کی خاک میں نے چھانی۔ دلی کی گلیوں میں پھرا۔ لاہور میں پنجابیوں کو زندہ دل، کہکر خطاب کیا۔ دکن میں۔ آباد دیکھ کر امرا کو غیرت دلائی اور سات سمندر پار انگلستان ہو رہا۔ اور وہاں ہوس پرست کا میں نے قوم کی لاج کھائی کہ سنائی یا پان شیرہ شوربی پایا میں یکتی کہاں تو اسمیں محویت کا عالم کہ فنا فی القوم ہو رہا تھا اور اب ایسی کج ادائی اور بے اعتنائی۔ بھولے ہوئے ہو کر بھولے کہ پھر کر نام بھی نہ لیا لیکن نہیں پیارے ایسا نہ سمجھنا۔ نہ قوم تمکو بھول سکتی ہی اور نہ میں قوم کو۔ میں نے جس درخت کو لگایا تھا اسکے پھلنے پھولنے کی ہر وقت دعا مانگتا رہا ہوں اور اب بھی مانگتا ہوں۔ بلکہ یہاں میں نے اور بہت سے اپنے ہمخیال پیدا کر لیے ہیں اور انمیں سے وہ وہ ڈھونڈھ ڈھونڈھ ایسے ایسے قل آعوذ یے اور کفر کے بازار وہاں میرے نام اور ان نئی روشنی والوں پر فقرے چست کیے تھے لیکن یہاں ایک ایسا منتر چل گیا کہ انکے کل پکارنے آئے قوم ولے قوم۔ میاں تم جانتے ہی ہو کہ یہاں جو لوگ پہونچ گئے پھر کرہی کے اٹھتے ہیں۔

البتہ جب میں پہلے پہل یہاں پہونچا ہوں تو مجھپر عجیب وحشت طاری ہوئی۔ یہاں کی سوسائٹی جداگانہ تھی۔ لوگوں کے خیالات کچھ نرالے۔ وہی دقیانوسی باتیں اور پرانے قصے والد لیے اختیار جی چاہتا تھا کہ تمکو بلوالوں لیکن پھر یہ خیال کر کے کہ اس قوم کی ڈوبتی ہوئی کشتی کا سنبھالنے والا کوئی نہ رہیگا میں اس خیال سے باز رہا جسوقت نذیر کے مذاق آمیز جملے یاد کرتا بس بے اختیار دل بھر آتا۔ پیارے زینو کا جھگڑا تو مجھکو کبھی نہ بھولیگا جب میں کام کرتے کرتے تھک جاتا تھا تو کچھ دیر زینو کے ساتھ جھگڑ کر دل بہلا لیتا تھا۔ یہاں حالی کا سا کوئی مرثیہ پڑھنے والا تھا اور نہ شبلی سا نیچری مسائل پر مباحثہ کرنے والا۔ واللہ جسوقت ملک گیرون کا خیال آتا تھا بے اختیار ایک آہ کلیجہ سے نکلتی اور آنسو کی شکل بنکر آنکھوں سے باہر آتی تھی۔ اس سے بھی زیادہ اگر کوئی چیز زیادہ ستاتی تھی تو وہ کالج کا خیال۔ گو مجھکو کامل امید تھی کہ جسوقت تک تم ایسے لوگ موجود ہیں کم سے کم اسکا نام تو نہ مٹنے دوگے۔ بلا میں مسٹر بک کا بہت ممنون ہوا کہ وہ کالج کی سالانہ رپورٹ خود ہی میرے پاس لیے چلے آئے اور جن جن امور میں مشورہ لینا تھا لے لیا عنقریب ہی وہ اپنے جانشین کے پاس اس کارروائی کو روانہ کرنے والے ہیں۔ بیشک مسٹر بک کی اس وفاداری پر جہانتک میں ناز کروں بجا ہے۔ آپکے آنے سے بس میری تمام پریشانی جاتی رہی۔ اگرچہ ایسا لطف نہیں آتا تاہم ایک شخص تو دل بہلانے کو مل گیا ہے۔ ہم دونوں کچھ دیر قوم کی حالت زار پر چار آنسو بہا لیتے ہیں۔ مسٹر بک سے کالج کے حالات معلوم ہوئے

خدا کا لاکھ لاکھ شکر کیا کہ کچھ سے بچا یا کہ قوم لوگوں نے اور نیز گورنمنٹ نے اس کالج کو ترقی دینا منظور کیا اور میرے دلی ارمان نکلے۔ میرے شہروں شہروں کا سنگ بنائی لیکن نکلے اور کالج میں روپیہ لاکر جمع کر دیا۔ شاباش ہے مرحبا صد آفریں۔ تمہاری اس کوشش پر اور ہزار آفرین تمہاری اس ہمت پر۔ سچ مانو جسوقت یہ خبر فرحت اثر سنی بے اختیار تم لوگوں کے واسطے دعا کے لیے ہاتھ اٹھ گئے۔ بک صاحب کے آنے کے بعد پھر کچھ عرصہ تک سکوت رہا لیکن محمود کے آنے سے بہت کچھ حالات معلوم ہوئے۔ گو محمود بہت کچھ شاکی تھے اور بہت سے گلے شکوے سنائے لیکن ماشاءاللہ تمنے ان پانچ برسوں میں بہت کچھ ترقی کی۔ طالبعلموں کی تعداد دوگنی ہو گئی۔ کالج میں چندہ بھی بہت آیا۔ بہت سی عمارتیں جنکی میں بنیاد ڈال آیا تھا تمنے تیار کرائیں۔ لیکن بھائی ایک بات سے میں کھٹک گیا اور محمود کا کہنا سچ معلوم ہوتا ہے کہ کالج کی اندرونی حالت میں فرق آگیا ہے۔ گو روز بروز حسن ظاہری سے آراستہ ہوتا جاتا ہے لیکن اسکے ساتھ ہی حسن باطنی صاحب رخصت ہوتے جاتے ہیں میں ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ لیڈر قوم کیلئے اخلاقی کمزوری بہت بری چیز ہے۔ یہاں ان مغربی گھوڑوں کو ملک میں جوتنے کے واسطے کسان بھی اچھے کھیت کا ہونا چاہئے۔ میں تم سے اس صدمہ کا کیا ذکر کروں جو مجھکو اس خبر جانگداز کے سننے سے ہوا کہ تمنے میرے پیارے اور عزیز اصطبل میں لنگڑے لولے بدخو گھوڑوں کو جگہ دی ہے۔ یاد رکھو مشکلی بیحد جفاکش جوتا ہے۔ انسان کیسا کچھ۔ دانہ گھاس بھی زیادہ نہیں مانگتا اور سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ ہمیں کے کھیت کا ہوتا ہے۔ تمنے اس سال ولایتی تو بہت بھر لیے لیکن مشکلی موجود تھا تب بھی تمنے نہ لیا۔ افسوس کہاں تک تمکو سمجھاؤں تم تو عجب کوڑ مغز نکلے۔ یکتب میں تو تمہاری یہ حالت نہ تھی شاید عمر کی وجہ سے ہو گئی ہے۔ تمکو میں نے سکریٹری کر دیا سب کچھ اختیار دیدیے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ پیری کاہلی پر غالب آجاتی ہے لیکن کیا تمنے نہیں سنا۔ اگر کالج میں کچھ خرخشہ ہو تو اسکے آگے ایسے دیسوں کا چراغ جلنا ذرا کارے دارد تمنے کل کام پرنسپل کے ہاتھ میں دیدیے ہیں۔ جبتک مارسین ہیں وہ بذات خود بہت ہی اچھے اور مسلمانوں کے سچے خیر خواہ ہیں تب تک تو یہ کام چلے جائیگا لیکن انکے بعد یہ بیل منڈھے چڑھتی نظر نہیں آتی۔ آپکا یا مارسین صاحب کا کچھ ... تو کالج میں گذرا نہیں ہے۔ دونوں چراغ سحری ہو رہے ہو جب بیچارہ کوئی دوسرا سکریٹری ہوگا تو اگر وہ سختی کریگا تو نتیجہ یہی ہوگا کہ استعفا داخل۔ جتنے انگلش پروفیسر ہیں اپنا اپنا پورٹ فولیو بغل میں داب اسٹیشن پر ٹرین کا

بہشتی تیل

۱۰-۹-۳۰ ۱۶-۱-۳۱

کھیا کے دردکو اور تمام ان دردوں کو جو سرد ہوا سے ہوتے ہیں اسکا دو چار بار ملنا اسطرح دور کر دیتا ہے کہ پھر ہرگز ہرگز عود نہیں کرتا۔ پرانے سے پرانے مریض کو چھ شیشی سے زیادہ درکار نہیں ہو سکتا۔ چھ شیشی کے خریدار کو تحریری گارنٹی (اقرار نامہ) دیجاتی ہے اگر آرام نہو تو قیمت واپس لے لیجئے اس سے زیادہ اور کیونکر اطمینان دلایا جائے قیمت فی شیشی ۱؍ ارنی بکس چھ شیشی للعہ

اکسیر الانسان

جملہ امراض نسوانی جملہ اقسام تپ۔ فساد خون حتی آتشک برص وجذام۔ مرض سوداوی۔ گٹھیا۔ جملہ اقسام درد مثلاً درد پسلی درد گردہ۔ درد قولنج۔ صدریاجی۔ درد معدہ۔ درد حیض ہر قسم۔ درد سینہ۔ (نمونیا) درد سر مزمن جس سے آنکھیں تک جاتی رہتی ہیں۔ یہ سب بفضلہ اس ایک دوا سے جاتے رہتے ہیں نمونہ کی ایک ہی خوراک منگا کر دیکھ لیجئے جو مفت دیجاتی ہے صرف خرچ ڈاک کا اربذریعہ ٹکٹ بھیج دیجئے۔

ایس ایم احمد اینڈ کمپنی موری دروازہ سے طلب فرمائیے

مادۂ سوداوی اس دوا سے خارج نہ ہوا تو مسہل دیا جائیگا۔

انتظار کرینگے۔ لیکن یہ تو ہونے سے رہا بیچارے سکریٹری کے سب چالاکیاں اسی لیے کہا ہے

درشتی و نرمی بہم در بہ است
چو رگزن کہ جراح و مرہم نہ است

بہت ہی بطرہ اندا ہوا کہ ایک روز میرے سامنے ایک شخص سر پر ترکی ٹوپی رکھے نکلا بمقتضائے طبیعی قربت اسکو اپنے پاس کھینچ لائی بعد سلام علیک نام و نشان پوچھا اسعد اللہ نام بتایا اور نشان ایم۔ اے۔ اوکالج کا لڑکا زبان پہ آتے ہی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس غریب کی جوانی پر ترس آیا کہ ایسا سجیلا جوان جسکو ابھی کچھ دن اور اس عالم امکان کے بھونا سونا لے کی سیر کرنا چاہیے تھی۔ بھری جوانی میں یہان کیون چلا آیا۔ اسکو مین نے لپٹا لیا اور کالج کے حالات پوچھنا شروع کیے

اور باتین تو اسکی قریب قریب محمود سے ملتی جلتی تھیں لیکن اسنے ڈائننگ ہال کی شکایت خاص طور پر کی اور اصل یہ ہے کہ ایک بہت بڑا راز اسنے فاش کیا جسپر ابتک گمراہی کا پردہ پڑا ہوا تھا اور وہ میرے ذہن میں بھی نہ آیا تھا

اسنے کہا۔ سید صاحب۔ ڈائننگ ہال کا انتظام آجکل اسقدر خراب ہے کہ بیان سے باہر۔ کھانا بہت ہی بدمزہ ہوتا ہے،، اور کم رہم بیچا بیچا ہوتے لیے) ماشاء اللہ سے کالج کا باورچیخانہ دلی کی ٹھیوڑی سرکار سے کچھ بڑھ ہی چڑھکر ہے۔ لیکن وہ سرکار اسیر بھی کچھ نہ معلوم ہوتا تھا ہمارے کالج مین بیچارے طالبعلم پڑھتے ہین کہا نسے اسقدر سالن۔ وہی گلی بوٹی پتلا شوربا کچھ سوجیہ اور کچھ ویسا جب ہمین کثرت سے نکلی نکلیگی تو نتیجہ کیا ہوگا۔ بیچارے طالبعلم کیا کرین۔ دل پہ صبر کرکے ڈائننگ ہال تک اپنے کالبد خاکی کو گھسیٹ لاتے ہین کیونکہ ڈائننگ ہال کی سلطنت کے نئے پریسیڈنٹ نے فلاسفی کی یہ نئی تھیوری قائم کی ہے کہ جو لوگ

اپنے کمرون پر کھانا منگوانا چاہین چاہیے وہ بیمار ہی کیون نہون یا انکے یہان کوئی مہمان کی دعوت ہی کیون نہو انکو بعد ڈائننگ ہال والا کھانا ختم ہونے کے کھانا مل سکتا ہے۔ عجب لطف ہوتا ہے واللہ کچھ دیکھنے ہی سے تعلق ہے۔ وہان تو ایک دربار شاہی منعقد ہوتا ہے کہ منشی ایک کرسی پر جلوہ گر ہوتا ہے اسکے معاونین دست بستہ اسکے برابر جانب کھڑے رہتے ہین۔ جب کوئی شخص حضوری سے فیضیاب ہونیکی درخواست کرتا ہے حکم دیاجاتا ہے کہ بلالو۔ اور وہ فرشی سلام کرتا آمین درباری کو ہوتا منشی کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ تب منشی حکم دیتا ہے کہ اسکو فلان فلان چیز دیدو وہ ان چیزون کو لیکر الٹے پاؤن واپس آتا ہے۔ غرضکہ ڈائننگ ہال اسوقت دلی کا دیوان خاص بنا ہے۔ بھلا پوچھیے اس سہل انگاری سے فائدہ کیا سوائے اسکے کہ اور زیادہ دیر لگے اور بیچارے طالبعلمون کا کام تمام ہوجاسے

ایک مرتبہ طالبعلمون نے ڈائننگ ہال کا انتظام اپنی نگرانی مین لے لیا تھا۔ کوئی توجہ تو کی لالے تھے لیکن افسوس انکی بھی نیت بدل گئی۔ اصل یہ ہے کہ یہ چیز بہت بری ہے بڑے بڑون کا تقوی تڑادیتی ہے اور یہ بھی واضح رہنا چاہیے کہ گورے کالے سب اسی مرض مین مبتلا ہین صرف فرق اتنا ہے کہ گورون کا داغ اگر سفید کینوس پر پڑجاتا ہے تو بہت بھونڈا معلوم ہوتا ہے لیکن وہی داغ گندمی رنگ والے گالون پر خال بنکر انکے حسن کو دوبالا کردیتا ہے۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ مانیٹر لوگ کیون منشی پر سختی نہین کرتے۔ ارے صاحب اجب سب لڑکے کھانا کھاچکتے ہین تو مانیٹرونکی باری آتی ہے کھانا چاہیے ہی۔ سکنڈ کلاس کا لیکن کھا سکتے کیا کباب۔ کوفتے۔ دودھ۔ دہی۔ چاول۔ گوشت ترکاری دار بھنا ہوا۔ قیمہ معمولی۔ پیہزی غرضکہ انواع واقسام کے کھانے جو کچھ ڈائننگ ہال مین موجود ہوتا ہے اور پک سکتا ہے وہ انکے آگے لا حاضر کیا جاتا ہے۔ وہ سین بھی خوب ہوتا ہے جب کوئی مانیٹر صاحب تن بیٹھے ہین بیرے مین کرمنانے چلے آ رہے ہین۔ منشی جی

حضور حضور کرتے آگے اور خوشامد کرتے ہین۔ مانیٹر صاحب ہین کہ سنتے ہی نہین اور خاموشی کی مہر لگائے بیٹھے ہین۔ آخر کار بولے تو کیا بولے کہ فلان کھانا ہمارے واسطے کیون نہین کوایا گیا۔ آج تمھاری رپورٹ کیجائے گی لیکن آنکھیں تو ان بے عنوانیون سے نیچی رہتی ہین بھلا سرافراز رہین تو کیسے رہین ایک روز میرے ذہن مین بات آئی کہ یہ لوگ جب انگریزی مین رپورٹ لکھتے ہین تو کیون نہین بھلا برا لکھدیتے ہین۔ لیکن نہین معلوم ہوا کہ خدا بڑا غفور الرحیم ہے۔ حضرت انسان کو اپنے کمال اشفاق سے اسیلیے عقل دیدی ہے کہ وہ بھلے اور برے مین امتیاز کرسکے۔ عقل کے ذریعہ سے لوگ بڑے بڑے کام کرسکتے ہین۔ دو حرفون کا پہچان لینا تو کچھ مشکل نہین جہان مانیٹر صاحب نے گڈ یا بیڈ لکھا اور آنکھیں لڑیں سمجھے پھر کا ٹکر بیڈ کا گڈ بنادیا۔ اگر کہین آنکھ بچا کر لکھ بھاگے تو خیر ورنہ نتیجہ یہی ہوتا ہے

مین نے بجنسہ اس گفتگو کو اسیلیے نقل کردیا تاکہ تمکو معلوم ہوجائے کہ ایسے کالج مین جہان کا پہلا اصول یہ ہے کہ لڑکے خصائل حمیدہ کے زیور سے آراستہ ہوکر نکلین انین آسلامئہ کی سچی خوبیان یعنی ایمانداری۔ سچ بولنا۔ حق کا ساتھ دینا۔ کسی کی طرفداری نہ کرنا بلکہ اپنے کانشنس کے مطابق کام کرنا انکی گفتگو مین انکے کامون مین انکے کسب معاش مین پائے جائین اور یہی وہ گر ہے جو علیگڑھ کالج کے طالبعلم کے دل پر کالنقش فی الحجر ہوجانا چاہیے۔ لڑکونکو میری طرف سے دعا کہنا اور یہ کہدینا کہ یہ طریقہ مفید نہین ہے۔ اے میرے پیارو! کیا تمنے نہین سنا

راستی موجب رضائے خدا است

ہمیشہ سچ بولا کرو اور ایمانداری اپنا شیوہ بناؤ۔ اگر تم کوئی کام کرتے ہو اور وہ بھی کیسا کام قوم کا۔ اور قوم کون تمھارے ہی ہم جماعت بھائی پھر بھی اجرت لیکر۔

کیا تمنے نہین کبھی دیکھا اور تم نہین کرتے کہ جب کوئی نوکر اپنے مالک کے سامنے جھوٹ بولتا اور چوری کرتا ہے تو تم اسپر ناراض ہوتے۔ اسکو ڈانٹتے۔ اسپر جرمانہ کرتے یہانتک کہ اسکو نکالدیتے کردیتے ہو۔ کیا تمپر کوئی حاکم نہین؟ کیا تمکو تمھاری بداعمالیون پر جرمانہ کرنیوالا نہین۔ نہین انہین ضرور ہے اور وہ ہمارا حاکم رب العالمین ہے جو حاکمون کا حاکم اور سردارون کا سردار ہے۔ جب تم ہی لوگ بددیانت نکلوگے تو پھر بقول

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

دیکھو اے میرے پیارو! اور اے میرے ہاتھ کے لگائے ہوے درخت کے پھلو تم ہی آیندہ قوم کی کشتی کے ناخدا ہوگے تم ہی میری امید کے بر لانیوالے ہو۔ ہم تو چل بسے اور ہمارے ساتھی بھی چراغ سحری ہو رہے ہین۔ ایک ہوا کا جھونکا آیا اور

ناول حاجی بغلول

تازہ تصنیف اڈیٹر اودھ پنچ

ظرافت لطیف اور مذاق پاکیزہ مین شرابور فصاحت و بلاغت کے دریامین ڈوبا ہوا ناول جسکے ہر لفظ مین مذاق اور ہنسی دلگی اور نفس قصہ مین مضحک واقعات شروع سے لیکے اخیر تک کوٹ کوٹ کے بھرے ہین اس شوخی و شنگی کا اب تک اردو مین کوئی ناول نہ نکلا ہوگا ممکن نہین اسکا کوئی صفحہ پڑھا جاے اور مارے ہنسی کے لوٹنا کبوتر نہ بنادے۔ جابجا مناسب موقع پر ایشیا اور یورپ کے مشہور ظرافت نگار مثل خاقانی و مرزا سودا۔ ابو اسحٰق۔ عبید زاکانی وغیرہ اور انگریزی مین مارک ٹیمن ڈکنس۔ جیرالڈ۔ تھیکرے۔ جیروم کے جیروم مارک ٹوئین وغیرہ کے شگفتہ طرز تحریر کا تتبع کیا گیا ہے۔ اول تو خود نام ہی مضحکہ اور ظرافت سے مثل جام سرشار لبریز ہے اسپر طرز بیان اور انداز زبان اور بھی سونے مین سہاگہ ہے مختصر یہ کہ یہ ناول بائے بسم اللہ سے تائے تمت تک بالکل کشت زعفران ہے۔ بغیر ختم کیے ہاتھ سے رکھنے کو جی نہین چاہتا۔ کئی سال ہوے اودھ پنچ مین شائع ہوا تھا مگر شائقین کے اصرار سے اکثر مضامین مین ترمیم اور ابواب کے اضافہ کے بعد کتاب کی صورت مین عنقریب شائع ہونیوالا ہے اور انتظام کیا گیا ہے جبتک شائقین دفتر سے براہ راست خرید فرمائین کتب فروشونکے ہاتھ نہ جانے پائے جو حضرات ۱۰ دسمبر ۱۹۰۳ء تک پیشگی قیمت بھیجینگے انکو بحساب ۸ مجلد ۸ دیا جائے بعد اسکے قیمت بالمضاعف ہوجائیگی۔ المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اور وہ اگلو اثر اسکے ساتھ چلا جائیگا۔ رفتہ رفتہ محفل ہم لوگوں سے خالی ہو جائیگی لیکن خدا سے دعا ہو کہ ہمارا جیا لو جب ہر شخص جو کچھ کیا سو کیا اور اپنا سوا حصہ چھوڑ کر چلے آئے لیکن وہ خدا ہماری کمزوری سے دعا ہو اور یہی ایک آرزو باقی رہ گئی ہو کہ ہماری آیندہ آنیوالی نسلیں اس کام کو پورا کرین اور ہماری قوم میں پھر غزالی رازی و سعدی جیسے لوگ پیدا ہوں ذاکرہ عباسیہ خاندان کے زمانہ میں تھے اور انکی عزت اسی طرح خلفا سے ہوا کرتی تھی تو ہمارے نئے غزالی و شبلی کی قدر ہماری برٹش گورنمنٹ کریگی) جو قوم کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو سنبھال کر پار لیجائین اور اسکو فلک الافلاک تک پہونچائین۔ آمین ثم آمین۔ فقط

از عالم بالا

بقلم آسیونی

طاعون کا جوڑا

ڈیر پنچ۔

آجتک یہ معلوم تھا کہ طاعون اکیلا ہند میں دورہ کرتا ہی لیکن اب غور سے پایا جاتا ہی کہ یہ کمبخت جوڑا ہے اگر اسکا نر مسٹر طاعون ہمارے صوبہ کی طرف صفائی میں مشغول ہی تو اسکی جورو مسماۃ طاعون پنجاب کی طرف چھوٹ پڑی ہی نر کی بہ نسبت مادہ موذی جانور کی تندخو ہوتی ہی اور قسی القلب شیر سے شیرنی بہت زیادہ تند ہی۔ نر بھیڑیے سے مادہ بھیڑنی سخت تر نر سانپ سے ناگن زہر میں تیز ہوتی ہی۔ پنجاب میں واقعی جسقدر پلیگ کا زور رہا وہ اسکی طرف

رہا بھی نہیں نہ اب ہی ایسے اب یہ جا کر عقدہ کھلا کہ اسکی مادہ کا دورہ ہی اور عجب نہیں ہی حاملہ بھی ہو اور جھول کر جھول نکالکر ہزارون کیڑے پیدا کردے (ایک پنجابی اخبار لاحظہ طلب۔ طاعون چھوٹ پڑی۔ آزاد لاحظہ طلب سے طاعون پھوٹ نکلا)

راقم

اردو کا محقق — لکھنوی

ایک اخبار سے بطور یادہانی عرض

ڈیر پنچ۔ ایک نامی پرچہ مین ایک مضمون دوبارہ بجنسہ چھپکر نکلا جو دو ہفتہ بیشتر نکلا تھا۔ اسی طرح ایک بار انہے گزشتہ صوبہ کے دوبارہ نقل کردی تھی۔ آپ اسے یاد دلا دیجئے کہ اپنے کارکنون کو مطلع کردے کہ یہ چبائے ہوئے نوالے طبیعت کو منقبض کر دیتے ہیں۔ اگر مضمون کسی وجہ سے بہم نہ ملا کرے یہ صفحہ ہی سادہ چھوڑ دیا جائے۔

راقم۔ دوست خیر اندیش

اودھ پنچ۔ چونکہ صاحب مضمون نے نام کی تصریح نہیں کی امید نہیں کہ اس غلطی کا کوئی صاحب اعتراف کرین ہمکو نامہ نگار صاحب کی خاطر بہرحال منظور ہی۔

مسلمانون کا جلسہ

نہایت خوشی اور مسرت کا مقام ہی کہ ہمارے مسلمانون مین وہ تحریک پیدا ہو چلی جسکے واسطے انجام بین اور بلند نظر لوگ کے خیرخواہ اور رعایا کے خیر طلب و سرمایہ کوشش کرتے تھے اور انکی مساعی نے ایک صورت وہ پکڑی تھی جسکو اصولاً نیشنل کانگرس کہہ سکتے ہین۔ الحمد للہ کہ زمانہ کی ضرورتوں اور اصول کے استحکام نے اس دستور ادبی کا ڈھرا بتاہی دیا کہ حاکم و محکوم مین خوشگوار فائدہ طرفین کا طریقہ یہی ہو سکتا ہی کہ مختلف گروہ اپنے حقوق مناسب اور باادب اسلوب سے ظاہر کرتے رہین۔ چنانچہ اسی طریقہ کے مصالح خیال کرکے مسلمانون مین کئی سال ہوے اپنے پولٹکل حقوق کی حمایت کی غرض سے محمڈن پولیٹکل ایسوسی ایشن کی ایک قسم کی تحریک پیدا ہوئی اور حزم و احتیاط کے ساتھ تمام پہلوؤن پر حتی الوسع غور اور خوض کرکے اسکا جلسہ لکھنؤ مین ۶ ماہ حال کو بمقام لائل ہال بصدارت نواب بہادر منشی اطہر علی صاحب وکیل منعقد کیا گیا جسمین چیدہ چیدہ مسلمان نہایت ذوق شوق سے شریک ہوے اور بزبان حال کہہ دیا کہ زمانہ نے مذکورہ بالا اہم مقاصد کے واسطے مادہ تیار کردیا ہی اور یہ سے لئے کہ ہنی حالت موجودہ پر ہمیں صرف شکوہ و شکایت سے زبان آلودہ کرین یا غفلت اور لاپروائی سے خمیازہ کش پڑے رہیں بیدار و زندہ ہون اور اس کارگاہ دنیا مین مناسب اور جائز طور سے ہاتھ پاؤن ہلائین۔ اب امید کیجاتی ہی کہ دیکھا یہ درست آید کی مثل صادق آئیگی اور بعد انخواستہ

> انچہ دانا کند کند نادان
>
> لیکہ بعد از خرابی بسیار

کا مصداق انکو بننا نہ پڑیگا۔ مگر ایک بات ہم کہہ سکتے ہین کہ جلسے مین ڈیلیگیٹون کا پہلا ہی انتخاب فی الجملہ پوری احتیاط کے ساتھ نہین کیا گیا یعنی بارہ ڈیلیگیٹون مین سے ایک معزز اور منتخب اہل الرائے ڈیلیگیٹ صاحب اخبار کیمٹ مین اعلان دیتے ہین کہ جناب موصوف بوجوہ ڈیلیگیٹ بننا نہین چاہتے ہم سمجھتے ہین آیندہ ڈیلیگیٹ سازی کے وقت کم سے کم یہ امر تو ملحوظ رکھا جائیگا کہ بطرز معقول استمزاج لے لیا جایا کریگا۔

لوکل علیہ الرحمۃ

آپ جانئے ہندوستان کئی سال سے جنت نشان یعنی طاعونستان ہو رہا ہی پھر اس شہر کو محروم ہونے مین کیا سرخرو ہو سکتا ہی۔ جیسے جاڑے گرمی برسات کی ہوائین سارے ہندوستان مین چلتی ہین یہان بھی مسٹر طاعون سالانہ دورہ ضرور کیا چاہین مگر گذشتہ سال حسقدر بکری کے لائق سے انکو تو نذر گورنمنٹ کر چکے اب جو باقی ساتی ہین انکے جائزہ کو پھر تشریف لاتے معلوم ہوتے ہین بلکہ کئی مہینے سے یہ

جلد سالانہ اودھ پنچ

بابت سنہ ۱۹۰۳ء

مردہ دل افسردہ خاطری کے یاجوج ماجوج کے حق مین قہقہہ دیوا زندہ دلی۔ مذاق لطیف ظرافت معقول کا انبار جسمین ہفتہ وار اودھ پنچ کے کل پرچہ ایک جلد مین جمع ہونگے۔ اکثر شائقین ہفتہ وار خریدار نہین ہو سکتے مگر کتبخانون مین مضامین ظرافت واانشاپردازی رکھنا چاہتے ہین انکی خاطر سے دفتر مین سالانہ جلدین مرتب ہوتی ہین۔ اس سال کی جلد بھی مرتب ہو رہی ہی اور سال کے ختم پر مکمل ہو جائیگی۔ یون تو اسکے مضامین عموماً دیکھنے کے لائق ہین مگر اس سال خصوصاً دربار شاہنشاہی کے مضامین۔ کرزن سپہ۔ تصویر دربار۔ سال ذیلکے مضامین نظم و نثر۔ داغ پر اعتراضات کا تحفۃ اللغات۔ مولانا حالی کے کلام پر ریویو۔ حلت و حرمت زاغ کی بحث پر حقیر شہبانہ کے ستم ظریفانہ خیالات۔ طاعون سے متعلق ظریفانہ مضامین جنجالی کونسل کا اجلاس۔ بنجھر کے پرلطف مراسلات دکن متعلق بہ مہاراجہ کشن پرشاد و غوثیہ بیگم۔ کلکتہ کے دولایتی چکر پر سرسری نظر۔ دو مکمل ناٹک (۱) دھوکا دھڑی مع تشریح کائن و شیکسپیر کے ناٹک کا ترجمہ (۲) حلوے کی بلا بندر کے سر۔ اور تصویر دار پہیلیان۔ اور مسٹر ہنسوڑ کی ظریفانہ تحریرین۔ لکھنؤ کی رنڈیون کی جو دھرا ان کے جلسہ سے متعلق پرلطف مضامین اور ہفتہ وار پولیٹکل اور سوشل اور مضحک تصویرین قابل دیکھنے کے ہین۔

۳۱ دسمبر تک جو صاحب پیشگی قیمت بھیجکر خریداری فرمائینگے انسے ہے اور جو صاحب بعد ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء یعنی جلد مکمل ہو جانے پر [illegible] فرمائینگے ان سے مع محصول قیمت لیجائیگی۔

المشتہر۔ منیجر اودھ پنچ

یہ خبر وحشت اثر سنی جاتی ہو کہ طاعون تیغ بھی جاری ہوگیا مگر اس درج مختصر حق کی پوچھیا کے بعض بین آتا ہو اور اکثر لالے دیکھے کی خوش فہمی پر اکتفا کیا جاتا ہو۔ ... کرے بیشلم لکہرہے۔ مرنے جینے کا سلسلہ تو بدو کائنات سے جاری ہو بنی نوع انسان بھی آنے والون کے واسطے جگہ خالی کیا جاتا ہن اکثر صورت پر بھی بیچارے طاعون مطعون کئے جاتے ہین مگر سرکاری رپورٹ کا مستند قول تو یہی ہو کہ اوسط دو تین چار روز کا نسبتہ سابق قریب قریب کے موضعات بین فی الجملہ ترقی ہے۔

یکم ماہ حال کو کیننگ کالج کی عمارت مین اودھ رہیلکھنڈ ریلوے کی کانفرنس کا جلسہ تھا اسین چھپن ہزار گزار ان مقامات سے تشریف لائے تھے جہان سے ریلوے لائن کا سلسلہ ہے مختصر یہ ہو کہ کارروائی بصدارت آنریبل مسٹر لر۔ ڈی۔ پی صاحب بہادر سی۔ ایس۔ آئی شروع ہوئی اور اسمین خوب خوب تقریرین ہوئین۔ لوگون نے شکایتین اور تجویزین کھلے بالطبع ہوکے پیش کین اور رپورٹ تیار کرنے کا مصالحہ جمع کیا گیا دیکھنا چاہیے کیا نتیجہ نکلے

اطلاع

سنہ ۱۹۰۳ع آختم ہونے کو ہے اب بھی بعض خریداران اودھ پنچ نے حسب قاعدہ قیمت اس حساب سے عنایت فرما کے ممنون کیا ہو کہ آخر دسمبر تک کافی ہوگی۔ ترصد ہے کہ آغاز سال پرچہ پیشگی سے امانت کارخانہ فرمائینگے۔ ورنہ مجبوراً پرچہ انکی خدمت مین نہ روانہ ہوگا۔

الملتمس ۔ منیجر اودھ پنچ۔

پہیلی بوجھنے کا انعام

جو پہیلیان اودھ پنچ مین ہفتہ وار درج ہوتی ہین انکیلیے انعام مقرر ہے۔ چنانچہ اس سال قرار دیا گیا ہو کہ جو صاحب اخیر دسمبر تک سب سے زیادہ پہیلیان حل فرمائینگے اور میعاد مقررہ تک دفتر مین بھیجدینگے انکو سال ختم ہونے پر ۵ انعام یا اسی قیمت کی کتابین جو صورت صاحب انعام پسند فرمائین بطور تحفہ اودھ پنچ کی جانب سے نذر ہونگے اور نام نامی بھی اخبار میں درج ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے

کہ حل فرمانے والے صاحب اودھ پنچ کے سالانہ خریدار اور خوش معاملہ ہون۔ باقی دار نہون۔

بہن وہ حضرات جنکا نام نامی رجسٹر خریداران مین ثبت نہین تکلیف نہ فرمائین۔

خریداری پرچے کے واسطے کسی زمانہ کی قید نہین جو حضرات جسوقت چاہین پیشگی سالانہ مرحمت فرما کے خریدار ہوسکتے ہین

حل فرمانیوالونکی خدمت مین گزارش

جس مراسلت مین پہیلی کا حل ہو اسمین بجز حل کے اور کوئی فرمائش درج نہو۔

بعض حضرات براہ عنایت جو پہیلیان بغرض درج ہونیکے مرحمت فرماتے ہین انکا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہو مگر افسوس ہو پہیلی کے ساتھ ... درج نہین ہوسکتا اگر پہیلی کا کوئی حصہ حل کے وقت نظر انداز ہوگا تو پورا حل ملحوظ متصور ہوگا۔

پہیلی کا حل

مطبوعہ ۲ نومبر سنہ ۱۹۰۳ع

دو زلف مشکبار او دو چشم اشکبار من
دو چشمہ کہ اندر او ... رہا

حاجی شیخ نظیر حسین صاحب تعلقدار گدیہ۔
ع ع کاکوروی۔
محمد یوسف صاحب مہرونی۔ (نصف حل)

پہیلیان حل طلب

(انکا حل ۲۲۔ دسمبر تک دفتر مین پہونچ جاوے)

نمبر ۳۳
مشہور شہر کا نام

نمبر ۳۲ ختم
شہر اردو

۳-۱۰-۱۲ خاص قابل توجہ

کوی طبیب دوا اسکا نام فقر حسین جنھون نے کلکتہ وغیرہ مین ۲۴ سال تک طبابت کرکے بہت کچھ لوگون کو فیض پہونچایا ہو لکھنؤ مین آئے ہوئے ہین اور بمقام حقہ والی گلی مین مقیم ہین اور علاج کرتے ہین جن صاحبان کو معالجہ منظور ہو انسے رجوع لاوین۔ آپکی قوت کی بے نظیر دوا دو یا تین روز مین کثیر فائدہ پہونچاتی ہے۔ تمنہ امراض مین جتلا مریض کے لیے ادویہ سریع التاثیر موجود رکھتے ہین۔

۳-۹-۱۲   ۴-۳-۱۶

پانمین کھانیکی نہایت خوشبودار ولذیذ مشک زعفرانی ملی ہوئی

تمباکو کی گولیان

قیمت فی ڈبیہ ۴ر بارہ ڈبیان ۲ روپیہ محصولڈاک خرچ ایک سے آٹھ ڈبیہ تک ۴ر

بیٹہ اہار

اسے پان کے ساتھ چاول بھر کھائے۔ گھنٹون تک خوشبو سے دل خوش رہتا ہو اور دانت مضبوط رہتے ہین قیمت فی ڈبیہ ۳ر بارہ ڈبیان ۲ محصولڈاک خرچ ۴ر

پتہ۔ گوکل چند محلہ بولانالہ شہر بنارس

کار
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کرنل صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے
(۱) مکرم بندہ تسلیم۔ مین آپ کے قابل قدر سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہون حقیقت مین جیسا آپکے اشتہار مین لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے۔ مین نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہون۔
راقم۔ رادھا کشن گورنمنٹ پنشنر بمقام دہلی محلہ چوڑی گران۔
(۲) مین نے میرے کا سرمہ جوکہ سردار میا سنگھ نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیمارون نے استعمال کرکے دیکھا ہے اور مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ نادر میرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ مین نے اپنے تجربہ مین آجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھا۔ جنکی آنکھون مین ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو انکو ضرور سے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہون۔ ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے۔ دھند و خارش سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ اور سچ تو یہ ہے آپ نے اسقدر سستے داموں مین یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے۔ اسکا شکریہ الفاظ مین ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھائین اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریون سے نجات حاصل کرین۔
راقم۔ ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب حضور نواب صاحب بہاولپور۔
معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند جالا۔ پروال غبار سبل۔ سرخی پھولا۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کے استعمال کرنیکی حاجت نہین رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔
المشتہر
پروفیسر میا سنگھ الہووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (ملک پنجاب)
تازہ سندات
اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے
(۳) جناب من۔ میری آنکھ مین ایک مرض ہو جسکا علاج حکما اور ڈاکٹران لاہور و شمل ڈاکٹر سری صاحب بہادر و ڈاکٹر کیلب صاحب بہادر کے علاج سے کچھ فائدہ نہوا آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی۔ اب صرف ضعف و کم طاقتی بیماری چشم مین ہے ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدین۔
دستخط۔ سردار صالح محمد خان درانی شہزادہ کابل خلف اکبر جناب امیر فیض محمد خان صاحب والی ملک ترکستان
(۴) مین نے اور میرے بہت سے متعلقین نے میرے کا سرمہ جوکہ سردار میا سنگھ الہووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا۔ آنکھ کی بیماریون کیلیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے آنکھ کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کیواسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے آجتک کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی۔
راقم۔ نواب محمد حیات خان بہادر۔ سی۔ ایس۔ آئی ایس سابق ڈسٹرکٹ و سیشن جج قسمت جالندھر ممبر کونسل گورنر جنرل ہند۔
(۵) جناب من بعد تسلیم۔ مین نے آپکا میرے کا سرمہ استعمال کیا مین تصدیق کرتا ہون کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کیلئے بہت مفید ہے میری آنکھین بالکل کمزور تھین مین لگاتا ایک پہر کام کرنے سے معذور ہوجاتا تھا۔ اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہون
راقم۔ حافظ میان محمد رشید محمد خان خلف نواب یسین محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال
پنج ہزار روپیہ انعام
ناول حاجی بغلول۔ تصنیف اڈیٹر اودھ پنچ ۳۱ دسمبر تک مع محصول ... فی جلد

شاید کہ کسے بچہ برارد بردبال

ہند میں تحریک کے بچے

توجہ جو طالبین بدل کو غزا دین نصیب نہ آئے
مصیبت ہوگئی کہ بے نکلف شناسائی ولن ترانی کی جسکی نہ چلے ساری چوکڑی
بھول گئے ہیں بیٹھے معلوم ہون۔
دستت کی تین قسم۔ دست شناسائی۔ دست درازی۔ دست صفائی
دست شناسائی وہ جو ابھی (آمد) طالبعلم اور کیدم مبتدی ہو
دست درازی وہ جسکو سب کرتب مشق ہو گئے ہون اور سانچے
مرحلے طے کر چکے ہون مگر ہنوز بوئے طفولیت باقی ہو۔
دست صفائی وہی جو استاد الاساتذہ ہو۔ اور سب ہتکنڈون مین
کامل و پیر بالغ ہو۔ جوت وحشت خود مزاج مبارک کو دیکھکر
گو سون فقرہ ہو۔ بس جہان کا دھاوا بول دیا اور آناً فاناً
جان و مال حکمت و دولت عزت و آبرو کا مطلع صاف کر دیا۔
سمجھے نا؟ باقی شاید پھر کبھی۔

رباعی

تک رہا ہون جنون مین کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

بسمل

م-ح سیّد ابوالمجید وصینوی بہاری

بلی کا خواب

ایک روز خیال نے فرضی یونیورسٹی کے بورڈنگ ہوس مین جا پہونچایا صبح کا سہانا وقت۔ گورے گورے تارے اپنے بے فروغی پر کفِ افسوس ملتے غائب ہو گئے تھے۔ ماہتاب آسمان کے نیلگون اطلسی دامن مین کھیلتا ہوا آنیوالے آفتاب کے سامنے سے اپنا اترا ہوا چہرہ چھپا گیا تھا مرغ سحری نے وارننگ بل (طالبعلمونکے جگانے کی گھنٹی) دیدی تھی۔ سرو و شمشاد جیسے طالبعلمون کو صبح کی اٹھکھیلیان کرتی ہوئی نسیم سحری نے اسقدر مدہوش کر دیا تھا کہ اٹھنے کا نام ہی نہ لیتے تھے

قمری و بلبل جیسے بیرے ورد و وظیفہ کر رہے تھے لیکن جب انھون نے دیکھا کہ آفتاب کی سرخ سرخ کرنین افق مشرق سے نمودار ہو گئی ہین اور ان طالبعلمون کی نیند کسی طرح پوری ہی نہین ہوتی تھی تو اپنے نازک نازک ہاتھون سے کوچے دینا اور گلو کے آب پاشون سے چھینٹے دینا شروع کیے۔ آخر کار طالبعلمون نے اپنے خاردار نشے کر دنین نکالین اور پر پھٹپھٹا کو ونے پھاندنے لگے بجائے اسکے کہ بارگاہ رب العزت مین سربسجود اور اپنے معبود کی اس بے نیاز فیاضی کی ثنا سے تعریف مین تسبیح ہون۔ لگے آپس مین حول دھپا کرنے بعضون پر پہیلیان کسنے تیز حلیے حکمت کی باتین ہرین جھگڑا ہوا۔ شغل ہوا غرضکہ اسی ہنسی خوشی مین ایک گھنٹہ کٹ گیا۔ مرغ سحر نے ڈائننگ ہال کی گھنٹی دی چارون طرف سے طالبعلم افتان وخیزان دوڑتے ہوئے آئے۔ واہ رے قدرت کی صناعی کی جہان تک تعریف کیجائے سو بجا ہے ایسے ایسے نادر الوجود خوشنما طیور نظر آئے۔ معلوم ہوتا تھا صانع مطلق (اپنی کاریگری اور استادی کو ختم کر دیا تھا۔ ڈائننگ ہال کی میزون پر کھانا چنا تھا ایسا جسکے دیکھنے بھوک پیاس جاتی رہے۔ سپاہی کوّے دروازون پر تعینات تھے۔ ماشاء اللہ سے آپ ہی اپنی نظیر تھے۔ ایک تو کابلی کی یونیورسٹی کے گریجویٹ اور دوسرے جلد بازونکے امتحانی مقابلہ مین شریک ہونیکی تیاری کر رہے تھے۔ الغرض اگر دیکھا تو بہت سے طیور بعض چھوٹے اور بعض بڑے بعض پستہ قد اور بعض دراز قامت کہین کوئی خوشخرام تھا اور کہین سارس گردن کو ہلاتا اپنی قابلیت کے نشہ مین سرشار مستانہ ادا سے جھومتا جھامتا متوالونکی طرح ایک طرف سے دوسری طرف چکر لگا رہا تھا۔ کہین کاکاتولے (قسم طوطا) بعضونکے رنگ عباسی بعضے سبزی مائل اور بعض گہرے گلابی اپنے مذاق آمیز جملون سے لوگونکے دل لبھاتے کہین صنوبری مور آہستہ خرامی کے ساتھ سرگشتیان کر رہا تھا

لیکن شرم سے گردن جھکائے ہوئے کیونکہ آواز اور چال اسکو سرافراز نہین ہونے دیتی تھی۔ کہین لیڈی آف دی لیک بیٹھی ہوئی اور اسکی سہیلیان اسکی چارون طرف بلائین لے رہی تھین۔ کہین بگلا اپنے برنت ایسے سفید بالون سے سیکڑون منچلے یورپین لوگون کے دل لبھاتا۔ غرضکہ ڈائننگ ہال کیا تھا زندہ عجائب خانہ ہو رہا تھا جسپر قدرت کے کاریگر ہاتھون سے بنے ہوئے عجیب وغریب جانور اکٹھا ہو گئے تھے۔
کھانیکی میزون پر کھانے کی زیادہ افراط کہ بعض ولایتی پرندونکے پیٹ نہ بھر سکین۔ کاکن کے دالون مین باجرا ملا ہوا میٹھی ٹکیان بچا سے لگی کہ چرپی مین ڈوبی ہوئی جسکے گلا گھٹ جانے کا اندیشہ۔ آواز بند ہو جانیکا خوف۔ واللہ کیا خوب قدر کی ہے اس موقع مین شیخ سعدی علیہ الرحمۃ یاد آگئے انھون نے گلستان مین کسی جگہ لکھا ہے کہ

شاۓ گفتہ اند بعد لقمان	عالمے در میانہ جہال
مصحفے در میان زندیقان	شاہدے در میان کورانست

آپ دیکھئے کہ ممالک متحدہ کے جنڈول۔ ایران کی بلبلیں ہزار داستان جب ایسا دانہ پائین تو بولین تو کیا خاک۔ چنانچہ ہر ایک پرندکے چہرہ سے پریشانی کے آثار نمایان تھے۔ مین نے بعضون سے دریافت بھی کیا۔ آخر اس پریشانی کا سبب ہے کیا کسی ولایتی گیدڑ یا کسی بسی لومڑی نے ستایا یا کسی باز یا جرہ کی شکل دیکھ لی انھین سے ایکنے جسکے چہرے سے سنجیدگی کے آثار نمایان تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ کسی اہم مسئلہ پر غور کر رہا ہے بہت ہی آہستگی اور لاپروائی سے جواب دیا کہ آپ کو ہمارے ان پرائیوٹ معاملات سے تعلق؟
مین۔ گو مجھکو اس کارخانے سے کوئی ذاتی تعلق نہین لیکن تاہم ایک ہمجنس ہون۔ اگر مین کچھ اسکے متعلق دریافت کرون تو بیجا نہوگا اور کیا عجب ہے کہ کوئی تدبیر اس ناچیز ذہن مین آ جائے جو آپکی اس پریشانی کو دفع کر سکے۔
پرند۔ یا رتبلانے کو طبیعت تو نہین چاہتی کیونکہ تم گھر کے امیر نہین معلوم ہوتے لیکن خیر کہے جاتا ہون۔ سنو صاحب!! ایک مدت دراز سے ہم لوگ دمیر انشا ہم سے ہم ہی نہین ہین بلکہ ہمارے اور اعزا و اقربا اسمین تعلیم پا پا کر نکلتے رہے ہین اور انکو کھانے پینے کی کبھی تکلیف نہین ہوئی کچھ عرصہ سے کسی دیو یا پری کا ایسا سایا ہو گیا ہے کہ خوان کے خوان غائب ہو جاتے ہین۔ عموماً تو یہ ہوتا ہے کہ کبھی ایک ہی جلسہ ہوتا ہے تو دس کے بجائے بارہ ہوا وہ کھانے کو بیٹھ گئے تو سب مل کے ساتھ آسانی کھا سکتے ہین لیکن خدا ہی ... خدا کے دم ... اسامت ... کہا کہا ... تو اسقدر کھا سکے!
یہ ضرور ہے کہ بعض ولایتی جانورونکی خوراک معمول سے زیادہ ہے لیکن اسی کے ساتھ ہی چھوٹے چھوٹے بچے بھی شامل ہین جتنا وہ کھاتے ہونگے ظاہر ہی ہے۔ ڈائننگ ہال کے گودام مین جو ہے

ناول حاجی بغلول

تازہ تصنیف اڈیٹر اودھ پنچ

ظرافت لطیف اور مذاق پاکیزہ مین شرابور فصاحت وبلاغت کے دریامین ڈوبا ہوا ناول جسکے ہر لفظ مین مذاق اور ہنسی دل لگی اور نفس قصہ مین مضحک واقعات شروع سے لے کے اخیر تک کوٹ کوٹ کے بھرے ہین اس شوخی و شنگی کا ابتک اردو مین کوئی ناول نہ نکلا ہوگا ممکن نہین اسکا کوئی صفحہ پڑھے اور مارے ہنسی کے لوٹن کبوتر نہ بنا دے۔ جابجا مناسب مواقع پر ایشیا اور یورپ کے مشہور ظرافت نگار مثل خان غالب و مرزا سودا۔ ابو اسحٰق عبید زاکانی وغیرہ اور انگریزی مین مارک ٹیمن ڈکنس۔ جیرالڈ جیکسن جیروم کے جیروم سامک ٹوین وغیرہ کے شگفتہ طرز تحریر کا تتبع کیا گیا ہے۔ ادل تو نام ہی مضحکہ و ظرافت سے مثل جام سرشار لبریز ہے اسپر طرز بیان اور انداز زبان اور بھی سونے مین سہاگہ ہے مختصر یہ کہ یہ ناول بسم اللہ سے تا تمت تک بالکل کشت زعفران ہے بغیر ختم کیے ہاتھ سے رکھنے کو جی نہین چاہتا۔ کئی سال ہوئے اودھ پنچ مین شائع ہوا تھا مگر شائقین کے اصرار سے اکثر مضامین مین ترمیم اور ابواب کے اضافہ کے بعد کتاب کی صورت مین ... شائع ہوا ہے اور انتظام لیا گیا ہے جبتک شائقین قیمت براہ راست خرید فرمائین کتب فروشون کے ہاتھ نہ بیچا جائے جو حضرات ... تک پیشگی قیمت بھیجدینگے انکو بحساب فی جلد ۸/ دیا جائیگا بعد اسکے قیمت المضاعف ۱۲/ ہو جائیگی۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ

لیے جیسے بڑے بڑے پیدا ہوگئے ہین کہ جبش کے پورے کے پورے گھسیٹ لیجاتے ہین۔

مین۔ لیکن ان چوہون کے مارنیکی کچھ فکر نہین کیجاتی گویا ملا عولی پہوٹ ہین

پرند۔ ہان اکثر سُنا جاتا ہون کہ انکے مارنیکی تدبیرین تو بہت سوچی جاتی ہین اور ایک حد تک یہ تدبیرین کارگر ہوتی بھی معلوم ہین لیکن ان دیو دان اور سپیون کا کیا انتظام ہو سکتا ہو۔؟ یہ دکھائی بھی نہین دیتے۔

مین۔ قصے سیان تم تو بالا بالا گئے لیکن بھائی جو نکالے گئے لکھا پڑھا کو ہی کو دیکھا۔ زرا انگریزی ڈکشنری وانساکلوپیڈیا پڑھا لکا ۔ اٹھا کر دیکھو انکے وجود کی بابت کیا لکھا ہی۔ باوجود دیکھے پڑھے لکھے ہو لیکن تمھارے دماغ مین بیشک وہی پولو شریا اور۔ اندر سبھا کی جلدین جکر کاٹ رہی ہین ابھی حضرت یہ وہ آچکے ہین اور ایسے کھاؤ بیسرے آنکھون مین دھول ڈالکر بلکہ پولا ہے کہ اپنے شاطر سینہ زور کہ گدی پر چکٹ لگا کر ٹوپی لے رفو چکر ہون اور آپ تاکتے کے تاکتے ہی رہ جائیے۔ یہ شہری قزاق ہین جو تم لوگون کے پیٹ کاٹ کر دانہ گھاس خرید لیجاتے ہین

پرندہ۔ واللہ خوب کہا۔ سچ ہی یہ بات معلوم ہوتی ہو آپ نے تو بڑی پتے کی بات کہی آفتاب نے اپنی ریش مبارک دھوپ مین تو سفید نہین کی کیسی پتے کی بات بتائی ہو ایسے لوگ تو پنجرے مین بند کرنے کے قابل ہین کہ ہے کو ڈھونڈھنے سے ہاتھ آتے ہین کہین اتفاقیہ اتنے چڑھ گئے تو چڑھ گئے۔

اتنے مین ایک کبوتر دوڑا ہوا آیا کہ ہدہد بادشاہ کی سواری آرہی ہے

سبھا مین دوستو اندر کی آمد آمد ہے
پری جمالون کے افسر کی آمد آمد ہے

دو زانو بیٹھو قرینے کے ساتھ محفل مین
کہ ڈینگ ہال مین غضنفر کی آمد آمد ہے

مجھکو خیال تھا کہ مین یہان بھی ویسا ہی سال سنو جیسا لارڈ کرزن نے اپنی کتاب خیابان فارس مین لکھا ہے کہ شاہ حال نے ایک شفاخانہ ایران مین مغربی طرز پر قائم کیا ہو اور اسپر روپیہ بھی بہت کچھ صرف ہوتا ہو لیکن حال کیا ہو کہ جب شاہ ملاحظہ کو تشریف لاتے ہین تو اچھے خاصے تندرست لوگ پلنگون پر لٹا دیے جاتے ہین اور وہ آتے مریض دیکھکر بہت خوش خوش واپس جاتے ہین لیکن روزانہ صرف جو ہوتا ہو وہ جاتا کہان ہے وہ دوا اُون اور ملکون کی پاکٹون اور جیب خرچ مین جاتا ہو۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر کیا کہ یہان وہ حالت تو نہین لیکن ہان ہدہد بادشاہ آئے تو نانشیر ساتھ ہو لیے انکو ادھر اُدھر دیکھا حضور انسان ہو اور حضور روپیہ ہی رخصت کر دیا۔

مین۔ لیکن بڑے افسوس کی بات ہو کہ تم مین سے وہ قومی کلمہ گو اپنے ہم جماعت اور ہم قوم بھائیون کے لیے کچھ نہین کرتے ایک ہندی مثل انپر صادق آتی ہو بغل مین چھری اور منھ مین رام رام ۔۔ اور دن رات یہی جپا کرتے ہین ”رام رام جپنا پرایا مال اپنا،،

پرندہ ابی صاحب کچھ نہ پوچھیے اس سے زیادہ خراب حالت ہو بہتر ہوتا کہ تم اس حسرت بھری داستان کو نہ سنو۔ ہاے کیا کیسے مین کیا بیان کرون یہ قوم کے نوجوان جس سے ہماری

آیندہ کی امید پر وابستہ ہین ایسے شکم پرست ہین کہ اپنے پیٹ کے آگے سیکڑون ہم ایسے معصوم بچون کو تکلیف پہونچاتے ہین اگر خدا انکی حالت پر رحم کرے تو خیر ورنہ انکو پاؤ سے گیا ہی سمجھے بس بالکل تیرہ نکان جسقدر ہوے ہین۔

آنکھ جو کھلی تو نہ اسس بیر نیو رسلی کا پتہ تھا اور نہ وہ ڈائننگ ہال۔ مین تھا اور وہی میرا پرانا رفیق پلنگ جسپر شام سے پڑا چٹ ہوے تو صبح کی خبر لی۔ مؤذن نے خدا کی سوتی ہوئی مخلوق کو جگانے کیلیے اللہ اکبر کی صدا بلند کی۔ اپنے بستر سے اٹھا۔ وضو کیا۔ دو چار ذکر کرنیکے لیے جانماز درمیان اپنے سرادپیرون کے بچھایا اور اللہ کی یاد مین خشوع و خضوع کے ساتھ مشغول ہو گیا۔ جب نماز سے فراغت پائی تو مین نے مناسب سمجھا کہ اسکو کسی پرچہ مین شائع کراؤن۔ یہ ممکن ہو کہ کوئی ایسا مقام اوپر سطح زمین کے ہو جہان ایسی مخلوق موجود ہو۔ کچھ دیر غور کے بعد اپنے پرانے رفیق اودھ پنچ کو یاد کیا چنانچہ فوراً قلمدون کو اٹھا دو چار قلم ادھر اُدھر کانون مین رکھ کر بیچ دوات کے ڈبو یا مین نے قلم اور شروع کیا مین نے لکھنا اس خواب کا۔

راقـــم
عقاب از کبوتر نگر

پہیلی کا حل

مطبوعہ ۳ دسمبر ۱۹۰۳ء

نمبر ۳۱

اسپ وطن و شمشیر وفادار کہ دید

حاجی شیخ نظیر حسین خان صاحب تعلقدار گدیہ۔
محمد یوسف صاحب مہرولی۔
سید محمد مہدی صاحب قسن آباد۔
حسن محمد صاحب پریانوان۔
نواب سید خاقان حسین صاحب کانپور۔
محمد سعید صاحب مرزاپور۔
محمد عاشق صاحب سوداگر بانس لکھنؤ
سید عبد القادر صاحب حیدر آباد دکن۔

نمبر ۳۲

سگ زر و برادر شغال

حاجی شیخ نظیر حسین خان صاحب تعلقدار گدیہ
محمد یوسف صاحب مہرولی۔
سید محمد مہدی صاحب قسن آباد
حسن محمد صاحب پریانوان۔
نواب سید خاقان حسین خان صاحب کانپور

جلد سالانہ اودھ پنچ

بابت ۱۹۰۳ء

مردہ دلی افسردہ خاطری کے یاجوج ماجوج کے حق مین قہقہہ دیوار۔ زندہ دلی مذاق لطیف ظرافت معقول کا اخبار جسمین ہفتہ وار اودھ پنچ کے کل پرچے ایک جلد مین جمع ہونگے۔ اکثر شائقین ہفتہ وار خرید ار نہین ہوسکتے مگر کتبخانون مین مضامین ظرافت و انشا پردازی رکھنا چاہتے ہین انکی خاطر سے دفتر مین سالانہ جلدین مرتب ہوتی ہین۔ اس سال کی جلد بھی مرتب ہو رہی ہو اور سال کے ختم پر مکمل ہو جائیگی۔ یون تو اسکے مضامین عموماً دیکھنے کے لائق ہین مگر اس سال خصوصاً دربار شاہنشاہی کے مضامین۔ کرزن سبھا۔ تصویر دو سال نو کے مضامین نظم و نثر۔ داغ پر اعتراضات۔ کاتحۃ اللغات۔ مولانا حالی کے کلام پر ریویو۔ حلت و حرمت زاغ کی بحث۔ پروفیسر شہباز کے ستم ظریفانہ خیالات۔ طاعون سے متعلق ظریفانہ مضامین بنجال کونسل کا اجلاس۔ بزرجمہر کے پرلطف مراسلات دکن متعلق بہ مہاراجہ کشن پرشاد و غوثیہ بیگم۔ کلکتہ کے ولایتی چکر پر سرسری نظر۔ دو مکمل ناٹک (۱) دھوکا دھڑی مع نثر ڈاگٹن ۔ (۲) طویلے کی بلا بندر کے سر اور تصویر دار پہیلیان۔ اور مسٹر مہنسوڑ کی ظریفانہ غزلین۔ لکھنؤ کے رنڈیون کی چودھرائن کے جلسے سے متعلق پرلطف مضامین اور ہفتہ وار پولیٹیکل اور سوشل اور مضحک تصویرین قابل دیکھنے کے ہین۔

۳۱ دسمبر تک جو صاحب پیشگی قیمت بھیجکر خرید فرمائینگے انسے ۴ روپیہ اور جو صاحب بعد ۳۱ دسمبر ۱۹۰۳ء یعنی جلد مکمل ہو جانے پر خریداری فرمائینگے انسے ۵ روپیہ مع محصول قیمت لیجائیگی

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ناتمام پرند

محمد سعید صاحب مرزا پور
سید عبد القادر صاحب حیدرآباد دکن

تصویردار پہیلیون کا انتظام

اس ہفتہ حل کے واسطے پہیلیان درج اخبار نہین کیجاتی ہین کیونکہ انکے حل کی مدت دو ہفتہ آیندہ سال ۱۹۰۷ء مین بڑہتی ہے اور انتظام یہ ہو کہ ایک سال کی پہیلیون کا حل بھی اُسی سال مین چہپے تاکہ سالانہ حل کی تکمیل مین کوئی کسر باقی نہ رہے۔ اس سال پہیلی بوجھنے والون نے جسقدر حل بھیجے ہین سال کے ختم پر انکا شمار بھی کیاجائیگا اور حسب وعدہ انعام دیاجائیگا سال آیندہ کے واسطے پورے سال بھر کا انشاء اللہ انتظام اور تصریح انعام یا تمغہ جنوری ۱۹۰۷ء کے پرچہ مین تجویز کرکے مشتہر کیاجائیگا۔

جسقدر رفرس اور ذی لیاقت عالیدماغ ناظرین پنچ نے اس عقل آرائی کے مشغلہ تفریح کو پسند فرماکر دلچسپی ظاہر کی ہو اسکا مہتمم اودھ پنچ تہ دل سے ممنون ہے اور اپنے عالی درجت والا منزلت ناظرین کی اس توجہ فرمائی پر شکریہ ادا کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ اگر اسی طرح عالی دماغ ناظرین متوجہ رہے تو انشاءاللہ آیندہ سال بھی پہیلی یا معمے درج صحیفہ کرنیکی ہمت اور جسارت ہوگی۔ اور کیا عجب آیندہ سال کے واسطے اس سے بہتر اور معقول طریقہ تحفہ نذر کرنے کا تجویز کیاجائیگا

آخر مین بندہ مہتمم ان حضرات کا بھی نہایت درجہ شکرگزار ہے جنھون نے از راہ عنایت و توجہ اس پرچہ کو پہیلیان مرحمت فرمائین۔ خصوصاً سید محمد مہدی صاحب عرف اچھے صاحب رئیس شمس آباد و مسٹر مقبول حسین صاحب بیرسٹر گدیہ۔ دکنی صاحب اورنگ آباد۔

مولوی ضیا صاحب نے بھی چند نقشے شطرنج کے عنایت فرمائے تھے مگر افسوس ہے ہم انکو تصویردار پہیلیون مین شامل نہ کرسکے۔ اگر اسی طرح اور حضرات اچھے اور مشکل نقشے باستقلال اودھ پنچ کیواسطے مرحمت فرمائینگے تو ہم انکا بھی انتظام کرسکتے ہین

۲۔۱۲۔۰۶ ۱۹۔۱۔۰۷

گورنمنٹ انڈسٹریل اسکول لکھنؤ اودھ

نئے قاعدے کے مطابق اب لڑکے اس اسکول مین داخل ہوسکتے ہین انکو لکڑی اور لوہے کا کام اور عام تعلیم مثلاً انگریزی نقشہ کشی وغیرہ سکھائی جائے گی جوکہ کاریگری سکھائے جانیوالے اور ضروری مضامین مین اعلیٰ قسم کی مہارت حاصل کرنیوالے لڑکون کے لیے مناسب ہوتی ہو جس سے کہ وے اپنی ذاتی محنت سے ایسے اعلیٰ عہدے مثلاً فورمین وغیرہ کے حاصل کرسکین اور اس طور پر ایسے لڑکے ان معمولی مستریون سے جنکو ایسی تعلیم نہین ملی ہو کہین بڑھکر ہونگے۔

خاص لیاقت دکھانیوالے لڑکے ہر سال رڑکی کالج بھیجے جاتے ہین جوکہ وہان کرے کارخانے مین ایک خاص قسم کی تعلیم پاتے ہین۔

اسپیشل ڈرائنگ کورس مین وے لڑکے بھرتی ہوسکتے ہین جوکہ اپر پرائمری کلاس پاس ہین۔ نقشہ کشی اور نقشہ سکھانے کا طریقہ بھی طرح بتلایا جاتا ہو اور ڈرافٹسمین اور ڈرائنگ ماسٹری وغیرہ کا کام لڑکون کو سکھایا جاتا ہو۔

جو حاضر باش لڑکے اپنے کام مین ترقی کرتے ہین انکو وظیفہ دیا جاتا ہو اور باتون (جیسے فیس۔ وظیفہ معمولی قاعدے اور طریقہ تعلیم صنعت وغیرہ) کی بابت قواعد انکو دیکھو جو اس صوبہ کے جملہ ضلع سکولون کے ہیڈ ماسٹر سے مل سکتے ہین۔

ایچ پی سوئن جا۔ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ انڈسٹریل اسکول لکھنؤ

خاص قابل توجہ ۳۰۔۱۲۔۰۶

کوی راج دوارکا ناتھ سین جنھون نے کلکتہ وغیرہ مین ۴۲ سال تک طبابت کرکے بہت کچھ لوگون کو فیض پہنچایا ہو لکھنؤ مین آئے ہوے ہین اور بمقام حقہ والی گلی مین مقیم ہین اور علاج کرتے ہین۔ جن صاحبان کو معالجہ منظور ہو انسے رجوع لاوین۔ آپکی قوت کی بینظیر دوا دو یا تین روز مین کثیر فائدہ پہنچاتی ہو۔ کہنہ امراض مبتلا مریض کے لیے ادویہ سریع التاثیر موجود رکھتے ہین۔

۱۶۔۱۲۔۰۶ ۱۰۔۹۔۰۳

پانمین کھانیکی نہایت خشبو اور لذیذ مشک زعفران ملی ہوئی

تمباکو کی گولیان

قیمت فی ڈبیہ ۳ بارہ ڈبیان ۲ محصول ڈاک خرچ ایک سے آٹھ ڈبیا تک

بیڑا بہار

اسے پان کے ساتھ بجائے تمباکو کھانے سے گھنٹون تک خوشبو سے دل خوش منہ مہکتا اور دانت مضبوط رہتے ہین قیمت فی ڈبیہ ۳ بارہ ڈبیان ۲ محصول ڈاک خرچ ۴

پتہ۔ گوکل چند محلہ بولانالہ شہر بنارس

... کا ...

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

انعام ... ہزار روپیہ

تازہ سندات

انسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) مکرم بندہ تسلیم میں آپ کے قابل قدر سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں۔ حقیقت میں جیسا آپکے اشتہار میں لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہی۔ میں نے عینک کا لگانا بالکل چھوڑدیا۔ اور اب بغیر عینک کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں۔

مراقم۔ رادھا کشن گورنمنٹ پنشنر مقام دہلی محلہ چوڑی گران۔

(۲) میں نے سرمہ کا ... جو کہ سردار میا سنگھ نے بنایا ہی آپ خود اور بہت سے بیمار دنپر استعمال کرکے دیکھا ہی اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ نادر سرمہ کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھونکی تمام بیماریونکے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہی۔ میں نے اپنے تجربہ میں اجتک کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا ہی انکو جنکی آنکھون میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہی مجھے زور سے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہون۔ ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے۔ دھند خارش سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ اور سچ پچ آپ نے اسقدر رستے داموں میں یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہی۔ اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہی ضرور ہی کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھاوین اور ہر طرح کی آنکھکی بیماریون سے نجات حاصل کرین

راقم۔ ڈاکٹر رشید ... راو صاحب حضور نواب صاحب بہاولپور۔

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت نا ... چشم۔ دھند۔ جالا۔ پروال۔ غبار۔ سبل۔ سرخی پھولا۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور ادویہ کے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہی اور عینک کے استعمال کرنیکی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہی قیمت نہایت کم رکھی ہی کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہی مبلغ دو روپیہ میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہی۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۸ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (ملک پنجاب)

... انعام

پنج ہزار روپیہ انعام

جو صاحب ہمارے سرمہ کی سندات میں سے ... ثابت کرے اسکو مبلغ پنج ہزار روپیہ

ہر روز ... اگر ... فرضی ثابت کرے ... اسکو مبلغ ... انعام دیا جاویگا ... ہر ایک ... میں ...

... ۱۰۱ ... میں ...

تازہ سندات

انسے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۳) جناب من۔ میری آنکھ میں ایک مرض ہی جسکا علاج حکما اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب بہادر و ڈاکٹر کیلب صاحب بہادر کے علاج سے کچھ فائدہ نہوا آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی۔ اب صرف دو اور کم طاقتی بیماری چشم میں ہی اور ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدین۔

دستخط۔ سردار صالح محمد خان درانی شہزادہ کابل خلف اکبر جناب امیر فیض محمد خان صاحب والی ترکستان

(۴) مین نے اور میرے بہت سے متعلقین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا۔ آنکھ کی بیماریونکے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہی۔ آنکھ کو تر و تازہ رکھتا ہی اور بینائی کو طاقت بخشتا ہی درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کیواسطے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہی آجتک کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی۔

راقم۔ نواب محمد حیات خان بہادر۔ سی۔ ایس۔ آئی سابق ڈسٹرکٹ و سیشن جج قسمت جالندھر ممبر کونسل گورنر جنرل ہند۔

(۵) جناب ... تسلیم۔ مین نے آپکا میرے کا سرمہ استعمال کیا مین تصدیق کرتا ہون کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری ... بہت مفید ہی میری آنکھین بالکل کمزور تھین مین لگاتا ایک پہر کام کرنے سے معذور ہوجاتا تھا۔ اب میری یہ حالت ہی کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہون

راقم۔ حافظ میان ... رشید محمد خان خلف نواب ... محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم ریاست بھوپال

اگر پدر نتواند پسر تمام کند

سمجھے یہ ہون کہتے کہ

اگر استاد نتواند شاگرد تمام کند

اس اجمال کی تفصیل یہ ہو کہ جیسے رقیب سے پانڈے سے
لون صلاح نہ پوچھون طبیب سے ۔ یعنی مولانا حالی کی غزل بے بدل
کی خوبیان اس سے قبل اودھ پنچ مین پیش کر چکا ہون اس لیے
یہ بے انصافی ہوگی اگر انکے شاگرد رشید چودھری خوشی محمد صاحب
ناظر کی غزل کے مطالعہ سے شائقین سخن کو حظ اٹھانے کا موقع
نہ دیا جائے ۔

شاید بعض کم فہم یہ سمجھین کہ تمام کند سے مراد یہ ہو کہ شاعری کا
کام تمام کرے ہو ۔ ویسے ہم پہلے ہی سے کہے دیتے ہین کہ ہماری یہ غرض
ہرگز نہین ہے ۔

اب شاگرد رشک استاد کا کلام سنئیے ۔ لکھا ہو ۔

شکر جفا یار کہ شکوے رقیب سے
ہوتی ہو دلکو اور بھی الفت حبیب سے

مضمون کو دیکھئے کہ کسقدر نازک اور پھر کسقدر تازہ ہے ۔
" الفت ہوتی ہو " یعنی الفت پیدا ہوتی ہو ۔ یا الفت بڑھجاتی ہے
ارباب مذاق داد دین کہ " ہوتی ہو " سے ناظر نے کیا خوب کام نکالا ہو ۔

بیمار سے بھی غیر ہو حالت طبیب کی
کیا ہو امید چارہ نوازی طبیب سے

آپ دیکھین کہ شاگرد حالی کا علم کسقدر وسیع ہو کہ چارہ نوازی
سا مشکل لفظ اور شعر مین بے تکلف منظم ہو گیا ہو ۔
بعض نا فہم کہین گے کہ چارہ نوازی اس موقع پر مہمل ہو ۔ اور
بعض کہین گے کہ چارہ گری چاہئے لیکن مین کہونگا کہ حضرت
یہ شاعری ہو اور نیچرل شاعری ۔ اسکے نکات کا سمجھنا ہر کس و ناکس
کا کام نہین ہو ۔ استاد حالی کی شاگردی کا اثر دیکھئے کہ طبیب کا
لفظ دونون مصرعون مین آیا ہو ۔ اور شعر مین عجیب و غریب زور پیدا
کر گیا ہو

سوجھی ہو کیا حضرت واعظ کو دور کی
ہمکو ڈراتے ہین عذاب قریب سے

مولانا حالی کے بعض مخالف کہین گے کہ یہ شاعری نہین ہو بلکہ
تک بندی ہو ۔ اور مین کہتا ہون کہ یہ صنعت ہو اور صنعت کا نام
تضاد ہو اور اسی کا استعمال شاعری سے تعلق رکھتا ہو ۔ مولانا
حالی نے فرمایا تھا ۔

دون بڑھنے درد دل کو مرون آئین یا جیون
پانڈے سے لون صلاح نہ پوچھون طبیب سے

یہان " دون " " اوڑ " " لون " مین سخت تقاضا ہو ۔ لیکن یہ دونون
الفاظ معمولی ہین ۔ برخلاف اسکے شاگرد کے شعر مین دونون
الفاظ نازک ہین ۔

سن لی ہو وقت رفتہ کی حالی سے داستان
کیا فصل گل کا حال سنین عندلیب سے

اس شعر مین شاعر نے اپنی تمام قابلیت صرف کر دی ہو ۔
آپ دیکھئے کہ وقت رفتہ کا ذکر کر کے اسکا اثر سطور پر نمایان
کرتا ہو کہ رفتہ کی " و " " اڑنکی " " کی " " ی " اپنی ہستی سے گزر جاتی ہو
" وقت رفتہ کی حالی " اس فقرے کی روانی بھی اسی مضمون کی
رعایت سے ہو

طے ہونگے کب یہ منزل جانان کے راستے
آتے نظر تھے دور سے تو کچھ قریب سے

" یہ " کے لفظ سے فصاحت شعر مین کسقدر ترقی ہو گئی ہو اور دوسرے
شعر کی صفائی بندش کو دیکھئے کہ آپ جسقدر جلد جلد چاہیے پڑھیے
کیا مجال کہ زبان کہین رک جائے ۔ یہی بند شین تو ہین جنھون نے
ناظر کو ناظر بنایا ہو اور حالی کو حالی کیا معنی کہ تعقید لفظی سے
پاک ہو اور پیچیدگی مضمون سے آزاد ۔ پھر کیونکر انکا کلام مقبول
خاص و عام نہو ۔

ناظر زمین شعر کا کیجئے نہ بند و بست
کھیتون کو جا کے ناپئے حضرت جریب سے

نیچرل شاعر کا سچا نمونہ اسی شعر مین نظر آتا ہو ۔ یہ امر تو
سب کو معلوم ہو کہ اہل عرب کی شاعری اسی بنا پر نیچرل کہلاتی
ہو کہ وہ لوگ اپنا حال صاف صاف بلا مبالغہ لکھدیا کرتے تھین
بس اسی کی تقلید چودھری صاحب نے کی ہو ۔ صاف صاف
کہدیا ہو کہ گاؤن کے چودھری کی حیثیت سے میرا کام کھیتونکا
ناپنا ہو نہ کہ شاعری کرنا ۔

اگر پرانی قسم کی شاعری کے دلدادہ اس صدق بیان کو
پسند نہین کرتے تو یہ انکی مبالغہ پسند طبیعتون کا قصور ہو
نہ کہ نیچرل شاعری کا ۔ فقط

تنقید

لنگڑی شاعری

مسٹر نکیر الدین حیدر صاحب کی ٹانگین

سوجھی ہین ہمین آج بہت دور کی ٹانگین
فردوس مین بیٹھے ہین لئے حور کی ٹانگین

صدمے سے نہ تجلی کے کیا موسیٰ کو چت پٹ
لغزش مین نہ آئین شجر طور کی ٹانگین

کیا چال ہے مستانہ کہ مدہوش ہے عالم
مینا و گلابی سی ہین مخمور کی ٹانگین

ہو جائے شب وصل نہ کیون صبح قیامت
مین توڑ کے رکھدون سب دیجور کی ٹانگین

انگشت نما ہوتا ہے کیون دست تفکر
تو بہ کوئی کہاتھ آئی ہین تیمور کی ٹانگین

کیا تاک لگائی ہے لب یار کی بد بے منھ
چیرون گا پکڑ خوشہ انگور کی ٹانگین

ہر چیز سے کے حریفون ہی کو امنھ کسکے لگا ہے
مین توڑ تا ہون ساغر بلور کی ٹانگین

کیا کیا نہ کھٹکتا پھرا فرقت مین یہ وحشی
ٹوٹین نہ مگر اس دل رنجور کی ٹانگین

زر سے ہو نہ زاری سے نہ کچھ زور سے حاصل
چل جاتی ہین ہر جا پہ مگر زور کی ٹانگین

پازیب کی چھم چھم سے کڑی کس پہ پڑی ہے
زنجیر مین کیون ہین کسی محبوس کی ٹانگین

والشمس کا مکھڑا ہو تو واللیل کی زلفین
والفجر کا ہو صاد کہ ہین نور کی ٹانگین

بس منھ ہی چڑھاتے ہو نرے چونچ ہو تم بھی
باندھو نہ کسی پہلو سے مذکور کی ٹانگین

ٹانگین تو وہ ٹانگین ہین کہ جن ٹانگونکی لاتین
کھاتی ہین پڑی قیصر و فغفور کی ٹانگین

ہو فرق سر مو نہ زمانے کے چلن سے
توڑینگے سر دست نہ دستور کی ٹانگین

یہ محکمہ حسن ہے لے ہوش کی رستم
لہراتی ہین یان پہ تو بڑے سور کی ٹانگین

چیمبرلین کی کھانسی کی دوا

ہر طرح کی کھانسی خراش گلو اور سوزش حنجرہ کی تمام پیچیدہ شکایتون مین تیر بہدف دوا ہو خوش ذائقہ
ہو اس سے صحت یقینی ہوتی ہو یہان کی آب و ہوا مین یہ خطرہ کی بات ہو کہ اگر سخت زکام مین غفلت کیجاے
تو بہت جلد تپ دق یا نمونیا ہو جاتا ہو یہ عارضے ایسے ہین کہ بہت سے اموات انکے ذریعہ سے واقع ہوتی ہین
جب کام پیدا ہو چیمبرلین کی کھانسی کی دوا فوراً استعمال کیجاے عارضہ کی ترقی رک جائیگی چیمبرلین کی کھانسی
کی دوا مین کوئی مضر جزو شامل نہین بچون سے لیکر نوجوانون تک کو نہایت آسانی اور اطمینان کے ساتھ دیجا سکتی
ہر حالت مین تیر بہدف اور بے ضرر ہو بس ایک بوتل آج ہی خرید کر دیکھئے قیمت عمہ دوا ہر سب دوا فروش بیچتے ہین خاص کر
لکھنؤ مین ڈاکٹر محمد یوسف خان کی دکان جو بمقام نظیر آباد ہو چیمبرلین کی سب دواؤن کا ذخیرہ ہے ۔

لپٹا کے سجھادینگی، ارے فیل! ہو کا نور
او فول! یہ آنکھیں نہیں زنبور کی ٹانگیں
کھاتا ہے کما تا ہے انھیں دو کی بدولت
یا مرد ہی میں ہیں فقط مزدور کی ٹانگیں
پالی سی نہ جا لگنگی، کیوں ہاتھ لگایا تو تو
غیرت بھری ماہی سقنقور کی ٹانگیں
پھیلا ئیں اگر پاؤں مرے دست تمنا
دابا کریں جب تب بت مغرور کی ٹانگیں
کیا دسترس میل ہے، فرسنگ نہ پہونچا
پیمائش عالم میں ہیں جمہور کی ٹانگیں
مضطر ہے ادھر دل کہ کہو شیخ یہ پھبتی
اور کہتی یہ شوخی ہے کہ لنگور کی ٹانگیں
عجلت یہ ادھر فکر لو توبہ چلو بیٹھو،،
سیتے نہیں کیوں بلعم باعور کی ٹانگیں کو
لو لی فلک گا تی ہے اپنا ہی ترانہ
کیوں ذہن میں آتی نہیں طنبور کی ٹانگیں
بہرام لیے ہاتھ میں ساطور کی اک ٹانگ
دھمکاتا ہے لے تو کوئی سا پور کی ٹانگیں،،
پرواز اجل صور کی دکھلاتی ہے صورت
شہباز کے پنجے میں ہیں عصفور کی ٹانگیں
خامہ کی یہ فریاد ہے کس کس کو میں باندھوں!،،
مجھسے نہیں بندھتیں کسی مستور کی ٹانگیں
راقم ۔ دکنی

کھسیانی بلی کھمبا نوچے

خانم۔ (اپنے گھر کی کھڑکی پر بیٹھکر) بی ہمسائی! کہاں تھیں۔ آج دن بھر آپکی آواز نہیں سنائی دی۔
ہمسائی۔ کیا تمھارے ہاں پانی نہیں برسا۔ مین نے تو کیچڑ پانی کے مارے دالان سے قدم نہیں نکالا۔ آج پانی سا پانی برسا ہے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی چھاجوں انڈیل رہا ہو اور سب سے بڑھکے تو چمک اور کڑک تھی۔ میں تو کانوں میں انگلیاں دیئے پلنگ کے نیچے گھسی ہوئی تھی۔
خانم۔ آپ نے تو اندھیر ہی کیا۔ اتنی عمر آئی آپ کا ڈر نہیں گیا
ہمسائی۔ بوا! کیا سن زیادہ ہونے سے انسان کو اپنی جان دو بھر ہوتی ہو بھلا کوئی بڑھیا یا بڈھا کنوئیں میں گر تو پڑے یا آگ میں کود تو پڑے۔
خانم۔ (بات پلٹ کے) آپ بگڑتی کیوں ہیں۔ مین نے تو ایک بات کہی تھی جب انسان کا سن زیادہ ہوتا ہو تو اسکا ڈر کم ہو جاتا ہو۔
ہمسائی۔ نہیں بہن۔ مین نے برا نہیں مانا۔ سچ کہتی ہو۔ مگر اب میرا ڈر بہت کم ہو گیا ہو۔ جب میری شادی ہوئی ہو ہم دھو مین یا بہت ہو نگی تو بند رھوین برس ہو نگی۔ یہ تو ہمیشہ کے گھوڑ نا تھے تھے اور میں بھرے گھر کی تھی۔ مہمان جو آگئے دیکھا تو مہمات خدا کی ذات،، کوئی آگے نہ کوئی پیچھے۔ ایک میں۔ ایک یہ اور ایک ماما شب کو جبتک یہ باہر رہتے تھے میں مارے ڈر کے آنکھیں بند کیے سے چپٹی پڑی رہتی تھی۔ ذرا سا کچھ کھٹکا ہوا اس سے جان نکل گئی اور یہ جو آتے تھے تو میں ماما کو جلدی دروازہ کھولنے نہیں جانے دیتی تھی اور اکیلی دالان میں ملتی چھوڑ رہی تھی۔ اسکا ہاتھ پکڑے پکڑے ساتھ ساتھ جاتی تھی اور لالن کی ماں سے کہتی تھی انھیں اچھی طرح پکارے۔ جب انکی آواز پہچان لیتی تھی تو دروازہ کھلواتی تھی۔ کیا مجال ہیں گھر کی کوٹھری کا دروازہ تو بند کر دوں۔ معلوم ہوتا تھا اندر سے کوئی ہاتھ جکڑ بند کئے ہو۔ اماں باوا کے ساتھ سونے کی عادت تھی۔ مارے خوف کے کبھی پلنگ پر نیند نہیں آتی تھی جو کبھی اکیلے سونے کا اتفاق ہوا اور رات کو آنکھ کھل گئی معلوم ہوتا تھا کوئی کاٹنے دوڑتا ہو۔ پلنگ سے اچک ماما کی چوکی پر۔ اس نگوڑی کے میلے کپڑے۔ پسینہ۔ میل۔ پیاز۔ لہسن۔ دھواں۔ سب کی ملی ہوئی بو سے دماغ پھٹا جاتا تھا مگر وہ بری بلا تھا اسی کے پاس پڑ رہتی تھی۔ بو باس کے علاوہ اسکی گھڑکیاں اور جھڑکیاں سب کچھ سہتی تھی۔ جب مجھے نیند نہ آئے تو میں اُسے پکاروں دو ایک دفعہ تو بیچاری خدا کی ہوں ہوں کرلے۔ جب میں پانچ چار دفعہ پکاروں تو وہ جھلائے۔ باتیں سنائے۔ معاذ اللہ دن بھر تو کام میں جتے رہو اور رات کو صاحبزادی کی مصاحبت کرو۔ اوئی توبہ ایسا ڈر بھی نہیں دیکھا۔ ڈر کیا ہوا بلائے جان ہوا۔ چوکی کے پاس پلنگ بچھا ہو۔ برابر تو سوتی ہیں پھر اُسپر اُچھل اُچھل کے میرے پاس چلی آتی ہیں۔ یہ اچھا براق بچھونا چھوڑ کے گندی چوکی پر نیند کیونکر آتی ہو۔ اب میں یہاں سونا ہی چھوڑ دونگی۔ بھلا اس ڈر کا ٹھکانا ہو۔ ادھر میں ہوں ادھر میاں اور بیچ میں انکو ایسا ڈر لگتا ہو۔ اب کل سے مجھے عاجز کرو گی۔ ہائے کمبخت ایسی نوکری۔ مین خود نیند سے حیران ہوں۔ سارے پہر کوئی دنیا کا کام لے لے مگر رات کو مارے نیند کے مجھسے ایک تنکا تو توڑا نہیں جاتا۔ خدا کی سوں جس کروٹ سوتی ہوں اسی کروٹ صبح کو اٹھتی ہوں مجھسے کروٹ تو بدلی نہیں جاتی۔ اے خانم! وقت پڑے گدھے کو باپ کہتے ہیں۔ مین اسکی بڑی بڑی باتیں سنتی تھی اور خوشامدیں کرتی تھی۔ کہیں تو اُسے لالچ دیتی صبح کو تجھے پیسے دونگی۔ اور وہ جھلا کر کہتی تھی۔ بخشو بی بلی ستم اپنا پیسہ آپ تہ کر رکھو۔ مین باز آئی ایسے پیسے سے۔ رات کو کھانا ہی نہ پچے گا تو بیمار نہ ہو جاؤنگی۔ تم ڈلیا پر لدوا کر پھکوا دو گی۔ چلو۔ نوکری،، بالے تیری۔ جب میں کہتی تو دیوانی ہوئی ہو۔ بیماری دکھی کسے نہیں ہوتی۔ مین ٹھہری مین رہنے دونگی۔ دوا علاج کرونگی۔ ایک آدمی تیری خدمت کے لیے رکھدونگی،، تو وہ خفا ہو کر کہتی تھی۔ جائیے بی بی! مین نے بہتیرا دیکھا ہو۔ کرنی ایسا کرتا ہو۔ میں خوب سمجھتی ہوں۔ جگانے کے سب فقرے ہیں۔ لے اب زیادہ بکواس نہیں۔ سو رہو۔ مین جاگ رہی ہوں۔ ان باتوں میں انکی آنکھ کھل گئی انھوں نے کہا آج رت جگا کیا ہو رہا ہو۔ لالن کی ماں بولی کہ ،، دیکھیے میاں انھیں اسکے پلنگ پر نیند نہیں آتی۔ جان کھائے جاتی ہیں،، آپ نے ہنس کے کہا،، معاذ اللہ مین نے کسی کو اتنا ڈرتے نہیں دیکھا۔ گھر ہی کی ہیکل۔ اچھا تم سو رہو۔ میں جاگ رہا ہوں۔ جب مین نے دیکھا کہ یہ دو تین جاگ رہے ہیں تو میں سو رہی۔ تو سنا خانم! میرا ڈر ایسا تھا۔ ہاں اور بھی کچھ سنو گی۔ اتنے میں انکی لڑکی نے پکارا یہ اٹھ کے جانے لگیں۔
خانم۔ آپ ابھی جاتی کہاں ہیں۔ آپکی باتوں میں ذرا جی لگتا ہو۔ آج صبح سے آپکی آواز نہیں سنی تھی۔ میرا دل بیچین ہو رہا تھا۔ دو تین دفعہ تو میں کھڑکی میں سے پٹ پلٹ کے چلی گئی۔ آخر کو نہ رہا گیا تو آپ کو پکارا
ہمسائی۔ میری لڑکی تو اللہ میاں کی بیٹی میں نہیں ہو۔ سوا اسے گھرداری کے اور کسی بات سے کام ہی نہیں۔ آج تو مین مانے گئی کے کوٹھری سے باہر نکلی اور ان صاحبزادی نے بھی کھڑکی کھولی۔
خانم۔ آپکی لڑکی ہو مگر ماشا اللہ سے نہیں ڈرتی۔
ہمسائی۔ اے ہاں بیوی۔ یہ اس زمانہ کی چھوٹی ہیں۔ ہمارا نگوڑا زمانہ ہی ایسا تھا۔
اتنے مین لڑکی نے جھنجھلا کے کہا،، توبہ اماں کتنی باتیں کیجیے گا۔

بہشتی تیل

۲-۹-۱۰ ۲-۱۲-۱۶

گنٹھیا کے درد کو اور تمام ان دردوں کو جو سرد ہوا سے ہوتے ہوں اسکا دو چار بار ملنا اسطرح دور کر دیتا ہو کہ پھر ہرگز ہرگز عود نہیں کرتا پرانے سے پرانے مرض کو چھ شیشی سے زیادہ درکار نہیں ہو سکتا چھ شیشی کے خریدار کو تحریری گارنٹی (اقرارنامہ) دیجاتی ہے اگر آرام نہو تو قیمت واپس لے لے۔ اس سے زیادہ اور کیونکر لکھنا لایا جائے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ ار فی بکس للعہ ر

اسیر الانسان

جملہ امراض نسوانی جملہ اقسام تپ۔ فساد خون حتی آتشک برص وجذام۔ مرض سوداوی۔ گٹھیا جملہ اقسام درد مثلاً درد پسلی۔ درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد معدہ۔ درد پیچش ہر قسم۔ درد سینہ (نمونیا) درد سر۔ مزمن۔ جس سے آنکھیں تک جاتی رہتی ہیں۔ یہ سب بفضلہ اس ایک دوا سے جاتے رہتے ہیں نمونہ کی ایک ہی خوراک منگا کر دیکھ لیجیے جو مفت دیجاتی ہے صرف خرچ ڈاک ار بذریعہ ٹکٹ بھیجدیجیے۔

ایس ایم احمد اینڈ کمپنی سوری دروازہ سے طلب فرمائیے

دولت کی کشش

نجات ملے۔ لیکن جب خیال آتا ہی کہ مرا ہم موت مرنا بری
بات ہو تو اپنے اس خیال سے باز آتا۔ خلاصہ یہ کہ عجب جنجال مین
پھنس گیا ہون کوئی تدبیر نہین سوجھتی۔ ایک روز کا واقعہ
سنیے۔ مین پلنگ پر لیٹا ہوا تھا کہ ان خیالات کی گھنگھور گھٹائین
ہر چہار طرف سے امنڈتی ہوئی آنا شروع ہوئین۔ اسقدر پریشان
ہوا کہ کبھی تو پلنگ سے اٹھکر ٹہلنے لگتا کبھی بیٹھ جاتا کر دل کو
بہلا لیتا۔ کبھی اپنی بد قسمتی پر رونے لگتا۔ لیکن پھر اپنے دل کو یہ کہکر
منا لیتا کہ نہین ہرگز ہرگز نا امید نہ ہونا چاہیے۔ ہمارا آقا در مطلق
بڑا کارساز حقیقی ہے کیا ممکن نہین ہے کہ ع

مرغے از غیب برون آید و کارے بکند

کوئی اللہ کا بندہ ایسا آ نکلے کہ جو مجھکو وہان اپنے ساتھ لیجانے پر
آمادہ ہو جائے لیکن پھر یہ شعر پڑھکر نا امید ہو جاتا۔

بے کسی مین کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے
کہ تاریکی مین سایہ بھی جدا رہتا ہی انسان سے

لیکن اسی کے ساتھ ہی جب یہ مصرع یاد پڑ جاتا ہو۔ ع

بگڑی بنجاتی ہو جب فضل خدا ہوتا ہے

تو پھر ڈھارس بندھتی دل کو کچھ اطمینان ہوتا بیشک جب کوئی
کام بننے والا ہوتا ہی تو اسکے واسطے ایسے ایسے اسباب مہیا ہوجاتے
ہین جن تک خیال کی بھی رسائی نہین ہوتی۔
غرضکہ مین اسی ادھیڑبن مین لگا ہوا تھا کہ آنکھ لگ گئی
ایک عجیب و غریب خواب دیکھا جو سرا پا اسرار ہی کیا عجب ہی کہ
الہام غیبی ہو۔ مین مناسب سمجھا کہ بغرض دریافت تعبیر اسکی کے
پیش لکھدیا مین نے پاس آپ کے کہ جواب دین آپ اسکو برائے
دریافت کرنے تعبیر اسکی کے۔ ،، سفر کرنے کا ارادہ تو تھا ہی
خواب مین بھی وہی نظر آیا۔ چلتے چلتے ایک لق و دق میدان
مین جا پہونچا۔ میدان کیسا ہے ناپیدا کنار جسکے نہ سرے کا پتہ

اور نہ آخر کا نشان۔ دیکھتے ہی میری ہمت نے جواب دیدیا
لیکن کرتا تو کیا کرتا جدھر جاتا تھا سوائے میدان کے
کچھ نہ نظر آتا

قہر درویش بجان درویش

مین نے اپنے پرانے رفیق استقلال کو ساتھ لیا اور مغرب
کی طرف روانہ ہوا۔ کچھ دور چلنے کے بعد گرد اڑتی نظر پڑی
اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یا تو کسی بادشاہ کے لشکر نے غنیم
سے شکست کھا کر بھاگے چلے آتے ہین یا افریقہ کے ریگستانی
ٹیلہ کو ہوا اڑائے لیے چلی آتی ہی۔ مجھکو سخت حیرت تھی یا الٰہی
یہ ماجرا کیا ہی۔ کیا یہ لوگ میری جان کے پیاسے ہین۔ گو مین
اپنی زندگی سے بیزار تھا لیکن اللہ اسوقت بھی جی چاہتا تھا
کہ اگر سو برس اور رہتے تو بہی تو بھی کم ہین۔ پھر یہ خیال آتا کہ
کہین یہ میرے اعمال تو نہین ہیبت ناک شکلون مین نمودار
ہوتے ہین کیونکہ بزرگون سے سنتے آئے ہین کہ لوگون کے
اعمال سانپ بچھو اور اژدہون کی شکل بن بنکر انکو ڈسنے لگے
اب مین جدھر دیکھتا تھا موت اپنی ڈراونی شکل دکھا رہی تھی
جو جینے بھی سو قاتل۔ بادنجالف کا ایک ایک جھونکا میری زندگی
کے رشتہ کو کاٹ رہا تھا ع ایک مین اور یہ سو حملا

خیر کچھ بھی ہو ہم اسوقت بھی نہ چوکے تھے وہ سبق تو بعجب پیارا
تھا۔ انواع و اقسام کے پرندے پرندے پر پرکھولے۔ بدحواس اپنے
بازون کو سر پر اٹھائے لپٹ کرتے اڑتے چلے جا رہے تھے۔ جب کچھ
میرے پاس سے ہوکر گزر گئے تو میری جان مین جان آئی اور
یقین ہوا کہ انسے اندیشہ نہ کرنا چاہیے۔ وہ بیچارے خود اپنی ہی
زندگی سے عاجز تھے دوسرون کو ستانا کیسا؟ مین نے پوچھا
یارو کیا واقعہ پیش آیا تم اسقدر بد حواس ہوکر اپنے اپنے
آشیانون اور غارون کو چھوڑے چلے آرہے ہو۔ کیا خدانخواستہ

کسی غضبناک کے شیر نے تمھارے جنگل مین قبضہ کرلیا یا کسی بلی
شکاری کے ستائے ہوے ہو۔ اس پریشانی کی آخر کچھ علت
ضرور ہی۔ مین اسقدر بکنے کو تو بک گیا لیکن جواب کی طرف سے
خاموشی ہی رہی۔ مجھے سخت الجھن ہو رہی تھی نہ جانے کہان بیہاتک
شق ہو گیا کہ گلا ہی دل ٹوٹ پڑا ہو کر یہ بیچارے اپنی اپنی
جان لیکر بھاگے ہون لیکن انکے ساتھ ہی یہ بھی خبر
نظر نہین آئی تو کہین امریکا کی یونیورسٹی کے طالبعلم تو نہین
ہین جنکے بازون پر پر لگا کر انکو ہوا مین اڑنا سکھایا جاتا ہو
ہونہ ہو یہ ستائے ضرور گئے ہین غرضکہ جب یہ سلسلہ ختم ہوا تو
ایک شخص نظر پڑا غالباً اسکو فرشتہ نے کسی ٹیڑھے سانچہ
مین ڈھالدیا تھا جسطرح کالن کے نیلام کے اشتہار ایک
ایک آدمی پر لگا کر چوراہے پر کھڑا کر دیا جاتا ہو اسی طریقہ پر
اسکے بھی داہنے بائین آگے پیچھے اشتہار لگے ہوے تھے موٹے
حروف سے یونیورسٹی بل لکھا تھا۔ اس شان سے یہ حضرت
ڈھیکلی کھاتے لڑھکتے پڑھکتے آ رہے تھے۔ مین سمجھا
طاعون ہیضہ اکثر دورہ کرتے ہی رہتے ہین کوئی ہوگا۔ یہ حضرت
عربی مدرسہ مین دبی زبان سے کہتے ہوے سامنے سے
نکل گئے۔
مجھکو سخت حیرت ہوئی کہ اس سے تو اصلی حال نہ معلوم
ہو سکا۔ کیا کسی عربی مدرسہ پر آفت آگئی ہے؟ قیاس غالب
ہی کہ ایسا ہوا ہوگا۔ معلوم ہوتا ہی کہ مدرسہ گر گیا ہی اور یہ لڑکے
بھاگ نکلے ہین۔ خیر کچھ ہو اس آفت سے جان تو بچ گئی ورنہ
اسی نے لے ڈالا تھا۔ اب مین تن بہ تقدیر اللہ کا نام لیتا
آگے بڑھا۔ کچھ دور چلنے کے بعد ایک چہار دیواری جو نہایت
بلند اور مضبوط لیکن نازک نظر آئی۔ مجھکو تعجب تھا کہ شاید
کسی قلعہ کی طرف آ نکلا یا بندی کے مصیبت کے دن تو نہین
کاٹ رہا ہون؟ خیر کچھ ہو مین اس پھاٹک کے اندر تو ضرور
جاؤنگا۔ مین پھاٹک کی طرف بڑھا۔
پھاٹک پر ایک شخص پہرا دے رہا تھا جسکی وضع عادات و
حرکات یہ ظاہر کر رہے تھے حقیقت مین یہ سپاہی تو نہین ہی
لیکن ہان اسکو اس فن سے کچھ تو بذات خود دلچسپی ہی۔ مین نے
بڑھکر پوچھا " کیا مین اس پھاٹک کے اندر جا سکتا ہون؟
سپاہی نے۔ ہان اگر تم وزیٹر ہو تو جاکر دیکھ سکتے ہو،،
پھاٹک کے اندر ایک بہت بڑا باغ لگا ہوا تھا۔ جا بجا نہرین
جاری تھین لیکن سب کی سب خشک۔ پختہ کنوئین متعدد
لیکن اندھے۔ عمارتین بہت ہی شاندار لیکن زمانہ کے ظالم
ہاتھون نے بہت کچھ تغیر و تبدل پیدا کر دیا تھا۔ درختون کے
دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ باغبان نے سعی خشاہ پر انکے سر
قلم کر لیے تھے۔ مسجد مین جا کر دیکھا تو بدھنیان اوندھی
پڑی تھین صرف بوریہ بچھا لیکن موذن کا پتہ نہین مسجد

جلد سالانہ اودھ پنچ

بابت ۱۹۰۳ء

مردہ دلی افسردہ خاطری کے یاجوج ماجوج کے حق مین قہقہہ دیوار۔ زندہ دلی۔ مذاق لطیف ظرافت معقول کا اخبار جسمین ہفتہ وار
اودھ پنچ کے کل پرچہ ایک جا مین جمع ہوگئے۔ اکثر شائقین ہفتہ وار خریدار نہین ہوسکتے مگر کتبی تو نہین مضامین ظرافت و انشا پردازی
رکھنا چاہتے ہین انکی خاطر سے دفتر مین سالانہ جلدین مرتب ہوتی ہین۔ اس سال کی جلد بھی مرتب ہو رہی ہی اور سال کے ختم پر
مکمل ہو جائیگی۔ یون تو اسکے مضامین عموماً دیکھنے کے لائق ہین مگر اس سال خصوصاً دربار شاہنشاہی کے مضامین۔ کرزن سبھا
تصویر دربار۔ سال نو کے مضامین نظم و نثر۔ درنع پر اعتراضات۔ کاتم اللغات۔ مولانا حالی کے کلام پر ریویو۔ حلت و حرمت
زرع کی بحث۔ پروفیسر شہباز کے ستم ظریفانہ خیالات۔ طاعون سے متعلق ظریفانہ مضامین۔ جنجال کونسل کا اجلاس۔ نیز نعمہ کے
پر لطف مراسلات دکن متعلق بہ مہاراجہ کشن پرشاد و غوثیہ بیگم۔ کلکتہ کے ولایتی چکر پر سرسری نظر۔ دو مکمل ناٹک (۱)
دھوکا دھڑی مع نثر وکائن (شکیسپیر کے ناٹک کا ترجمہ) (۲) طویلے کی بلا بندر کے سر۔ اور تصویر دار پہیلیان۔ اور مسٹر ہمنو
کی ظریفانہ غزلین۔ لکھنؤ کی رنڈیونکی چودھرائن کے جلسہ سے متعلق پر لطف مضامین اور ہفتہ وار پولیٹکل اور سوشل اور
مضحک تصویرین قابل دیکھنے کے ہین۔
۳۱۔ دسمبر ۱۹۰۳ء تک جو صاحب پیشگی قیمت بھیجکر خریداری فرمائینگے انسے ۴ روپیہ اور جو صاحب بعد ۳۱ دسمبر یعنی جلد مکمل ہوجانے پر
خریداری فرمائینگے ۵ روپیہ مع محصول قیمت لیجائیگی۔
المشتہر منیجر اودھ پنچ

جلد بست وہفتم نمبر ۵۰
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست
اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ
اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے
ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ سبل۔ سرخی
پھولا۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور
حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال
کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کے
استعمال کرنیکی حاجت نہین رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ
یکسان مفید ہے قیمت اسلیئے کم رکھی ہے کہ تمام وخاص اس سے فائدہ
اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا
سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ ہے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ
بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ سہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور (ملک پنجاب)
تازہ سندات
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے
(۱) مکرم بندہ تسلیم۔ مین آپ کے قابل قدر سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہون
حقیقت مین جیسا آپکے اشتہار مین لکھا ہے
اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے۔ مین نے چشمہ کا لگانا
بالکل چھوڑدیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی
لکھ پڑھ سکتا ہون۔
راقم۔ رائے کشن گورنمنٹ پنشنر مقام دہلی
محلہ چوڑی گران۔
(۲) مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے
بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیمارون پر استعمال کر کے
دیکھا ہے اور مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون
کہ سردار ممیرے کا سرمہ نہایت ہی مفید اور آنکھوں کی تمام
بیماریون کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ مین نے اپنے تجربہ مین اجتک
کوئی سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھا مین انکو جنکی
آنکھون مین ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہے بڑے زور سے
استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہون۔ ہر طرح پر مفید
اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے۔ دھند و خارش
سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے
زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ اور سچ آپ نے
اسقدر رستے دامون مین یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک
پر بہت بڑا بھاری احسان کیا ہے
اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریون سے نجات حاصل کرین
راقم۔ ڈاکٹر پنڈت گنگا رام صاحب حضور
نواب صاحب بہاولپور۔
تازہ سندات
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے
(۳) جناب من۔ میری آنکھ مین ایک مرض تھا
آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی
(۴) مین نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ
جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے استعمال کیا
نہایت ہی مفید پایا۔ آنکھوں کی بیماریونکے لیے اکسیر کا حکم
رکھتا ہے۔ آنکھونکو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت
بخشتا ہے درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کیواسطے
نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے آجتک کوئی دوا اس
سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہین دیکھی۔
(۵) جناب من تسلیم۔ مین نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال
کیا مین تصدیق کرتا ہون کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کیلئے
بہت مفید ہے
صرف چار روز کے استعمال سے
تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہون